صناعِ حکیم کی فن و مسکال فضل خلاق اللہ آسما
بہ عمل ... کی فن و ... کی آشکار ... روان

مفتاح کنوز اسرار الٰہی فیشور لوامع النور معرفت آگاہی گل گلستان طریقت ثمر شاخسار حقیقت



تصنیف منیف تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبدالمجید خاں صاحب نقشبندی ساکن پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی

(باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ)

اطلاع - اِس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور اُسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے لیکن خاص اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین اُنمین بعض کتب تصوف اُردو و فارسی وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب اخلاق و تصوف اُردو	
اُردو ترجمہ غنیۃ الطالبین عربی - قدیم مستند تصنیف غوث الاعظم حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رض کا حامل المتن اُردو ترجمہ ہے خوبی یہ ہے کہ ہر صفحہ مین دو کالم ہین ایک مین عربی عبارت اسیقدر ہے جسقدر دوسرے کالم مین اُردو ترجمہ ہے جدید الترجمہ اور اسقدر مقبول ہوا کہ اگرچہ ترجمہ کو تھوڑا زمانہ ہوا مگر دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے جس کا کاغذ وغیرہ کل امور ایڈیشن اول سے بمرتبہا عمدہ ہین -	[illegible]
ایضاً - کاغذ زرد -	[illegible]
ایضاً - کاغذ درجہ دوم -	[illegible]
سیرت محمدیہ - مطبوعہ غیر -	[illegible]
جامع الاخلاق - ترجمہ اخلاق جلالی -	۵ر۹
باب دانش - مولفہ مولوی محمد کریم بخش -	۲ر
ذخیرہ سعادت - ترجمہ بھامنی بلاس کی پستک دو فصل اول و آخر کا تہذیب اخلاق مین مولفہ لالہ لال جی صاحب -	۱ر۹
اوقات عزیزی - از سید غلام حیدر خان -	۴ر

نام کتاب	قیمت
ترجمہ عوارف المعارف - کامل دو جلد مین مترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی مرحوم -	[illegible]
خزینۂ دانش - ہوشمندی کی تعلیم از مولوی کریم بخش -	[illegible]
معدن تہذیب - مصنفہ مرزا حبیب حسین صاحب بی-اے مجلد خوشنما جلد پارچہ -	[illegible]
مخزن الفصاحت - معروف بہ مسدس آخر -	۲ر
بحر الحقیقت - اصلاح نفس مین -	[illegible]
آبحیات - اخلاق و موعظت مین نازنین کا اعتبار شاد -	[illegible]
کیمیاے حکمت - حصہ اول بیان شرائف علم و ادب -	۲ر
تہذیب الاخلاق - مولفہ مولوی نجم الحق -	۱ر
پیراہن یوسفی - اُردو ترجمہ مثنوی مولانا روم کا منظوم شعر بشعر اور حاشیہ پر اُردو مین حاصل مطلب ہر شعر کا مع فوائد تصوف کامل دو جلد مین تفصیل ذیل -	[illegible]
جلد اول - ترجمہ دفتر ۱ و ۲ و ۳ -	[illegible]
جلد دوم - ترجمہ دفتر ۴ و ۵ و ۶ -	[illegible]
اخلاق رضی - مصنفہ قاضی محمد رضی -	۴ر
شجرۂ معرفت محشی - منتخبات مثنوی مولانا روم مترجمہ سید غلام حیدر صاحب -	[illegible]
شان رحمت منظوم - عبرت انگیز و دلچسپ مضمون ہے	۲ پائی

فہرست مضامین بوستان معرفت دفتر پنجم

صفحہ	مضمون
۴	درمعنی آیہ کریمہ فخذ اربعۃ من الطیر الخ۔
۶	حدیث الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء الخ۔
۸	کھولنا پیغمبرؐ کا در حجرہ اور چھپ جانا۔
۱۰	لوٹنا اُس کافر کا اور دیکھنا آنحضرت کو وہ گندگی دھوتے۔
۱۳	نوازش کرنا مصطفےٰؐ کا اور مسلمان ہونا مہمان کا۔
۱۴	بیان اسکا کہ اعمال ظاہر بھید آدمی کے گواہ ہین
۱۵	پاک کرنا حقتعالی کا آپکو نجاست ظاہرہ سے
۱۶	پھر استعانت آپ کی حقسبحانہ وتعالی سے۔
۱۸	اس بیان مین کہ گواہی فعل وقول بیرونی کی نور ضمیر پر ہی۔
۱۹	بیان اس نور مین کہ بے اختیار عارف حقانی سے ظاہر ہوتا ہی۔
۲۰	ایمان عرض کرنا حضرت مصطفےٰؐ کا مہمان پر
۲۱	اِس بیان مین کہ جو نور غذا جان کی ہے غذا جسم اولیا کی ہی۔
۲۳	انکار کرنا اہل تن کا غذائے روح سے۔
″	مناجات۔
۲۴	تشبیہ عقل بجبرئیلؑ اور نظر اُسکی غیب مین جیسے جبرئیلؑ کی لوح مین۔
۲۵	تمثیل روشون مختلف کی موافق اختلاف قبلہ ڈھونڈھنے والونکے۔
۲۶	بیان آیہ یاحسرۃ علی العباد۔
۲۷	فرجی نام رکھنے کا سبب ابتدامین۔
۲۸	مناجات۔
۳۰	صفت طاؤس کی اور سبب مارنے ابراہیم خلیل کا اُسکو۔
۳۲	اس بیان مین کہ لطف مین قہر اور قہر مین لطف پوشیدہ ہین۔
۳۴	بیان تفاوت عقول اصل فطرت سے خلاف معتزلہ۔
۳۶	حکایت ایک عرب کی کہ کتا اُسکا بھوک سے مرتا تھا اور اُسنے اُسکو روٹی نہ دی۔
۳۸	بیان اُسکا کہ کوئی چشم بد آدمی کو ایسا ضرر نہین کرتی جیسے کہ چشم پسندیدگی۔
۴۱	طاؤس پر اعتراض اور اُسکا جواب۔
۴۲	صفا وسادگی نفس مطمئنہ کی فکرون مشوش سے ہوجاتی ہی۔
۴۴	حدیث لارہبانیۃ فی الاسلام۔
″	بیان اسکا کہ ثواب عمل عاشق کا بھی حق سے ہی۔
۴۶	حدیث مامات من مات الا وتمنی ان قبل ما مات۔

صفحہ	مضمون
۴۷	پشیمان ہونا حکیم کا جو سوال طاؤس سے کیا تھا۔
؍؍	اس بیان مین کہ عقل و روح عالم علوی سے یہان مقید ہوے ہین۔
۴۹	جواب دینا طاؤس کا مرد حکیم کو۔
؍؍	اس بیان مین کہ ہنر و زیرکی بھی پر طاؤس کی طرح آفت ہین۔
۵۱	اس بیخود کی صفت مین کہ بقاے حق مین فانی ہوا ہی۔
۵۵	اس بیان مین کہ سوا خدائے تعالے کے سب آکل و ماکول ہین۔
۵۹	بیان اس سبب کا کہ ابراہیم نے زاغ کیون مارا۔
۶۰	مناجات۔
۶۴	بیان حدیث ارحموا ثلاثا عزیز قوم ذل الخ
۶۵	بیان صفت حقانیون کا جو دنیا مین اہل دنیا کے ساتھ ہین۔
۶۶	حکایت محمد خوارزم شاہ کی جسنے شہر سبزوار کو گھیرا۔
۷۰	بقیہ قصہ آہو در آخر خران۔
۷۲	معنی آیہ انی اری سبع بقرات سمان الخ۔
۷۳	بیان سبب مارنے ابراہیم کا خروس کو۔
۷۴	معنی آیہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔
۷[illegible]	تفسیر آیہ الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات۔
	مثال عالم نیست ہست نما اور عالم ہست نیست نما۔

صفحہ	مضمون
۸۳	معنی حدیث لا بد من قرین یدفن معک وہو حی وتدفن معہ وانت میت۔
۸۵	معنی آیہ وہو معکم اینما کنتم۔
۸۶	معنی حدیث من جعل الہموم ہما واحدا کفاہ اللہ سائر ہمومہ۔
۸۸	در معنی رباعی اگر راہ رہے راہبرت بکشایند۔ الخ
۸۹	قصہ اُس شخص کا جسنے دعوی پیغمبری کیا۔
۹۰	جو شخص جس لائق نہین ہو اُس سے وہ بات کہنا بیہودگی ہی۔
۹۲	بیان سبب عداوت عام اور بیگانہ جینا اسکا ساتھ اولیا کے کہ خدا کیطرف بلاتے ہین۔
۹۳	اس بیان مین کہ جب بدکار بدکاری پر جم جاتا ہی اور نشان دولت نیکونکا دیکھتا ہی شیطان کی طرح حسد اختیار کرتا ہی۔
۹۶	مناجات۔
۹۸	سوال کرنا پادشاہ کا مدعی پیغمبر سے کہ کیا وحی تجکو آئی ہی۔
۹۹	حکایت اُس عاشق کی کہ اپنے معشوق کو وفاداریان اپنی جتاتا تھا۔
۱۰۱	ایک شخص نے ایک عالم سے پوچھا کہ اگر نماز مین کوئی روئے تو نماز اُسکی باطل ہوجاتی ہی یا نہین۔
۱۰۳	حکایت مرید کی جسنے اپنے پیر کو روتے دیکھا۔
۱۰۵	بقیہ قصہ مقلد در گریہ کا۔
۱۰۷	حکایت اُس کنیزک کی جو اپنی خاتون کے

صفحہ	مضمون
	گدھے سے شہوت رانی کرتی تھی۔
۱۱۵	تمثیل تلقین شیخ کی مریدون کو۔
۱۱۶	ایک صاحبدل نے چلنے مین کتیا حاملہ دیکھی کہ اُسکے پیٹ مین بچے چلاتے تھے۔
۱۱۸	قصہ اہل ضروان۔
۱۲۳	عطا حق کی اور قدرت اُس کی موقوف قابلیت پر نہین ہی۔
۱۲۵	بیان ابتدائے خلقت آدم۔
۱۲۷	آنا میکائیل کا زمین پر واسطے لیجانے خاک کے۔
۱۲۹	قصہ قوم یونس علیہ السلام۔
۱۳۰	بھیجنا اسرافیل کا واسطے کف خاک کے۔
۱۳۲	حکم ہونا عزرائیل کو واسطے لانے مشت خاک کے۔
۱۳۵	اس بیان مین کہ مخلوق ایک آلہ اس کا ہی اصل وہ ہی۔
۱۳۸	جواب حضرت عزت کا عزرائیل کو کہ جو نظر زخم تیر پر نہ رکھیگا وہ تجکو بھی نہ دیکھیگا۔
۱۴۰	بیان مذمت چرب و شیرین دنیا کی چیزونکا۔
۱۴۲	اس مغفل کے بیان مین جو کہتا تھا کہ موت دنیا مین نہ ہوتی۔
۱۴۳	فیما یرجی من رحمۃ اللہ۔
۱۵۰	قصہ ایاز اور اُسکے حجرے کا اور لوگونکا گمان کہ اسمین دفینہ رکھا ہی۔
۱۵۲	اس بیان مین کہ جو کچھ بیان کیا جاتا ہے

صفحہ	مضمون
	یہ صورت قصہ کی ہی لائق اہل صورت کے۔
۱۵۵	حکمت نظر کرنا چارق و پوستین پر۔
۱۵۶	بیان آیہ خلق الجان من مارج من نار۔
۱۶۰	اس بیانمین کہ ارنا الاشیاء کما ہی۔
۱۶۲	حکایت بیان اتحاد حقیقی عاشق و معشوق مین۔
۱۶۴	پوچھنا ایک معشوق کا عاشق سے کہ تو آپ کو دوست رکھتا ہی یا مجکو۔
۱۶۷	آنا امیرون کا جو تمام غماز تھے مع سرہنگون کے اور کھولنا حجرۂ ایاز کا۔
۱۷۰	لوٹنا نامونکا ایاز کے حجرہ سے شرمسار۔
۱۷۲	حوالہ کرنا شاہ کا قبول توبہ نامونکا ایاز کے۔
۱۷۳	فرمانا شاہ کا ایاز کو کہ تو چاہے عفو اختیار کر چاہے بدلہ لے تجکو اختیار ہی۔
۱۷۵	تعجیل فرمانا شاہ کا ایاز کو کہ جلدی اس حکم کو فیصل کر۔
۱۷۷	خاموشی کی فضیلت۔
۱۷۸	اس بیان مین کہ کوئی ایسی بات کہے کہ مناسب اُسکے دعوی نہو۔
۱۸۱	پہونچنا عورت کا گھر پر اور جدا ہونا زاہد کا کنیزک سے۔
۱۸۳	توبہ نصوح کے بیانمین۔
۱۸۵	دعا عارف واصل کی حق سے ایسی ہی جیسے درخواست حق کی آپ سے۔
۱۸۷	توبہ ڈھونڈھنا نصوح کا اور آواز آنا کہ سب کو

صفحہ	مضمون
	ڈھونڈھ لیا اب نصوح کو لاؤ۔
۱۸۸	ملجانا گوہر کا اور معافی حاجیونکی نصوح سے۔
۱۹۱	اُس شخص کے بیان مین کہ توبہ کرے اور پشیمان ہووے اور پھر اُس پشیمانی کو بھلاوے۔
۱۹۲	تشبیہ کرنا قطب جو عارف واصل ہو ابتہ دینے مخلوق مین قوت رحمت اور مغفرت سے۔
۱۹۳	اطاعت شیر کی حکم کرنا روباہ کا۔
۱۹۵	دیکھنا گدھے سقا کا گھوڑون تازی با نوا کا آخُر پہ اور تمنا کرنا اس نوا پہ۔
۱۹۷	جواب روباہ کا خر کو۔
۱۹۸	جواب خر کا روباہ کو۔
؍؍	حکایت ایک زاہد کی جس نے توکل کا امتحان کیا تھا۔
۲۰۰	پھر جواب روباہ کا خر کو اور تحریص کسب۔
۲۰۱	جواب خر کا روباہ کو۔
۲۰۲	اس بیان مین کہ مخبر جو بیان کرے اور اُسکا اثر اُس مین نہ دیکھے تو قابل متہم رکھنے کے ہے۔
۲۰۶	فرق درمیان سخن کامل واصل و سخن ناصح مقلد۔
۲۰۷	حکایت مخنث کی اور پوچھنا لوطی کا اس سے کہ تیری کمر مین خنجر کیون ہے۔
۲۰۹	غالب ہونا مکر روباہ کا گدھے پر۔
۲۱۱	حکایت اُس شخص کی کہ خوف سے ایک گھر مین گھس پڑا۔
۲۱۴	لیجانا روباہ کا خر کو سامنے شیر کے۔
۲۱۵	اس بیان مین کہ عہد و توبہ کا توڑنا بلا ہے۔
۲۱۶	عتاب خر کا روباہ سے۔
۲۱۷	جواب روباہ کا خر کو۔
۲۱۸	جواب دینا خر کا روباہ کو۔
۲۱۹	جواب روباہ با خر۔
۲۲۱	حکایت شیخ محمد شیرازی کی اور اُسکے ریاضت کی
۲۲۳	آنا شیخ کا بعد چند سال کے غزنین مین اور زنبیل لیکر گدائی کرنا۔
۲۲۶	حکایت در معنی لولاک لما خلقت الافلاک۔
۲۲۷	جانا شیخ کا ایک امیر کے مکان پر گدائی کو۔
۲۲۹	گریان ہونا امیر کا نصیحت شیخ سے۔
۲۳۰	اشارہ ہونا شیخ کو کہ دو برس تو نے ہمارے حکم سے لیا اور دیا بعد اسکے نہ کسی سے لے نہ کسی کو دے۔
۲۳۱	جاننا شیخ کا ضمیر سائلونکو بدون کہے۔
۲۳۲	بیان اس سبب مین جس سے ضمیر دل خلق جانا جاے۔
۲۳۳	غالب ہونا مکر روباہ کا اور عاجز ہونا گدھے کا حرص سے۔
۲۳۴	تمثیل صبر و مجاعت مین۔
۲۳۵	حکایت ایک مرید حریص اور شیخ کی۔
۲۳۶	حکایت اُس گاؤ حریص کی کہ ہر روز صحرا کی علف دیکھتی تھی۔

صفحه	مضمون
۲۳۷	لیجانا روباه کا خر کو اور مار لینا شیر کا۔
۲۳۸	حکایت راہب کی جو دن کو شمع لیے آدمی کی جستجو مین پھرتا تھا۔
۲۴۰	دعوت کرنا ایک مسلمان کا ایک مغ کو اور جواب اُسکا۔
۲۴۲	در بیان مثال شیطان بر درگاه رحمن۔
۲۴۴	جواب مومن سُنی کا کافر جبری کو ثابت کرنے اختیار مین۔
۲۴۸	اس بیان مین که درک وجدانی جیسے اختیار و اضطرار اور خشم و اصطبار بجائے حس کے ہے
۲۵۱	حکایت تقدیر و امتحان بنده مین۔
۲۵۲	حکایت جواب جبری اور ثبوت اختیار مین۔
۲۵۴	بیان معنی ماشاء الله کان مین۔
۲۵۶	بیان معنی جف القلم۔
۲۵۹	حکایت اُس درویش کی که ہرات مین عمید خراسانی کے غلامون کو آراسته دیکھکر کہا یہ کون ہین۔
۲۶۲	پھر جواب دینا کافر جبری کا مومن سُنی کو۔
۲۶۵	رجوع بحکایت ایاز و سوال سلطان۔
۲۶۸	حکایت تسلی کرنا خویشون مجنون کا مجنون کو عشق لیلی سے۔
۲۷۰	حکایت جوحی کی که چادر اوڑھکر عورتون مین بیٹھتا تھا۔
۲۷۲	فرمانا شاه کا دوسری بار ایاز کو شرح چارق و پوستین کی کر
۲۷۳	دعوت کرنا ایک مسلمان کا ایک گبر کو طرف اسلام کے زمانه بایزید مین۔
۲۷۴	حکایت موذن بدآواز کی۔
۲۷۶	رجوع بحکایت گبر با مسلمان در ایمان بایزید
۲۷۷	مثل لا اکبر کا بیان بمعنی و صورت بایزید مین
۲۸۰	حکایت اس امیر کی جسنے غلام سے کہا شراب لا وه گھڑا شراب کا لا یا راه مین زاہد نے گھڑا توڑ ڈالا۔
۲۸۳	حکایت ضیاء بلخ و تاج الاسلام۔
۲۸۴	خبر پانا امیر کا اور خشم آلوده زاہد کے پاس جانا
۲۸۵	حکایت بات کرنا دلقک کا سید شاه ترمذ کو
۲۸۶	پھر رجوع به حکایت امیر و زاہد۔
۲۸۷	بیان بیطاقتی سالکوئین۔
۲۸۹	جواب امیر کا سفارشیونکو۔
۲۹۰	ہاتھ پانون چومنا امیر کے سفارشیون زاہد کا۔
۲۹۲	پھر جواب امیر کا واسطے دفع سوال سفارشیون کے
۲۹۳	دربیان معنی آیه ان دار الآخره لہی الحیوان الخ
۲۹۶	پھر خطاب شاه کا ایاز کو۔
۲۹۷	حکایت مہمان و کدخدا وزن کی۔
۲۹۹	تمثیل فکر روزینه کی۔
۳۰۲	حکایت ایک خواجه اور دختر کی جسنے دختر کو حامله ہونے سے منع کیا تھا۔
۳۰۴	حکایت صوفی جو غزا کو گیا تھا۔

صفحہ	مضمون
۳۰۶	نصیحت مبارز ونکی صوفی کو کہ اب لڑائی مت کر
۳۰۷	حکایت عیاضی کی کہ نو دفعہ لڑائی مین گئے بامید شہادت اور شہید نہ ہوے
۳۰۹	حکایت دوسرے مجاہد کی اور جانبازی اُسکی ۔
״	حکایت اُس شخص کی کہ واسطے نفس کشی کے ایک درم روز دریا مین ڈالتا تھا ۔
۳۱۰	حکایت ایک مجاہد اور قتال کی ۔
۳۱۱	حکایت خلیفہ مصر اور شاہ موصل کی ۔
۳۱۲	دیدینا شاہ موصل کا کنیزک کو
۳۱۵	دیکھنا پہلوان کا موصل سے اور صحبت کرنا کنیزک سے ۔
۳۱۶	وصیت پہلوان کی کنیز کو واسطے اخفاء راز کے
۳۱۸	پوچھنا ایک شخص کا کسی سے فرق حق وباطل کا
۳۱۹	دربیان صنعت عقل منکران بعث ۔
۳۲۰	آنا خلیفہ کا پاس اس زن کے واسطے جماع کے
۳۲۱	جھپٹنا کنیزک کو بسبب شہوت خلیفہ پر مقابل قوت پہلوان کے ۔
۳۲۵	عزم کرنا بادشاہ کا بعد وقوف اس خیانت کے اسکو عفو کرون اور چھوڑ کر کسی کو دون ۔
۳۲۶	آنا خلیفہ کا پہلوان و کنیزک کو اور عقد کر دینا دونو کا ۔
۳۲۷	دربیان آیت فتمثل لہا
۳۲۸	دینا پادشاہ کا ایک گوہر وزیر کے ہاتھ اور پھر کتنے امیرونکو کہ اسکو توڑو ۔
۳۳۰	پہونچنا اُس گوہر کا بعد دور ہاتھ مین ایاز کے اور بیان کیاست ایاز ۔
۳۳۱	جواب تشنیع امیرون کا کہ کیون تو نے ایسا گوہر توڑ ڈالا ۔
۳۳۳	قصد کرنا شاہ کا واسطے قتل امیرونکے ۔ دربیان لاضیر اور خطاب فرعون کے ساحرونکا فرعون کیساتھ ۔
۳۳۸	مجرم جاننا ایاز کا آپ کو اس سفارش مین اور عذر اس جرم کا چاہنا ۔
۳۴۷	خاتمۃ الشرح ۔
۳۴۹	خاتمۃ الطبع ۔

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مفتاح کنوز اسرار الٰہی منشور لامع النور معرفت آگاہی گل گلستان طریقت ثمر شاخسار حقیقت اسم بامسمےٰ

یعنی

بوستان معرفت

شرح اردو

مثنوی مولوی روم

دفتر پنجم

تصنیف منیف تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبدالمجید خانصاحب ساکن پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی



قولہ شہ حسام الدین کہ نور انجم ست ٭ طالب آغاز سفر پنجم ست ٭ ای ضیاء الحق حسام الدین راد ٭ اوستادان صفارا اوستاد ٭ گر نبودی خلق محجوب و کثیف ٭ ور نبودی حلقہا تنگ و ضعیف ٭ در مدیحت داد معنی دادمی ٭ غیر این منطق لبی بکشادمی ٭ لیک لقمہ باز آن صعوہ نیست ٭ چارہ اکنون آب و روغن کرد نیست ٭ شرح تو غیب ست بر اہل جہان ٭ ہمچو راز عشق دارم در نہان ٭ مدح تو حیف ست با زندانیان ٭ گویم اندر مجمع روحانیان ٭ مدح تعریف ست و تخریق حجاب ٭ فارغ ست از مدح و تعریف آفتاب ٭ مادح خورشید مداح خودست ٭ کہ دو چشمم روشن و نامرمدست ٭ ذم خورشید جہان ذم خودست ٭ کہ دو چشمم کور و تاریک و بدست ٭ **اللغات** سفر کتاب و نامہ کثیف ضد لطیف سطر و تیرہ آب و روغن تکلف کرنا تخریق پارہ کرنا مرمد بالضم رمد کردہ شدہ و رمد بفتحتین سرخی چشم **المعنی** فرماتے ہین بادشاہ حسام الدین کہ نور انجم کا ہی یعنی آفتاب اسواسطے کہ نور ستارون کا اُسی سے ہی اب وہ طالب اس بات کا ہی کہ سفر پنجم ای دفتر پنجم شروع کیا جاے لہذا مخاطب ہو کے کہتے ہین کہ ای ضیاء الحق حسام الدین تو ایک شخص راد ہے سخی و جوانمرد ہی اور جو اوستاد صفا کے ہین کہ اُن سے لوگ صفا کی تعلیم پاتے ہین اُن کا اُستاد کیا کرون اس مخلوق پر پردہ پڑا ہی اور کثیف و تاریک موٹی سمجھ والے بے بصیرت ہین اور حلق انکے تنگ و ضعیف جنمین بات کی گنجائش نہین ذرا بھی الحاصل اگر یہ بات انمین نہ ہوتی تو تیری مدح مین مین حق معنی کا ادا کرتا اور سوا اس گفتگو کے کسی بات مین لب کھولتا اب مجبور ہون لقمہ باز کا ممولا نہین کھا سکتا بجز اسکے اور کیا بن آتا ہی کہ آب و روغن کردن یعنے تکلف شرح تیری صفت کی اہل جہان پر پوشیدہ ہی اور مین اُسکو مثل راز عشق کے اپنے باطن مین چھپائے ہوے ہون کہون تو کس سے کہون یہ اہل دنیا جو بموجب الدنیا سجن کے زندانی ہین انسے کہتے حیف آتا ہی ہان مجمع روحانیون مین کہون کہ وہ فرشتے اور اہل اللہ ہین مدح تعریف ہی تو ہم یعنے کسی کو کسی کی ذات و صفات سے

شناسا کرنا اور تخریق حجاب کہ وہ پردے پھاڑنا ہی جو ممدوح اور سامع کے درمیان مین ہوتے ہین سو تو آفتاب ہی ہر
تعریف و تخریق سے فارغ ادنی اعلے سب آفتاب کو جانتے ہین اور وہ بذات خود ظاہر و باہر ہی پس درحقیقت جو کوئی
مداح آفتاب کا ہی اپنا ہی مداح ہی یعنی جتاتا ہی کہ میری دونون آنکھین روشن ہین رمد رسیدہ نہین ہین کچھ آفتاب پر
احسان نہین ہی ایسے ہی جو کوئی مذمت آفتاب کی کرتا ہی اپنی مذمت کرتا ہی بتاتا ہی کہ میری آنکھین اندھی و بری و
تاریک ہین ہر کوئی کہیگا کہ اسکو آفتاب سی شے نہین سوجھتی **قولہ** تو بخشا ہر کسے کاندر جہان ؛ شد حسود آفتاب
کامران ؛ تا ندش پوشید ہیچ از دیدہا ؛ وز طراوت دادن بوسیدہا ؛ یا ز نور بیحدش تانند کاست ؛ یا بدفع جاہ او تانند
خاست ؛ ہر کسے کو حاسد کیہان بود ؛ آنخد خود مرگ جاویدان بود ؛ قدر تو بگذشت از درک عقول ؛ عقل در شرح شما
بو الفضول ؛ گرچہ عاجز آمد این عقل از بیان ؛ عاجزانہ جنبشے باید دران ؛ ان شیئا کلہ لا یدرک ؛ اعلموا ان کلہ لا یترک ؛
گرچہ نتوان خورد طوفان سحاب ؛ کے توان کردن بترک خورد آب ؛ آب دریا را اگر نتوان کشید ؛ ہم بقدر تشنگی باید چشید ؛
راز را گر می نیاری درمیان ؛ درکہا را تازہ کن در قشر آن ؛ نطقہا نسبت بتو قشرند لیک ؛ پیش دیگر مغزہا نیکست
نیک ؛ **اللغات** عقول جمع عقل و نیز مراد از عقول عشرہ کہ وہ دس فرشتے ہین عقل اول و عقل ثانی ایسے ہی
تا عقل عاشر کہ حکما کے نزدیک خالق جملہ اشیا کے ہین **المعنی** او پر کے کلام سے جو گونہ نسبت ذم کیطرف ممدوح کے
مترشح ہوتی ہی کہ جب ایسا شخص ہی تو اسکی ذم کون کریگا اسکی دفع مین فرماتے ہین کہ اکثر جاہ و مراتب والون کے کسی قسم کا جاہ ہو
حاسد ضرور ہوتے ہین پس ای ممدوح تو ایسا رحم کر جو شخص جہان مین حاسد آفتاب کامران کا ہی کہ اشارہ ممدوح ہی سے ہی بھلا
کوئی آفتاب کی کامرانی مین خلل ڈال سکتا ہی یا اسکو کوئی لوگون کی آنکھون سے چھپا سکتا ہی اور وہ جو ہر کہنہ بوسیدہ کو
طراوت بخشتا ہی کیا اسکو پوشیدہ کر سکتا ہی یا اسکے نور بیحد سے کچھ گھٹا سکتا ہی یا اسکا کوئی جاہ کھونے پر آمدہ ہو سکتا ہی
ای ممدوح تیری قدر تو ایسی ہی کہ عقول عشرہ کے درک سے باہر ہی پھر کسی کی عقل تمھارے بیان مین سوائے بو الفضیل
ہونے کے اور کیا ہی آپ فرماتے ہین اس بیان سے اگرچہ عقل عاجز ہوئی لیکن مثل عاجزون ہی کے کچھ جنبش تو اس مین
ضرور چاہیئے جیساکہ کہا ہی ان شیئا لا یدرک کلہ ، اعلموا ان لا یترک کلہ تحقیق جس چیز کو کہ پورا پورا نہ پا سکے تو جان رے
کہ بالکل اسکو چھوڑ دینا بھی نہین چاہیئے مثلاً اگر ابر کے طوفان کو بالکل نہین پی سکتا تو بقدر خوراک کے ترک کرنا بھی نہین
بہتر ہی یا اگر آب دریا کو کلی نہین سوک سکتا تو تشنگی کے موافق ہی پینا چاہیئے ایسے ہی اگر راز کو تو درمیان مین نہین
لا سکتا ہی تو اسکے پوست ہی سے لوگون کے درک کو تازہ کر اگرچہ ہمارے نطق و گویان نسبت تیرے تو پوست
ہین لیکن اور لوگون کے سامنے نہایت ہی اچھے مغز ہین **قولہ** آسمان نسبت بعرش آمد فرود ؛ ورنہ بس عالیست
پیش خاک تود ؛ من بگویم وصف تو تا رہ برند ؛ پیش ازان کز فوت آن حسرت برند ؛ نور حقی و بحق جذاب جان ؛ خلق
در ظلمات وہم و گمان ؛ شرط تعظیم ست وتا این نور خوش ؛ گردد این بیدیگان را سرمہ کش ؛ نور یابد مستعد تیز گوش ؛

کو نما شد عاشق ظلمت چو موش ❊ نور میکش ای حریف تیزگوش ❊ گرنه چون موش در ظلمت کوش ❊ سست چشمانیکه شب جولان کنند ❊ کے طواف کعبۂ ایمان کنند ❊ نکتهاے مشکل باریک شد ❊ بند طبع کور دین تاریک شد ❊ تا برآراید هنر را تار و پود ❊ چشم در خورشید نتواند کشود ❊ چون نخلے بر نیارد شاخها ❊ کرده موشانه زمین سوراخها ❊ **اللغات** جذاب بسیار کشنده **المعنی** یہ معنی شعر کلام صدر کی نظیر ہے کہ آسمان نسبت عرش کے بہت ہی پست و فرود ہے ورنہ خاک تودہ کی نسبت نہایت ہی عالی و بلند ہے آپ میں بھی بنظران خیالات کے تیرا وصف کرون تو لوگ سراغ معنی کا لگائیں قبل اس سے کہ یہ امر عظیم اُن سے فوت ہو یعنی معنے سے بے بہرہ ہیں اور حسرت لیجائیں جی کی جی میں رہجائے چنانچہ فرمایا کہ تو نور حق کا ہے اور جان تیری جذاب حق کی مخلوق وہم و گمان کی ظلمت میں پڑی ہے اس سبب سے اسکو نہیں سوجھتا آب شرط تعظیم کی یہ ہے کہ تیرا نور خوش ان بیدیدون کی آنکھون میں سرمہ لگادے تا انکو تیری عظمت و بزرگی سوجھے پھر کہتے ہیں یہ تو سب کچھ ہے مگر تو بھی تو وہی پایا گر جو استعداد والا او ستیز کوش ہے اور موش کی طرح عاشق اندھیرے کا نہو اگر ای حریف تیز کوش تو موش کی طرح نہیں ہے تو نور کھینچ جا جہانتک ہو سکے جذب کر ظلمت میں مت کوشش کر اسلیے کہ جو سست چشم ہیں رات کے دوڑنے پھرنے والے وہ شعلہ ایمان کا طواف کرتے ہیں نکتے تو مشکل باریک ہیں اور جو کور دین ہیں اُنکے بند طبع تاریک پھر اُنکو کیسے سوجھیں پس جبتک وہ اپنے علم و ہنر کا تانا بانا درست کرینگے آفتاب کیطرف آنکھ نہیں کھول سکتے اور جنھون نے موش کی طرح زمین میں سوراخ بنائے ہیں وہ مثل نخل کے شاخ و برگ سے کب سرسبز ہو سکتے ہیں اور مقامات عالیہ شاخ در شاخ کو کہان پہونچ سکتے ہیں

در معنی آیہ کریمہ فخذ اربعۃ من الطیر فصرھن الیک پس لے تو چار پرند پھر ہلا تو انکو طرف اپنے

قولہ چار وصفت این بشر را دل فشار ❊ چار میخ عقل گشته این چهار ❊ تو خلیل وقتی ای خورشید هش ❊ این چهار اطیار رهزن را بکش ❊ زانکه هر مرغی ازینها زاغوش ❊ هست عقل عاقلانرا دیده کش ❊ چار وصف تن چو مرغان خلیل ❊ بسمل ایشان دهد جانرا سبیل ❊ ای خلیل اندر خلاص نیک و بد ❊ سر ببرشان تا رهد پاها ز سد ❊ کل توی و جملگان اجزای تو ❊ بر کشا که هست پاشان پای تو ❊ از تو عالم روح زاری میشود ❊ پشت صد لشکر سواری میشود ❊ زانکه این تن شد مقام چار خو ❊ نامشان شد چار مرغ فتنه جو ❊ خلق را گر زندگی خواهی ابد ❊ سر ببر این چار مرغ شوم بد ❊ بازشان زنده کن از نوع دگر ❊ که نباشد بعد از ان زایشان ضرر ❊ چار مرغ معنوی راهزن ❊ کرده اند اندر دل خلقان وطن ❊ چون امیر جملۂ دلها شوی ❊ اندرین دوران خلیفه حق توی ❊ سر ببر این چار مرغ زنده را ❊ سرمدی کن عمر ناپاینده را ❊ **اللغات** چار میخ نوعے از تعذیب اور چار میخے ہاتھ پاؤن باندھنا فشار فشارون سے مٹھی یا پاؤن سے کسی چیز کو دبانا نچوڑنا سبیل وقت مراد مفت سے **المعنی** یعنی چار وصف جو قریب مذکور ہونگے آدمی کا دل دبانے نچوڑنے والے ہیں اور اسکی عقل کے لیے چار میخ کہ ہاتھ پاؤن اُس کے اس چار میخ سے بندھے ہوئے ہیں یا اسنے عذاب میں ہے تو ای خورشید وش جو کنایہ حسام الدین سے ہے اپنے وقت کا

خلیل ہی تجھکو چاہیئے کہ ان چاروں پرندوں کو جو سب رہزن ہیں خلیل کی طرح مار اس سبب سے کہ ہر مرغ ان سے مثل زاغ کے عقلمندوں کی عقل کی آنکھیں نکالنے والا ہی اور وہ چار وصف تن کے جو مثل چار مرغ خلیل کے ہیں وہ ہیں جنکا بسمل مفت و رائگان جان دیتا ہی بس اے خلیل اگر تو چاہے کہ نیک و بد سب انسے خلاص ہوجائیں تو پہلے ان چاروں کے سر کاٹ تا انکی دیوار سے جو مانع اور حائل ہوا ہی ہر سبکے پاؤں چھوٹ جائیں اور آگے کو چلتا ؤ ہوجائیں کسواسطے کہ تو کل ہی اور جملہ مردم تیرے اجزا بس تو اپنا پاؤں بڑھا کہ سب آگے بڑھ چلیں تیرا ہی پاؤں انکے پاؤں ہیں کل مراد ممدوح سے ہی تو وہ ہی کہ تجھسے عالم روح ہوتا ہی ای کشت روح چنانچہ سو لشکر کی پشت ایک سوار ہوتا ہی جس سے سب تقویت پاتے ہیں یہ تن انسان کا مقام چار جو کا ہی کہ چاروں نہریں اسمیں جاری ہیں اور انھیں نہروں کا نام چار مرغ فتنہ جو ہی تو اگر خلقت کی زندگی ابدی چاہتا ہی تو ان چاروں مرغ نحس بد کا سر کاٹ ڈال اور پھر انکو دوسرے طور پر زندہ کر کہ بعد اسکے پھر انسے کچھ ضرر کسیکو نہیں پہونچیگا انھیں چار مرغ راہزن نے سارے مخلوق کے دلمیں وطن کیا ہی پھر جب سب جملہ دلوں کا تو ہی ہی اور اس دور میں خلیفہ حق کا بھی تو ہی تو ان چاروں مرغ زندہ کا سر کاٹ ڈال ور یہ عمر جو نا پاینده لوگوں کی ہی اسکو سرمدی کردے **قولہ** بط وطاؤس ست وزاغست وخروس ٭ این مثال چار مرغ اندر نفوس ٭ بط حرص ست وخروس آن شہوتست ٭ جاه چون طاؤس زاغ امنیت ست ٭ منیتش آن کہ بود عمر دراز ٭ طامع تابید آن امید ساز ٭ بط حرص آمد کہ نوکس در زمین ٭ در تر و در خشک میجوید دفین ٭ یکزمان نبود معطل آن گلو ٭ نشنود از امر جز حکم کلو ٭ ہمچو یغماجی کہ خانہ مے کند ٭ زود زود انبان خود پر میکند ٭ اندر انبان می فشارد نیک و بد ٭ دانہاے دُر و حبات نخود ٭ تا مبادا یاغی آید دگر ٭ می فشارد در جوال خشک و تر ٭ وقت تنگ و فرصت اندک و مخوف ٭ در بغل زند ہرچہ دید آن بیوقوف ٭ اعتمادش نیست بر سلطان خویش ٭ کہ نیاید طامعی آید بہ پیش ٭ لیک مومن زاعتماد آنحیات ٭ میکند غارت بمہل و بااناة ٭ نیست از فوت و از یاغی کلا ٭ میشناسد قہر شہ را بر عدو ٭ ایمنست از خواجہ تاشان دگر ٭ کہ بیایندش مزاحم عرفہ ٭ عدل شہ را دید بر ضبط حشم ٭ کہ نیارد کرد کس بر کس ستم ٭ لاجرم نشتابد و ساکن بود ٭ از فوات حظ خود ایمن بود ٭ بس تانی دارد و صبر و شکیب ٭ چشم سیر و مؤثرست و پاک جیب ٭ کین تانی پرتو رحمان بود ٭ وان شتاب از ہزہ شیطان بود ٭ زانکہ شیطانش بترساند ز فقر ٭ بارگیر صبر را بکشد بعقر ٭ از نبی بشنو کہ شیطان در وعید ٭ میکند تہدیدت از فقر شدید ٭ تا خوری زشت و بری زشت از شتاب ٭ نے مروت نی تانی نی ثواب ٭ لاجرم کافر خورد در ہفت بطن ٭ دین و دل باریک و لاغر زفت بطن ٭ **اللغات** امنیت آرزو تابید ہمیشگی یغماجی غارتگر مہل بفتحتین آہستگی اناة درنگ عرفہ فائدہ تانی تامل ہزہ بتشدید را جنبانیدن و جنبش عقر بالفتح کونچیں مارنا **المعنی** اب فرماتے ہیں کہ وہ چار مرغ بط و طاؤس زاغ و خروس ہیں وہ درحقیقت مثل انھیں چار مرغ کے نفوس مردم میں ہیں جنکو حضرت خلیل نے مارا تھا چنانچہ بط حرص ہی خروس شہوت جاہ طاؤس زاغ امنیت ای آرزو بس زاغ امنیت کی تو یہی آرزو کہ عمر دراز ہو اور ہمیشہ امید ساز و طامع اسی بات کا کہ مجھکو تابید ہوا ہمیشگی زمانہ میں چاہتا اور بط حرص کا یہ حال کہ تر و خشک میں دفینہ ہی ڈھونڈھتی رہتی ہی ہر وقت ملین ہیں اسکی گلا ہی چیخ چلی جاتی ہی جیسے کہ اسکی عادت بھی ہی ہر دم بھر حلق اسکا

بیکار نہین گویا اُسنے احکام الٰہی سے سوائے حلم کلو کے اور کچھ سُنا ہی نہین پایا جیسے لٹیرا کہ کسی کا گھر ویران کرتا ہی اور جلدی جلدی
جو کچھ پاتا ہی اپنی خرجی مین بھرتا ہی جو کچھ اچھا برا ہاتھ آتا ہی اپنی انبان مین ٹھونستا ہی چاہیے موتی کے دانے ہون چاہیے چنے کے دانے
اس خوف سے کہ ایسا نہو دوسرا باغی آجائے اور وہ اپنی گون مین خشک تر جو پائے بھرے یا اس خیال سے کہ وقت تنگ ہی اور
فرصت تھوڑی اور دل پر اُسکے خوف باغی کا چھایا ہوا بس جو کچھ اسنے پایا اپنی بغل مین دبایا اور اس بیوقوف کو اپنے بادشاہ پر
بھروسا نہین ہی یہ اسی خیال مین ہی کہ ایسا نہو کوئی طامع آجائے لیکن مومن اُسی کے بھروسے پر ان دانون کو لوٹتا ہی اس لیے
آہستگی و درنگ سے لوٹتا ہی وہ بخت ہی اس بات سے کہ یہ مجھ سے جاتا نہ رہے اور نیز باغی سے اسواسطے کہ وہ غالب
ہونا اپنے پادشاہ کا دشمن پر خوب پہچانتا ہی اور اس بات سے بھی بیخوف ہی کہ میرے کوئی خواجہ تاش نہ آجائین اور میرے
مزاحم ہون اور میرا نفع مجھسے لیجائین اُسنے اپنے بادشاہ کے عدل کو دیکھا ہی جیسا کچھ کہ عدل اسکا ضبط لشکر مین ہی کہ کوئی
کسی پر ظلم نہین کرسکتا اس سبب سے مومن بہت سی دوڑ دھوپ نہین کرتا ساکن رہتا ہی اور اپنے حصے کے فوت ہونے سے
جو اُسکا پادشاہ نے مقرر کردیا ہی بیغم ہی لاجرم وہ تامل و صبر و شکیب رکھتا ہی چشم اسکی سیر ہی اور یقین باللہ ہی اور پاک جیب ہی اسواسطے
کہ یہ تامل پر تو رحمٰن سے ہی جیسا کہ فرمایا التانی من الرحمٰن والتعجیل من الشیطان تامل خدا تعالیٰ سے اور شتابی شیطان سے
موافق اسی کے مولانا نے فرمایا کہ شتاب جنبش شیطان سے ہی اس سبب سے کہ شیطان اُسکو محتاجی سے ڈراتا ہی اور اُسکے
صبر کا جو بار گیر ہی ذرا اُسکی کو بخیین مارتا ہی اس قول کو ہمارے تو قرآن شریف سے سُن لے الشیطان یعدکم الفقر شیطان وعدہ فقر کا تمسے
کرتا ہی اور فقر شدید سے تمکو دھمکاتا ہی تا تو نہ برا دیکھے نہ بھلا دیکھے جو پائے کھا جائے اور جو پائے جلدی سے لیجائے اسوقت مین تجھکو نہ
مروت ہی نہ تامل نہ خیال ثواب کا لاجرم کافر کیلا اتنا کھاتا ہی جتنا کہ سات پیٹ والا کھائے لہذا دل بھی تنگ و تاریک لاغر اور دین بھی تاریک و
لاغر البتہ پیٹ خوب موٹا اور سطبر اس حکایت مین جو ذکر چار مرغ اور حضرت خلیل کا ایراد فرمایا ہی مختصر توضیح اسکی یہ ہی کہ حضرت خلیل نے
رب جلیل سے عرض کی تھی کہ ای رب میرے مجھکو دکھا دے کہ تو حشر کے دن کیسے مردے زندہ کریگا کہا کیا تو ایمان نہین لایا کہا کیون
نہین لیکن میرے دلکو اطمینان ہوجائے کہا چار پرندے لیلے اور اُنکو اپنے اوپر خوب ہلا بس اُنھون نے ایسا ہی کیا پھر عرض کی حکم ہوا اُنکے پر
پرزے گوشت ہڈی سب کوٹ کے اُن سب کی چار گولیان ایک ایک پہاڑ پر رکھدے اور پھر کسی کو چار دن سے بلا بجز دُبلانیکے چار دن
گولیون سے ریشہ ریشہ اُس پرند کا نکلکے اور درست ہو کے یہ بُلانے نہین پاتے تھے کہ وہ مرتب ہو کے اُنکے پاس آناً فاناً مین
پہونچ جاتا تھا چنانچہ آیہ کریمہ واذ قال ابراہیم رب ارنی کیف تحیی الموتیٰ قال اولم تومن قال بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی قال فخذ اربعۃ من الطیر فصرھن
الیک ثم اجعل علیٰ کل جبل منھن جزءاً ثم ادعھن یاتینک سعیا اسی پر متضمن ہی اور ترجمہ بھی اسکا اوپر کے بیان مین مذکور ہوا
اب اس قول پر اپنے کہ کافر سات بطن مین کھاتا ہی موافق حدیث شریف کے نقل بعد ملی مذکور فرمائی

الحدیث الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء والمومن فی معاء واحد

قولہ کافران مہمان پیغمبر شدند ﷺ وقت شام ایشان بمسجد آمدند ﷺ کامدیم اے شاہ ما اینجا قنق ﷺ ملے تو

مهماندارا رسکان افق ٭ بینوائیم و رسیده ما ز دور ٭ هین بیفشان بر سر ما فضل نور ٭ رو بیاران کرد آن سلطان راد ٭ دستگیر جمله
شاهان عباد ٭ گفت ای یاران من قسمت کنید ٭ که شما پر از من و خوی منید ٭ پر بود اجسام هر لشکر ز شاه ٭ زان زنند آن تیغ بر اعدای
جاه ٭ تو بخشم شه زنی آن تیغها ٭ ورنه بر اخوان چه خشم آید ترا ٭ بر برادر بیگناهی میزنی ٭ عکس خشم شاه گرز ده منی ٭ شه یکی جان است و
لشکر پر از او ٭ روح چون آبست این اجسام جو ٭ آب روح شاه چون شیرین بود ٭ جمله جوها پر ز آب خوش بود ٭ که رعیت دین شه دارند و بس ٭ این چنین
فرمود سلطان عبس ٭ هر یکی یاری یکی مهمان گزید ٭ در میان بد یک شکم زفت و عنید ٭ جسم ضخمی داشت کس وا نبرد ٭ ماند در مسجد چو اندر
جام درد ٭ مصطفی بردش چو وا ماند از همه ٭ هفت بز بد شیرده اندر رمه ٭ که مقیم خانه بودندی بزان ٭ بهر دوشیدن برای وقت خوان
نان و آش و شیر آن هر هفت بز ٭ خورد آن بو قحط عوج ابن غز ٭ جمله اهل بیت خشم آلو شدند ٭ که همه در شیر بز طامع بدند ٭ معده طبلی خوار
همچون طبل کرد ٭ قسم هژده آدمی را و بخورد ٭ **اللغات** ضخیم بزرگ جثہ ٭ غز بالضم ایک قوم ہے ترکون سے غارتگر **المعنی** چندکافر ایک روز
مہمان حضرت پیغمبرؐ کے ہوے اور شام کے وقت مسجد مین آئے اور کہا ای شاہ تم مہماندار تمام اہل عالم کے ہو ہم بھی آپکے مہمان
آئے ہین ہم محتاج مفلس ہین دور سے چلکے آئے ہین آپ ہمارے سر پر نور فضل کا بکھیرئین فضل نور مقلوب ہے پس وہ سلطان کریم جو دستگیر
تمام بادشاہون اور مخلوق کے تھے یارونکی طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ ای یارو انکو باہم تقسیم کرلو ہواسطے کہ تم مجھسے اور میری خو سے بھرے
ہوے ہو گویا مین تم مین سمایا ہوا ہون جیسے ہر لشکر کا جسم بادشاہ سے بھرا ہوتا ہے اسی سبب سے تو جو دشمن اُسکی جاہ کا ہوتا ہے اُسپر تیغ زنی
کرتے ہین تو جو تلوارین لوگون کے مارتا ہے وہ سب تیرے بھائی تو ہین کیسے اُنپر تجھکو غصہ آتا ہے مگر وہ غصہ بادشاہ ہی کا ہے جو تجھمین سما گیا ہے
خیال تو کر اپنے بھائی بیگناہ پر کیسا گرز بھاری وہ منی چلاتا ہے یہ عکس بادشاہ ہی کے غصے کا تو تجھپر پڑا ہے بادشاہ تنہا ایک اکیلا جان ہے
اور لشکر اُس سے بھرا ہوا ہے ایسی ہی روح مثل پانی کے ہے اور جسم مثل نہر کے اگر بادشاہ کی روح کا پانی شیرین ہے تو تمام نہرین
آب خوش سے بھری ہوئی ہین اسواسطے کہ رعیت بادشاہ کے دین پر ہوتی ہے ایسے ہی آنحضرتؐ نے جو سلطان سورۂ عبس و تولی
کے ہین فرمایا ہے کہ الناس علی دین ملوکہم آدمی اپنے بادشاہونکی وضع اور روش پر ہین پس موافق حکم آنحضرتؐ کے ہر ایک یار نے
ایک مہمان چھانٹ لیا اُن مین ایک شخص بڑا پیٹا اور موٹا اور سرکش تھا اور بڑا بزرگ جثہ ضخیم اسکو کوئی نہین لیگیا یہ مسجد مین ایسا رہگیا
جیسے پیالے مین گاد کہ صاف پی لیتے ہین گاد چھوڑ دیتے ہین جب سب نے اسکو بیٹھا دیکھکے چھوڑ دیا تو آنحضرتؐ اسکو لیگئے
اور اُسوقت مین آپکی بکریون مین سات بکریان دودھ دیتی تھین اور گھر ہی پر رہتی تھین تا وقت خوان دوہی جائین یہ مہمان
جتنی روٹی اور سالن تھا اور ساتون بکریون کا دودھ سب کھا گیا آدمی کا ہیکو تھا قحط کا باپ تھا کہ قحط بھی دوسرے کو کچھ نہین
چھوڑتا یا عوج تھا جسکی جسامت اور درازی قامت کی مشہور ہے یا ابن غز تھا ای لٹیرا کہ سارے گھر کا کھانا لوٹ کھایا یہ حال
دیکھکے سب لوگ گھر کے خشم آلود ہوے کہ ان بکریون کے دودھ کی سب اُمید رکھتے تھے معدہ طبل خوار نے معدہ کو طبل بنایا
اور سترہ آدمیون کا کھانا خاص وہ اکیلا کھا گیا **قوله** وقت خفتن رفت در حجره نشست ٭ پس کنیزک از غضب در را ببست ٭
از برون زنجیر در را در فگند ٭ که ازو بد خشمگین و دردمند ٭ گبر را از نیم شب تا صبحدم ٭ چون تقاضا آمد و درد شکم ٭ از فراش خویش سوی در شتافت ٭

دست بر در چون نهاد او بسته یافت ٭ در گشادن حیله کرد آن حیله ساز ٭ نوع نوع و می نه شد در پیچ باز ٭ شد تقاضا بر تقاضا خانہ تنگ ٭ ماند او حیران و بیدرمان دو دنگ ٭ حیله کرد او بخواب اندر خزید ٭ خویش را در خواب در ویرانه دید ٭ زانکه ویرانه بد اندر خاطرش ٭ شد بخواب اندر همانجا منظرش ٭ خویش در ویرانهٔ خالی چو دید ٭ او چنان محتاج در در دم برید ٭ گشت بیدار و بدید آن جامه خواب ٭ پر حدث دیوانه شد از اضطراب ٭ ز اندرون او بر آمد صد خروش ٭ از چنین رسوائی بخاک پوش ٭ گفت خوابم بدتر از بیداریم ٭ که خورم زان سان و زینسان می ریم ٭ بانگ میزد واثبورا واثبور ٭ همچو جان کافران در قعر گور ٭ منتظر که کی شود این شب بسر ٭ تا در آید از گشادن بانگ در ٭ تا گریزد او چو تیری از کمان ٭ تا نه بیند هیچکس او را چنان ٭ قصه بسیار است کوته میکنم ٭ باز شد آن در رهید از درد و غم ٭ **اللغات** فراش بستر ثبور خسران و هلاکت وکاهلی **المعنی** یعنی بعد کھانیکے جو سونے کا وقت ہوا حجرہ مین جاکے بیٹھا چھوکری کے غصے کے مارے کہ سب کھانا کھا گیا تھا دروازہ بند کر دیا یعنی باہر سے زنجیر چڑھا دی اسلیے کہ اُس سے غصے مین بھری ہوئی اور درد مند تھی اب اس گبر کا یہ حال کہ آدھی رات سے صبح تک نہایت ہی تقاضا یعنی دست کی حاجت اور پیٹ مین درد شروع ہوا ناچار بستر سے اپنے دروازے کیطرف دوڑا جب دروازے پر ہاتھ رکھا دروازیکو بند پایا لاجرم اُس حیلہ ساز نے اُسکے کھولنے مین قسم قسم کے حیلے کیے مگر دروازہ مطلق نہ کھلا اب اُس پر ایسا تقاضا پر تقاضا ہوا کہ گھر کا رہنا دشوار ہو گیا اور حیران و دنگ تھا کوئی علاج نہین بن پڑتا تھا مجبور اپنے دل کو اور خیال مین بہلا کے پھر سو رہا خواب مین دیکھا کہ مین ویرانے مین ہون اس سبب سے کہ ویرانے کا خیال دل مین جما ہوا تھا وہی ویرانہ خواب مین بھی نظر آیا جب اُسنے ویرانہ خالی خواب مین دیکھا بس ویرانے کا تو محتاج ہو ہی رہا تھا ویرانہ خالی پاتے ہی فوراً ہگ دیا اب جاگا تو دیکھا اوڑھنا بچھونا سب گُہ مین بھرا ہے یہ دیکھکے شدت اضطراب سے دیوانہ ہو گیا اور دل سے سیکڑون شور اُٹھے کہ یہ کیسی رسوائی ہوئی جسکو چھپا نہین سکتا کہا خواب میرا میری بیداری سے بدتر ہے کہ بیداری مین اُسقدر کھایا اور خواب مین ایسا ہگا اور چلاتا تھا واثبورا واثبور یعنی ہائے مر گیا بجائے بیداری کے جیسے کافر گور کے گڑھے مین پڑے واثبورا کہینگے اُس ثبورا کو ایک تن مین صاف ثبور لکھا ہے جو جمع بثرہ کی ہے بمعنی آبلہ اور ثبور کے معنے ہلاکی و خسران اب ثبور کے معنے اسجگہ جنھون نے لکھا ہے جیسا ن کر لین تو ہم بھی مان لین اور جو ثبور کے معنی واے لکھے ہین خلاف لغت ہین اور معہذا لفظ واے موجود الغرض اس بات کا منتظر تھا کہ کب رات تمام ہوئے جو دروازہ کھلنے کی آواز آئے تو ایسا بھاگ جائے جیسے تیر کمان سے بھاگتا ہے اور ایسے حال مین اُسکو کوئی نہ دیکھنے پائے اب مولانا فرماتے ہین کہ یہ قصہ تو بہت ہے مین اسے مختصر کرتا ہون کہ دروازہ کھلا اور یہ درد و غم سے چھوٹا

کھولنا پیغمبر صلعم کا در حجرہ اور چھپ جانا تاشرمندہ نہو ویے

قوله مصطفےٰ صبح آمد در را گشاد ٭ صبح آن گمراه را او راه داد ٭ در گشاده گشت پنهان مصطفا ٭ تانگردد شرمسار آن مبتلا ٭ تا برون آید رود گستاخ او ٭ تا نه بیند در گشا را پشت و رو ٭ یا نهان شد در پس دیوار یا ٭ از ویش پوشید دامان خدا ٭

صبغة الله گاه پوشیده کند ✽ پرده بیچون بران ناظر تند ✽ تا نه بیند خصم را پهلوی خویش ✽ قدرت قادر ازین بیش است بیش ✽ مصطفیٰ
میدید احوال شبش ✽ لیک مانع بود فرمان ربش ✽ تا که پیش از خبط بگشاید رهی ✽ تا نیفتد زان فضیحت در چهی ✽ لیک حکمت بود امر
آسمان ✽ تا ببیند خویشتن را او چنان ✽ بس عداوتها که آن یاری بود ✽ بس خرابیها که معماری بود ✽ چونکه کافر راه بگشاده دید ✽
هم بر آن از کمین بیرون جهید ✽ جامه خواب پر حدث را از فضول ✽ قاصدا آورد پیش رسول ✽ کین چنین کردست مهمانت ببین ✽ خنده زد رحمة
للعالمین ✽ اللغات صبغة الله ملت و دین محمدی خیط بالفتح رشته خیط اسود سیاهی شب خیط ابیض روشنی صبح المعنی یعنی وہ کافر تو
اپنے اس حال میں تھا صبح کو حضرت مصطفیٰ نے آکر دروازہ کھولدیا اور اس گمراہ کو راہ دیدی اور دروازہ کھول کے آنحضرت چھپ گئے
تا وہ مبتلا شرمندہ نہو باہر نکل آئے اور سیدھی سڑک چلا جائے اور درکشا کی نہ پشت دیکھے نہ رو دیکھے یا خود بدولت دیوار کی آڑمین
ہوگئے یا اُس سے آنکو داماں خدا نے چھپالیا کبھی ملت محمدی جو رنگ خدا کا ہے آپکو پوشیدہ کرتی ہے اور بیچون ایک پردہ اسکے دیکھنیوالے پر
ہوتا ہے تا دشمن اگرچہ پہلو میں موجود ہو لیکن دیکھ نہ سکے اور یہ کیا قادر مطلق کی قدرت اس قسم سے بہت ہی بہت ہے مصطفیٰ سارا احوال
اُسکا جو رات میں گذرا سب دیکھتے تھے لیکن فرمان رب کا مانع تھا بنابرین خاموش رہے اسواسطے کہ خیط ابیض سے قبل اُسکی
راہ کھولدیں کہ مبادا اس رسوائی سے کسی چاہ میں نہ گر پڑے اور خاص حکمت امر آسمانی میں یہی کہ وہ آپکو اس حال میں دیکھلے
ہوے بھی دیکھو بہت عداوتیں ایسی ہوتی ہین کہ انمین یاری ہوتی ہے اور بہت خرابیوں میں آبادانی کا ہی الحاصل جب اُس کافر نے دروازہ
کھلا دیکھا آہستہ آہستہ اپنی گھات سے جو دروازہ کھولنے کی تھی نکلا اسکے کپڑے خواب کے جو گندگی آلودہ تھے ایک فضول آپکے سامنے
لایا جنسے حضرت واقف تھے اسنے یہ زیادتی اپنی طرف سے کی جو جانی ہوئی بات کو جتایا اور کہا کہ تمھارے مہمان نے یہ کیا ہے آپ
کہ رحمة للعالمین ہین یہ سنکر ہنسے **قوله** که بیا در مطهره اینجا به پیش ✽ تا بشویم جمله را با دست خویش ✽ هر کسی می جست کز بهر خدا ✽ جان
ما و جسم ما قربان ترا ✽ ما بشوئیم این حدث را تو بهل ✽ کار دستست این نه کار جان و دل ✽ ای لعمرک مر ترا حق عمر خواند ✽ پس خلیفه کرد و بر کرسی نشاند ✽
ما برای خدمت تو میزئیم ✽ چو تو خدمت میکنی پس ما کئیم ✽ گفت من آن دانم و لیکن این دمیست ✽ که اندرین شستن بخویشم حکمتیست ✽ منتظر
بودند کین قول نبیست ✽ تا پدید آید که این اسرار چیست ✽ او بجد می شست آن احداث را ✽ خاص ز امر حق نه تقلید و ریا ✽ که دلش میگفت این را
تو بشو ✽ که اندرینجا هست حکمت تو بتو ✽ اللغات مطهره بالکسر آفتابه و غیره آلہ طہارت المعنی یعنی بعد ہنسنے کے فرمایا کہ آفتابہ لاؤ اسکو
میں اپنے ہاتھ سے دھوؤنگا ہر کوئی دوڑا آتا تھا کہ خدا کے واسطے ہمارا جسم و جان تمپر قربان ہے تم اسکو چھوڑ دو ہم اسکو دھوئینگے
یہ کام تو ہاتھوں کا ہے نہ جان و دل کا اور تم جان و دل ہو تمکو خدا تعالیٰ نے لعمرک کہا اور کیسے پیار سے تمھاری عمر کی قسم کھائی اور
اپنا خلیفہ کرکے کرسی پر بٹھایا ہم تمھاری ہی خدمت کیواسطے زندہ ہین پھر جب تم خدمت کرو تو ہم کس کام کے ہین کہا یہ سب
مین جانتا ہوں ایسے ہی ہے لیکن یہ ایک وقت خاص ہے اور میرے اپنے اس دھونے مین ایک بڑی حکمت ہے یہ سنکے سب لوگ
منتظر ہوے کہ یہ قول نبی کا ہے دیکھیے کیا اسرار اس سے ظاہر ہو اور آپ بڑی کوشش و محنت سے اُس احداث کو دھوتے
تھے اور خاص امر حق سے نہ تقلید و ریا سے کسواسطے کہ دل اُنکا یہی کہتا تھا کہ اسکو تو ہی دھو کہ اس موقع مین

حکمت تہ درتہ ہی

لوٹنا اُس کافر کا اور دیکھنا آنحضرتؐ کو وہ گندگی دھوتے

قولہ کافر کہ راہیکلے بُد یادگار ٭ یاوہ دیدا ورا وگشت او بیقرار ٭ گفت آن حجرہ کہ شب جا داشتم ٭ ہیکل آنجا بیخبر بگذاشتم ٭ گرچہ شرمش بود حرصش شرم برد ٭ حرص اژدرہاست نی چیزیست خرد ٭ از پے ہیکل شتاب اندر دوید ٭ در وثاق مصطفےٰ وان حال دید ٭ کان ید اللہ آن حدث را ہم بخود ٭ خوش ہمی شوید کہ دورش چشم بد ٭ ہیکلش از یاد رفت و شد پدید ٭ اندرو شوری گریبان را درید ٭ میزد او دو دست را بر رو و سر ٭ کلہ را میکوفت بر دیوار و در ٭ آنچنان کہ خون ز بینی و سرش ٭ شد روان و رحم کرد آن مہترش ٭ نعرہا زد خلق گرد آمد برو ٭ گبر گویان ایہا الناس احذروا ٭ میزد او بر سر کہ اے بیعقل سر ٭ میزد او بر سینہ کای بینور بر ٭ سجدہ میکرد او کہ ای کل زمین ٭ شرمسارست از تو این جزو مہین ٭ تو کہ کلی خاضع امر وی ٭ من کہ جزوم ظالم و لد و غوی ٭ تو کہ کلی خوار و لرزانی ز حق ٭ من کہ جزوم در خلاف و در سبق ٭ **اللغات** ہیکل حمائل و تعویذ و صورت یاوہ گم شدہ مہین بالفتح ناچیز لُد بالضم جمع الد گمراہ تر **المعنی** اُس کافر ناچیز کے پاس ایک ہیکل کیسی نشانی بھی دیکھا تو وہ نہیں ہے اُسکو گم شدہ جان کے نہایت ہی بیچین ہوا خیال کیا کہ وہ حجرہ جہاں رات میں رہا تھا بھول کے وہیں چھوڑ آیا اگرچہ رات کے معاملے سے شرمندہ تو تھا لیکن حرص نے شرم اُسکی کھودی اسلیئے کہ حرص کچھ ایسی ویسی چیز نہیں ہے ایک اژدہا بزرگ ہے غرض اُس ہیکل کے واسطے جلدی سے دوڑا آنحضرتؐ کے مکان کیطرف اور یہاں آکے یہ حال دیکھا کہ وہ ید اللہ اُس حدث کو خود اپنے ہاتھ سے خوش خوش دھو رہے ہیں کہ خدا اُنسے چشم بد دور رکھے یہ دیکھکے ہیکل تو بھول گیا اور ایسا شور اُس میں پیدا ہوا کہ گریبان اپنا پھاڑ ڈالا دونوں ہاتھوں سے مُنھ اور سر پیٹتا تھا اور دیوار و در سے ٹکرین مارتا تھا ایسا کہ ناک و سر سے خون نکلنے لگا یہانتک کہ آنحضرتؐ کو بھی رحم آگیا ایسے نعرے مارتا تھا کہ لوگ اُسکے پاس جمع ہو گئے سب سے کہتا تھا اے لوگو میرا حال دیکھو اور خوف کرو کبھی سر پیٹ کے کہتا تھا کیسا تو بیعقل سر ہی کبھی سینہ کوٹتا کہ کیسا تو بے نور سینہ ہی سجدہ کرکے کہتا تھا کہ اے کل زمین کے کہ ساری مخلوق تمھارے ہی اجزا ہیں یہ جزو ناچیز کہ میں ہوں تمسے نہایت شرمندہ ہے اس سبب سے کہ تم کل ہو کے اسکے حکم سے ڈرتے ہو اور میں کہ خرد ہوں سو ایسا ظالم او گمراہ اور بہکا ہوا کبھی کہتا تھا کہ تم باوصف کل ہونیکے ایسے خدا کے سامنے آپکو خوار بنائے ہوے اور اُس سے لرزان و ترسان اور میں جزو ہو کے ایسا اُس سے خلاف اور بڑھا ہوا **قولہ** ہر زمان میکرد رو بر آسمان ٭ کہ ندارم روی ای قبلہ جہان ٭ چون ز حد بیرون بلرزید و طپید ٭ مصطفےٰ اش در کنار خود کشید ٭ ساکنش کرد و بسے بنواختش ٭ دیدہ اش داد و بداد اشناختش ٭ تا نگرید ابر کے خندد چمن ٭ تا نگرید طفل کے جوشد لبن ٭ طفل یکروزہ ہمیداند طریق ٭ کہ بگریم تا رسد دایۂ شفیق ٭ تو نمیدانی کہ دایۂ دایگان ٭ کم دہد بے گریہ شیرت رایگان ٭ گفت فلیبکوا کثیرا گوش دار ٭ تا بریزد شیر فضل کردگار ٭ گریۂ ابرست و سوز آفتاب ٭ استن دنیا ہمین دو رشتہ یاب ٭ گر نبودی سوز مہر و اشک ابر ٭ کے شدی اجسام ما زفت و سطبر ٭ کے بدی معمور این ہر چار فصل ٭ گر نبودی این تف و این گریہ اصل ٭ سوز مہر و گریۂ ابر جہان ٭ چون ہمی دارد جہان را خوش دہان ٭ آفتاب عقل را در سوز دار ٭ چشم را چون ابر اشک افروز دار ٭ **اللغات** استن جمع ستون چار فصل گرمی جاڑا ربیع خریف **المعنی** ہر دم وہ گبر مُنھ آسمان کی طرف کرتا تھا کہ میں اس قبلہ جہان کی

جانب متوجہ کیون نہین ہون جب حد سے زیادہ لرز اٹھا تو حضرت مصطفےؐ نے اُسکو آغوش مین لیا اور چمٹایا اور بڑی نوازش
کی اور دیدۂ معرفت اُسکو بخشے آپ مقولات اُنکے ہین دیکھو حضرتؐ نے اُسکے رونے پیٹنے سے کیسی نوازش کی بس ایساہی
حال ہی غور کرو جب تک ابر نہین روتا چمن نہین کھلتا اور جب تک بچہ نہین روتا دودھ نہین جوش مارتا اور ذرا اسکو تو سوچ
کہ ایک دن کا بچہ کیسی راہ شیر ملنے کی جانتا ہی کہ روؤنگا تو دایہ شفیق معلوم کرکے دودھ دے گی اور بھوکا سمجھیگی تو یہ نہین جانتا
کہ وہ جو دایہ دایون کی ہی ای رحمت الٰہی وہ تجھکو بے رو ئے مفت شیر کیسے دیدیگی دیکھ تو قرآن مین وارد نہین ہی فلیضحکوا
قلیلاً ولیبکوا کثیراً چاہیئے کہ ہنسو تھوڑا اور رو ؤ بہت تو اسکو خوب کان لگا کے سُن تو تجھپر فضل کردگار کا شیر ٹپوے آپ
فرماتے ہین کہ ابر کا گریہ اور آفتاب کا سوز یہی دو ڈوریان ستون دنیا کی ہین اگر یہ سوز مہر و گریہ ابر کا نہوتا تو ہمارے چشم
ایسے موٹے مضبوط کیسے ہوتے کیونکہ ہر شئے گریۂ ابر سے پیدا ہی اور ابر حرارت آفتاب کے بخارات سے متکون ہی در کب یہ
چار فصلین گرمی جاڑا ربیع خریف سے آباد ہوتین جو یہ گرمی آفتاب کی اور گریہ ابر کا نہوتا کہ یہی انکی اصل ہی بس جبکہ یہ سوز آفتاب
اور گریہ ابر جہان کا جہان کو ایسا خوش دہان رکھتا ہی یعنی ہنسی خوشی تو تو بھی اپنے آفتاب عقل کو سوز مین رکھ اور آنکھون کو
مثل ابر کے اشک افروز مطلب یہ کہ مثل ابر کے مینھ اشک کا برسایا کر **قولہ** چشم گریان بایدت چون طفل خرد ❊ کم خور
این نان را کہ نان آب تو برد ❊ تن چو با برگست روز و شب ازان ❊ شاخ جان در برگ ریزست و خزان ❊ برگ تن بے
برگئی جان است زود ❊ زین بباید ترک تن و آنرا فزود ❊ اقرضوا اللہ قرض دہ زین برگ تن ❊ تا بروید در عوض در دل چمن ❊ قرض دہ کم کن
ازین لقمہ تنت ❊ تا نماید وجہ لاعین رات ❊ تن ز سرگین خویش چون خالی کند ❊ پر ز گوہرہاے اجلالی کند ❊ زین پلیدی بر ہد
پاکی برد ❊ از یطہرکم تن او برخورد ❊ دیو می ترساندت کہ ہین دہین ❊ زین پشیمان گردی و زار و غبین ❊ گر گدازی زین ہوسہا تو
بدن ❊ بس پشیمان و غبین خواہی شدن ❊ این بخور گرمست دارو ے مزاج ❊ وان بیاشام از پے نفع و علاج
اللغات برگ ریزی پت جھاڑ غبین صاحب نقصان غبن نقصان راے **المعنی** یعنی تیری آنکھین تو
بچون کی طرح رونی چاہیین کہ ذرا مین رو دیتی ہین تو اس روٹی کو کم کھا کہ اسنے تیری آبرو کھوئی ہی جب تک تن تیرا
کھانے پینے سے بابرگ و نوا ہی یعنے رات دن خوب کھاتا پیتا ہی جان ے کہ شاخ جان کا پت جھاڑ ہورہا ہی اور وہ
اس سے خزان مین ہی برگ تن سے فوراً بے برگی جان کی ہوتی ہی تجھکو چاہیئے کہ اسکے برگ و توشہ سے گھٹائے
اور جان کا توشہ بڑھائے اور وہ یہ ہی جیساکہ فرمایا واقرضوا اللہ قرضاً حسناً قرض دو اللہ کو قرض نیک بس اسکے توشے
سے کاٹ اور قرض حسنہ مین صرف کر کہ ضرور تجھکو نفع کے ساتھ وصول ہوگا یعنے اس کے عوض سیکڑون چمن تیرے
دل مین جمینگے پھر کہتے ہین دیکھ قرض دے اور اس لقمے سے اپنے تن کو گھٹا تو وہ صورت تجھکو معلوم ہو جسکو
کسی آنکھ نے نہین دیکھا ہی خوب ثابت ہی جو کوئی اپنے تن کو سرگین سے خالی کرتا ہی گوہر اجلالی سے بھر لیتا ہی
اُس پلیدی سے چھوٹ جاتا ہی پاکی حاصل کرتا ہی اور آیۂ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیراً کرچہ اہلبیت کی

شان مین ہی مگر وہ بھی اس سے برخوردار ہوتا ہی ترجمہ نہین ارادہ کرتا ہی اللہ مگر ای اہلبیت پیغمبر یہ کہ تم سے
رجس و ناپاکی کو دور کرکے پاک کردے جو حق پاک کرنے کا ہی لیکن تجھکو شیطان ڈراتا رہتا ہی کہ خبردار خبردار ایسا
مت کریو ورنہ پشیمان ہوگا اور لاغر ہوجائے گا خسارہ مین پڑے گا اگر ایسی ہوسون سے اپنے بدن کو گلائے گا
بہت پشیمان ہوگا اور نقصان مین پڑے گا تو تو یہ چیز کھا کہ گرم ہی اور تیرے مزاج کا علاج اور وہ چیز پی اپنے
نفع اور دوا کے واسطے **قولہ** ہم بدین نیت کہ این تن مرکب ست ؁ انچہ خو کردست آتش اصوب است ؁
ہین بگردان خو کہ پیش آید خلل ؁ در دماغ و دل بزاید صد علل ؁ اینچنین تہدید ہا آید بدون ؁ آرد و بر خلق خواند صد
فسون ؁ خویش جالینوس سازد در دوا ؁ تا فریبد نفس بیمار ترا ؁ کین ترا سود ست از درد و غمے ؁ گفت آدم را همین
در گندمے ؁ پیش آرد ہی دہیہات را ؁ در لویشہ پیچد او لبہات را ؁ ہمچو لبہای فرس در وقت نعل ؁ تا نماید سنگ
را کمتر ز لعل ؁ گوشہا یت گرم او چون گوش اسپ ؁ می کشاند سوے حرص و سوے کسب ؁ بر زند بر پات نعلے
ز اشتباہ ؁ تا بمانی تو ز ورد آز راہ ؁ نعل او باشد تردد در دو کار ؁ این کنم یا آن کنم ہین ہوشدار ؁ آن بکن کہ ہست
مختار نبی ؁ آن بکن کہ کرد مجنون و صبی ؁ حفت الجنہ بچہ مقصود گشت ؁ بالمکارہ کہ ازو افزود گشت ؁ صد فسون
دارد ز حیلت وز دہا ؁ کہ کند در سلہ گر ہست اژدہا ؁ گر بود کوہے چو کہ بربایدش ؁ دستبرد خویشتن بنمایدش ؁ ور بود آب
روان بر بندش ؁ ور بود حبر زمان بر خندش ؁ عقل را با عقل دیگر یار کن ؁ امرہم شوری بخوان و کار کن ؁ این سخن
پایان ندارد آن عرب ؁ ماندہ از الطاف آن شہ در عجب ؁ **اللغات** لویشہ ہندی ڈھٹیاری دہا بالفتح زیرکی سلہ
سانپون کا پٹارا **المعنی** یعنی کھانے پینے کو جو کچھ بتاتا ہی اسمین یہ نیت بھی ہی کہ تن تیرا مرکب ہی جو عادت اسکی پڑی
ہوئی ہی وہی اسکے حق مین بہتر ہی خبردار اسکی عادت کو مت بدلے ایسا نہو کہ کوئی خلل پیش آئے دل و دماغ مین
مرض پیدا ہوجائین اس قسم کی دھمکیان وہ دیو کمینہ ڈھونڈھ کے لاتا ہی اور مخلوق پر سیکڑون افسون پھونکتا ہی
کیسا جالینوس آپکو دوا علاج مین بناتا ہی تو تیرے نفس بیمار کو فریب دے کہ یہ تیرے واسطے درد و غم مین
سودمند ہی ایسے ہی آدم کو گیہون کھلانے کے وقت دھوکے دیے تھے ہے ہے کرتا جاتا ہی اور افسوس و ہیہات
اور تیرے لبون مین ڈھٹیاری لگائے جاتا ہی جیسے وقت نعلبندی کے گھوڑے کے ڈھٹیاری لگا کے بے بس
کرلیتے ہین اور وہ ڈھٹیاری سنگ کو لعل سے کمتر کردیتی ہی یعنی کنکر پتھر گھوڑے کو جو مثل سنگ ہی مثل لعل
ای مطیع و رام گھوڑے کو نرم کردیتی ہی جیسے گھوڑے کا کان پکڑ کے جاہے جدھر لیجاتے ہین ایسے ہی تیرے
کان پکڑے یہ حرص و کسب کی طرف لیے جاتا ہی سوا اسکے تیرے پاؤن مین ایسا نعل اشتباہ کا باندھ دیتا ہی
تا تو اسکے درد مین آلودہ ہوکے رہروی سے رہجائے اور وہ نعل اشتباہ یہ ہی کہ دو کام کے تردد مین تجھکو
ڈال دیتا ہی کہ یہ کرون یا وہ کرون تو ہوش رکھ اور وہ کر جسکو نبی نے اختیار کیا ہی نہ وہ کہ جسکو دیوانون اور لڑکون نے

اختیار کیا ہی جو اہل دنیا ہین یہ جو حدیث شریف ہی حفت الجنۃ بالمکارہ یعنے چھپائی گئی ہو جنت مکروہات سے اس سے یہی مقصود ہی کہ جسقدر مکروہات اور ناخوشیان اٹھائیگا اسی قدر وہ بڑھیگی اور چھپاؤ اسکا گھٹیگا یہ سیکڑون فسون حیلون سے اپنی زیرکی مین رکھتا ہی اسواسطے کہ تا تیرے پٹارے مین جو ایک کیڑا نفس کا ہی کہ ایک اژدہا عظیم ہوجاے اگر کوہ ہو تو اسکو یہ دیو کاہ کیطرح اٹھالیجاے اور تجھکو غلبہ اپنا دکھائے یہ وہ ہی کہ بہتے دریا کی دھار باندھ دے اور اگر دانشمند جہان کا ہو تو اسیر ہیلے سے مسخر کرے بس تجھکو لازم ہی کہ دوسرے کی عقل اپنی عقل کی مددگار کر اور اس آیت کو و امرہم شورے بینہم حکم کر تو انکو مشورے کا درمیان انکے پڑھ اور اپنا کام کر الغرض اس حکایت کی تو کچھ حد نہین وہ عجب آپ کے الطاف دیکھ کے تعجب مین ہوگیا واضح ہو کہ اس داستان مین مین نے دو جگہ غلطی کاتب کی سمجھ کے بنایا ہی ایک تو محفوف گشت کو مقصود گشت کہ میری دانست مین قافیہ نہین ہوتا تھا دوسرے گرہست اژدہا کو کرمست اژدہا کہ سابق لاحق سے بہی مربوط ہوتا ہی اور گرہست اژدہا سمجھ مین نہین آتا ولک الخیار

نوازش کرنا حضرت مصطفے صلعم کا اور مسلمان ہونا مہمان کا اور تسکین دینا اسکو کہ مضطرب و نادم تھا

قولہ خواست دیوانہ شدن عقلش رمید ٭ دست عقل مصطفے بازش کشید ٭ گفت این سو آ بیامد آنچنان ٭ کہ کسی بر خیزد از خواب گران ٭ گفت این سو آ کن ہین با خود آ ٭ کاندرین سو ہست باتو کارہا ٭ آب بر روزد در آمد در سخن ٭ کای شہید حق شہادت عرضہ کن ٭ تا گواہی بدہم و بیرون شوم ٭ سیرم از ہستی در آن ہامون شوم ٭ ما درین دہلیز قاضی قضا ٭ بہر دعوے الستیم و بلا ٭ چون بلے گفتیم آنرا زامتحان ٭ قول و فعل ماشہود ست و بیان ٭ از چہ در دہلیز قاضی تن زنیم ٭ نے کہ ما بہر گواہی آمدیم ٭ چند در دیوان قاضی ای گواہ ٭ حبس باشی دہ شہادت از پگاہ ٭ زان بخواندند ت بدینجا تا کہ تو ٭ آن شہادت بدہی و ناری عتو ٭ از لجاج خویشتن بنشستۂ ٭ اندرین تنگی لب و کف بستۂ ٭ تا نہ بدہی این گواہی ای شہید ٭ تو ازین دہلیز کے خواہی رہید ٭ یکزمان کارست بگذار و بتاز ٭ کار کوتہ را مکن بر خود دراز ٭ خواہ در صد سال خواہی یکزمان ٭ این امانت وا گذار و وارہان ٭ **اللغات** عتو بضمتین سرکشی لجاج ستیزہ و ناسازگارے **المعنی** یعنی حضرت کے آغوش مین لینے سے بسبب اثر سینہ جذب گنجینہ کے قریب تھا کہ دیوانہ ہوجاے ایسی عقل اسکی بھاگ گئی بس آنحضرت کے دست عقل نے پھر اسکو کھینچا کہ ادھر آ جب آیا تو ایسا آیا جیسے خواب گران سے اٹھا ہو نشہ مستی مین سرشار پھر کہا بخود مست ہو آپ مین آ خبردار ہو بیخودی کی طرف نہ جا ادھر آ تجھ سے بہت کام ہین اور پانی اسکے منھ پر مارا ہوش مین ہو کر کہا کہ ای شہید حق کے شہادت پیش کر یعنی کلمۂ شہادت مجھکو تلقین کر تو مین گواہی دیکے یہان سے نکلجاؤن اب مین اپنی ہستی سے سیر ہون اور اسی جنگل کو جانا چاہتا

ہون جہان تھا آپ مقولے مولانا کے ہین فرماتے ہین کہ یہ دنیا آستانہ قاضی قضا کا ہی ہمارا آنا یہان بسبب اُس
دعوے کے ہی کہ روز ازل مین جو معاملہ الست بربکم قالوا بلی کا پیش ہوا تھا اُسوقت مین ہم نے بلے کہکے اقرار
اُسکی ربوبیت کا کیا ہی اُسکے امتحان کے لیے یہان آئے تا قول و فعل ہمارے اس اقرار کے گواہ و بیان ہون ہم جو اس
دہلیز قاضی کے آنے پر راضی ہوے ہین کوئی بات نہین ہی بجز اسکے کہ گواہی دینے کو آئے ہین پھر کب تک اے گواہ
اس دیوان قاضی مین محبوس رہیگا صبح ہی گواہی دیکے فارغ ہوجا اسی سبب سے تجھکو بلایا ہی کہ تو گواہی دے سرکشی
نہ کرے تو اپنے ہی لجاج و ستیزہ سے یہان بیٹھا ہوا ہی اور اس تنگی مین دست و لب بند کیے ہوے ہی نہ لب
ہلاتا ہی نہ ہاتھ سے کسی کو دیتا ہی پھر جبتک یہ گواہی قولی فعلی نہ دیگا اے گواہی دینے والے اس ہلیز سے کب چھوٹیگا یہ
گواہی دم بھر کا کام ہی اسکو ادا کر اور اپنے اصلی گھر کو جو مبدا ہی بھاگ جا تھوڑے سے کام کو اپنے اوپر بڑھاتا
کیون ہی تو ہی چاہیے اس کام کو دم بھر مین کرے چاہیے دو برس لگا دے یہ تیرے ذمے امانت ہی لاجرم
اس امانت کو ادا کر اور خلاص ہوجا

اس بیان مین کہ اعمال ظاہر بھید آدمی کے گواہ ہین

قولہ این نماز و روزہ و حج و جہاد ٭ ہم گواہی دادنست از اعتقاد ٭ این زکوۃ و ہدیہ و ترک حسد ٭ ہم گواہی دادنست
از سر خود ٭ خوان و مہمانی پے اظہار راست ٭ کا مہمان ما با شما ہستیم راست ٭ ہدیہا وار مغان و پیشکش ٭ شد گواہ آنکہ
ہستم با تو خوش ٭ ہر کسے کو شد بمالی یا فسون ٭ چیست دارم گوہری در اندرون ٭ گوہرے دارم ز تقوی یا سخا ٭ این
زکوۃ و روزہ بر ہر دو گوا ٭ روزہ گوید کرد تقوی از حلال ٭ با حرامش دان کہ نبود اتصال ٭ وان زکاتش گفت کو از
مال خویش ٭ مید ہد پس چون بدزد و ز اہل کیش ٭ گر بطراری کنند این دو گواہ ٭ جرح شد در محکمہ عدل آلہ ٭ ہست صیاد ار کند
دانہ نثار ٭ نے ز رحم وجود بل بہر شکار ٭ ہست گربہ روزہ دار اندر صیام ٭ خفتہ کردہ خویش بہر صید عام ٭ کردہ بدظن زین
کری صد قوم را ٭ کردہ بدنام اہل جود و صوم را ٭ فضل حق با آنکہ او کژ مے تند ٭ عاقبت زین جملہ پاکش میکند ٭ سبق بردہ رحمتش
آن عذر را ٭ دادہ نورے کان نباشد بدر را ٭ کوششش را شستہ حق از اختلاط ٭ غسل دادہ رحمت او زین خباط ٭
تا کہ غفاری او ظاہر شود ٭ سیئات جملہ را غافر شود ٭ آب بہر آن ببارد از سماک ٭ تا پلیدان را کند از خبث پاک ٭ آب
چون بیکار گردد شد نجس ٭ تا چنان شد آب را ز درد حس ٭ حق ببردش باز در بحر صواب ٭ تا بشستش از کرم آن آب
آب ٭ **اللغات** طرار زر دزد کہ گرہ بر و تیز زبان جرح ریش و زخم خباط بضم دیوانگی **المعنی** اوپر جو فرمایا ہی کہ عبادات قولی
و فعلی گواہ اقرارات کے ہین اُسی کے موافق فرماتے ہین کہ یہ نماز و روزہ اور حج و جہاد بھی بجا لانا گواہی دیتا ہی اپنے
اعتقاد سے کہ اعتقاد اسکا اپنے رب کی طرف خوب مستحکم ہی اور زکوۃ دینا اور قربانی کرنا اور حسد چھوڑ دینا یہ بھی گواہی
دینا اپنے بھید کی ہی کہ باطن مین اسکے خوف پروردگار کا ہی جیسے خوان و مہمانی بزرگون اور سردارون کے سامنے

لگانے سے اپنی راستی کا اظہار مقصود ہوتا ہے یعنی جتاتا ہے کہ اے بزرگوار ہم تمہارے ساتھ راستی و دوستی رکھتے ہین اور ہدیے اور تحفے اور نذرانے عزیز و احبا کو دینا بھیجنا اس بات کے گواہ ہین کہ ہم تم سے راضی و خوش ہین پس جو کوئی مال یا فسون سے کہ مراد خوشامد سے ہے کوشش کرتا ہے یہ کیا ہے جتاتا ہے کہ میرے باطن مین ایک گوہر محبت و اعتقاد کا ہے یعنی اپنے بیچ مین گوہر تقوے و سخا کا رکھتا ہون یہ زکوٰۃ و روزہ میرا دونون باتون پر گواہ ہے روزہ تو کہتا ہے کہ اسنے حلال چیزون سے آپ کو بچایا ہے پھر حرام سے اسکا اتصال کیسے ہوگا اور زکوٰۃ کہتی ہے کہ جب یہ اپنے مال سے اورون کو دیتا ہے پھر اپنے دین والون کا مال کیون چرائیگا مگر یہ دونون گواہ صدق و سداد کے ساتھ ہون اور اگر طراری یعنے دزدی و تیز زبانی سے ہونگے تو محکمۂ عدل خدای تعالیٰ مین جرح ہونگے ای نامقبول و نامسموع ایسا شخص شکاری ہوتا ہے وہ دانہ شکار کے واسطے تصدق و نثار کرتا ہے یعنے بالغرض نہ واسطے رحم وجود سے کے اُسنے کوئی مطلب دینا کا سمجھا ہے اور جو روزہ ریاکار رکھا تو وہ روزہ دار مثل اس گربہ کے ہے جو شکار عام کیواسطے اپنی جان سعی تون مین ڈال دیتی ہے اس نے اپنی اس کجی سے سیکڑون قومون کو بدگمان کرایا اور جو جود و صوم والے واقعی ہین انکو بدنام کیا کہ سب ایسے ہی ہونگے لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ایسا وسیع ہے کہ ہرچند وہ کجی پھیلائے ہوئے ہے انجام کار اسکو ان سب سے پاک کر دیتا ہے اور بموجب سبقت رحمتی علی غضبی کے اُسکی رحمت نے سبقت کر کے فریب و دغا کو اُسکے ایسا نورانی کر دیا کہ بدترین بھی یہ نور نہین کوشش کو اُسکی لیسے خلط و اختلاطون سے دھو دیا اور رحمت نے اُسکو اس دیوانگی سے غسل دیکر پاک کر دیا تا کہ غفاری اسکی ظاہر ہو اور سب کے گناہون کو چھپائے دیکھو پانی آسمان سے اسواسطے برستا ہے تو پلیدون کو پلیدی سے پاک کرے پھر جب وہ بیکار ہو جاتا ہے زمین سے کے گرنے سے تو نجس ہو جاتا ہے اور ایسا جسکو تیری حس رد کرتی ہے اور پھینک دیتی ہے پھر اس نجس پھینکے ہوئے کو بحر صواب مین لیجاتا ہے تو اُسکے کرم سے بحر صواب نے اپنے آب سے اُس آب کو دھو دیا اور یہ نیک پاک ہو گیا

پاک کرنا حق تعالیٰ کا آب کو نجاست ظاہرہ سے

قولہ سال دیگر آمد او دامن کشان ∴ ہی کجا بودی بدریای خوشان ∴ من نجس زینجا شدم پاک آمدم ∴ بستدم خلعت سوی خاک آمدم ∴ ہین بیائید ای پلیدی سوی من ∴ کہ گرفت از خوی یزدان خوی من ∴ در پذیرم جملہ زشتیت را ∴ چون ملک پاکی دہم عفریت را ∴ چون شوم آلودہ باز آنجا روم ∴ سوی اصل اصل پاکیہا شوم ∴ دلق چرکین بر کنم آنجا ز سر ∴ خلعت پاکم دہد آنجا دگر ∴ کار او اینست کار من ہمین ∴ عالم آرایست رب العالمین ∴ گر نبودی این پلیدیہای ما ∴ کے بدی این بازنامہ آب را ∴ کیسہای زر بدزدیدہ است او ∴ میرود جویان مفلس سو بسو ∴ تا بریزد بر گیاہ رستہ ∴ تا بشوید روی ہر ناشستہ ∴ تا بگیرد بر سر او حمال وار ∴ کشتی بیدست و پا را در بحار ∴

صد ہزاران دارو اندر وے نہان ؛ زانکہ دارو زد بروید در جہان ؛ جان ہر دردِ دل ہر دانۂ ؛ میرود در جو چو دارو خانۂ ؛ زو یتیمان زمین را پرورش ؛ تشنگان خاک را زوی خورش ؛ چون نماند مایہ اش تیرہ شود ؛ ہمچو ما اندر زمین خیرہ شود ؛ نالہ از باطن برآید کای خدا ؛ آنچہ دادے دادم و ماندم گدا ؛ ریختم سرمایہ بر پاک و پلید ؛ ای شہ سرمایہ دہ ہل من مزید ؛ **اللغات** بازنامہ سرزاے مجمہ و نیز براے مہملہ اسباب و تجمل و منت و تفاخر جمال ہندی بلہ دار **المعنی** یعنی جب دوسرا سال ہوا تو وہی پانی نجس مستعد دامن چڑھائے پھر آیا جب پوچھا کہ تو کہان تھا کہا ایک دریاے خوش مین الف نون خوشان مین زائدہ ہین یہان سے نجس ہو کے گیا تھا اب پاک ہو کے اور خلعت طہارت کا پہن کے خاک کی طرف آیا ہون خبردار ہو ای پلیدی اب میرے پاس آ کہ میری خو نے خو یزدان سے حاصل کی ہے جیسے وہ رجس و نجاست گناہ کی پاک کرتا ہے مین بھی ہر پلیدی کو پاک کرتا ہون ای پلیدی تیری جملہ زشتی کو مین اٹھا لون گا اور تجھکو عفونتی سے چھڑا کے فرشتے کی طرح پاک کر دون گا اور جب تمھاری زشتی و نجاست سے آلودہ ہو جاؤن گا پھر وہین جاؤن گا جہان میری اصل ہے اور اصل پاکیون کا ہو جاؤن گا وہان جا کے یہ میلی گدڑی اتار ڈالونگا اللہ تعالے پھر مجھکو خلعت پاک عطا کرے گا اُسکا کام یہی ہے کہ وہ مجھکو پاک کرتا ہے اور میرا کام یہی کہ مین نجاست کو پاک کرتا ہون کیسا عالم آرا ہے رب العالمین اب فرماتے ہین اگر یہ پلیدیان ہماری نہوتین تو یہ بازنامہ یعنے فخر و تفاخر آب کو کب ہوتا کہ تھیلیان زر کی سی ہوئی پاس ہین اور سو لبسو مفلس کو ڈھونڈھتا پھرتا ہے اور ہر جگہ جاتا ہے تو جہان کہین گیاہ نو رستہ ملے اُسپر زر افشانی کرے اور ہر ناشستہ کے رو کو شستہ کر دے دریاؤن مین بلہ دار کی طرح کشتی بیدست و پا کو سر پر لیے پھرتا ہے لاکھون دوائین اُسمین پوشیدہ ہین اسواسطے کہ دوائین اُسی سے جہان مین جمتی ہین یہ آب جان ہر درد اور دل ہر دانے کا ہے نہرون مین دارو خانے کے مثل بہتا چلا جاتا ہے اسی سے یتیمان خاک کی جو سبزہ وغیرہ ہے پرورش ہے اور تشنگان خاک کی خورش اور جب بیمایہ ہو کے تیرہ اور مکدر ہو جاتا ہے ماہ کے مثل زمین مین ڈوب جاتا ہے اور اپنے باطن سے نالہ اٹھاتا ہے کہ ای خدا تو نے جو کچھ مجھکو دیا تھا مین نے اورون کو دیدیا اب مین محتاج و گدا ہو گیا مین نے اپنا سرمایہ پاک و پلید سب پر لٹو دیا پادشاہ میرے تو ہی سرمایہ بخش ہے اب پھر مجھ مین سرمایہ بڑھا

پھر استعانت آب کی حق سبحانہ و تعالے سے

قولہ ابر را گوید ببر جاے خوشش ؛ ہم تو خورشیدا ببالا بر کشش ؛ راہہاے مختلف میراندش ؛ تا رساند سوی بحر بیحدش ؛ خود غرض زین آب جان اولیاست ؛ کو غسول تیرگیہای شماست ؛ چون شود تیرہ ز غسل اہل فرش ؛ باز گردد سوے پاکی بخش عرش ؛ باز آید زان طرف دامن کشان ؛ از طہارات محیط آرد نشان ؛ از تنیم وار ہاند جملہ را ؛ وز تحری طالبان قبلہ را ؛ ز اختلاط خلق یابد اعتلال ؛ زان سفر جوید کہ ارحنا یا بلال ؛ ای بلال خوش نواے

خوش صہیل ؛ مادنہ بر روبزن طبل رحیل ؛ جان سفر رفت و بدن اندر قیام ؛ وقت رجعت زان سبب گوید سلام ؛ این مثل چون واسطہ است اندر کلام ؛ واسطہ شرطست بہر فہم عام ؛ اندر آتش کی رود بے واسطہ ؛ جز سمندر کو رہید از رابطہ ؛ واسطہ حمام باید مر ترا ؛ تا در آتش خوش کنی تو طبع را ؛ چون نتانی شد در آتش چون خلیل ؛ گشت حمامت رسول آیت دلیل ؛ سیری از حق ست لیک اہل طمع ؛ کی رسد بے واسطہ نان در شبع ؛ لطف از حق ست لیکن اہل تن ؛ در نیابد لطف بے پردہ چمن ؛ چون نماند واسطہ تن بیحجیب ؛ ہمچو موسے نور مہ تابد زجیب ؛ این ہنرہا آب را ہم شاہد ست ؛ کاندرونش پر ز نور ایزدست ؛ **اللغات** غسول بفتح شوئیندہ تحری صواب جستن وقبلہ جستن **اعنی** یعنی جب آب خدای تعالی سے ہذا ہل من مزید کی کرتا ہی تو وہ ابر کو حکم کرتا ہی کہ اسکو اچھی جگہ لیجا اور نیز آفتاب کو تو اسکو اوپر کھینچ چنانچہ ابر لیے پھرتا ہی اور آفتاب اسکی نم کھینچتا ہی اور موافق حکم کے ابر مختلف راہون مین جو عبارت ہر جگہ برسنے سے ہی لیجاتا ہی اور بحر بیحد کو جو سمندر رہی وہان پہونچاتا ہی اور اسی آب سے جوہر جان اولیا کا عوض ہی جو ہماری تیرگیون کو دھوتا ہی جوہر قائم بالذات جیسے کپڑا عرض قائم بالغیر جیسے کپڑے کی رنگت ایسے ہی یہ آپ بھی بلیدیون کو دھوتا ہی جب اہل فرش کی نجاست دھونے سے تیرہ ہوجاتا ہی پھر لوٹ کے اسکی طرف جاتا ہی جو پاکی بخشنے والا عرش کا ہی پھر ادھر سے دامن چڑھائے آتا ہی اور سمندر کی طہارت سے فرمان لاتا ہی کہ مثل سمندر کے پاک ہون ساری مخلوق کو تیمم سے چھڑا دیتا ہی کہ یہ ہر جگہ موجود ہوتا ہی اور تحری سے طالبان قبلہ کو جو مراد نمازیون سے ہی کہ آب طاہر وضو کے واسطے ڈھونڈھتے ہین اور آب باران سے طاہر تر کونسا آب ہی پھر جب آمیزش خلق سے اسمین علتین پیدا ہوجاتی ہین اس سبب سے سفر ڈھونڈھتا ہی جیسے آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے کہ ارحنا یا بلال یعنی راحت پہونچا ای بلال اور فرماتے تھے ای بلال خوش نوا خوش آواز منارۂ اذان پر جا اور نقارہ کوچ کا بجا جس سے بانگ نماز مراد ہی اور جب نماز مین کھڑے ہوے جان تو حضور حق مین سفر کر گئی بدن قیام مین رہگیا اور جو سلام نماز مین مقرر ہی اسی سبب سے ہی کہ جان لوٹ کے آئے اور معمول ہی لوٹ کے آنے والا سلام کرتا ہی حاصل یہ کہ پانی جو اختلاط خلق سے معتل ہوکے سفر ڈھونڈھتا ہی کیا عجب حضرتؐ بھی جب اختلاط عوام سے لبس کرتے تھے بلال سے فرماتے تھے ارحنا یا بلال اور نماز مین جان سفر کر جاتی تھی قرب حق سے پھر تازہ ہوجاتی تھی دو متنون مین کا رحنا یا بلال لکھا ہی مین نہین جانتا کہ اس صورت مین کونسا صیغہ ہی اور صورت وزن شعر کی کیا ہی میری سمجھ مین تو رح مثل ربع کے ہی راح یریح سے کیا ع ہبیع فرماتے ہین یہ مثل آنحضرتؐ کی جو ہم اپنے کلام مین لالئے ہین ایک واسطہ ہی واسطے فہم عام کے کہ فہم عام کا اپنی سمجھ کے لیے واسطہ چاہتا ہی اور بے واسطے کے کوئی کام بھی نہین ہوسکتا مثلاً کوئی آگ مین جانا چاہے تو سوا سمندر کے کہ وہ اسواسطے کے رابطے سے چھوٹا ہوا ہی کون بے واسطہ جا سکتا ہی اور واسطہ آگ مین جانے کے لیے تیرے واسطے حمام ہی تو آگ مین اپنی

طبیعت کو خوش کرے اور جب تو خلیل کی طرح آگ میں نہیں جا سکتا یعنی فی نفسہ ذات الٰہی تک پہونچ نہیں سکتا تو تیرے واسطے رسول اُسکے واسطہ ہین مثل حمام کے اور اُنکی آیات تیری دلیل و رہنما دیکھو سیری خدا کی طرف سے ہر لیکن اہل طمع بے واسطہ روٹی کے سیری کو نہیں پہونچ سکتے اور چمن جو برگ و بار و گل و ریحان سے شگفتہ و پر بار ہوتا ہی یہ خدا کے لطف سے ہی مگر اس لطف کو اہل تن بے پردہ چمن کے کہان پاتے ہین یہ تن بھی پردہ اور واسطہ ہو رہا ہی جب واسطہ تن کا نہ رہے تو حضرت موسیٰ کیطرح نور ماہ کا بی حجاب تیری جیب سے چمکے بس یہ ہنر جو باطن سے ظاہر ہوتے ہین گواہ ہین اس بات کے کہ دل اُسکا نور یزدان سے روشن ہی یہی حال آدمی کے قول و فعل کا ہی

اس بیان مین کہ گواہی فعل و قول بیرونی کی نور ضمیر پر ہی

قولہ قول و فعل آمد گواہان ضمیر ✽ زین دو بر باطن تو استدلال گیر ✽ چون ندارد سیر صورت در درون ✽ بنگر اندر بول رنجور از برون ✽ فعل و قول بول رنجوران بود ✽ کہ طبیب جسم را برہان بود ✽ وان طبیب روح در جانش رود ✽ در رہ جان اندر ایمانش رود ✽ حاجتش نبود بفعل و قول خوب ✽ احذروہم ہم جواسیس القلوب ✽ این گواہ فعل و قول از نزدی بجو ✽ کو بدریا نیست واصل ہمچو جو ✽ قول و فعل او گواہ او بود ✽ کو بدریا متصل چون جو بود ✽ بنگر اندر فعل او در قول او ✽ تا چہ دارد در ضمیر آن راز جو ✽ نورش اندر مرتبت چندست و چیست ✽ بہر صید او دانہ باشد یا سخیست ✽ گر بود صیاد از وی دور شو ✽ آن فسون فعل و قولش کم شنو ✽ در بود صدیق دست از وی مدار ✽ تا رساند مر ترا سوی بحار ✽ لیک نور سالکی کز حد گذشت ✽ پر شد از نورش بیابانہا و دشت ✽ شاہدیش فارغ آمد از شہود ✽ وز تکلفہاے جانبازی وجود ✽ **المعنی**

یعنی فعل و قول ہی گواہ ہر شخص کے دل کے ہین اُنھین دونون سے اسکے باطن پر دلیل ڈھونڈھ لے کیونکہ اسلیے کہ جب کسی کے درون مین سیر کی کوئی صورت نہین ہی تو ظاہر اُسکے بول سے رنجوری کو دیکھ یہ فعل و قول بھی ایسا ہی جیسے بیمارون کا بول جو طبیب جسم کے لیے دلیل ہی اور وہ جو طبیب روح کے ہین وہ جان مین گھس جاتے ہین اور جان کی راہ سے اُسکے ایمان مین اُنکو حاجت قول و فعل خوب دیکھنے کی نہین ہوتی لہذا اُنسے ڈرتے بچتے رہو کہ وہ جاسوس دل کے ہین یہ گواہ جو تیرے قول و فعل کے ہین اُنکا طالب اُسکے ارشاد و ہدایت سے ہو جو دریا سے مثل نہر کے واصل اور ملا ہوا ہی اور اُسکے قول و فعل اُسکے گواہ ہونگے کہ یہ دریا سے مثل نہر کے متصل ہی تو اُسکے قول و فعل کو دیکھ تو معلوم ہو کہ اس راز جو کے دل مین کیا ہی نور اُسکا اپنے مرتبے مین کتنا اور کیسا ہی اسکے کیف و کم سے واقف ہو کہ یہ دانہ شکار کے واسطے بکھیرتا ہی یا بمقتضاے سخاوت تشکاری ہی یا سخی ہی اگر صیاد ہی اُسکے پاس مت پھٹک اور اُسکے افسون فعل و قول ہرگز مت سُن اور جو صدیق ہی اس سے الگ مت ہو کہ وہ تجھکو دریاؤن کی طرف پہونچا دیگا لیکن وہ سالک جسکا نور حد سے گذر گیا ہی اور اُسکے نور سے جنگل و بیابان بھر گیا ہی اُسکی گواہی گواہون سے فارغ ہی اُسکے گواہ قول و فعل نہین ہو سکتے نہ اسکو تکلف و جانبازی کی

ضرورت ہی نہ جود کی

بیان اس نور مین کہ بے اختیار عارف حقانی سے ظاہر ہوتا ہی

قولہ نور آن گوہر کہ بیرون تافتہ است ❊ زین تسلسہا فراغت یافتہ است ❊ پس بجوا ز وی گواہ فعل و گفت ❊ کہ از و
ہر دو جہان چون گل شگفت ❊ این گواہی چیست اظہار نہان ❊ خواہ فعل و خواہ قول و غیر آن ❊ کہ عرض اظہار
سر جوہر ست ❊ وصف باقی دین عرض بر معبر ست ❊ این نشان زر نماند بر محک ❊ زر بماند خوب فر بے ہیچ شک ❊
این صلوٰۃ و این جہاد و این صیام ❊ چون نماند جان بماند نیکنام ❊ جان چنین افعال و اقوالے نمود ❊ بر محک امر جوہر را
بسود ❊ کاعتقاد راست ست اینک گواہ ❊ لیک ہست اندر گواہان اشتباہ ❊ تزکیہ باید گواہا نرا بدان ❊ تزکیش اخلاص
و موقوفی بران ❊ حفظ لفظ اندر گواہ قولے ست ❊ حفظ عہد اندر گواہ فعلی ست ❊ گر گواہ قول کژ گوید ردست ❊ ور گواہ
فعل کج پوید بدست ❊ قول و فعل بے تناقض بایدت ❊ تا قبول اندر زمان پیش آیدت ❊ سعیکم شتیٰ تناقض اندرید ❊
روز میدوزید و شب بر میدرید ❊ پس گواہی با تناقض کہ شنود ❊ گر حلمی کند از لطف وجود ❊ قول و فعل اظہار سرست و ضمیر ❊ ہر دو پیدا
میکنند ستر ستیر ❊ چون گواہت تزکیہ شد شد قبول ❊ ورنہ محبوسیست اندر رمول مول ❊ گر تو بستیزی ستیز ند ای حرون ❊ فانتظر ہم
انہم منتظرون ❊ این سخن پایان ندارد مصطفیٰ ❊ عرضہ کرد ایمان و بپذرفت آن فتیٰ ❊ آن شہادت را کہ فرخ بودہ است ❊
بندہای بستہ را بکشودہ است ❊ **اللغات** تسلس سالوسی کرنا موقوف ایستادہ کردہ شدہ مول درنگ وا مرست
بمعنی باش و توبہ و ناز **المعنی** یعنی جسکا نور کہ حد سے گذر گیا اور ظاہر ہو چکا ہوا ہی اُسنے اس سالوسی و مکر سے فرغت
پائی ہی پھر اس سے گواہ فعل و قول کے مت ڈھونڈھو اُس سے تو دونون جہان مثل گل کے شگفتہ ہین اسواسطے کہ یہ
گواہی کیا ہی اپنے پوشیدہ کا ظاہر کرنا چاہے قول ہو چاہے فعل چاہے سوا انکے کیونکہ قول و فعل عرض ہین واسطے
اظہار بھید جوہر کے جو جان ہی جیسے جان کو جسم ظاہر کرتا ہی جو عرض ہی پس وصف عرض کی یعنی قول و فعل تو باقی ہین
اور عرض اپنے گھاٹ سے جان کا جسکے یہ قول و فعل کیے تھے جیسے زر کا محک پر لگانے کیوقت نشان ہو جاتا ہی
پھر وہ نشان نہین رہتا مگر زر خوب فر رہجاتا ہی جس مین کسی شک کو دخل نہین ہوتا ایسے ہی یہ صلوٰۃ و جہاد و روزہ کہ
جب جان نہین رہتی تو ای نیکنام یہ رہجاتے ہین جنسے معلوم ہوتا ہی کہ جان نے ایسے قول و فعل کیے ہین اور امر خدا
کی محک پر ایسا اپنے جوہر کو گھسا ہی اور جتایا ہی کہ اعتقاد میرا راست و درست ہی یہ اقوال و افعال گواہ موجود ہین لیکن گواہان
مین سچے جھوٹے کا اشتباہ بھی ہوتا ہی لہذا گواہون مین خوب تزکیہ و رفع اشتباہ سے کرنا چاہیئے اور وہ تزکیہ اخلاص ہی اور سچے
قائم رہنا اب جو گواہ قولی ہی اسمین حفظ لفظ کی ضرور ہی اور جو فعلی ہی اسمین حفظ عہد کی کہ کوئی لفظ غلط بیہودہ منہ سے نہ نکلنے
پائے نہ جو عہد خدای تعالیٰ کے ہین اُنمین خلاف ہو اگر گواہ قول کل کج بات کہیگا تو رد ہی اور گواہ فعل کا ٹیڑھی چال چلا تو
بد ہی لاجرم قول و فعل دونون یکسان ہون بے تناقض نہ کہ قول اور فعل اور اگر یکسان ہین تو تو نے ابر تیرے سامنے قبول

اُسکی ا درحق تعالیٰ فرماتا ہی ان سعیکم لشتیٰ بیشک کوشش تمھاری قسم قسم کی ہی پس معلوم ہوا کہ تم تناقض ہین ہو دن
مین ایک شے سیتے ہو رات مین پھاڑ ڈالتے ہو یعنی بناتے بگاڑتے رہتے ہو پھر بتاؤ تو تناقض کی گواہی کون سنتا ہی
اگر یان یہ بات ہی کہ وہ اپنے لطف وجود سے حلم کرکے اسکا کوئی مانع نہین مگر یہ قول و فعل تو چھپانے والے کی چھپی باتکو
ظاہر کردینے والے ہین اگر گواہ تیرا تیرا تزکیہ ہوا تو گواہی قبول ہی ورنہ مول ورمول ای در رنگ در در رنگ
تیری محبوسی و مقیدی ہی خوب جان لے ای سرکش اگر تو لڑیگا تو کارگزار قضا و قدر کے بھی تجھسے لڑینگے
منتظر ہین جیسا کہ حق تعالےٰ فرماتا ہی وانتظر انہم منتظرون انتظار کر تو بیشک وہ بھی انتظار کرنے والے ہین آپ
فرماتے ہین یہ سخن تو بے پایان ہی وہ بات جسکا ذکر تھا وہ کہ یعنی حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسیر ایمان عرض کیا
اور اُس جوان نے بدل قبول کرلیا اور وہ شہادت ادا کی جو فرخ تھی اور جسنے قیدون مشکل کو حل و آسان کیا ہی
اور مشکل گرہون کو کھولا ہے

ایمان عرض کرنا حضرت مصطفےٰ صلعم کا مہمان پر

قولہ گشت مومن گفت اورا مصطفےٰ ؛ کامشب دیگر تو شو مہمان ما ؛ گفت واللہ تا ابد ضیف توام ؛ ہر کجا باشم بہر جا کہ روم ؛
زندہ کردہ عتق و دربان توؤ ؛ این جہان و آنجہان برخوان تو ؛ ہر کہ بگزیند جزین بگزیدہ خوان ؛ عاقبت دردگلویش استخوان ؛
ہر کہ سوے خوان غیر تو رود ؛ دیو با او دان کہ ہمکاسہ شود ؛ ہر کہ از ہمسایگی تو رود ؛ دیو بیشک دان کہ ہمسایش شود ؛
در رود بے تو سفر او دور دست ؛ دیو بد ہمراہ و ہمسفرہ ویست ؛ ور نشیند بے تو بر اسپ شریف ؛ حاسد ماہست
دیو او را ردیف ؛ در بچہ گیرد از و شہناز او ؛ دیو در نسلش بود انباز او ؛ در نبی شارکہم گفتست حق ؛ ہم در اموال و در اولاد
از سبق ؛ گفت پیغمبر زغیب این را جلی ؛ در مقامات نوادر با علی ؛ یا رسول اللہ رسالت را تمام ؛ تو نمودے ہمچو
شمس بے غمام ؛ انچہ تو کردی دو صد مادر نکرد ؛ عیسےٰ علیہ السلام وا فسونش با عاذر نکرد ؛ از تو جانش از اجل نک جان ببرد ؛
عاذر ارشد زندہ ہم در دم بمرد ؛ گشت مہمان رسول آنشب عرب ؛ شیر یکبا بز نیم خورد و لب بست ؛ کرد الحاحش
بخور شیر و رقاق ؛ گفت گشتم سیر واللہ بے نفاق ؛ این تکلف نیست بے ناموس وفن ؛ سیر تر گشتم از انکہ دوش من ؛
در عجب ماندند جملہ اہلبیت ؛ پر شد این قندیل زان یک قطرہ زیت ؛ انچہ قوت مرغ بابیلی بود ؛ سیری معدہ چنین پیلی
بود ؛ فجفجہ افتاد اندر مرد و زن ؛ قدر پشہ میخورد این پیلتن ؛ حرص و وہم کافرے سرزیر شد ؛ اژدہا از قوت مورے
سیر شد ؛ آن گدا چشمے و کفر از وے برفت ؛ لوت ایمانیش لمتر کرد و رفت ؛ آنکہ از جوع البقر بر می طپید ؛ ہمچو مریم میوہ
جنت بچید ؛ میوہ جنت سوے چشمش شتافت ؛ معدہ چون دوزخش آرام یافت ؛ **اللغات** معتق آزاد کردہ شدہ
شہناز عروس عاذر نام ایک شخص کا کہ کافر تھا چالیس برس بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے زندہ کرکے مسلمان کیا
رقاق ہندی چپاتی فجفجہ و فجفج مبدل فجفجہ سخن آہستہ کرنا جوع البقر ایک مرض ہی کہ تمام اعضا بھوکھے ہو جاتے ہین

المعنی یعنی جب وہ مومن ہوا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ آج کی رات تو اور ہمارا مہمان ہو کما واللہ ابد تک آپ کا مہمان ہو چکا کہین جاؤن کہین رہون مین تو زندہ کیا ہوا کہ وہ حیات ابدی ہی اور آزاد کیا ہوا دو جہان کی قید سے تمہارا ہی ہون اور تمہارا ہی دربان تمہارے ہی دروازے پر بیٹھنے والا اگر اس جہان مین ہون جب اور اُس جہان مین ہون جب تمہارے ہی خوان نعمت پر حاضر ہون اور جو کوئی اس گزیدہ خوان کے سوا اور کسی خوان کو اختیار کرے اُسکے گلے مین ایسی ہڈی ہلکیگی کہ اُسکے گلے کو پھاڑ دے گی اور تمہارا خوان چھوڑکے اگر دوسرے کے خوان پر جائیگا دیو ضرور اُسکا ہم پیالہ ہم نوالہ ہوگا اور جو تمہاری ہمسایگی چھوڑیگا بیشک اُسکا دیو ہمسایہ ہوگا اور اگر سفر دور دست کو جائیگا یہ اُسکا ساتھی اور ہم سفر بنےگا اور اگر بے تمہارے اسپ شریف پر سوار ہوگا تو دیو جو حاسد ہمارا ہی اُسکا ردیف ہوگا حاسد اس سبب سے کہا کہ حضرت آدم سے اسنے حسد کیا ہی دو متنون مین ہست کے بعد واو عطف غلط لکھا ہی فافہم اور اگر شہناز یعنے اسکی عروس اُس سے بچہ لیگی اور حاملہ ہوگی اُسکی نسل مین یہ شریک ہوگا شہناز کو بھی متن مین شہباز لکھا ہی چنانچہ حق تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہی وشارکہم فی الاموال والاولاد شریک ہو تو ای شیطان اُنکے مال و اولاد مین یہ سبق شراکت مال و اولاد کا اسکو پڑھا دیا ہی اور یہ بات غیب مین بھی آنحضرت صلعم نے حضرت علی سے جہان اور باتین کہی ہین یہ بھی کہی ہی پھر وہی شخص کہتا ہی یا رسول اللہ تم نے رسالت کو ایسا تمام کیا جیسے بے ابر کا آفتاب کہ ہر کوئی دیکھتا جانتا ہی جیسی کچھ شفقت تمنے مجھپر کی سیکڑون مادر نے ایسی کسی پر نکی نہ عیسی نے اور اُنکے افسون نے عاذر کے ساتھ کی اسلیئے کہ تم سے تو جان میری بالکل اجل سے بچگئی اور عاذر تو ذرا دیر کو زندہ ہوا پھر مرگیا القصہ اُس رات کو وہ عرب آنحضرت صلعم کا مہمان ہوا اور ایک بکری کا نصف دودھ پیکے ہونٹھ بند کر لیے جب اُس سے بالحاح کہا کہ دودھ چپاتی موجود ہی اسکو کھا کہا واللہ مین سیر ہو گیا کچھ ظاہر داری نہین کرتا ہون مین نہ تکلف کرتا ہون نہ شرم نہ کوئی فن و مکر مین اُس سے زیادہ سیر ہو گیا جیسا کہ رات ہوا تھا یہ دیکھکے تمام اہلبیت تعجب مین ہوے کہ قندیل ایک قطرے سے روغن کے کیسے بھر گیا عجب ہی کہ ایک ابابیل کی قوت سے ایسے بیل کا معدہ سیر ہو جائے تمام مرد و زن باہم کانا پھوسی کرنے لگے کہ یہ بیلتن بقدر مچھر کے کھاتا ہی وہ جو حرص تھی اور کافری کا وہم کہ جانے پھر ملیگی یا نہین سب کا سر زیر ہوا اور اژدہا مور کی قوت سے سیر ہوا وہ گدا چشمی و کفر سب اُسکا جاتا رہا نعمت ایمان نے اُسکو فربہ اور موٹا کر دیا تو وہ جو ع البقر سے تڑپتا تھا یا مریم کی طرح میوہ جنت کا چکھا حضرت مریم وقت وضع حمل کے ایک سوکھے درخت خرما کے تلے تھین اُنکو حکم ہوا تھا کہ اسکو ہلاؤ اُس درخت سے خرمے جنت کے گرتے تھے یہ میوہ جنت کا جو مراد ایمان سے ہی اسکے جسم مین بھی جب پہونچا تو معدہ اُسکا جو دوزخ کی طرح بھڑکتا تھا چین پذیر ہو گیا

اس بیان مین جو نور کہ غذا جان کی ہی غذا جسم اولیا کی ہی تا آنکہ جسم یار ہو جان کا

قوله ذات ایمان نعمت و لوتیست هول ٭ ای قناعت کرده از ایمان بقول ٭ گرچه آن مطعوم جانست و نظر ٭
جسم را هم زان نصیبست ای پسر ٭ تاکے ای قانع بنان و گندنا ٭ باخود آو نور ایمان کن غذا ٭ گر نگشتی دیو جسم
آن اکول ٭ اسلم الشیطان نفرمودی رسول ٭ دیو زان لوتے که مرده حی شود ٭ تا نیا شاید مسلمان کی شود ٭ دیو در دنیا
ست عاشق کور و کر ٭ عشق را عشقی دگر برد مگر ٭ از نهانخانه یقین چون مے چشید ٭ اندک اندک عشق رخت انجا کشید ٭ یا
حریص البطن عرج ہکذا ٭ انما المنهاج تبدیل الغذا ٭ یا مریض القلب عرج للعلاج ٭ جملة التدبیر تبدیل المزاج ٭ ایها المحبوس
فی رهن الطعام ٭ سوف تنجو ان تحملت الفطام ٭ ان فی الجوع طعاما وافرا ٭ افتقدها وارتج یا نافرا ٭ اغتذی بالنور کن
مثل البصر ٭ وافق الاملاک یا خیر البشر ٭ چون ملک تسبیح حق را کن غذا ٭ تا رهی همچون ملائک از اذی ٭ جبرئیل ار سوی
جیفه کم تند ٭ او بقوت کی ز کرگس کم زند ٭ پیل اگرچه در زمین آهسته است ٭ او ز پشه باز گو کی رسته است ٭ **اللغات**
هول عظیم جیفه بالکسر مردار اذی ایذا دینا **المعنی** فرماتے ہین ذات ایمان کی ایک نعمت اور قوت عظیم ہی ای مخاطب
تو اسکو کیا جانے تو تو ایمان سے فقط قول پر قناعت کیے ہوے ہی یعنی صرف زبان سے کہہ لیا آمنت باللہ اگرچہ
وہ نعمت و قوت خوراک جان و نظر کی ہی لیکن جسم کو بھی اس سے حصہ ہی اب کب تک تو اس نان و گندنا پر قناعت
کیے رہیگا ہوش مین ہو اور نور ایمان کو اپنی غذا بنا اور یہ نہین ہی اس غذا کو جسم بھی کھاتا ہی اگر نہ کھاتا تو حضرت
کیون فرماتے اسلم الشیطان علی یدی مسلمان ہوا شیطان میرے ہاتھ پر بس شیطان مراد جسم سے ہی بھلا یہ دیو جسم کا اس
نعمت کو جس سے مردہ زندہ ہوتا ہی جبتک نہ پی لیگا مسلمان کب ہوگا دیو دنیا پر عاشق ہی اور اسکے عشق مین اندھا بہرا ہو رہا ہے
یہ عشق اسکا منقطع نہین ہوگا جبتک اسکو دوسرا عشق نہو جب نہانخانہ یقین سے شراب اسنے چکھی تو آہستہ آہستہ عشق
اسباب راحت اسکا وہان لیگیا معانی اشعار عربیہ ای حریص شکم کے عروج کر ایسے ہی جیسا کہ مذکور ہوا اسواسطے کہ سوا
بدل ڈالنے غذا کے کوئی راہ نہین ہی اور ای مریض قلب کے عروج کر واسطے علاج کے ساری تدبیر مزاج کا تبدیل کرنا ہی
ای قیدی رہن طعام کے جلدی نجات پالیگا تو اگر تحمل امور عظیم کا کریگا بیشک بھوک مین بڑے بڑے طعام ہین پس ای نفرت
کرنے والے اس طعام جوع کو ڈھونڈھ اور اسکا امیدوار رہو تو غذا اپنی نور سے کر اور ایسا ہو جا جیسے نور بصر اور موافقت کر
ساتھ فرشتون کے ای خیر البشر کہ فرشتون کی غذا ذکر الٰہی ہی اور خیر البشر کی غذا انوار نامتناہی دونون نسخون مین اغتذی
لکھا ہی اگر صیغہ امر کا ہی تو اغتذ ہونا چاہیے کسواسطے کہ حرف علت علامت جزم سے گرجاتا ہی بس جیسے فرشتونکی غذا تسبیح ہی
تو بھی اپنی غذا تسبیح کر تاکہ جیسے وہ ایذا و عذاب سے چھوٹے ہوے ہین تو بھی چھوٹ جائے جبرئیل جو مراد قلب سے ہی اگر مردار
کی طرف رجوع نہ کریگا جب بھی تو کرگس سے کم نہین اڑیگا جو سب پرندون مین بلند پرواز ہی پیل عظیم البطن اگرچہ زمین پر
آہستہ چلتا ہی اور نرم رفتار ہی لیکن بتا تو وہ پشہ سے جو نمرود کی فوج پر آئے تھے اسنے کب بچا یعنے اگر خوب کھا کھا کے
پیل کی طرح عظیم الجثہ ہوگا اور موٹاپے کے سبب سے ہلکے ہلکے چلیگا تو کیا ادنے المخلوق اسکی تجھکو ہلاک کرے گی

انکار کرنا اہل تن کا غذائے روح سے

قوله چند خوانی نهاده در جهان ٭ لیک از چشم خسیسان بس نهان ٭ گر جهان باغی پر از نعمت شود ٭ قسم مار و مور هم خاکی بود ٭ قسم شان خاکست گردی گر بهار ٭ میر کو فی خاک چون نوشی چو مار ٭ در میان چوب گوید کرم چوب ٭ مر کرا باشد چنین حلوای خوب ٭ در میان خاک گوید کرم خرد ٭ اینچنین حلوا العالم کس نخورد ٭ کرم سرگین در میان آن حدث در جهان نقلی نداند جز خبث ٭ هر نجاست هیچ نشناسد کلاغ ٭ شد نجاست مر ورا چشم و چراغ ٭ **اللغات** میر کون سردار عالم دی بالفتح ماه خزان ٭ خبث نجاست **المعنی** کیسا اچھا خوان جہان مین خدائے تعالیٰ کا لگایا ہوا ہی لیکن نا چیزون کی آنکھ سے نہایت ہی چھپا ہوا ہی اور وجہ یہ ہی کہ اگر سارا جہان ایک باغ پر از نعمت ہو جائے حصہ مار و مور کا وہی خاک ہوگی کیونکہ انکی قسمت مین خاک ہی ہی چاہے خزان ہو چاہے بہار لیکن افسوس تو یہ ہی کہ تو میر کون سردار عالم کا اور اشرف مخلوقات ہی تو مثل مار کے خاک کیون کھاتا ہی مگر یہ کیون نہین لکڑی کا کیڑا لکڑی مین ہی کہتا ہی کہ ایسا حلوا خوب کسکو ملا ہوگا اور خاک کا کیڑا خاک مین ہی کہتا ہی کہ ایسا حلوا جہان مین کسی نے نہ کھایا ہوگا گہ کا کیڑا اس نجاست مین سوائے نقل و بیان خبث کے اور کچھ نہین جانتا زاغ کہ نجاست کھاتا ہی سوائے نجاست کے اور کسیکو نہین پہچانتا اسی کو اپنا چشم و چراغ یعنے آنکھ اور آنکھون کا نور جانتا ہے

مناجات طلب مقام خاصون اور ادراک معانی مین

قوله ای خدای بے نظیر ایثار کن ٭ گوش را چون حلقه دادی زین سخن ٭ گوش ما گیر و دران مجلس کشان ٭ کز رحیقت میکشند این سرخوشان ٭ چون بما بوی رسانیدی ازین ٭ سر مبند آن مشک را ای رب دین ٭ از تو نوشند از ذکور و از اناث ٭ بیدریغی در عطایا مستغاث ٭ ای دعا ناکرده از تو مستجاب ٭ داده دل را هر دمی صد فتح باب ٭ چند حرفی نقش کردی از رقوم ٭ سنگها از عشق او شد همچو موم ٭ نون ابرو صاد چشم و جیم گوش ٭ بر نوشتے فتنهٔ صد عقل و هوش ٭ زین حروفت شد خرد باریک ریس ٭ نسخ میکن ای ادیب خوشنویس ٭ در خور هر فکر بسته بر عدم ٭ دمبدم نقش خیالی بر رقم ٭ حرفهای طرفه بر لوح خیال ٭ بر نوشته چشم و ابرو خط و خال ٭ بر عدم باشم نه بر موجود مست ٭ زانکه معشوق عدم وافی ترست ٭ عقل را خط خوان آن اشکال کرد ٭ تا دهد تدبیرها را زان نورد ٭ **اللغات** نورد لپیٹنا **المعنی** حضرت مولانا دعا و مناجات کر کے کہتے ہین کہ ای خدا بے نظیر اس بات سے جو اوپر مذکور ہوئی تو نے ہمارے کان کو تو زیب و زینت بخشی یعنی ہمکو سُنائی آب اپنی بخشش و عطا سے یہ بھی کر کہ ہمارا کان پکڑ کے کشان کشان اس مجلس مین لیچل جسمین تیری شراب شوق کے مست جمع ہین جب تو نے اُس شراب کی بو ہمکو پہونچائی ہی تو ای رب دین سر مشک کا بند مت کر ہمکو بھی پلا دے کسواسطے کہ جملہ مرد و زن تیری ہی نعمتین نوش کرتے ہین ایسا تو عطایات مین بیدریغ ہی بس ہماری بھی فریاد رسی کر ای مالک معطی تو وہ ہی کہ بے مانگے بھی سیکڑون چیزین دیتا ہی اور ہر دم تو نے سیکڑون دروازون کی کشود

دل کو دی ہی دین و دنیا کی مشکلات ہین تو نے چند حرف اپنے رقومات سے ایسے لکھے ہین جنکے عشق سے پتھر سی
سخت چیز موم ہوجاتی ہی مثال ابرو و صاد چشم و جیم گوش ایسے یہ حرف لکھے ہین جو سیکڑون عقل و ہوش کو دیوانہ بناتے
ہین تبس ان حرفون سے تیرے میری خرد بھی باریک ریس ہوگئی ہے باریک کاتنے والی یعنی خیالات نازک و باریک
پیدا کرنے لگی تو ای ادیب خوشنویس ان سب پر خط النسخ کھینچ دے جیسے اُستاد خوشنویس بُرے حرف پر خط کھینچ دیتے
ہین اس ہی پر رقم تیری کہ بحقیقت عدم ہی گویا بالفعل موجود ہر کسی نے اپنی فکر کے لائق دمبدم نقش خیال کے جمائے ہین
تو نے جو یہ چشم و ابرو و خط و خال کے حرف بنا دیے ہین اُنھون نے ہمارے خیال کی لوح پر عجیب عجیب حرف بنا رکھے ہین
یعنی عجیب خیالات ہین ڈال رکھا ہی مین یہ چاہتا ہون کہ اس موجود پر کہ در اصل عدم و بے وفا ہی مست نہون عدم پر جو
شاہد غیب ہی مست ہون کہ وہ بے زوال اور باوفا تر ہی تو نے بھی تو عقل کو ان شکلون کا خط خوان کہ جنمین وہ حرف
لکھے ہین اسی واسطے کیا ہی تا اُس ناپسندیدہ کو دیکھ کے اور تدبیر ن سمجھا ئے چنانچہ آئندہ فرماتے ہین

تشبیہ عقل بجبریل و رنظر اُسکی غیب ہین جیسے جبریل کی لوح ہین

قولہ چون ملک از لوح محفوظ آن خرد ٭ ہر صباحی درس ہر روزہ برد ٭ در عدم تحریر ہا بین بابیان ٭ وز سوادش حیرت
سودائیان ٭ ہر کسی شد بر خیالی ریش گاو ٭ گشتہ در سودای گنجی کنج کاو ٭ از خیالی گشتہ شخصی پر شکوہ ٭ روی آوردہ
بمعدنہا و کوہ ٭ وز خیالی آن دگر با جہد مر ٭ رو نہادہ سوی دریا بحر در ٭ وان دگر بہر ترہب در کنشت ٭ وان یکی بہر حریصی سوی
کشت ٭ از خیال آن رہزن رستہ شدہ ٭ وز خیال این مرہم خستہ شدہ ٭ در پری خوانی یکی دل کردہ گم ٭ بر نجوم آن دیگری
بنہادہ سم ٭ آن یکی در کشتی از بہر رباح ٭ وان یکی در فسق دیگر با صلاح ٭ این روشہا مختلف بیند برون ٭ زان خیالات
ملون ز اندرون ٭ این دران حیران شدہ کان بر چیست ٭ ہر چشندہ را ندکر را نافیست ٭ این خیالات ار بند نا مؤتلف ٭
چون زبیرون شد روشہا مختلف ٭ قبلہ جان را چو پنہان کردہ اند ٭ ہر کسے رو جانبے آوردہ اند ٭ **اللغات** ریش گاو
حمق گنج کاو گنج جمشید کا نام ہی ترہب راہب ہونا و راہب پارسا و عابد ترسایان کنشت بضم اول و کسر نون بتخانہ و آتشکدہ
و معبد یہو د رستہ بالفتح بازار و راہ و صف دکان مؤتلف بالضم خوگرفتہ شوندہ و سازوار آئندہ **المعنی** یعنی وہ خرد مثل
فرشتے کے لوح محفوظ کو دیکھے جو کنایہ تقدیر سے ہی اور ہر صبح روزمرہ اسی کا سبق پڑھے اور یون تو عدم مین بڑی بڑی
تحریرین ہین اور بابیان جسکی تحریر سے سودا ے حیرت مین پڑے ہین ہر کوئی ایک خیال کی حماقت مین گرفتار ہی اور
گنج کے سودا مین گنج کاو ہو رہا ہی یعنی ایسا سودا اسمین بھرا ہی جیسا گنج گاو مالا مال تھا اور یہ گنج بہرام بادشاہ کے وقت مین
ظاہر ہوا تھا اور اسمین گائین اور بھینسین اور وحوش و طیور سونے کے مرصع بہت نکلے تھے چنانچہ کوئی تو اس خیال پر
شکوہ سے معدن و کوہ کو متوجہ ہوا کہ بہت ساز و جواہر حاصل کرون دوسرا محنت و مشقت کی تلخی مین پڑا اور دُر کیواسطے دریا
کیطرف گیا کوئی راہب بنکے بتخانے مین بیٹھا کسی نے حرص کے مارے کھیتی اختیار کی کوئی اُسی خیال سے راہ مار بنا

کوئی مراہم کسی خستہ کا ہوا کسی نے عمل اور پرہیزگاری میں اپنا دل کھویا کسی نے نجوم پر اپنی فکر کے گھوڑے کا سم رکھا جوئی ہوا کوئی فائدے کے لالچ سے کشتی میں بیٹھا کوئی فسق و فجور میں پڑا کسی نے صلاح نیکی اختیار کی بس یہ روشنین مختلف جو ظاہر ہو رہی ہین اُنھین خیالات رنگا رنگ درونی سے ہین آب یہ تو اس بات مین خود حیران ہی کہ یہ خیال کس بنا پر ہی اور کیا اسکا انجام اور ہر چشندے کا جو اس مزے کو چکھ رہا ہی یہی حال ہی باینہمہ دوسرے کا نافی اسے دور کرنے والا کہ اور کوئی نہین دیکھ سکتا الغرض یہ سب خیالات درونی ناموافق اور ناساز ہین اگر موافق ہوتے تو ظاہر مین اُنکی چالین مختلف کیون ہوتین اور وجہ یہ ہی کہ وہ جو قبلہ جان کا ہی اُسکو سب نے چھپا دیا ہی اُدھر جان کو متوجہ نہین کرتے اسکو چھوڑ کے ہر کسی نے ایک جانب منھ کیا ہی اُسی کو قبلہ جانتے ہین

تمثیل روشون مختلف کی موافق اختلاف قبلہ ڈھونڈھنے والون کے

قولہ ہچو قومے کہ تحری می کنند ٭ بر خیال قبلہ ہر سوی تنند ٭ چونکہ کعبہ رو نماید صبحگاہ ٭ کشف گردد کہ گم کردہ است راہ ٭ یا چو غواصان درون قعر آب ٭ ہر یکے چیزے ہمی چینند شتاب ٭ بر امید گوہر و در ثمین ٭ توبرہ ہا میکند از آن و این چون برآیند از تگ دریاے ژرف ٭ کشف گردد صاحب در شگرف ٭ واند گر کو برد مروارید خرد ٭ واند گرکہ سنگریزہ شبہ برد ٭ ہکذا یبلوکم بالساہرہ ٭ فتنہ ذات انتضاح قاہرہ ٭ ہمچنین ہر قوم چون پروانگان ٭ گرد شمعے پر زنان اندر جہان ٭ خویش بر آتش برمیزنند ٭ گرد شمع خود طوافے می کنند ٭ بر امید آتش موسے بخت ٭ کز لہیبش سبز تر گردد درخت ٭ فضل آن آتش شنیدہ ہر رمہ ٭ ہر شرر را آن گمان بردہ ہمہ ٭ چون بر آید صبحدم نور خلود ٭ وانماید ہر یکے چہ شمع بود ٭ ہر کرا پر سوخت زان شمع ظفر ٭ بدہدش زان شمع خوش ہفتاد پر ٭ جوق پروانہ دو دیدہ دوختہ ٭ ماندہ زیر شمع بد پر سوختہ ٭ می طپد اندر پشیمانے و سوز ٭ میکند آہ از ہواے چشم دوز ٭ شمع او گوید کہ من چون سوختم ٭ کے ترا بر ہانم از سوز و ستم ٭ شمع او گریان کہ من سر سوختہ ٭ چون کنم من غیر را افروختہ ٭ او ہمی گوید کہ از اشکال تو ٭ غرہ گشتم دیر دیدم حال تو ٭ **اللغات** تحری قبلہ ڈھونڈھنا تنین بفتحہ تمیمی جوق بالفتح فوج و گروہ مردم **المعنی** یعنی ان لوگون کا جو مذکور ہوے یہ حال ہی جیسے وہ قوم جنکو قبلہ نہین معلوم ہوتا قبلے کو ڈھونڈھتے ہین اور ہر طرف اپنے خیال کو دوڑاتے پھرتے ہین اور اُسی طرف کو متوجہ ہوتے ہین جب صبح کو کعبہ ظاہر ہوتا ہی تو کھلجاتا ہی کہ کس نے راہ گم کی ہی مطلب یہ کہ صبح قیامت کو یہ حال کھلے گا کہ قبلے سے برگشتہ کون تھا اسلیئے کہ اُس دن ہر پوشیدہ ظاہر ہوگا یا جیسے غواص لوگ کہ قعر آب مین ہر ایک جلدی جلدی ہر چیز کو بٹورتے ہین اس اُمید پر کہ کوئی گوہر یکتا اور دُر ثمین ہاتھ آئے اچھا برا جو کچھ ملتا ہی اُس سے اپنا توبرا بھرتے ہین اور جب تہ دریاے ژرف سے نکلتے ہین تب کھلجاتا ہی کہ در عجیب و نادر کس کے پاس ہی آب اُنمین کوئی ایسا بھی ہی جسکے پاس چھوٹے چھوٹے موتی ہین اور کوئی ایسا ہی کہ کنکریان اور بوجھ لایا معنے شعر عربیہ کے آیسے ہی آزمائینگے ہم تمکو حشر کے دن کہ وہ دن ایک فتنہ اور آفت کا ہی اور روز رسوائی کا

اور غالب تمیز ایسی ہی ہر قوم مثل پروانون کے جہان مین ایک شمع کے گرد کہ وہ عقیدہ ہی اڑ رہی ہین اور آپ کو
اُس شمع پر ڈالتی ہین اور اسی کے گرد گھومتی قربان ہوتی ہین اُنکو یہ اُمید ہی کہ یہ آتش ہماری موسی بخت کی ہی یعنی
جیسے حضرت موسی آگ سے تجلی الٰہی کو پہونچے تھے کہ جس آگ کے شعلے سے درخت سبز و تر ہو جاے
بس اس گلے نے جو فضل اُس آتش کا سُنا ہو ہر شرر کو وہی گمان کیا ہی گلہ اُنکو بمقتضاے اُنکی حماقت و حیوانیت
کے کہا ہی اور یہ آتش پرست لوگ ہین کہ صبح و شام بتی جلا کے اُسکی پوجا کرتے ہین لیکن جب صبح کو جو صبح قیامت
ہی نور خلود ہمیشگی کا ظاہر ہوگا تو ہر ایک کو جتا دیگا کہ وہ شمع کیا تھی مگر جس شخص کا ایک پر بھی اُس شمع ظفر سے جلگیا ہی
اُسکو تو وہ اُسی شمع سے سر پر عطا کرے گا اور جو گروہ کے گروہ پروانے دونون آنکھین بند کیے ہوے اُس شمع کی
طرف دوڑے ہین اور اُنکے پر جل گئے اور سوختہ ہوکے اسی شمع پر کے تیچھے رہگئے اب اس پشیمانی و سوز سے
تڑپتے ہین اور آہین کرتے ہین کہ اے ہمارے دل کی چاہ نے کیسی ہماری آنکھین بند کر دین اور وہ شمع جسکو پوجتے
تھے اُنسے کہتی ہی کہ جب مین خود جل گئی تو تجھکو اس سوز و ستم سے کیسے بچاؤن اور روتی ہی کہ میرا سر جل کے
تو خود سیاہ ہو گیا مین کسی کو کیسے افروختہ کرون اور وہ کہتا ہی کہ مین تیری شکلین روشن و تابان دیکھ کے دھوکا
کھا گیا اور فریفتہ ہوا اب جلدی دیر مین تیرا حال دیکھا اور جانا

یا حسرة علی العباد اس آیت کے معنے ہین

قولہ شمع مردہ بادہ رفتہ دلربا ٭ غوطہ خورد از ننگ کر بینی ما ٭ ظلت الارباح خسرا مغرما ٭ شکی شکوی الی اللہ
بالعمایۃ حبذا ارواح اخوان ثقات ٭ مسلمات مومنات قانتات ٭ ہر کسے روی بسوی بردہ اند ٭ وین عزیزان
رو بابی سو کردہ اند ٭ ہر کبوتر مے پرد در مذہبے ٭ وین کبوتر جانب بے جانبے ٭ ہر عقابے سے پرواز جا بجا ٭
وین عقابان راست بیجا بے سرا ٭ مانہ مرغان ہوائے خانگی ٭ دانۂ ما دانۂ بیدانگی ٭ زان فراخ آمد چنین روزی
ما ٭ کہ دریدن شد قبا دوزی ما ٭ المعنی فرماتے ہین شمع بجھ گئی اور جان نہ رہی اور شراب دلربا جو تھی وہ تمام ہوئی
نہین دونون ہماری کر بینی کی غیرت و ننگ سے ڈوب گئین اب سواے حسرت کے اور کیا رہا معنے شعر
عربیہ جتنے فائدے تھے سب نقصان و زیان ہو گئے اب اندھے پن سے اللہ کی طرف شکوہ شکایت کرتا ہی
کیسی خوش ہین ارواحین اخوان ثقات کی کہ وہ مسلمان ہین اور مومن و عجز و زاری کرنے والے سواے
اُنکے ہر کسی نے منھ ایک طرف کیا ہی مگر ان عزیزون نے سب سے منھ پھیر کے اس طرف منھ کیا ہی ہر کبوتر
اپنی راہ و مذہب مین اُڑتا ہی اور یہ کبوتر جانب بے جانب کے اڑتے ہین ہر عقاب ایک جگہ سے دوسری
جگہ اُڑتا ہی اور اُنکا گھر بیجائی ہی جہان جگہ کو دخل نہین کہ وہ لامکان ہی اور بیدانہ ہونا ہمارا دانہ ہی ہم مرغ ہوا کے ہین
نہ خانگی یعنے نہ اُڑنے والے نہ گھر کے رہنے والے یہ روزی فراخ ہمکو اس سبب سے ملی ہی کہ قبا کا پھاڑنا ہمارا دوزی

ہماری ہے جو مراد بنے کو بگاڑنے اور بگاڑنے میں بناؤ ہونے سے ہے یہ ہماری حصہ ہے

فرجی نام رکھنے کا سبب ابتدا حال میں

قولہ صوفیی بدرید جبہ در حرج ∴ پیشش آمد بعد بدریدن فرج ∴ گشت نام آن دریدہ فرجی ∴ آن لقب شد فاش از آن مرد نجی ∴ این لقب شد فاش و صافش شیخ برد ∴ ماند اندر طبع خلقان حرف درد ∴ ہمچنین ہر نام صافی داشتہ است ∴ اسم را چون دردئے بگذاشتہ است ∴ ہر کہ گلخوار ست دردی را گرفت ∴ رفت صوفی سوے صافی ناشگفت ∴ گفت لابد درد را صافی بود ∴ زین دلالت دل بصفوت میرود ∴ درد عسر افتاد و صافش یسر آن ∴ صاف چون خرما و دردے بسر آن ∴ عسر با یسر ست ہین آیس مباش ∴ راہ داری زین ممات اندر معاش ∴ صاف خواہی جبہ بشگاف ای پسر ∴ تا از ان صفوت برآری زود سر ∴ ہست صوفی آنکہ شد صفوت طلب ∴ نہ لباس صوف و خیاطی و دب ∴ صوفی گشتہ بپیش این لیام ∴ الخیاطہ واللواطہ والسلام ∴ بر خیال آن صفا و نام نیک ∴ رنگ پوشیدن نکو باشد ولیک ∴ بر خیالش گر روے تا اصل او ∴ ہمچنانکہ گربہ سوے نان بود ∴ بو قلاوز ست ای جویای عشق ∴ بین ز بو یعقوب شد بینائے عشق ∴ دور باش غیرت آمد خیال ∴ گرد بر گرد سراپردہ جلال ∴ بستہ ہر جویندہ را کہ راہ نیست ∴ ہر خیالش پیش می آید کہ بیست ∴ جز مگر آن تیزگوش تیزہوش ∴ کو بود از جیش نصرتہاش جوش ∴ نجہد از تخییلہا نے شہ شود ∴ تیر شہ بنماید و بیرون رود ∴ ہر کرا در دست تیر شہ بود ∴ راہ یابد تا بمنزل میرود ∴ **اللغات** حرج بفتحتین تنگی وسختی فرج بفتحتین کشایش بسر بضم خرمای خام ناپختہ دب بالفتح نقش ونگار خیاطہ جامہ سوزن کار لواطہ اغلام **المعنی** ایک صوفی سے جبہ اپنا تنگی میں یعنی حالت وجد میں پھاڑ ڈالا بعد اس پھاڑ ڈالنے کے کشائش وآسائش اسکے سامنے آئی لہذا اس جبہ دریدہ کا نام فرجی ہوا اور یہ لقب اس جبے کا یعنی فرجی اسی مرد نجات یافتہ سے مشہور ہوا اب فرماتے ہیں یہ لقب تو اس سے فاش ہوا اور اس جبہ پوشی میں جو صاف تھا وہ اسکو شیخ لیگیا لفظ جبے کا جو مثل درد کے ہے مخلوق کی طبیعت میں چھوڑ گیا نام لینے کو رہ گئے ایسے ہی جو نام کسی صاف کا رکھا ہے اسنے اپنے نام کو دردی کی طرح چھوڑ دیا ہے اور وہ صاف اس صافی کے ساتھ گیا اب جو مٹی خورے ہیں انھوں نے اس دردی کو اختیار کیا اور جو صوفی ہے صافی کی طرف بے تعجب گیا اسکا قول ہے کہ درد میں صافی ضرور ہوتی ہے آخر درد صافی کا تو ہوتا ہے بس اسی رہنمائی سے انکا دل صفاء برگزیدگی میں پڑجاتا ہے وہ جانتے ہیں کہ اگر عسر ہے یعنی سختی وتنگی کہ یہی درد ہے اسکے ساتھ جو یسر لگا ہوا ہے آسانی وکشائش وہی صاف ہے کہ مثل خرما کے ہے اور دردی مثل بسر یعنی خرمای خام کے کہ پختہ ہو کے بسر ہی خرما ہو جاتا ہے دیکھو تو اللہ تعالی فرمایا ان مع العسر یسرا فان مع العسر یسرا بیشک ساتھ سختی کے آسانی ہے اور بیشک ساتھ اسی سختی کے دوسری آسانی ہے پھر جب ایک عسر کے ساتھ دو یسر ہیں تو ناامید کیوں ہوتا ہے اور اپنی معاش میں اس ممات کو کیوں راہ دی ہے

ای غم معاش اگر تو طالب صاف کا ہی تو ای پسر جبے کو پھاڑ تا جلدی صفوت سے سر لگا ئے صوفی وہی ہی جو صفوت طلب ہی نہ طالب لباس صوف و سوزن کاری و منقش کا اب جو یہ لئیم ہین فی زمانہ انکے نزدیک وہ صوفی ہی جو خیاطہ اور لواطہ یعنے جبہ سوزنکار پہنے ہو اور اغلامی ہو آگے سلام اسی پر خاتمہ ہی وہ لوگ جنھون سے رنگ ہین کے ای ازرق کہ اکثر فقرا پہنتے ہین صفا و نام نیک حاصل کیا اور انکو رنگ پہننا نیک و خوب ہی لیکن اُس صفا کے خیال سے اُسکی اصل تک جانا چاہیئے جیسے بلی روٹی کی بو سے روٹی تک پہونچتی ہی بس ای طالب عشق کے یہ بھی تیری راہبر ہی دیکھ تو بو ہی سے یعقوب بینا عشق کے ہوے یعنے عشق نے انکو بینا کردیا اُسکے سوا جو تیرے خیال نا سد ہین وہ غیرت الٰہی کے دورباش ہین کہ سراپردۂ جلال کو گرداگرد سے گھیرے ہوے ہین وہ خیال ہر جو یندہ کو روکتے ہین کہ یہان تیری راہ نہین ہی اور ہر خیال سامنے آجاتا ہی کہ بس یہین کھڑا ہوجا آگے مت بڑھ مگر ہان وہ جو تیز گوش اور تیز ہوش ہی لشکر نصرتون سے پر جوش وہ خیالات سے الگ ہوکے بے شہ ہوجاتا ہی شطرنج کی سی شہ نہین کھاتا جو پریشانی مین پڑے بعض نسخ مین بجاے بے شہ کے باشہ ہی بس اسکے معنے صاف ہین اُسکے پاس تیر بادشاہ کا ہی وہ تیر بادشاہ کا دکھلا کے صاف نکل جاتا ہی معمول ہی اگر کوئی شخص حریف کے لشکر کا آملتا ہی اُسکو بادشاہ اپنا تیر دیدیتا ہی اُس تیر کو دیکھ کے کوئی اُس سے مزاحم نہین ہوتا بس فرماتے ہین جسکے ہاتھ مین تیر بادشاہ کا ہوتا ہی وہ منزل تک راہ پاتا ہی اُسکی کچھ روک ٹوک نہین ہوتی بے تکلف چلاجاتا ہی

مناجات

قوله ای قدیم رازدان ذوالمنن ؛ دررہ تو عاجزیم و ممتحن ؛ ہر دل سرگشتہ را تدبیر بخش ؛ وین کمانہای دوتو را تیر بخش ؛ جرعۂ بر ریختی زان خفیہ جام ؛ بر زمین خاک من کاس الکرام ؛ ہست بر زلف و رخ از جرعہ نشان ؛ خاک را شاہان ہمے لیسند ازان ؛ جرعۂ حسنست کاین خالست خوش ؛ کہ بہ صد دل روز و شب مے لیسیش ؛ جرعہ خاک آمیز چون مجنون کند ؛ مر شما را صاف او تا چون کند ؛ ہر کسے پیش کلوخے جامہ چاک ؛ کان کلوخ از حسن آمد جرعہ ناک ؛ جرعۂ بر ماہ و خورشید و حمل ؛ جرعۂ بر عرش و کرسی و زحل ؛ جرعہ گوئی ای عجب یا کیمیا ؛ کہ ز آسیبش فنا گردد بقا ؛ جد طلب آسیب او اے ذوفنون ؛ لا یمس ذاک الا المطہرون ؛ جرعۂ بر لعل و بر زر و درر ؛ جرعۂ بر خمر و بر نقل و ثمر ؛ جرعۂ بر روے خوبان لطاف ؛ تا چگونہ باشد او راذوق صاف ؛ چون ہمے مالی زبان را بر زمین ؛ چون شوی چون بینے آن را بے زطین ؛ **اللغات** ممتحن آزمودہ شدہ و امید **المعنی** مولانا مناجات کرکے فرماتے ہین کہ ای قدیم بھید جاننے والے صاحب من واحسان ہم تیری راہ مین عاجز ہین اور آزمائے ہوئے کہ ہمیشہ عاجز ہی رہے ہر دل سرگشتہ کا تدبیر بخشنے والا بھی تو ہی ہی اور ان کمانون کا تیر بخشنے والا بھی تو ہی ہی کمان مرادلون سے ہی جو بسبب عجز و ضعف کے دوہرے ہو رہے ہین انکا سیدھا کردینے والا تو ہی ہی تو نے اپنے خفیہ جام سے ایک جرعہ اس خاک مین پڑالا

قسم کاس الکرام سے جیسا کہ کہا ہی للارض من کاس الکرام نصیب یعنی واسطے زمین کے پیالہ کریمون سے حصہ ہی
اور اکثر میخواری کے وقت سلاطین و امرا ایک دو جرعے زمین پر ڈال دیتے ہین اُسی جرعے سے بادشاہون کے
زلف و رخ محبوبون مین بتایا ہی کہ اس خاک کو وہ چاٹتے ہوتے ہین اور تو جو اس خاک کو رات دن چوستا
چاٹتا ہی خوش ہو ہو کے اور سیکڑون امیدین اُسکی رکھتا ہی یہ بھی ایک جرعہ اُسی کے حسن کا ہی جسپہ خاک
خوب و خوش ہو رہی ہی اب خیال تو کرو جب جرعۂ خاک آمیز تمکو ایسا مجنون و دیوانہ بناتا ہی تو صاف سے
تمھارا کیا حال ہوگا ہر کوئی اس کلوخ کے سامنے غلبۂ عشق سے جو کپڑے پھاڑتا ہی وجہ یہی ہی کہ اس
کلوخ مین جرعہ حسن کا بھرا ہوا ہی اور یہی جرعہ ہی جو خورشید و ماہ و حمل اور عرش و کرسی و زحل پر پڑا ہی جو ایسے روشن و
تابان اور بلندی و علو والے ہین حمل نام برج جو بیت الشرف آفتاب کا ہی آپ فرماتے ہین ای عجب تو اسکو جرعہ
کہتا ہی یہ جرعہ ہی یا کیمیا ہی کہ جو فنا کو بقا سے منقلب کر دیتا ہی ایسا اسکا آسیب ہی تو کوشش کر اور ای ذو فنون
اس آسیب کو ڈھونڈ یہ وہ آسیب ہی جسکو سوا طاہرون کے اور چھو نہین سکتے مصرعۂ ثانی مقتبس ہی
آیہ لا یمسہ الا المطہرون سے جو قرآن شریف کی تعظیم مین نازل ہی یعنے چاہیئے کہ نہ چھوئین اُسکو مگر طہارت والے
اور یہ جو لعل و زر اور در و گوہر ہین اور خمر اور نقل و ثمر اینہمہ بھی وہی جرعہ پڑا ہی جو ایسے رنگین و پر آب و تاب اور
ہوش ربا اور پر لذت ہو رہے ہین اور وہی جرعہ ہی جو خوبان لطیف پر پڑا ہی جسکو دیکھ کے لوگ بیخود
ہوتے ہین پس جو صاف ہی اُسکا مزہ کیسا ہوگا ذرا تو سوچ اور جب تو اُس جرعے کے سبب سے زبان خاک پر
ملتا اور خاک کو چاٹتا ہی اگر بے خاک کے صاف دیکھے تو نہ معلوم تیرا کیا حال ہو **قولہ** چونکہ وقت مرگ آن
جرعۂ صفا ؛ زین کلوخ تن برون شد جدا ؛ انچہ می ماند کنی دفنش تو زود ؛ این چنین زشتی بدان چون گشتہ بود ؛
جان چو بے تن جیفہ بنماید جمال ؛ من نتوانم گفت لطف آن وصال ؛ مہ چو بے این ابر بنماید ضیا ؛ شرح
نتوان کرد آن کار و کیا ؛ حبذا آن مطبخ پر نوش و قند ؛ کہ سلاطین کاسہ لیسان وید ؛ حبذا آن خرمن صحرای
دین ؛ کہ بود ہر خرمن اورا خوشہ چین ؛ حبذا دریای عمر بے غمی ؛ کہ بود زو ہفت دریا شبنمی ؛ جرعۂ چون ریخت
ساقی الست ؛ بر سر این شورہ خاک زیر دست ؛ جوش کرد آن خاک و ما زان جوششیم ؛ جرعۂ دیگر کہ بس بی کوششیم
گر روا بد نالہ کردم از عدم ؛ ور نبود این گفتنی یک تن نزدم ؛ **اللغات** کار و کیا خداوند کار کاسہ لیس چاپلوس الحق المعنی
اور جہان وقت مرگ کے وہ جرعہ صفا کا بسبب مرنے کے اس کلوخ تن سے جدا ہوا جو کچھ رہجاتا ہی
اُسکو چھٹ پٹ تو دفن کرتا ہی کہ یہ ایسی زشتی اُسکے ساتھ مین کیسے ہو گئی تھی جس پر فریفتہ تھا اُس سے ایسا
بیزار ہوا بھلا جان کا حسن تو نے کہان دیکھا ہی جو کچھ دیکھا ہی اُسی مردار تن کے ساتھ دیکھا ہی اگر بے اس
مردار کے خاص وہ اپنا جمال دکھائے تو اُس وصال کا لطف مین کہان بیان کر سکتا ہون وہ ایک ماہ ہی

اس پاپڑ مین چھپا ہوا اگر یہ اسرار اپنی ضیا دکھائے تو اُس کام و کام والے کا کچھ بیان ہی نہین ہو سکتا
کیا ہی وہ مطبخ پر نور ہی وقند ہو کہ جملہ سلاطین وہان کے پیالے چاٹنے والے ہین کہ اس رستے کو پہونچے ہین
اور کیا ہی خوب وہ خرمن صحرائے دین کا ہی جسکے سارے خرمن دنیا کے خوشہ چین ہین اُسکی خوشہ چینی سے
یہ کچھ حاصل کیا ہی اور کیسا اچھا وہ دریا عمر پیغمبر کا ہی جس سے یہ ساتون دریا اسی سمندر ایک ادنی شبنم ہین اور
اُسی ساقی الست نے ایک جرعہ اس خاک شور زیر دست پر ڈالا کہ یہ خاک جوش مین آئی اور ہم اُسی
جوشش مین ہین کہ دوسرا جرعہ بھی ملے تاہم کوشش کرین ورنہ بے کوشش ہین اب فرماتے ہین کہ یہ جو
ہم نے کہا کہ دوسرا جرعہ بھی ملے اور عدم سے کھنچے چلے آتے ہین نہ معلوم روا ہی یا نا روا اگر روا ہی تو کہے جا تینگے اور
اگر کہنے کی بات نہین ہی تو لو ہم ابھی چپ ہوے جاتے ہین

صفت طاؤس کی اور سبب مارنے ابراہیم خلیل کا اُسکو

قولہ این بیان بط حرص منثنی ست ✤ از خلیل آموز کان بط کشتنی ست ✤ ہست در بط غیر این بس خیر و شر ✤
ترسم از فوت سخنہاے دگر ✤ آمدیم اکنون بطاؤس دو رنگ ✤ کو کند جلوہ براے نام و ننگ ✤ ہمت او صید
خلق از خیر و شر ✤ و ز نتیجہ فائدہ آن بیخبر ✤ بیخبر چون دام میگیرد شکار ✤ دام راچہ علم از مقصود کار ✤ دام راچہ ضر و چہ
نفع از گرفت ✤ زین گرفت بیہدہ اش دارم شگفت ✤ ای برادر دوستان افراشتی ✤ با دو صد دلدارے
و بگذاشتی ✤ کارت این بودہ است از وقت ولاد ✤ صید مردم کردن از یوم الولاد ✤ زان شکار انبہ باد بود ✤ دست
درکن ہیچ یابے تار و پود ✤ بیشتر رفتست و بیگاہ ست روز ✤ تو بجد در صید خلفانے ہنوز ✤ آن یکی میگیر و این میہل
ز دام ✤ وان دگر را صید میکن چون لیام ✤ باز این رامیہل و میجو دگر ✤ اینت لعب کودکان بیخبر ✤ اللغات منثنی باہم
و ثاے مثلثہ مفتوح سرنگون و دو تا ولاد پیدایش و داد دوستی اینت بمعنی عجب اے لطفے فرماتے ہین
یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا یہ کیفیت بط حرص سرنگون دو تا کی تھی اب تو کسی خلیل سے اس بط کے مارنے کو سیکھ
کہ یہ قابل مارنے کے ہی اور سوا اسکے اس بط مین اور بہت نیک بد ہین اُنکو اس خیال سے بیان نہین کرتا
کہ اور باتین فوت ہو جائینگی اسواسطے اب ہم طاؤس دو رنگ کی طرف رجوع ہوے کہ وہ اپنا جلوہ نام و ننگ
کے لیے کر رہا ہی اُسکا قصد دلی یہی ہی کہ مخلوق کو خیر و شر سے شکار کرون اور اُسکا نتیجہ فائدے سے بیخبر ہی اور ایسا
بیخبر ہی جیسے دام شکار تو پکڑتا ہی اور اُسکو اسکا علم نہین کہ اس کام سے مقصود کیا ہی اور اُسکو اس گرفت کا نفع و ضرر
بھی نہین معلوم کہ کیا ہی بس مین اُسکی گرفت بیہودہ سے تعجب مین ہون اے برادر خیال تو کر تو نے کیسے کیسے دوست
اپنے افراشتہ کیے سیکڑون دلداری کے ساتھ اور پھر چھوڑ دیے تیرا تو وقت پیدایش سے یہی کام رہا ہی کہ تو اپنی دوستی
و محبت سے لوگون کو شکار کرتا رہا ہی پس وہ شکار سب انبوہی باد بود بیہودگی کے تھے اب ہاتھ ڈال کے دیکھ تو کوئی

نا سود ہوا اسکا ہو تو خیال نہین کرتا بہت سا دن تو گذر گیا تھوڑا رہ گیا ہے اور سو قت ہو گیا اور تو ابھی ویسے ہی مخلوق
کے شکار کرنے کی فکر مین ہے تو یہی کر رہا ہے کہ ایک پکڑتا ہے اور ایک کو جال سے چھوڑتا ہے اور دوسرے کو شکار بہت
نظر تون سے شکار کرتا ہے پھر اسکو چھوڑ کے اور کو ڈھونڈھتا ہے یہ عجب تیرا کھیل ہے کہ اون بیچ کا سا ہے تو لہو شب
شد در دام تو یک صید نے * دام بر تو جہد ضائع و قید نے * بس تو خود را صید می کردی بدام * کہ
شدے محبوس و محروم ز کام * دانہ صاحب دانہ پودہ اے احمق کہ صید خود شوی چون شکار خوک
اندر صید عام * رنج بیحد لقمہ خوردن زان حرام * آنکہ ارزد صید را عشق است و بس * لیکن اوکی گنجد اندر دام کس
تو مگر آئے و صید او شوی * دام بگذاری بدام او روی * عشق میگوید بگوشم پست پست * صید بودن خوشتر از صیادیست
گول من کن خویش را و غرہ شو * آفتابی را رہا کن ذرہ شو * بر درم ساکن شو و بیخانہ باش * دعوی
شمع کن پروانہ باش * تا ببینی چاشنی زندگی * سلطنت بینی نہان در بندگی * نعل بینی باژگونہ در جہان *
تختہ بندان را لقب گشتہ شہان * بس طناب اندر گلو و تاجدار * [illegible] ہمچو گور کافران
پر ز حلل * و اندرون قہر خدا عزوجل * چون قبور آنرا مجصص کردہ اند * پردہ پندار پیش آوردہ اند * طبع
مسکینست مجصص از ہنر * ہمچو نخل موم بے برگ و ثمر * اللغات پست پست ای آہستہ آہستہ گول احمق نعل باژگونہ
کسی کو جستجو مین ڈال کے سرگردان کرنا تختہ بند مقید و محبوس حلل بالضم و فتح لام جمع حلہ لباس مجصص گچ کردہ شدہ
المعنی تو تو دن بھر شکار کے لیے جال لگائے رہا جب رات ہوئی تو جال مین ایک شکار بھی نہین اور وہ جال
ٹوٹ کے تیرا ہی درد سر اور تیری ہی قید ہو گیا شب مراد موت سے ہے بس ظاہر ہوا کہ تو اپنے ہی آپ کو شکار
کر رہا تھا اور اپنے ہی واسطے جال لگایا تھا کہ آخر اسمین محروم از کام ہو کے پھنسا آپ بتا تو زمانے مین کوئی جال
والا ایسا احمق ہوگا جو اپنے جال مین آپ پھنسے جیسے شکار عام مین کہ ہر قسم کے جانور شکار کیے جائین شکار
خوک کا کہ رنج تو بیحد اٹھائے اور لقمہ اس سے کھا نہ سکے کہ حرام ہے مگر ہان جو شکار کرنے کے لائق ہے وہ عشق ہے اسکو
شکار کر لیکن وہ خود ایسا کمان جو کسی کے جال مین اسکی سمائی ہو تو ہی آ اور اسکا صید ہو تو اپنا جال چھوڑ کے
اسکے جال مین گھس اسلیے کہ عشق میرے کان مین آہستہ آہستہ کہہ رہا ہے کہ صیادی سے صید ہونا ہی بہتر ہے
تو آپ کو احمق بنا اور دیوانہ بن آفتاب مت بن ذرہ ہو جا گھر بار سب چھوڑ کے میرے دروازے پر پڑا رہ
پروانہ ہو جا شمع ہونے کا دعوے مت کر تب تو مزہ زندگی کا چکھیگا اور دیکھیگا کہ بندگی مین کیسی سلطنت چھپی تھی اس
دنیا کا نعل باژگونہ ہے یعنے الٹا کارخانہ جو لوگ محبوس و مقید ہین انکا لقب شاہ کیا ہے پھانسی تو انکے گلے مین
پڑی ہے اور تاج رکھے ہوے ہین اور مخلوق انبوہ انکے پاس جمع اور انکو کہتے ہین کہ یہ بادشاہ و تاجدار ہین اب
ایسا حال ہے جیسے کافرون کی قبر کہ ظاہر مین تو خوب غلاف وغیرہ لباس تکلف پڑے ہوے ہین اور اندر قہر خدا

غش و جل سے بھری ہوئی ہیں جن لوگون نے کہ قبرون کو گچ سے پختہ کیا ہی اُنھون نے بردہ گمان کا اپنے سامنے ڈال دیا ہی اُنکے گمان مین مردے کیلیے آرام کی صورت ہی ایسی ہی تیری طبیعت مسکین فن و ہنر کی رنگ سے پختہ ہو رہی ہی جو محض لغو و بیکار جیسے موم کا درخت کہ جس مین نہ پتہ نہ پھل

اس بیان مین کہ لطف مین قہر اور قہر مین لطف پوشیدہ ہین تو اہل معنے و تمیز ظاہر بینون سے جدا و ممتاز ہو جاوین لیبلوکم ایکم احسن عملا تا آزمائے وہ تم کو کہ تم سے کون عمل مین نیک ہی

قولہ گفت درویشے بدرویشے کہ تو ؞ چون بدیدی حضرت حق را بگو ؞ گفت بیچون دیدم اما بہر قال ؞ بازگویم مختصر او را مثال ؞ دیدمش از سوے چپ او آذری ؞ سوے دست راست حوض کوثرے ؞ بر یسارش بس جہانسوز آتشے ؞ سوے دست راست جوے بس خوشے ؞ سوے آن آتش گروہے بردہ دست ؞ بہر آن کوثر گروہے شاد و مست ؞ لیک نعل بازگونہ بود سخت ؞ پیش پاے ہر شقی و نیکبخت ؞ ہر کہ در آتش ہمی رفت و شرر ؞ از میان آب بر میکرد سر ؞ ہر کہ سوے آب میرفت از میان ؞ او در آتش رفتہ مے شد در زمان ؞ ہر کہ سوے راست شد آب زلال ؞ سر ز آتش بر زد از سوے شمال ؞ وآنکہ شد سوے شمال آتشین ؞ سر برون میکرد از سوے یمین ؞ کم کسے بر سر این مضمر زدی ؞ لاجرم کم کس بران آذر زدے جز کسے کہ بر سرش اقبال ریخت ؞ کو رہا کرد آب و در آذر گریخت ؞ **المعنی** ایک درویش نے ایک درویش سے پوچھا کہ تو نے حضرت حق کو کیسے دیکھا کہا کیا کہون کیسے دیکھا وہ بیچون ہی اسمین کیسے اور ایسے کی گنجائش نہین ہی مگر کہنے کے لیے ایک مختصر سی مثال کہتا ہون مین نے یہ دیکھا کہ اُسکے بائین طرف ایک آتش عظیم تھی اور داہنی طرف ایک حوض کوثر پھر اسی کی تفسیر ہی کہ دست چپ کی طرف نہایت ہی جہان سوز ایک آتش اور دست راست کی طرف ایک نہر خوش پس ایک گروہ نے تو اُس آگ مین ہاتھ ڈالا دوسرا گروہ کوثر کے واسطے شاد و مست لیکن نہایت ہی اُلٹا معاملہ تھا سامنے ہر بدبخت و نیک بخت کے کہ جو کوئی آتش و شرر مین جاتا تھا وہ تو پانی سے سر نکالتا تھا اور جو کوئی پانی کی طرف جاتا تھا وہ اُسی وقت آگ مین پایا جاتا تھا یعنی جو کوئی داہنی طرف آب زلال کی طرف گیا اُس نے بائین طرف سر آگ سے نکالا اور جو شمال آتشین کی طرف گیا وہ داہنی طرف سے ظاہر ہوتا تھا بہت کم لوگ تھے جو راز پوشیدہ سے واقف تھے لاجرم بہت اُس آگ پر گرتے تھے پس سواے اُن لوگون کے جنکے سر پر اقبال تھا اُنھون نے تو البتہ پانی چھوڑا اور آگ کی طرف بھاگے **قولہ** کردہ ذوق نقد را معبود خلق ؞ لاجرم زین لعب مغبون بود خلق ؞ جوق جوق و صف صف از حرص و شتاب ؞ محترز ز آتش گریزان سوے آب ؞ لاجرم ز آتش برآوردند

سر ؛ اعتبار الاعتبار اے بیخبر ؛ بانگ میزد آتش اے گیجان وگول ؛ من نیم آتش منم آب قبول ؛ چشم بندے کرده اند اہل نظر ؛ در من اندر آی و منگر پیچ ؛ مگریز از شرر ؛ ای خلیل اینجا شرار و دود نیست ؛ جز که سحر و دغدغه نمرود نیست ؛ چون خلیل حق اگر فرزانهٔ ؛ آتش آب تست و تو پروانهٔ ؛ جان پروانه همی دارد ندے ؛ کاے دریغا صد هزارم پر بدی ؛ تا همی سوزید زآتش بی امان ؛ کورے چشم و دل نامحرمان ؛ بر من آرد رحم جاہل از خری ؛ من برو رحم آرم از دانشوری ؛ خاصه این آتش که جان آبهاست ؛ کار پروانه بعکس کار ماست ؛ او به بیند نور و در نار ے رود ؛ دل به بیند نار و در نورے شود ؛ **اللغات** مغبون غبن کرده شده از زیان یافته **المعنی** خدای تعالے نے حال موجود کے مزے کو معبود خلق کا بنا دیا تھا سب بسبب لذت پرستی کے اس آب کو ترجیح کرتے تھے لاجرم اس لعب مین ساری مخلوق زیانکار ہو رہی تھی چنانچہ دنیا کو لعب لہو فرمایا ہی پس وہ کوثر دنیا تھی کہ اسکا گرا ہوا دوزخ کو گیا اور وہ آتش آتش عشق ہی کہ اسکا گرا ہوا کوثر کو پہونچا جوق جوق اور صف صف مخلوق کا یہی حال کہ مارے حرص و جلدی کے آگ سے بچتے تھے اور پانی کی طرف دوڑتے تھے لاجرم اس آب سے آگ مین پڑتے تھے پس اسکے کامون سے عبرت پکڑ پھر کہتا ہون ای بیخبر عبرت پکڑ آتش پکار پکار کے کہتی تھی ای احمق نادان مین آتش نہین ہون مین آب قبول ہون اہل نظر نے یہ چشم بندی کردی جو آتش تمھاری نظر مین آتی ہون تو بے دھڑک مجھمین چلا آ اور ان چنگاریون سے مت بھاگ ای خلیل یہان شرار ہے نہ دھوان ہی سوا سے سحر و وسوسہ نمرود کے کچھ نہین یعنے یہ سحر و دغدغہ اسی کے لیے لگایا ہی جو نمرود ہی اگر تو خلیل حق کیطرح فرزانہ ہی تو یہ آتش تیرے حق مین آب ہی اور تو اسی کا پروانہ آے عاشق جو عاشق و پروانہ اس آتش کا ہی اسکی جان سے تو یہی ندا نکلتی ہی کہ ہاے افسوس میرے لاکھون پر ہوتے تو ایسے ہی اس آتش بے امان سے جلتے رہتے یعنے یہ وہ آتش نہین ہی جس سے امان مانگی جائے خدا نامحرمون کے چشم و دل کو کور کرے جاہل مجھکو دیکھکر اپنے گدھے پن سے مجھپر رحم کرتے ہین کیسا جل گیا اور مین دانشوری سے ان پر رحم کرتا ہون کہ یہ کیون نہین جلتے خصوص یہ آتش کہ سب آبون کی جان ہی اس صورت مین کام پروانے کا برعکس ہمارے کام کے ہی کسواسطے کہ وہ نور دیکھتا ہی اور نار مین جاتا ہی اور دل نار دیکھتا ہی اور نور مین جاتا ہی **قوله** این چنین لعب آمد از رب جلیل ؛ تا به بینی کیست از آل خلیل ؛ آتشی را شکل آبے داده اند ؛ واندر آتش چشمهٔ بکشاده اند ؛ ساحرے صحن برنجے را بفن ؛ میکند گردش میان انجمن ؛ خانه را او پر کژدمها نمود ؛ از دم سحر خود آن کژدم نبود ؛ چونکه جادو می نماید صد چنین ؛ چون بود دستان جادو آفرین ؛ لاجرم از سحر یزدان قرن قرن ؛ اندر افتادند چون زن زیر بن ؛ لاجرم از سحر یزدان مرد و زن ؛ رفته اندر چاه خاصے بے رسن ؛ ساحران بنده بودند و غلام ؛ اندر افتادند چون صعوه بدام ؛ هین بخوان قرآن ببین سحر حلال ؛ سرنگونی مکرهای

ای بجبال ٭ من نیم فرعون کایم سوے نیل ٭ سوی آتش میروم همچون خلیل ٭ نیست آتش هست آن مار معین ٭ وان دگر از مکر آب آتشین ٭ پس نکو گفت آن رسول خوش جواز ٭ ذرۂ عقلت به از صوم و نماز ٭ آنکه عقلت جوهرست این دو عرض ٭ این دو در تکمیل آن شد مفترض ٭ تا جلا باشد مر این آئینہ را ٭ که صفا آید ز طاعت سینه را ٭ لیک گر آئینه از بن فاسدست ٭ صیقل او را دیر باز آرد بدست ٭ وآن گزین آئینه را کو اکیس ست ٭ اندکے صیقل گری او را بس ست ٭ اللغات طشت بالفتح طبق بزرگ و طشت فرارخ برنج بکسر تین هندی پیتل جوزن بالفتح ساحر تهین فرارخ و عریض جواز بفتح گذرو گذشتن یا آئینه یا زیدن فقیر نادرنگ کرنا اکیس بالفتح دانا تیز پاک وصافی ترالمعنی فرماتے هین ایسے هی کھیل رب جلیل کے هین اسواسطے که تو دیکھے کون شخص وال خلیل سے هی آگ کا گرنے والا اسلیئے یہ منقلب معامله کر رکھا هی که آتش کو شکل آب کی دی هی اور آتش مین ایک چشمه کھول رکھا هی ایک اور نے ساحر طشت برنج کو اپنے فن سے مخلوق کے سامنے جانوون کے کیڑے کر دیا تھا اور سارے گھر کو کژدم سے بھرا هوا دکھا دیا تھا اپنے جادو سے حالانکه بحقیقت وه کژدم نه تھے جبکہ یه ادنے جادوگر اس قسم کے سیکڑون عجائب دکھاتے هین تو جو جادو کا پیدا کرنے والا هی اسکے مکر و حیلے کیسے هونگے پس اسی سبب سے خدا کے جادو کے مارے قرن کے قرن یعنے هر صدی مین جادوگر زیر زمین هوے هین اور اسی سحر یزدان سے فرعون چاه فنا مین بے رسن گرے هین جنکے نکلنے کی امید نهین جتنے ساحر گذرے سب اسکے بندے اور غلام تھے اسی سبب سے موله کی طرح اسکے جال مین پھنسے خبردار هو قرآن کو تو پڑھ اور اسکے سحر حلال کو دیکھ کیسے مکرون کو جو مثال پہاڑون کے تھے سرنگون کیا هی چنانچه آیت کریمه ومکروا مکرهم وعند الله مکرهم وان کان مکرهم لتزول منه الجبال اور مکر کیا انھون نے مکر اپنا اور سامنے الله کے هی مکر انکا اور اگرچه تھا مکر انکا ایسا جس سے پہاڑ گر جائین آپ فرماتے هین که مین فرعون نهین هون که نیل کی طرف آؤن مین تو خلیل کی طرح آتش کی طرف جاتا هون اور وه آتش آتش نهین هی مار معین هی اور وه دوسرا جو آب هی وه مکر سے آپ هی بحقیقت آب آتشین هی کیا هی اچھا رسول مقبول نے جو خوش گذرے تھے فرمایا هی که ایک ذره عقل تجھکو تیرے روزه نماز سے بہتر هی اس سبب سے که عقل جوهر هی اور یه دونون عرض بدین وجه که جب عقل تیری کامل هوتی هی تب هی روزه نماز فرض هوتے هین پس اگر تجھکو عقل هوگی تو تیرے آئینۂ دل کو جلا هوگی اسواسطے که طاعت سے سینه کو صفا هوتی هی اور اگر آئینه تیرا بنیا دی فاسد هی تو به دیر صیقل کے قابو مین آئے گا لهذا تو اسکی صیقل کو کوئی آئینه دانا وصاف تر اختیار کر که تھوڑی هی صیقل گری اس کی اسکو کافی هو

بیان تفاوت عقول کا اصل فطرت سے خلاف معتزله

قوله این تفاوت عقلها را نیک دان ؞ در مراتب از زمین تا آسمان ؞ هست عقلی از ضیا چون آفتاب ؞ هست عقلی
کمتر از زهره شهاب ؞ هست عقلی چون ستاره آتشے ؞ هست عقلے چون چراغ سرخوشی ؞ زانکه ابر از پیش آن
چون واجهد ؞ نور یزدان بین خردها بر دهد ؞ عقلهاے خلق عکس عقل اوست ؞ عقل او شکست و عقل خلق پوست ؞ عقل کل و
نفس کل مرد خداست ؞ عرش و کرسی را مدان کز وے جداست ؞ مظهر حق است ذات پاک او ؞ نزد حق جوئید اورا نیز
مجو ؞ عقل جزوی عقل را بدنام کرد ؞ کام دنیا مرد را ناکام کرد ؞ آن ز صیدی حسن صیادی بدید ؞ وین ز صیادی
غم صیدی کشید ؞ آن ز خدمت ناز مخدومی بیافت ؞ وین ز مخدومی ز راه عز بتافت ؞ آن ز فرعونی اسیر آب
شد ؞ وز اسیری سبطی از ارباب شد ؞ **اللغات** عقل کل جبریل و عرش نفس کل کنایه از عرش غرور شی فرزین بند
نام بازی شطرنج که حریف کو وقت مین ڈالتی ہی **المعنی** اوپر جو ذرہ بھر عقل کو بہتر کہا ہی اسی کا بیان ہی کہ خوب جان تو
عقلون مین بڑے تفاوت ہین اور مراتب تفاوت کے زمین سے آسمان تک ایک عقل تو بیشک ضیا مین جیسے
ایسی ہی جیسے آفتاب اور ایک عقل زہرہ اور شہاب سے بھی کمتر ہی ایک عقل ایسی ہی جیسے ستارہ آگ سا دہکتا
ہوا اور ایک عقل جیسے چراغ سرخوش یا اپنی خوشی کا جلنے والا نہ تیز نہ مدھم اسواسطے کہ جب ابر حجاب تعلقات
دنیا کا اُسکے سامنے سے ہٹ جاتا ہی تو نور خدا کا جو مراد عقل کامل سے ہی علی قدر مراتب اُسکو پاتا ہی پس عقلین
خلق کی عکس و پرتو اسی کی عقل کی ہین اُسکی عقل ایسی ہی جیسے مشک اور عقل خلق کی جیسے اسکی پوست جسم عقل کل
اور نفس کل جو بمعنے جبریل و عرش کے ہین مرد خدا کا ہی جس سے عرش و کرسی جدا نہین ہین اُسکی ذات پاک مظہر
حق ہی بس اُس سے حق کو ڈھونڈھ دوسرے سے مت ڈھونڈھو اس عقل جزوی نے جو اہل دنیا کی ہی
عقل کو بدنام کیا ہی وہ عقل اور کچھ ہی یہ اور چیز اور دنیا کے مقصد نے آدمی کو اپنے اصل مقصد سے بے مقصد
کر رکھا ہی وہ عاقل تو صید سے صیاد کو دیکھتا ہی اور یہ اپنے شکاری پن سے غم شکار کا اُٹھاتا ہی اُسنے خدمت
کرکے ناز مخدومون کا سا پایا کہ ہر کوئی اُسکا ناز بردار ہی اور یہ خود بخود مخدوم بن کے راہ روشن سے بھاگا وہ فرعون
بن کے اسیر آب کا ہوا اور سبطی اسیر کے ارباب سے ہوے جیسا کہ بنی اسرائیل کو فرعون نے اسیر کیا تھا
قوله لعب معکوس است و فرزین بند سخت ؞ حیله کم کن کار اقبال است و بخت ؞ بر خیال حیله کم تن تار را ؞ که غنی
ره کم دهد مکار را ؞ مکر کن در راه نیکو خدمتے ؞ تا نبوت یابی اندر امتے ؞ مکر کن تا وا رہی از مکر خود ؞ مکر کن تا دور گردی
از جسد ؞ مکر کن تا کمترین بنده شوی ؞ در کمی رفتی خداونده شوی ؞ روبہی و خدمت ای گرگ کهن ؞ هیچ بر قصد
خداوندی مکن ؞ لیک چون پروانه بر آتش متاز ؞ کیسه ز در بر دوز و پاکباز ؞ زور را بگذار زاری را بگیر ؞ رحم
سوے زارے آید اے فقیر ؞ گر کنے زاری بیابی رحم او ؞ رحم او در زاری خود باز جو ؞ زارے مضطر
کہ تشنه معنویست ؞ زاری سرد دروغ آن غویست ؞ گریهٔ اخوان یوسف حیلتست ؞ کاندرون شان پر ز رشک و

غلتست ۱۲ اللغات فرزین بند نام بازی شطرنج مراد وقت و مشکل ہے المعنی فرماتے ہین بڑا الٹا کھیل ہے اور بڑی دقت و مشکل تو حیلے مت کر حیلون کا کام نہین ہے یہان تو اقبال و بخت کا کام ہے تو حیلے کے خیال ہر بار فکر کو مت تن کر اُسکی ذات غنی و بے پرواہی اور غنی سکار کو پاس نہین پھٹکنے دیتا ہان وہ جو نیک خدمت ہے اُسکی راہ مین مکر کرکے اُسکو حاصل کر تو امت بنکے نبوت پائے یعنے رتبہ فنا فی الرسول کو پہونچے ایسا مکر کر کہ اپنے مکر سے چھوٹ جائے اور ایسا مکر کہ جس سے حسد جاتا رہے اور تو حسد سے دور ہو جائے اور ایسا مکر کر کہ بندگان خدا مین کمترین بندہ ہو جائے اسلیے کہ جب کمتر بندہ بنیگا تو خداوند ہو جائے گا اور گرگ کمین تو روباہ ہے اور خدمت کبھی خداوندی کے قصد سے مت کر کہ مکر کرکے خداوند ہو جاؤن پروانے کے مثل آگ پر تو دوڑ لیکن کیسہ رجع کرنے کو مت سی پایا کیا ہین ای کیسہ دوست دونون پاک صاف زور مت جتا زاری اختیار کر اسواسطے کہ ذوالقدر رحم زاری کی طرف رجوع کرتا ہے اگر زاری کرے گا رحم اُسکا پائیگا اپنی زاری ہی مین اُسکے رحم کو ڈھونڈھ مگر زاری بھی وہ ہو جو مضطر کرتا ہے کہ باطن اسکا تشنہ ہے جسکی نسبت فرمایا ہے امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء کون قبول کرتا ہے دعا مضطر کی جسوقت وہ اُسکو پکارتا ہے اور معاف کردیتا ہے رنج کو اور کشود بخشتا ہے اور جو زاری سرد ہے سوز و گداز سے خالی وہ اُس گراہ کا دروغ ہے جیسے گریہ اخوان یوسف کا کہ حیلہ ہی حیلہ تھا چنانچہ فرمایا وجاؤا اباہم عشاء یبکون اور آئے رات کو روتے ہوے پاس باپ کے اس سبب سے کہ دل اُنکا رشک و علت سے بھرا ہوا تھا ایسی زاری اور ایسا گریہ کس کام کا

حکایت ایک عرب کی کہ کتا اُسکا بھوک کے مارے مرتا تھا اور اُس نے روٹی اُسکو نہ دی

قولہ آن سگے مے مرد و گریان آن عرب ؛ اشک می بارید و مے گفت از کرب ؛ این چہ سائلم مرد اندر بہر چیست ؛ ترین بیکس من چون توانم بے تو زیست ؛ سائلے بگذشت و گفت این گریہ چیست ؛ نوحہ و زارے تو از بہر کیست ؛ گفت در ملکم سگے بد نیکخو ؛ نک ہمے میرد میان راہ او ؛ روز صیادم بد و شب پاسبان ؛ شیر بز بیاو نہ سگ ای پہلوان ؛ تیز چشم و خصم گیر و دزد دان ؛ نیک خو با وفا و مہربان ؛ صید میکردی و پاسم داشتی ؛ دزد را نزدیک من نگذاشتی ؛ گفت رنجش چیست زخمی خوردہ است ؛ گفت جوع الکلب زارش کردہ است ؛ گفت صبرے کن برین رنج و مرض ؛ صابران را لطف حق بخشد عوض ؛ بعد از انش گفت اے سالار حر ؛ چیست اندر پشت این انبان پر ؛ گفت نان و زاد و لوت دوش من ؛ مے کشم از بہر قوت این بدن ؛ گفت چون ندہی بدین سگ نان و زاد ؛ گفت تا اینحد ندارم اتحاد ؛ اللغات جوع الکلب ایک مرض ہے کہ کتنا ہی کھائے سیر نہین ہوتا المعنی فرماتے ہین تو نے اُس عرب کی نقل نہین سُنی کہ اُسکا کتا مرتا تھا اور وہ روتا تھا اور

بیقرار ہوکے آنسو بہاتا تھا اور کہتا تھا ہاے کیا کرون میرے لیے کیا تدبیر ہی تیرے مرنے کے بعد مین کیسے
جیونگا اس مین ایک سائل نکلا پوچھا کیون روتا ہی یہ نوحہ وزاری کس لیے کرتا ہی کہا میری ملک مین ایک کتا
نیکخو تھا سو یہ دیکھ وہ اس راہ مین مرا جاتا ہی دن کو میرا شکاری تھا رات کو چوکیدار کتا تھا اسے پہلوان
شیر نر تھا تیز چشم خصم گیر چور کو پہچاننے والا نیک خو باوفا و مہربان شکار کرتا تھا میرے لیے رکھ چھوڑتا تھا
چور کو میرے پاس نہین پھٹکنے دیتا تھا کہا اسکو رنج کیا ہی آیا کہین زخمی ہوا ہی کہا جوع الکلب نے اسکو ایسا نزار
وضعیف کردیا ہی کہا آخر تو اس رنج و مرض پر اسکے صبر کرا اللہ تعالی اپنے لطف سے صابرون کو عوض دیتا ہی
پھر اس سے پوچھا کہ ای سردار آزادیہ تیری پیٹھ پر جو بنان بھری ہوئی ہی اس مین کیا ہی کہا روٹی ہی اور توشہ
سفر کا اور رات کی بچی نعمت کہ اس بدن کی قوت کو لادے ہوے ہون کہا پھر اس کتے کو جو بھوک سے
مراجاتا ہی اس توشے سے کیون نہین دیتا کہا ایسا اتحاد مین نہین رکھتا ہون **قولہ** دست ناید بیدرم در راہ
نان ❊ لیک ہست آب دو دیدہ رایگان ❊ گفت خاکت برسرای پرباد مشک ❊ کہ لب نان پیش تو بہتر ز اشک
اشک خونست و بغم آبے شدہ ❊ مے نیرزد خاک خون بیہدہ ❊ کل خود را خوار کرد او چون بلیس ❊ پارۂ آن کل
نباشد جز خسیس ❊ من غلام آنکہ نفروشد وجود ❊ جز بدان سلطان با افضال وجود ❊ چون بگرید آسمان گریان شود
چون بنالد چرخ یارب خوان شود ❊ من غلام آن مس ہمت پرست ❊ کہ بغیر کیمیا نارد شکست ❊ دست اشکستہ
برآور در دعا ❊ سوے اشکستہ پرد فضل خدا ❊ گر رہائی بایدت زین چاہ تنگ ❊ ای برادر رو برآذر بیدرنگ ❊
مکر حق را بین و مکر خود بہل ❊ ای ز مکرش مکر مکاران خجل ❊ چونکہ مکرت شد فنائے مکر رب ❊ برگشای یک کمینی
بوالعجب ❊ کہ کمینہ این کمین باشد بقا ❊ تا ابد اندر عروج و ارتقا ❊ از برای این کمین سیسے بکن ❊ تا برے بوے
زعلم من لدن ❊ گر تو احوال عروج خویش را ❊ نیک دانے نیک باشد مر ترا ❊ **یعنی** وہی عرب کہتا ہی کہ
اگر مین اتحاد کرکے روٹی اسکو کھلا دون تو مجھکو بے درم راہ مین کیسے ملجائیگی مگر آنسو آنکھون کے مفت ہین
سو وہ بہا رہا ہون کہا خاک تیرے سر پہ پڑے ای پرباد بے آب مشک کہ روٹی کا کنارہ تیرے نزدیک
اشک سے زیادہ ہی یہ آشک تو خون دل ہین جو غم سے پانی ہوگئے پھر خاک اس لائق کہان ہی جسپر
بیہودہ خون بہاے اس شخص نے کہ جسکا ایک ٹکڑا تھی مثل کل کے نہوا اسنے اپنے کل کو خوار وذلیل کیا جیسے ابلیس نے
اس نور کو بھی ڈبویا آخر خسیس تھا کہ جزو اسکا مثل کل کے نہ تھا مین تو غلام اسکا ہون جو اپنے وجود کو سواے
اس سلطان کے جو بالکل فضل وجود ہی اور کے ہاتھ نہ بیچے اسی کا غلام ہو رہے کہ اسکے رونے پر آسمان
روئیگا اور جب وہ نالہ کریگا چرخ یارب یارب پکارے گا یعنے آہین ماریگا اور مین غلام اسکا ہون کہ مس ہی ہو
مگر یکرنگی سے سواے کیمیا کے اور کے سامنے عجز وزاری نہ کرے اور دہی ٹوٹا ہاتھ دعا مین اٹھاے

کہ شکستہ کی طرف خدا کا فضل اڑکے آتا ہی شکستہ سے مراد تفرع اور زاری تو جو اس چاہ تنگ دنیا مین مقید ہو رہا ہی اگر اس سے رہائی کا خواہان ہی تو زاری برابر رہا اور آپ کو آذر پر ڈال آذر مبدل اسی آذر بدال کا ہی تن مین آذر بدال معجمہ لکھا ہی مگر لطف تجنیس سے وہ بیخبر رہے تو آنکھین کھول کے مگر حق کو دیکھ اور اپنا مکر چھوڑ کہ اسکے مکر سے مکر جملہ مکارون کا شرمندہ ہوا ہی اور جب مکر تیرا مکر رب مین فنا ہو جائے گا تو تو ایک ایسی کمین عجیب وغریب کھول لیگا کہ جسکی کمینہ شے بقا ہی بس ابد تک عروج وترقی مین رہے گا لاجرم اس کمین کے کھولنے مین خوب کوشش کر تو علم من لدن کی پائے یعنی وہ علم جو خدا کے نزدیک ہی بس اگر تو اپنے احوال کے عروج کو نیک جانے گا تو وہ تیرے ہی واسطے ہی

اس بیان مین کہ کوئی چشم بد آدمی کو ایسا ضرر نہین پہونچاتی جیسی کہ چشم پسندی کی مگر چشم اسکی نور حق سے بدل گئی ہو اور بے سمع وبے بصر ہو اور بیخود اور امعنی آیہ وان یکاد مین الخ

قولہ پر طاؤس است مین پایش بین تا کہ سوء العین نکشاید کمین کہ بلغزد کوہ از چشم بدان یزلقونک از نبی بر خوان بدان احمد چون کوہ لغزید از نظر در میان راہ بے گل بے مطر در عجب درماند کین لغزش ز چیست من نہ پندارم کہ این حالت تہیست تا بیامد آیہ واگاہ کرد کان ز چشم بد رسیدت این نبرد گر بدی غیر تو در دم لاشدی صید چشم وسخرہ افنا شدی معنے چشم بد آخر باز دان ان یکاد از چشم بد نیکو بخوان لیک آمد عصمتے دامن کشان دینک لغزیدی بداز بہر کسان عبرتے گیر اندران کہ کن نگاہ برگ خود را عرضہ کن ای کم ز کاہ یا رسول اللہ دران وادی کسان میرنند از چشم بد بر کرکسان از نظر شان کلہ شیر عرین واشگافد تا کند آن شیر انین بر شتر چشم افگند ہمچون حمام وانگہان بفرستد اندر پے غلام کہ بروا ز پیہ این اشتر بخر بیند اشتر سقط در راہ در سر بریدہ از مرض آن اشتری کو بتک بااسپ میکردی مری اللغات سوء العین چشم بد آفتانیست کرنا عرین بفتح دشت آنین بفتح نالہ مری بفتحتین برابری حمام بکسر مرگ المعنی یعنے تو اپنے طاؤس وجود کے نقش ونگار پر مت دیکھ پاؤن اسکے دیکھ ای عیب ونقص تا بد چشمی اپنی کمین سے نہ نکلے اسواسطے کا اگر تو اسکے پرون پہ فریفتہ ہوا اور اسکی پرورش کی تو عیب ونقص سب اسمین رہجائینگے یہی سوء العین ہی اور یہ چشم بد ایسی چیز ہی جس سے پہاڑ بھی ڈگمگ ہوجاتے ہین جیسا کہ قرآن مین لیزلقونک آیا ہی اسکو پڑھکے جان لے چنانچہ آیہ کریمہ یہ ہی وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم اور نزدیک ہی وہ لوگ کہ کافر ہوے پھسلا ئین تجھکو اپنی نظرون سے دیکھ تو احمد جیسے کوہ وقار اس نظر بد سے ڈگمگا گئے کہ نہ کیچڑ تھی نہ پانی راہ جاتے ہوے پھسل گئے اس حال سے متعجب ہوے کہ یہ لغزش کیون ہوئی ہمارے گمان مین یہ حالت کسی سبب سے خالی نہین

اسمین آیت آئی اور آپ کو آگاہ کیا کہ یہ صدمہ تمکو چشم بد کے حملے سے پہونچا اور یہ ایسا صدمہ تھا کہ اگر دوسرے کو
پہونچتا تو نیست ہوجاتا اور نشکار چشم بد کا اور بیکاری نفا کا جتا اب جانا تم نے چشم بد کے یہ معنے ہین اور اس چشم
بد کے دفع کو آئی ان یکاد جو اوپر مسطور ہوئی خوب پڑھو اس سے تو اپنا اثر تجھ پر کیا ہی تھا لیکن عصمت دامن گیر تھا
کے پہونچی اس نے بچایا اور یہ جو اتنی لغزش تجکو ہوئی یہ اوروں کے واسطے تھی کہ وہ بچ گئے اب فرماتے
ہین کہ تو ان کے وقار کو خیال کر اور عبرت پکڑ تو کاہے سے بھی کمتر ہی تیری کیا حقیقت تو اپنے اس برگ
گاہ کو ان کے سامنے عرض کر اور خبر دے کہ یا رسول اللہ اس وادی مین ایسے لوگ ہین کہ اپنی چشم بد سے
گردون پر حملہ کرتے ہین کہ ان سے بلند پرواز زیادہ کوئی پرند نہین اور گرا دیتے ہین ان کی ایسی نظر ہو
کہ جس سے کلہ شیر جنگل کا پھٹ جاتا ہی کہ وہ آہ و نالے کرتا ہی اور جب اونٹ پر نظر ڈالتے ہین
وہ نظر کیا ایک مرگ ہی اسکے ساتھ ہی غلام کو بھیجتے ہین کہ جا اس اونٹ کی چربی مول لے آ جب
وہ جاتا ہی تو اونٹ کو مردہ راہ مین پڑا دیکھتا ہی اور سر کٹا ہوا اس مرض سے وہ اونٹ تندرست چالاک
جو تگ و دو مین برابری گھوڑے سے کرتا **قولہ** کز حسد و زچشم بد بے ہیچ شک ❊ سیر و گردش را بگرداند
فلک ❊ آب پنہان است و دولاب آشکار ❊ لیک از گردش بود آب اصل کار ❊ چشم نیکو شد دوائے
چشم بد ❊ چشم بد را لا کند زیر لکد ❊ سبق رحمت راست وین از رحمت ست ❊ چشم بد محصول قہر و لعنت ست ❊
رحمتش بر نقمتش غالب شود ❊ چیرہ زان شد ہر نبی بر خصم خود ❊ کو نتیجہ رحمت ست و ضد او ❊ از نتیجہ قہر باشد زشت رو ❊
حرص بط یکتا ست وان پنجاہ تا ست ❊ حرص و شہوت مار و منصب اژدہا ست ❊ حرص بط از شہوت
حلق ست و فرج ❊ در ریاست بست چندان ست درج ❊ از الوہیت زند در جاہ لاف ❊ طامع شرکت
کجا باشد معاف ❊ زلت آدم ز اشکم بود و باہ ❊ وان ابلیس از تکبر بود و جاہ ❊ **اللغات** درج بالفتح بہیچیدن
چیزے راہمت بلا **المعنی** اوپر جو بیان چشم بد کا کیا ہی فرماتے ہین کہ اسمین کچھ شک ہی نہین ہی حسد اور چشم
بد سے آسمان اپنی سیر و گردش بدل دیتا ہی جیسے چرخ کنوئین کا تو ظاہر ہی اور پانی چھپا ہوا ہی لیکن گردش چرخ
سے اصل کار پانی ہی اور دوا اس چشم بد کی چشم نیک ہی کہ وہ چشم اہل اللہ کی ہی چشم بد کو پاؤن تلے کچل کے نیست
ولا کر دیتی ہی اسواسطے کہ چشم نیک رحمت ہی اور چشم بد زحمت اور رحمت کو زحمت پر سبقت ہی کس واسطے کہ
وہ چشم بد محصول قہر و لعنت کا ہی پس رحمت اُسکی نقمت پر غالب ہوتی ہی اسی سبب سے ہر نبی باوصف ضعف
و تنہائی ظاہری کے اپنے دشمنون پر غالب ہوے اسلیئے کہ نبی نتیجہ رحمت کا ہی اور ضد اُسکا نتیجہ قہر کا اور زشت رو
پس حرص بط کی اکہری ہی اور حرص ریاست کی پچاس تہی یعنے تہ والی حرص و شہوت ایسے جیسے مار اور
حرص منصب کی جیسے اژدہا بط کی حرص فقط حلق و فرج کے واسطے ہی اور ریاست کی حرص مین بہتیں گونہ

ہیچ ولپیٹ ہین اس منصب وجاہ مین تو الوہیت کی شیخی مارنے لگتے ہین جیسے فرعون وغیرہ گذرے ہین
کہ دعوے خدائی کا کرتے تھے پھر جو لالچی شرکت خدای تعالیٰ کا ہی وہ کب معاف ہوا ہی کما قال عز وجل
ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک بیشک اللہ شرک کو نہین بخشیگا اور سوا شرک کے سب کو
بخش دیگا **قولہ** لاجرم او زود استغفار کرد ٭ این لعین از توبہ استکبار کرد ٭ حرص حلق وفرج ہم اربد رگیست ٭
لیک منصب نیست آن اشکستگیست ٭ ہیچ وشاخ این ریاست را اگر ٭ باز گویم دفتری باید دگر ٭ اسپ سرکش را
عرب شیطانش خوانند ٭ نے ستوری را کہ در مرعی بماند ٭ شیطنت گردن کشی بد در لغت ٭ مستحق لعنت آمد این صفت ٭
صد خورندہ گنجد اندر گرد خوان ٭ دو ریاست جو نگنجد در جہان ٭ آن نخواہد کین بود بر پشت خاک ٭ تا پسر بکشد پدر را از
اشتراک ٭ آن شنیدستی کہ الملک عقیم ٭ ترک خویشی کرد ملکت جو یتیم ٭ کہ عقیمست و ورا فرزند نیست ٭ ہمچو آتش با کسش
پیوند نیست ٭ ہرچہ یابد او بسوزد بر درد ٭ چون نیابد ہیچ خود را میخورد ٭ ہیچ شو وارہ تو از دندان او ٭ رحم کم جو از دل
سندان او ٭ چونکہ گشتی ہیچ از سندان مترس ٭ ہر صباح از فقر مطلق گیر درس ٭ ہست الوہیت ردای
ذو الجلال ٭ ہر کہ در پوشد برو گردد وبال ٭ تاج از آن اوست وان ما کمر ٭ وای او کز حد خود دارد گذر ٭ فتنہ تست
این پر طاؤسیت ٭ کاشتراک آرد وقدوسیت ٭ **المعنی** یعنی اس سبب سے کہ آدم کی لغزش جاہ وغرور سے نہ تھی
انھون نے فوراً استغفار کی اور اس لعین نے اپنی بڑائی جتائی توبہ نہ کی حرص حلق وفرج کی بھی اگرچہ بدرگی ہی
لیکن منصب نہین ہی عجز وشکستگی ہی فرماتے ہین اگر مین اس ریاست کو جڑ پاؤن سے بیان کرون تو اور ایک
دفتر دوسرا ہو جسمین سمائے عرب کی عادت ہی سرکش گھوڑے کو شیطان کہتے ہین ستور کو نہین کہتے جو چراگاہ مین
رہتا ہی پس زبان عرب مین شیطنت گردن کشی تھی لاجرم یہ صفت سرکشی مستحق لعنت کی ہی آدمی باستہ
کہ سو کھانے والے ایک خوان کے گرد بیٹھ کے کھا لیتے ہین اور دو ریاست جو ایک جہان مین نہین سماتے
ایک دوسرے کو نہین چاہتا کہ یہ پشت زمین پر رہے یہان تک کہ بیٹا باپ کو بخیال اشتراک
مار ڈالتا ہی تو نے یہ سنا ہی کہ الملک عقیم کہا ہی یعنی ملک بانجھ ہی اسی واسطے جو مملکت کا ڈھونڈھنے والا ہی
وہ خویشی وبیگانگی کو ترک کرتا ہی کہ ایسا نہو کوئی شریک پیدا ہو جائے پس یہ ملک عقیم ہی اسکا کوئی فرزند
نہین ہی اور آگ کی طرح اسکا کوئی پیوند نہین آگ جو کچھ پاتی ہی جلاتی ہی پھاڑتی ہی اور جب کچھ نہین پاتی ہی
اپنے آپ کو آپ کھاتی ہی تو ہیچ بنکے اسکے دانتون سے چھوٹ جا اسکا دل سندان کے مثل سخت ہی اسمین رحم
کہان مگر جب تو ہیچ بن گیا تو سندان سے مت ڈر اور ہر صبح فقر مطلق کا سبق لیا کر یہ الوہیت ردا ذو الجلال کی ہی
اسکو جو کوئی پہنتا ہی اسپر یہ وبال ہو جاتی ہی خوب سمجھے وہ تاج جو نشان پادشاہی کا ہی اسکی ملک ہی اور ہمکا
جو علامت خدمتگاری کی ہماری ملکیت ہی پس افسوس ہی اسپر جو اپنی حد سے گذر جائے پاسئے طاؤسی

تیرے جو زیب و زینت شاہانہ تیرے حق مین فتنہ اور آفت ہین کہ اسی سے تجھکو شرک وقدر ہی سوجھتی ہے

حکایت اُسکی کہ طاؤس پر اعتراض کیا اور جواب اُسکا

قولہ پر خود میکند طاؤسی بدست ✿ یک حکیمی رفتہ بود آنجا بگشت ✿ گفت طاؤسا چنین پر سنی ✿ بیدریغ از بیخ چون بر میکنی ✿ خود دلت چون میدہد با این حلل ✿ بر کنی اندازیش اندر وحل ✿ ہر پرت را از عزیزی دلپسند ✿ حافظان در طی مصحف مے نہند ✿ بہر تحریک ہوائے سودمند ✿ از پر تو بادبیزن می کنند ✿ این چہ ناشکری وچہ بیباکیست ✿ تو نمی دانے کہ نقاشت کیست ✿ یا ہمیدانی ونازی می کنی ✿ قاصداً قطع طرازے مے کنے ✿ اے بسا نازا کہ گرد آن گناہ ✿ افگند مر بندہ را از چشم شاہ ✿ ناز کردن خوشتر آید از شکر ✿ لیک کم خایش کہ گرود صد خطر ✿ ایمن آباد ست آن راہ نیاز ✿ ترک نازش گیر دبا آن رہ بساز ✿ **اللغات** حلل جمع حلہ نازش بین شین مصدر کا ہے **المعنی**

ایک طاؤس جنگل مین اپنے پر نوچتا تھا اتفاقاً ایک حکیم بھی وہان سیر کو گیا تھا کہا اے طاؤس ایسے پر روشن بے افسوس جڑسے کیون اُکھیڑے ڈالتا ہے خود تیرا دل کیسے اُسپر راضی ہوتا ہے کہ ایسے لباس کو تو نوچے اور کیچڑ مین ڈالدے تیرے تو ہر پر کو عزت و پسند کی راہ سے حافظ مصحف مین یعنے جہان تک پڑھ لیتے ہین بطور نشانی کے رکھدیتے ہین اُسکے سوا لوگ واسطے تحریک ہوا مفید کے تیرے پرون کا پنکھا بناتے ہین تیری یہ کیسی ناشکری وبیباکی ہے تو نہین جانتا کہ اُسکا نقاش کون ہے یا جانتا ہے اور اتراتا ہے اور قصداً اپنی آرایش قطع کرتا ہے لیکن اکثر ناز ایسا ہوتا ہے کہ گناہ ہوجاتا ہے اور بندے کو بادشاہ کی نظر سے گرادیتا ہے ناز شکر کا کیسا خوش آتا ہے لیکن کھانے مین اُسکے احتیاط رکھ کہ سیکڑون اندیشے ہین ناز شکر کا سختی اُسکی اور دیر مین ٹوٹنا مثل تبرزد وغیرہ کے اور ضرر میٹھے کے مشہور ہین پس ناز مین اندیشے ہین سب سے بہتر نیاز کہ یہ راہ بڑی امن آباد ہے کوئی کھٹکا ہی نہین لہذا ناز ترک کر اور نیاز کی راہ سے موافقت کر اس راہ مین چل **قولہ** ای بسا نازا آورے زد پر وبال ✿ آخر الامر آن بر آن کس شد وبال ✿ خوبی نازار دے بفرازدت ✿ بیم وترس مضمرش بگدازدت ✿ دین نیاز ار چہ کہ لاغر مے کند ✿ صدر را چون بدر انور مے کند ✿ مردہ شو تا مخرج الحی الصمد ✿ زندۂ زین مردہ بیرون آورد ✿ چون ز مردہ زندہ بیرون میکشد ✿ ہر کہ مردہ گشت او دار رشد ✿ چون ز زندہ مردہ بیرون مے کند ✿ نفس زندہ سوے مرگے می تند ✿ وے شوی بینی تو اخراج بہار ✿ لیل گردی بینی ایلاج نہار ✿ برمکن این پر کہ نپذیرد رفو ✿ روے مخراش از عزاے خوبرو ✿ آن چنان روے کہ چون شمس ضحاست ✿ آنچنان رخ راخراشیدن خطاست ✿ زخم ناخن بر چنان رخ کافریست ✿ کہ رخ مہ از فراق او گریست ✿ یا نمے بینے تو روے خویش را ✿ ترک کن خوے لجاج اندیش را ✿ روے نفس مطمئنہ از حسد ✿ زخم ناخنہاے فکرت می کشد ✿ **اللغات** مے

نام ماہ خزان ایلاج ایک چیز کو دوسری چیز مین داخل کرنا ضحی وقت چاشت لجاج ستیزہ و خوشامد ملمعے
پھر اسی حکیم کا قول ہی ای احمق بہت ایسا ہوا ہی کہ نازآوری مین بہت اڑانین اڑین ہین آخر کار وہی اڑانین انکو
وبال ہوئی ہین خوبی ناز کی اگر دم بھر کو تجھے بلندی بھی بخشے تو کیا وہ جو خوف ڈر اس مین پوشیدہ ہی کہ مبادا
کسی وقت ناگوار ہو جائے تو وہ گلا تاہی رہیگا پس نیاز ہی بہتر ہی گو وہ تجھکو لاغر و ضعیف کرے لیکن تیرے
سینے کو مثل بدر کے روشن کردے گا لہذا تو مردہ ہو جا تو وہ جسکی صفت مخرج الحی من المیت ہی اور صمد اس
مردے سے تجھکو زندہ نکالے جبکہ وہ مردے سے زندہ نکالتا ہی لاجرم جو کوئی مردہ ہوا وہی راہ راست پائے ہوئے ہی
اور یہ صفت بھی اُسکی ہی کہ زندہ سے مردہ نکالتا ہی پس جو نفس زندہ ہین وہ مرگ اختیار کرتے ہین کہ مردے
سے زندہ ہونا اچھا ہی نہ زندے سے مردہ ہونا اگر تو دے ہو جائیگا جو ماہ خزان کا ہی جسمین درخت برگ بار سے
مجرد و عاری ہو جاتے ہین تو اسی خزان سے اخراج بہار کا دیکھیگا کہ کیسا پھل پھول سے پھولتا پھلتا ہی اور اگر تو
رات بنجائیگا جو علامت ہم و غم کی ہی تو ایلاج نہار کا پائیگا کہ کیسا دن اسمین گھستا ہی جسکو خوشی و خرمی سے تعبیر کرتے
ہین پھر قول اُسی حکیم کا ہی کہ ان پروین کومت نوچ کہ رفو نہین ہو سکتے اور ای خوبرو تیری صورت جو خدا نے اچھی
بنائی ہی تو ماتم دنیا سے اسکو مت زخمی کر اسلیئے کہ ایسی صورت کو جو مثل شمس الضحی کے ہی تو جیا زخمی کرنا خطا ہی اور
ایسی صورت پر جسکے فراق مین رخ ماہ کا رویا ہی زخم ناخن کے لگانا بڑی ناشکری ہی یا تو اپنی صورت ہی کو نہین
دیکھتا جو اسکا خیال ہو جا ہیئے کہ اس عادت ستیزہ اندیش کو چھوڑ دے اب اُس خوبرو کی جسکو شمس الضحی کہا ہی اور
جسکے فراق مین ماہ رویا ہی تفسیر ہی کہ وہ تیرے نفس مطمئنہ کا ہی کہ اس جسم کے سبب سے زخم تیرے ناخن فکر کے اٹھا رہا ہی

بیان اسکا کہ صفا و سادگی نفس مطمئنہ کی فکروں مشوش سے ہو جاتی ہی جیسے آئینے پر لکھکے دھوئے تو داغ نہین رہتا

قولہ فکرت بدناخن پرزہر دان ۞ مے خراشد در تعمق روی جان ۞ تا کشاید عقدۂ اشکال را ۞ در حدث کردہ
است زرین بال را ۞ عقدہ را بکشادہ گیرای منتہی ۞ عقدۂ سخت است بر کیسۂ تہی ۞ در کشاد عقدہا گشتی تو پیر
عقدۂ چندین دگر بکشادہ گیر ۞ عقدۂ کان برگلوے ماست سخت ۞ کہ بدانی کہ خسے یا نیک بخت ۞ گر بدانی
کر شقیئے یا سعید ۞ آن بود بہتر زہر فکرای عنید ۞ حل این اشکال کن گر آدمی ۞ خرج این دم کن اگر صاحب
دمی ۞ حد اعیان و عرض دانستہ گیر ۞ حد خود را دان کزان نبود گزیر ۞ چون بدانی حد خود زین حد گریز ۞ تا بہ بیحد
در رسی اے خاک بیز ۞ عمر در محمول و در موضوع رفت ۞ بے بصیرت عمر در مسموع رفت ۞ ہر دلیلے بے نتیجہ
بے اثر ۞ باطل آمد در نتیجہ خود نگر ۞ جز بمصنوعے ندیدے صانعے ۞ بر قیاس اقترانی قانعے ۞ مے فزاید در وسائط
فلسفے ۞ از دلائل باز بر عکسش صفی ۞ این گریزد از دلیل واز حجیب ۞ از پئے مدلول سر بردہ بجیب ۞ گردخان

اوما دلیل آتش ست ٭ بے دخان مارا درین آتش خوش ست ٭ خاصه این آتش که در قرب ولا ٭ از دخان
نزدیکتر آید بجا ٭ پس سیه کارے بود رفتن ز خوان ٭ بہر تخییلات خوان سوے دخان ٭ بر مکن پر را و دل
بر کن از و ٭ زانکه شرط اجتہاد آمد عدو ٭ اللغات موضوع باصطلاح علمی وہ مقصود کہ اس سے کسی
علم مین بحث کرین منطقیون کی اصطلاح مین مبتدا اور محمول اسکی خبر جیسے الانسان حیوان پس انسان موضوع
ہی اور حیوان محمول قیاس اقترانی وہ جسمین نتیجہ بالفعل مذکور نہو بالقوہ ہو کالعالم متغیر وکل متغیر حادث پس نتیجہ یہ کہ
العالم حادث جو ترتیب سے مذکور نہین ہی اور ہیئت اسکی موجود ہی وسائط جمع وسط یعنے وسیلہ صفی برگزیدہ و
دوست صافی المعنی یعنے فکرین بد جو دنیا کی ہین کسی قسم کی ہون انکو ناخن پر زہر جانے نہ کہ تجھکو غور و تعمق
مین ڈال کے تیری جان کی رو خراشی کرتے ہین تو نہین جانتا اسکے بازو زرین ہین یا سنے اس خیال سے کہ مشکل
امور کی گرہین کھولون اپنے بازو زرین کو اس نجاست مین ڈالا ہی آب فرماتے ہین ای منتہی کہ انتہا علوم کو پہونچا
ہوا ہی تو ان عقدون کو کھلے ہوے ہین یا غیر کھلے کھلا ہوا ہی فرض کرے کہ مین نے کھول ہی لیے لیکن وہ عقدہ
سخت جو تیرے خالی کیسے پر ہی جب وہ کھلے گا تو کیسا ہوگا تو انھین عقدہ کشائیون مین بوڑھا ہو گیا چند روز
اور ہین اور چند عقدے کھول لے اسکی بھی کچھ فکر ہی جو تیرے گلے پر ایک عقدہ سخت ہی وہ یہ کہ تو نہین جانتا کہ
مین خس ناچیز ہون یا نیکبخت اگر یہ نہین جانتا ہی کہ مین شقی ہون یا سعید ہون تو تیرے حق مین ہر فکر سے کوشش
یہی بہتر ہی کہ اگر آدمی ہی تو اس مشکل کو حل کر اور جو عقل مین دم دعوی رکھتا ہی تو اپنا دم اس مین خرچ کر تو جو
حد اعیان کی ہی کہ مراد جوہر سے ہی اور عرض کی ڈھونڈھ رہا ہی اسکو بھی فرض کرے کہ مین نے سب
جان لین لیکن اپنی حد کو جان کہ اسکا جاننا بہت ضرور ہی یہان سے بعض اصطلاحات منطقی مذکور فرماتے
ہین پس جب تو اپنی حد کو جانے تو اپنی اس حد سے بھاگتا ای فانی جہاننے والے تو اس
تک جسکی ذات بیحد ہی پہونچ جائے تیری عمر موضوع محمول مین کٹی ہمیشہ منطق کے قضیے موضوع محمول سے
بناتا رہا بصیرت ای بینائی دل کی کچھ تجھکو نصیب ہوئی لوگون ہی کی سنا کیا اسی مین عمر گذر گئی جو دلیل تھی محض بے نتیجہ
و بے اثر تھی اس کو غور کر کے اپنے نتیجے مین باطل ہی نکلی تو ہمیشہ مصنوع ہی کو دیکھتا رہا کبھی صانع کیطرف
متوجہ نہوا قیاس اقترانی ہی پر تیرا اکتفا رہا یعنے جو قرین قیاس اسکے پایا اسی پر بس کیا فلسفی کا قاعدہ ہے
ای صفی کہ جو امور واسطہ ہوتے ہین انپر دلیلین بڑھاتے ہین اور اسکا عکس کرتے ہین اور وہ جو اپنی حد سے
بھاگے ہوے ہین وہ دلیل اور حجاب سب سے بھاگتے ہین اور اپنے مدلول کے لیے سر گریبان مین
جھکائے ہین اگر فلسفی کے لیے دھوان دلیل آتش کی ہی ہمکو وہ آتش جو بے دھوئین کی ہی وہ خوش ہی
خصوص یہ آگ کہ جس وقت ہمکو قرب و نزدیکی ہوتی ہی دھوئین سے زیادہ تر ہمارے پاس خود آجاتی ہی

پھر کیسی سیہ کاری ہی کہ خوان سامنے اُسکو چھوڑ کے خیالات خوان مین دھوئین کی طرف جاتا تو پرون کو مت اُکھیڑ کے
اپنے دل کو ان سے اُکھیڑ کسواسطے کہ جہاد مین دشمن کا ہونا شرط ہی

اس حدیث کے معنی مین کہ لارہبانیۃ فی الاسلام

قولہ چون عدو نبود جہاد آمد محال ؛ شہوت ار نبود نباشد امتثال ؛ صبر نبود چون نباشد میل تو ؛ خصم چون نبود چہ
حاجت خیل تو ؛ ہین مکن خود را خصے رہبان مشو ؛ زانکہ عفت ہست شہوت را گرو ؛ بے ہوا نہی از ہوا ممکن
نبود ؛ ہم غزا با مردگان نتوان نمود ؛ انفقوا گفت ست پس کسبی بکن ؛ زانکہ نبود خرج بے ادخل کہن ؛ گرچہ آورد انفقوا
را مطلق او ؛ تو بخوان کہ اکسبوا ادا انفقوا ؛ ہمچنین چون شاہ فرمود اصبروا ؛ رغبتے باید کزو یابے تو رو ؛ پس کلوا از بہر
دام شہوتست ؛ بعد ازان لا تسرفوا آن عفت ست ؛ چونکہ محمول لہ نبود لدیہ ؛ نیست ممکن بود محمول علیہ ؛ چونکہ نبود رنج صبر کی
مرترا ؛ شرط نبود پس فرو ناید جزا ؛ حبذا آن شرط و شادا آن جزا ؛ آن جزای دلنواز و جانفزا ؛ **المعنی** بتائید صمد فرماتے
ہین اگر دشمن نہو تو جہاد محال ہی کس پر جہاد کرے جیسے شہوت نہو تو نسل جاری نہین ہو سکتی اگر تیری رغبت و خواہش
نہو تو صبر کیون ہو اور دشمن نہو تو لشکر کی کیا حاجت خبردار ہو تو آپ کو خصی و نامرد مت کر اور رہبان مت بن
کہ یہ لوگ مردی کاٹ ڈالتے تھے ولا رہبانیۃ فی الاسلام اور اسلام مین رہبان پن نہین ہی اس لیے عفت
شہوت ہی مین گرو ہی اگر شہوت نہو گی تو عفت کس بات کی ہوگی حق تعالی نے جو ہوا اور حرص سے نہی فرمائی ہی
اگر ہوا نہوتی تو کس بات کی نہی ہوتی بھلا مُردون پر بھی کہین غزا ہو سکتی ہی اُسنے انفقوا کہا ہی اس سے اشارہ
کسب کا بھی ہی اسواسطے کہ خرچ بے پرانی آمدنی کے نہین ہو سکتا ہی اگرچہ اُسنے انفقوا یعنے خرچ کرو مطلق
بے کسی قید کے کہا ہی لیکن تو اسکو اکسبوا فانفقوا یعنے کما اور خرچ کرو پڑھ ایسے ہی جب اُس شاہ نے صبر فرمایا
ہی تو رغبت و خواہش بھی چاہیئے کہ رغبت سے تو اسکی توجہ پائے پس کلوا جو اُسنے کہا ہی یہ تو جال شہوت کا ہی
کہ اس سبب سے شہوت ہو اور پھر جو لا تسرفوا یعنے بیہودہ مت خرچ کرو کہا یہ عفت ہی اور پاکدامنی قاعدہ ہی
جب تک محمول لہ تیرے پاس نہوگا محمول علیہ ممکن نہین جب کسی کے اُٹھانیکا بوجھ تیرے پاس ہوگا تب
ہی تو اُسکا بوجھ کوئی اُٹھائیگا ایسے ہی جب تک تجھکو رنج نہو گا صبر تیرے لیے شرط نہین ہی نہ اُسکی جزا تجھپر نازل ہو
پس کیا ہی اچھی وہ شرط ہی یعنی رنج اور کیسی خوش یہ جزای صبر کہ دلنواز و جانفزا ہی اور واقعی اگر صبر نہو تو آدمی رنج سے
مرجائے اور جان و دل دونون گھل کے فنا ہوجائین

اس بیان مین کہ ثواب عمل عاشق کا بھی حق سے ہی

قولہ عاشقان را شادمانی و غم اوست ؛ دست مزد و اجرت خدمت ہم اوست ؛ غیر معشوق ار تماشائی
بود ؛ عشق نبود ہرزہ سودائی بود ؛ عشق آن شعلہ ہست کو چون برفروخت ؛ ہر کہ جز معشوق باقی جملہ سوخت ؛

تیغ لا در قتل غیر حق براند ٭ در نگر آخر کہ بعد لا چہ ماند ٭ ماند الا اللہ باقی جملہ رفت ٭ شاد باش ای عشق شرکت سوز زفت ٭ خود ہم او بود اولین و آخرین ٭ شرک جز از دیدۂ احول مبین ٭ آن عجب حسنی بود جز عکس آن ٭ نیست این را جنبشی از غیر آن ٭ آن تنی را کہ بود در جان خلل ٭ خوش نباشد گر بگیرے در عسل ٭ این کسے داند کہ روزی زندہ بود ٭ از کف این جان جان جامی ربود ٭ **المعنی** یعنے یہ جو کچھ اوپر ہم نے بیان کیا یہ اور ون کا حال ہی مگر عاشقون کا یہ حال کہ انکی غم و شادی دونون وہی ہی نہ یہ کہ اُس سے ہو کہ اسمین مغائرت ہی اور مزدوری و اجرت خدمت کی بھی نہی ہی کس واسطے کہ سواے معشوق کے اگر اور کا تماشائی اور دیکھنے والا ہی تو وہ عشق نہین ہی بیہودہ سودائی ہی ورنہ عشق تو وہ شعلہ ہی کہ جہان یہ بھڑکا سواے معشوق کے سب کو جلا ڈالتا ہی جیسا کہ کہا ہی العشق نار یحرق ما سوی المحبوب اُسنے تیغ لا سے قتل غیر حق کا کیا ہی لا سے ارادہ لا الٰہ کے لا کا ہی آپ کہتے ہین دیکھ تو بعد نفی اس لا کے آخر مین کیا رہا بس الا اللہ رہا باقی سب چلتے ہوے لہذا خوش ہو کے دعا کرتے ہین کہ ای عشق خدا تجھکو خوش رکھے تو بڑا مضبوط شرکت سوز ہی اور اصل ہی تجھی ہی کہ اولین بھی وہی ہی اور جو آخرین ہین وہ بھی وہی ہی اس مین جو کوئی شرک کرے وہ احول دو بین ہی یک بین نہین وہ عجب ایک حسن ہی کہ سواے اسکے عکس کے اسکو ذرا جنبش کسی غیر سے نہین این کا مشار الیہ مخلوق ہی آپ فرماتے ہین یہ تو سب سچ ہی لیکن جس تن کی جان خلل ہی اگر اسکو شہد مین ڈبو دو تب بھی خوش نہین آتا اچھے کیسی ہی شیرین باتون سے سمجھاؤ پسند نہین کرتا اس بات کو تو وہی جانتا ہی کہ جس روز وہ زندہ ہوا اُسی روز اُسنے اس جانجان سے ایک جام حاصل کیا اور اُسکے عشق مین مست ہوا **قولہ** وانکہ چشم او ندیدہ است آن رخان ٭ پیش او جانست این تفت دخان ٭ چون ندیدہ او عمر عبد العزیز ٭ پیش او عادل بود حجاج نیز ٭ چون ندید از یاد موسی را ثبات ٭ در حبال السحر پیدا دو حیات ٭ مرغ کو ناخوردہ است آب زلال ٭ اندر آب شور دارد پر و بال ٭ جز بضد ضد را ہمی نتوان شناخت ٭ چون ببیند زخم بشناسد نواخت ٭ لاجرم دنیا مقدم آمدہ است ٭ تا بدانی نور اقلیم الست ٭ چون از ینجا وار ہے آنجا روے ٭ در شکر خانہ ابد شاکر شوے ٭ کوے آنجا خاک را می بیختیم ٭ زین جہان پاک مے بگریختیم ٭ گشتہ بودم قانع از گنج بہار ٭ شاد مان بودم زگلزار ے بہار ٭ اے دریغا پیش ازین بودی اجل ٭ تا عذابم کم بدی اندر وحل **اللغات** عمر ابن عبد العزیز نام ایک خلیفہ باذل عادل کا ہی خلفاے عباسیہ سے ایسے ہی حجاج بن یوسف کا اشد ظالم تھا حبال السحر وہ رسیان کہ فرعون کے ساحرون کے سحر سے رینگتی معلوم ہوتی تھین **المعنی** فرماتے ہین جس نے اُس جانجان سے جام پایا اُسکا وہ حال ہی جو مذکور ہوا اور جس نے وہ رخسار خوب جانفزا دیکھے ہی نہین اُسکے سامنے یہ جان تفت دخان ہی جیسا کہ حکما روح کو بخارات غذا سے ٹھہراتے ہین اور یہ ایسا ہی جیسے کسی نے عمر بن عبد العزیز کو نہین دیکھا ہی وہ حجاج ہی کو عادل

سمجھتا ہی اور جس نے ثبات وقرار مار موسیٰ کا نہین دیکھا وہ جادو کی رسیون مین حیات خیال کرتا ہی حالانکہ وہ جادو کے سبب سے رینگتی خیال مین آتی تھین نہ زندہ تھین یا جیسے کسی مرغ نے آب شیرین نہین دیکھا تو آب شور ہی مین پروبازو ڈالتا ہی پس ضد کو ضد ہی پہچان سکتا ہی چنانچہ جب تک زخم نہین کھاتا نوازش و مہربانی کو نہین پہچانتا اسی سبب سے دنیا مقدم ہوتی ہی تا اس ظلمتکدے مین نور الست کا ڈھونڈھے اور جب تو یہان سے چھوٹ کے وہان پہونچیگا تو ایسے شکر خانے مین پڑیگا کہ ابد تک شکر گزار رہیگا اور کہیگا کہ مین دنیا مین خاک ہی چھانتا رہا اور اس جہان پاک سے بھاگتا ہی رہا مین گنج کو چھوڑ کے مار پر قانع ہوا اور گلزار ترک کر کے خار پر راضی تھا ہاے افسوس اس سے پہلے مرا ہوتا تو اس اندھن مین تھوڑے ہی عذاب بھگتتا

بیان اس حدیث مین ما مات من مات الاوتمنی ان یموت قبل ما مات و ان کان برالیکون الی وصول البر اعجل وان کان فاجرا لیقل فجورہ نہین مرا جو کوئی مرا مگر یہ کہ تمنا کی اس نے یہ کہ مرتا وہ قبل اسوقت سے کہ مرا ہی پس اگر ہوتا وہ نیک تو بہت جلدی اپنی نیکی کو پہونچتا اور اگر ہوتا بدکار تو بدکاری اسکی تھوڑی ہوتی

قولہ نان بغر سودہ است آن نیکو رسول ٭ کہ ہر آنکہ مرد کرد از تن نزول ٭ نبود اور احسرت نقصان و موت ٭ لیک باشد حسرت تقصیر و فوت ٭ ہر کہ میرد خود تمنا آیدش ٭ کہ بدی زین پیش نقل و مقصدش ٭ گر بدے بدتا بدے کمتر بدی ٭ ور تقی تا خانہ زو ترآمدے ٭ گویدان بد بیخبر من بودہ ام ٭ دمبدم من پردہ مے افزودہ ام ٭ گر ازین زو تر مرا معبر بدے ٭ این حجاب و پردہ ام کمتر بدے ٭ از حریصے کم دران روے قنوع ٭ از تکبر کم دران چہر خشوع ٭ ہمچنین از غل کم ورزی وجود ٭ وز پلیسی چہرہ در فوت سجود ٭ بر مکن آن پر کہ خلد آراے راہ ٭ بر مکن آن پر دہ پیاے راہ ٭ **اللغات** قنوع قناعت کرنا خشوع عجز کرنا **مطلب** اسی سبب سے رسول پاک نے فرمایا ہی کہ جو کوئی مرا اور اپنے تن سے الگ ہوا اسکو ایسی حسرت نقصان اور موت کی نہین ہوتی جیسے کوتاہی و فوت کی حسرت ہوتی ہی کہ کیون اتنے دنون یہان سے الگ رہا اور یہان کے آنے مین کوتاہی کی اور اتنے دن کھوئے جو کوئی مرتا ہی اسوقت مین خود اسکو تمنا ہوتی ہی کہ کاش اس سے پہلے میرا نقل اس مکان سے ہوتا اور یہ مکان مقصد میرا ہوتا اور مطلب یہ ہی کہ اگر وہ بد ہی تو جلدی مرجانے مین بدی سے بچتا اور اگر پرہیزگار تو اپنے گھر جلدی چین سے آجاتا اور نیز کہتا ہی کہ مین اس بد سے بیخبر تھا دمبدم اپنے لیے پردے ہی بڑھاتا رہا اگر مجھکو اس سے زیادہ تر

جلدی راہ ملتی تو یہ حجاب و پردے بھی میرے کم ہوتے کہ ان پردوں میں مارے حرص کے کوئی صورت قناعت کی نہیں تھی اور تکبر سے اسمیں نہ چہرہ خشوع کا یعنے یہ نہوا کہ خشوع سے چہرہ خاک پر رکھتے ایسے ہی بخل سے جود نہیں اختیار کیا اور ابلیس ہونے سے سجدہ نہ کیا چہرہ فوت سجدہ ہی میں رہا پھر استیناف ہے حکیم کہتا ہے کہ یہ پر تیرے کیسے خوبصورت ہیں خلد آرا اور کیسے راہ بپا کہ جہاں تو چاہتا ہے وہاں بیجاتے ہیں ان کو مت نوچ

پشیمان ہونا حکیم کا جو سوال طاؤس سے کیا تھا

قولہ چون شنید آن پند در وے بنگریست ٭ بعد ازان در نوحہ آمد میگریست ٭ نوحہ و گریہ دراز و دردمند ٭ ہر کہ آنجا بود در گریہ اش فگند ٭ وانکہ می پرسید پر کندن زچیست ٭ بیجوابے شد پشیمان میگریست ٭ کز فضولی من چرا پرسیدمش ٭ او زغم پر بود شورانیدمش ٭ می چکید از چشم او بر خاک آب ٭ اندرون ہر قطرہ مدرج صد جواب ٭ می چکید از چشم او گریہ بخاک ٭ خاک گل می شد ز اشک سہمناک ٭ گریہ با صدق بر جانہا زند ٭ تاکہ چرخ و عرش را گریان کند ٭ گریۂ بے صدق بے شورش بود ٭ دیوزان بر گریہ اش خندان شود ٭ عقل و دل بے گمانی عرشیند ٭ بے حجاب از نور عرشی میزیند ٭ **اللغات** مدرج بالضم و فتح راء درج کردہ شدہ المنتخب

یعنے جب طاؤس نے یہ نصیحت سنی اس حکیم کی طرف دیکھا بعد اسکے نوحہ اور گریہ کرنے لگا اور ایسا نوحہ و گریہ دردمند لمبا کیا کہ جو کوئی وہاں تھا اسکو بھی رلایا اور جسنے پوچھا تھا کہ پر کیوں اکھیڑتا ہے وہ تو بیجواب پشیمان ہو کے بہت ہی رونے لگا کہ میں نے کیسی فضولی کی اور کیوں پوچھا اس سے یہ بیچارہ خود غم سے بھرا تھا میں نے کیوں اسکو بھڑکا دیا اور طاؤس کی آنکھ سے پانی خاک پر ٹپکتا تھا اور اسکے اشک سہمناک سے خاک کیچڑ ہوئی جاتی تھی سہمناک سے یہ اشارہ ہے کہ ڈرتا تھا نہ معلوم اسکی گریہ و درد سے کیا ہو جاوے اس لیے کہ جو گریہ سچا ہے وہ جانوں پر اثر کرتا ہے اور جان کیا چرخ و عرش کو رلاتا ہے اور جو گریہ جھوٹا ہے اسمیں شورش نہیں ہوتی دیو اسکے رونے سے اس رونے پر ہنستا ہے خوب جان تو عقل و دل دونوں بیگمان عرشی ہیں اور بیحجاب نور عرش سے ہی انکی زندگی ہے

اس بیان میں کہ عقل و روح عالم علوی سے یہاں مقید ہوئے ہیں

قولہ ہمچو ہاروت و چو ماروت آن دو پاک ٭ بستہ اند اینجا بچاہ سہمناک ٭ عالم سفلے و شہوانے درند ٭ اندرین چہ گشتہ اند از جرم بند ٭ سحر و ضد سحر را بے اختیار ٭ زین دو آموزند نیکان و شرار ٭ لیک اول پند بدہندش کہ ہین ٭ سحر را از ما میاموز و مچین ٭ تا بیاموزیم این سحر اے فلان ٭ از برای ابتلا و امتحان ٭ کامتحان را شرط باید اختیار ٭ اختیارے نبود بے اقتدار ٭ میلہا ہمچون سگان خفتہ اند ٭ اندر ایشان خیر و شر بنہفتہ اند ٭ چونکہ قدرت نیست خفتند

این رده ❊ هیچ هیزم پاره او تن زده ❊ تا که مرداری در آید در میان ❊ نفخ صور حرص کوبد بر سگان ❊ چون دران کوچه خری مردار شد ❊ صد سگ خفته بدان بیدار شد ❊ حرصهای رفته اندر کتم غیب ❊ تاختن آورد سر بر زد ز جیب ❊ مو بموی هر سگی دندان شده ❊ وز برای حیله دم جنبان شده ❊ نیم زیرش حیله و بالا غضب ❊ چون ضعیف آتش که او یابد حطب ❊ شعله شعله میرسد از لامکان ❊ میرود دود و لهب تا آسمان ❊ صد چنین سگ اندرین تن خفته اند ❊ چون شکاری نیست شان بنهفته اند ❊ یا چو بازان دیده دوخته ❊ در حجاب از عشق صیدی سوخته ❊ تا کله بر داری و بیند شکار ❊ انگهان سازد طواف کوهسار ❊ شهوت رنجور ساکن می شود ❊ خاطر او سوی صحت میرود ❊ چون به بیند نان و سیب و خربزه ❊ در مصاف آید مزه خوف بزه ❊ در بود صبار دیدان سود اوست ❊ وان تهیج طبع سستش را نکوست ❊ ور نباشد صبر پس نادیده به ❊ تیر دور اولی ز مرد بے زره ❊ باز گرد و کن حکایت را تمام ❊ تا چه گفت اندر جوابش والسلام ❊ **اللغات** حطب بالفتحتین هیزم سوختنی لهب هندی لپیٹ بزه بالفتحتین گناه و بدلا تهیج بروزن تامل گرد و غبار و هوا هاروت ماروت نام دو فرشته معروف که قصه ان کا زہرہ پر فریفتہ ہونے اور چاہ بابل میں قید ہونے کا مشہور ہے **المعنی** فرماتے ہیں عقل و دل جو ہم نے کہا کہ عرشی ہیں عرشی تو ہیں مگر ایسے جیسے ہاروت ماروت یہ دونوں فرشتے پاک یہاں چاہ سمناک میں مقید ہیں کہ اس عالم علوی پاک سے اس عالم سفلی شہوانی میں اپنے جرم سے قید ہوئے ہیں اب سحر و فتنہ سحر کو ان دونوں سے نیک و شر یہ دونوں بے اختیار سیکھتے ہیں ضد سحر وہ جس سے سحر دفع ہو اول تو یہ اس سیکھنے والے کو نصیحت کرتے ہیں کہ خبردار ہو سحر ہم سے مت سیکھ اور مت ڈھونڈھ تا یہ سحر ہم تجھکو فلان واسطے امتحان و آزمائش کے سکھائیں کہ تو آزمائش و امتحان میں پڑے کس واسطے کہ شرط امتحان کی یہ ہی کہ اختیار ہونا چاہیئے اور اختیار تجھکو بے اقتدار کے نہیں ہی پھر اختیار و اقتدار کیونکر پیدا کرتا ہے یہ رغبت و خواہشین ایسی ہین جیسے سوتے کتے اور ان میں خیر و شر چھپی ہوئی ہین پس جب تک تجھکو قدرت نہین ہی میل و خواہش خفتہ ہین جیسے لکڑی کی چھپٹیان اور خاموش ہین اس انتظار مین کہ کوئی مردار ہمکو ملجائے جب مردار ملے تو حرص ان کتون پر نفخ صور کا صدمہ پہونچائے کہ مردے سے زندہ کردے پھر جب کوئی خر اس کوچہ میں مردار ہوا یعنے دنیا کی رغبتون میں آلودہ ہیں سیکڑون کتے سوتے جاگ گئے اور وہ حرصین جو پردہ غیب میں چھپی تھین سب دوڑ پڑین اور سب نے اسکے گریبان سے سر نکالا اب بال بال ان کتون کے دندان ہو گئے اسکے جھنجھوڑنے کو مگر بالفعل حیلے کی وجہ سے دم ہلا رہے ہین تا ہم سے خوب رغبت کرے نیچے تو ہمین حیلہ ڈر اور اوپر غضب اور وہ حیلے ایسے اسکو لپٹے ہوئے ہین جیسے مدھی آگ کہ سوکھی لکڑی پا کے اسکو لپٹتی ہی اب شعلے کے شعلے لامکان سے چلے آتے جنکا دھوان اور جنکی لپیٹ آسمان تک جاتی ہی پس فرماتے ہین

لا ایسے سیکڑون تیر اس تن مین سوئے ہین بالفعل شکار نہین پاتے چھپے ہوے ہین یا بازہین کہ آنکھین سی ہوئی اور اسی حجاب چشم مین عشق شکار سے جلے ہوے کہ جہان ٹوپی اٹھائی اور شکار دیکھا پھر دیکھو کیسے کوہ سا ہین اور جیسے اسکے طوات یا جیسے خواہش واشتہا بیمار کی رک جاتی ہو اور دل اسکا صحت کی طرف جاتا ہی کہ صحت ہو جائے اور جب وہ نان وسیب وخربزہ دیکھتا ہی تو انکے مزے اور اسکے تناول مین جو انکا کھا لینا ہی لڑائی پڑ جاتی ہی پس اگر بیمار صابر ہی یعنے اشتہا اسکی جاتی رہے تو اسکو انکا دیکھنا مفید ہی اس لیے کہ اس کی طبع سست مین جنبش واٹھان پیدا ہوئی ایسے شخص کے واسطے خوب ہی اور جو مریض بیصبر ہی تو اسکا دیکھنا ہی اچھا نہین اسواسطے کہ جو شخص زرہ نہین پہنے ہی اس سے تیر کا دور رہنا ہی اچھا ہی آپ فرماتے ہین ان باتون سے لوٹ اور جو حکایت شروع کی تھی اسکو تمام کر کہ طاؤس نے جواب مین کیا کہا والسلام

جواب دینا طاؤس کا مرد حکیم کو

قولہ بشنو اکنون تو ز طاؤس آن جواب ٭ تا بدانی ہر نکوئی را خطاب ٭ چون ز گریہ فارغ آمد گفت او ٭ کہ تو مستی رنگ و بوے را گرو ٭ آن نمی بینی کہ ہر سو صد بلا ٭ سوے من آید پے این بالہا ٭ اے بسا صیاد بے رحمت مدام ٭ بہر این پرہا نہد ہر سو سے دام ٭ چند تیر انداز بہر بالہا ٭ تیر سوے من کشد اندر ہوا ٭ چون ندارم زور ضبط خویشتن ٭ زین قضا وزین بلا وزین فتن ٭ آن بہ آید کہ شوم زشت وکریہ ٭ تا بدم ایمن درین کہسار وتیہ ٭ برکنم پرہاے خود را یک بیک ٭ تا نیندازد بدام ہر کلک ٭ نزد من جان بہتر از بال ویر است ٭ جان بماند باقی و تن ابتر است ٭ این سلاح عجب من شد ای فتا ٭ عجب آمد معجبان را صد بلا ٭ اللغات کلک شوم ونامبارک عجب بالضم غرور معجب بالضم مغرور المعنی آپ سن طاؤس کا وہ جواب تا تجھے خوبی ہر خطاب کی جان جائے کہ جب وہ گریہ سے فارغ ہوا تو اسنے اس سے کہا کہ تو رنگ وبو کا گرفتار ہی یہ نہین دیکھتا کہ ہر طرف سے بلائین میری جانب ان پرون ہی کی بدولت آتی ہین اکثر شکاری بے رحمت ہمیشہ انھین پرون کے واسطے جال لگاتے ہین اور تیر انداز انھین بازوون کو تاک کے جب مین ہوا پر ہوتا ہون تیر کھینچتے ہین پھر جب مین زور اپنی حفاظت کا نہین رکھتا کہ اس قضا اور اس بلا اور ان فتنون سے بچون تو بہتر یہی ہی کہ بدصورت ومکروہ ہو جاؤن تا اس کہسار وجنگل مین محفوظ رہون اسی واسطے مین اپنا ایک ایک پر نوچتا ہون تا یہ مجھکو ہر شوم نامبارک کے جال مین نہ ڈالین میرے نزدیک بال وپر سے جان بہتر ہی اس لیے کہ جان باقی چیز ہی اور یہ ابتر ہین یہ پر میرے غرور کے اے جوان ہتھیار ہین اور غرور مغرورون کی جان کی سیکڑون طرح کی بلا

اس بیان مین کہ ہنر وزیرکے بھی پر طاؤس کی طرح آفت ہین

قوله پس ہنر آمد ہلاکت خام را ٭ کز پئے دانہ نہ بیند دام را ٭ اختیار آن را نکو باشد کہ او ٭ مالک خود باشد اندر اتقوا ٭
چون نباشد حفظ و تقوی زینہار ٭ دور کن آلت بینداز اختیار ٭ جلوہ گاہ و اختیارم این پر است ٭ بر کنم پر را کہ در قصد
سر است ٭ نیست انگارد پر خود را صبور ٭ تا پرش در نفگند در شر و شور ٭ پس زیانش نیست ہرگز پر مکن ٭ گر رسد تیر
بہ پیش آرد مجن ٭ لیک بر من پر زیبا دشمنیست ٭ چونکہ از جلوہ گری صبرم نیست ٭ گر بدی صبر و حفاظم راہبر ٭
بر فزودے اختیارم کر و فر ٭ ہمچو طفلم یا چو مست اندر فتن ٭ نیست لائق تیغ اندر دست من ٭ گر مرا عقلے بدی و منتہی ٭
تیغ اندر دست من بودی بہی ٭ عقل باید نور دہ چون آفتاب ٭ تا زند تیغے کہ نبود جز صواب ٭ **اللغات** صبور
بفتح نہایت صبر کرنے والا مجن بکسر سپر مترجم کہتے ہیں **المعنی** فرماتے ہیں اکثر عقل و ہنر ایسے ہوتے ہیں کہ خام
آدمی کو ہلاکت میں ڈالتے کہ وہ دانے کی حرص سے دام کو نہیں دیکھتا بے اختیار پھنس جاتا ہے اختیار اسکے واسطے
اچھا ہے جو مالک اپنے نفس کا ہو رہا حکم اتقوا میں جیساکہ فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ اے ایمان والو بچو
تم اللہ تعالی سے جیساکہ حق اُس سے بچنے کا ہے اور جب حفظ و تقوی نہیں ہے تو خبردار سارے آلے اور اختیار
دور کردے میری جلوہ گاہ اختیار کے یہی پر ہیں اور میرے سر کھونے کا قصد کر رہے ہیں اسی سبب سے میں انکو
اکھیڑتا ہوں اور جو آدمی صابر ہو وہ اپنے پرون کو اگر ہوں تو بھی نیست و معدوم جانتا ہے تا اُسکو شر و شور میں نہ
ڈالیں پس اُسکے لیے نقصان نہیں وہ کبھی نہ اکھیڑے اسواسطے کہ اُسکے پاس سپر ہے اگر اُسپر کوئی تیر آئیگا تو وہ سپر سامنے
کر دیگا لیکن مجھپر تو یہ پر دنیا کے نہایت ہی دشمن ہیں جبکہ مجھکو انکی جلوہ گری سے ذرا صبر نہیں ہے ہاں اگر مجھکو صبر ہوتا اور
حفاظت میری راہبر ہوتی تو دیکھتے اختیار میرا کیسے کر و فر نکلے بڑھاتا میں ایک طفل نادان یا مست ہوں کہ وہ بھی
لا یعقل ہوتا ہے ان فتنوں میں اور تیغ لائق میرے ہاتھ میں نہیں ہے جو مراد عقل سے ہے اگر میری عقل گھر کنے بچھر کھینچنے والی
ہوتی تو میرے ہاتھ میں فتح و ظفر کی تیغ ہوتی عقل ایسی چاہیئے کہ مثل آفتاب کے نور بخش ہو تو جب تیغ لگائے
صواب ہی ہو نہ خطا **قوله** چون ندارم عقل تابان و صلاح ٭ پس چرا در چاہ نندازم سلاح ٭ در چہ اندازم کنون تیغ و مجن ٭
کین سلاح خصم من خواہد شدن ٭ چون ندارم زور یاری و سند ٭ تیغ او بستاند و بر من زند ٭ رغم این نفس وقیحہ
خوے را ٭ کہ نپوشد رو خراشد روے را ٭ تا شود کم این جمال و این کمال ٭ چون نماند رو کم افتم در وبال ٭ چون بدین
نیت خراشم بزہ نیست ٭ کہ بزخم این روی را پوشیدہ نیست ٭ گر دلم خوے ستیزی داشتی ٭ روے خوبم جز صفا
نفراشتی ٭ چون ندیدم زور و فرہنگ و صلاح ٭ خصم دیدم زود بشکستم سلاح ٭ تا نگردد تیغ من او را کمال ٭ تا نگردد
خنجرم بر من وبال ٭ میگریزم تا رگم جنبان بود ٭ کے فرار از خویشتن آسان بود ٭ آنکہ از غیری بود او را فرار ٭ چون ازو
بربید او گیرد قرار ٭ من کہ خصمم ہم منم اندر گریز ٭ تا ابد کار من آمد خیز خیز ٭ نے بہندست ایمن و نے در ختن ٭ آنکہ خصم
اوست سایہ خویشتن ٭ **اللغات** سند بفتحتین تکیہ و تکیہ گاہ و پیچھ بفتح بے ترجم رباط بفتح مسافر خانہ

بتائید صدر فرمایا کہ سبب عقل روشن و مصلحے میری نہین ہو تو مین اپنے ہتھیار چاہ مین کیون نہ ڈال دون کس کام کے ہین
ضرور ہی کہ اس تیغ و سپر کو چاہ مین ڈال دون کہ یہ ہتھیار میرے میرے دشمن کے ہتھ یا نہ ہو جائین کیونکہ جب مجھکو
نہ رہیگی یار کا نہ کوئی سند و بھروسا بیشک وہ تیغ میری مجھسے چھین لیگا اور مجھی پر لگائیگا بس برخلاف اس نفس
بے شرم خو کے مین اپنا منہ تو چ تو چ کے اس سے چھپاتا ہون کہ اگر مین نہ نوچونگا تو یہ نوچیگا اس جب میرے خود نوچ
نوچ کے اپنا یہ جمال و کمال نہین رکھونگا تو وہ کیا نوچیگا اور مین اسکے وبال سے بچ جاونگا اور ہرگاہ اس نیت سے نوچونگا
تو کچھ گناہ نہین ہو اسلیے کہ اس زخم سے منہ اپنا دشمن سے چھپاتا ہون نہ ناشکری سے اگر دل میرا عادت کسی ستیز
کی رکھتا ہوتا تو میری یہ صورت خوب اپنے حق مین صفا ہی بڑھاتی آپ جو مین نے دیکھا کہ نہ دور ہے نہ عقل ہے
نہ صلاح اور دشمن سر پر موجود تو مین نے اپنے ہتھیار توڑ ڈالے تا میری تیغ اسکے لیے کمال نہو جائے اور میرا
خنجر میرے لیے وبال نہ بنے آپ مین اس لیے بھاگتا ہون تا رگ سست میری حرکت کرے جوش و ولولہ
عشق کا پیدا ہو اور بھاگنا میرا اپنے ہی آپ سے ہی جو آسان کام نہین اس لیے کہ جو غیر سے بھاگتا ہی جب اس سے
الگ ہو جاتا ہی قرار پاتا ہی اور مین کہ خود ہی اپنا دشمن ہون اور خود ہی آپ سے بھاگتا ہون میرا کام تو ابد تک
خیز ہی خیز ہی یعنے ہر وقت بھاگ بھاگ مجھسا شخص تو نہ ہندوستان مین بچنت ہو نہ یمن مین کہین بھاگ کے
جائے اسواسطے کہ جسکا اپنا سایہ دشمن ہو وہ کیسے بچنت ہو سکتا ہی

اُس بیخود کی صفت مین کہ بقاے حق مین فانی ہوا ہی

قولہ چون فنائش از فقر پیرایہ شود ✿ او محمد وار بے سایہ شود ✿ فقر فخری در فنا پیرایہ شد ✿ چون زبانہ شمع او بے
سایہ شد ✿ شمع شد جملہ زبانہ پا و سر ✿ سایہ را نبود بگرد او گذر ✿ موم از خویش و ز سایہ در گریخت ✿ در شعاع از بہر
آنکہ شمع ریخت ✿ گفت از بہر فنایت ریختم ✿ گفت من ہم در فنا بگریختم ✿ این شعاع فانی آمد مفترض ✿ نے شعاع شمع
باقی فی عرض ✿ شمع چون در نار کلے شد فنا ✿ نے اثر بینی ز شمع و نی ضیا ✿ ہست اندر دفع ظلمت آشکار ✿ آتشے
صورت بموے پایدار ✿ برخلاف موم شمع جسم کان ✿ تا شود کم گردد افزون نور آن ✿ این شعاع باقی و آن فانیست ✿
شمع جان را شعلہ ربانیست ✿ آن زبانہ آتشے چون نور بود ✿ سایۂ فانی شدن زو دور بود ✿ ابر را سایہ بیفتد
بر زمین ✿ ماہ را سایہ نباشد ہمنشین ✿ بیخودے بے ابریست ای نیک خواہ ✿ باشی اندر بیخودی چون قرص ماہ ✿
باز چون ابرے بیاید راندہ ✿ رفت نور از مہ خیالی ماندہ ✿ از حجاب ابر نورش شد ضعیف ✿ کم ز ماہ نو شد
آن بدر شریف ✿ اللغات مفترض فرض کردہ شدہ شمع بفتحتین موم و بسکون میم بھی موم یا بیخ کی مجازا
بمعرف فارسیان المعنی جب فقیر کا فقر سے فنا لباس ہو جاتا ہی اور اس سے آراستہ ہو گئی پیرا ہو
[illegible] صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی طرح بے سایہ ہو جاتا ہی او سیرا یا اور حدیث بھی فرمایا ہی الفقر فخری [illegible]

مقام فنا کا بھی پیرایہ ہے اور جیسے شمع کا شعلہ اسکا بھی سایہ نہیں ہے اس لیے کہ شمع سر سے پاؤں تک بالکل شعلہ ہے
پھر سایے کا گذر اُسکے کیسے گذر ہو شمع اصل میں موم ہے اور موم آپ سے اور اپنے سایے دونوں سے شعاع میں بھاگا
چنانچہ اُس سے شمع ڈھالی گئی کہ وہ شعاع میں پڑا جب شمع سے کہا کہ تجھکو فنا کے واسطے میں نے ڈھالا ہے اسنے
کہا میں بھی فنا میں بھاگی ہوں مگر جس شعاع میں یہ بھاگی ہے وہ فانی و فرضی ہے نہ شعاع شمع باقی کی جو بے عرض ہے
اور قائم بالغیر نہیں جیسے کہ شمع کی شعاع کس واسطے کہ جب شمع آگ میں بالکل فنا ہو جاتی ہے تو پھر نہ اثر شمع کا رہتا ہے
نہ اُس کی روشنی رہتی ہے ظاہر ہے کہ شمع دفع ظلمت کا کرتی ہے یہی اُسکا اثر ہے کہ ایک آتشی صورت ہے موم سے
قائم برخلاف موم شمع جسم کے کہ جس قدر کم ہوتی ہے اُسی قدر نور اُس سے بڑھتا ہے بس یہ شعاع باقی ہے اور
وہ فانی ہے یہ شمع جان کی ہے اسکا شعلہ ربانی ہے اور جو کہ وہ شعلہ آتشی ربانی نور ہے لہذا سایہ فانی ہونے کا اُس
سے دور ہے اُسکو فنا نہیں دیکھو ابر کا سایہ زمین پر پڑتا ہے لیکن ماہ کا ہمنشین نہیں ہوتا وہ بے سایہ ہے لاجرم
اے نیکخواہ خودی تیری ایک ابر ہے اور بیخودی بے ابری تو بیخودی میں ایسا ہے جیسے قرص ماہ اور جب
یہ ابر ساندہ خودی کا آگیا نور جاتا رہا ماہ کا ایک خیال ہی خیال رہگیا اس ابر خودی کے حجاب سے نور
اُسکا ایسا ضعیف ہو گیا کہ وہ بدر شریف ماہ نو سے بھی کم ہو گیا **قوله** این خیالی می نماید زابر و گرد ۞ ابر تن مارا
خیال اندیش کرد ۞ لطف مہ بنگر که اینہم لطف اوست ۞ که بگفت این ابرہا مارا عدوست ۞ مہ فراغت دارد
از ابر و غبار ۞ بر فراز چرخ دارد مہ مدار ۞ ابر مارا شد عدو خصم جان ۞ که کند مہ را ز چشم ما نہان ۞ حور لا این پرده
زالے می کند ۞ بدر را کم از ہلالے می کند ۞ ماہ مارا در کنار عز نشاند ۞ دشمن مارا عدوے خویش خواند ۞ ابر را تاب
اگر ہست از مہ ست ۞ ہر که مہ خواند ابر را او گمرہ است ۞ نور مہ بر ابر چون منزل شده است ۞ روے تاریکش
ز مہ مبدل شده است ۞ گرچہ ہمرنگ مہ ست و دولت ست ۞ اندر ابر آن نور مہ عاریت ست ۞ در قیامت مہر
مہ معزول شد ۞ چشم در اصل ضیا مشغول شد ۞ تا بداند ملک را و مستعار ۞ وین رباط فانی از دار القرار ۞ دایہ
عاریت بود روزے سہ چار ۞ مادر ما را تو گیر اندر کنار ۞ پر من ابر ست و پرده است و کثیف ۞ ز انعکاس
لطف حق شد او لطیف ۞ بر کنم پر را و حسنش را ز راه ۞ تا ببینم حسن مہ را ہم ز راه ۞ من نخواہم دایہ مادر خوشتر ست ۞
موسیم من دایہ من مادر ست ۞ **اللغات** عز بالضم روشنی رباط مسافرخانہ انعکاس عکس قبول کرنا **المعنے**
یعنے جب وہ بدر ہلال سے بھی کم رہگیا تو اب خیال سا معلوم ہونے لگا جیسا کہ خیال ماہ نو کا چاند دیکھنے کے
وقت نظر کے سامنے آجاتا ہے اور یہ اُس ابر و گرد کی بدولت ہوا جو ہمارا تن ہے اسنے ہمکو چاند سے چھڑا کے خیال اندیش
کر دیا اور دیکھو ماہ کا لطف کیسا کہ اُسنے بمقتضاے لطف ہمکو جتا دیا کہ یہ ابر میرا دشمن ہے اگر اسکی طرف ملتفت
ہوگا مجھکو نہیں پائیگا ہم نے اس لطف کی بھی قدر نہیں جانی ہر چند ماہ کا اس ابر و غبار سے کچھ بگاڑ نہیں ہمارا ہی بگاڑ ہے

ماہ تو اپنا مدار رہ جائے قرار چرخ پر رکھتا ہی جہان یہ ابر و غبار ہو وہ پیچ کب سکتے ہین یہ ابر تو ہمارا ہی دشمن اور خصم جان کا ہی کہ ماہ کو ہماری آنکھ سے چھپا لیتا ہی یہ وہ پردہ ہی کہ حور جیسی حسین و نورانی کو اوس نے چھپا سے بدتر اور بدر کو ہلال سے کمتر کر دیتا ہی ماہ کے تو یہ احسان کہ اُس نے ہمکو روشنی دے کے بغل مین چھپا لیا اور جو ہمارا دشمن ہو اُسکو اپنا دشمن کہا آپ اس ابر کو جو تن ہی تو کچھ چمک دمک ہی ماہ ہی سے ہی کہ وہ روح ہی پھر جو کوئی اس ابر کو ماہ کہے وہ گمراہ ہی جیسے کہ حسینون کو ظاہر مین مہر و ماہ کہتے ہین نہین اسی ماہ کا نور اس ابر پر اترا ہی کہ اس کی صورت تاریک بدل کے ماہ کی سی ہو گئی ہی آب اگرچہ یہ ابر ہمرنگ ماہ کا ہی اور دولت حسن والا کیا خود دولت ہی ہی مگر نور اُس کا عاریتی ہی جو ماہ سے پایا ہی اور اس ماہ کا نور بھی عاریتی کہ اسنے اصل ضیا سے جو قدیم ہی پایا ہی کس واسطے کہ جب اصل ضیا ظاہر ہو گی اور چشم مردم کی اس سے مشغول ہون گی تو ماہ و مہر دونون معزول ہو جا ئینگے جیسے کہ قیامت کو تو پھر کوئی جان سے لمن الملک کیا ہی اور مستعار کیا ہی یہ نور مہر و ماہ کا اس اصل ضیا سے مستعار تھا اور معلوم ہو جاے گا کہ دنیا مسافرخانہ تھا اور دار القرار یہی ہی جیسے دایہ دنیا کی دو چار روز کے واسطے عاریتی ہی بس لے مادر مہربان جو مراد آخرت سے ہی تو اپنی آغوش مین مجھکو لے دایہ دنیا کو اس نظر سے کہا کہ اس مین پیدا ہوا ہی اور چند روز اس کی آغوش مین رہا بعد مرلے کے آخرت مین پیدا ہوگا اور وہان ہمیشہ ہمیشہ رہیگا جیسے مان کے پاس بچہ ہمیشہ رہتا ہی پھر طاؤس کی طرف سے فرماتے ہین کہتا ہی میرے پر بھی ابر ہین اور پردہ کشین انپر عکس لطف حق کا پڑا ہی جو ایسے ہو رہے ہین اس لیے ان پرون کو اور انکے حسن کو اپنی راہ سے دور کرتا ہون تا حسن ماہ کا ماہ سے دیکھون پردے سے کیون دیکھون مین دایہ کو نہین چاہتا مین مادر سے خوش ہون مین موسیٰ ہون میری دایہ بھی مادر ہی **نقل ہی** جب حضرت موسیٰ پیدا ہوے انکی مان نے فرعون کے خوف سے ایک تابوت مین انکو نیل مین بہا دیا اتفاقاً فرعون نے اُس تابوت کو نکلوایا اور حسب مرضی آسیہ کی انکا پرورش کرنا قرار پایا دایہ کی تلاش ہوئی تو انھین کی مان ملین اور یہی دایہ بن کے رہین

قولہ من نخواہم لطف حق از واسطہ ؛ کہ ہلاک خلق شد این رابطہ ؛ یا مگر ابرے بگیرد خوے ماہ ؛ تا نگردد او حجاب روے ماہ ؛ صورتش بنماید در وصف لاش ؛ ہمچو جسم انبیا و اولیا ؛ آن چنان ابرے نباشد پردہ در باشد یعنے سود مند ؛ آن چنان کاندر صباح روشنی ؛ قطرہ می بارید و بالا ابر نی ؛ معجزہ پیغمبری بود آن سقا ؛ گشت ابر از لطف ہمرنگ سما ؛ گشت ریزان قطرہ قطرہ از سما ؛ گفتہ آمد شرح آن در ماجرا ؛ بعد ابر و رفتہ از روے خوے ابر ؛ اینچنین گردد تن عاشق بصبر ؛ تن بود اما ستے

گر گذشت از دو گشته مبدل رفته از وی رنگ و بو ﴿ پر ز غیر ست و سر از بہر من ﴿ خانہ سمع و بصر استون
تن ﴿ جان فدا کردن براے صید غیر ﴿ کفر مطلق دان و نومیدی ز خیر ﴿ این شکر چون قند پیش طوطیان ﴿ بلکہ زہری
شو شو ایمن از زیان ﴿ تا پے احسنت و شاباش خطاب ﴿ خویشتن مردار کن پیش کلاب ﴿ پس خضر
کشتی براے آن شکست ﴿ تا کہ آن کشتی ز غاصب باز رست ﴿ فقر فخری بہر آن آمد سنی ﴿
تا ز طماعان گریزم در غنی ﴿ گنجہا را در خرابی زان نہند ﴿ تا ز حرص اہل عمران وارہند ﴿ پے نتابی کند رو خلوت
گزین ﴿ تا نگردی جملہ خرج آن و این ﴿ زانکہ تو ہم لقمہ ہم لقمہ خوار ﴿ آکل و ماکول ای جان ہوشدار ﴿

اللغات سقا پانی پلانے والا احسنت کلمہ تحسین کلاب سگ غاصب چھیننے والا اطماع
لالچی عمران بالکسر آبادی آکل خورندہ ماکول خوردنی **المعنی** اوپر جو کہا ہی مجھکو دایہ سے مادر خوشتر ہی
موافق اسی کے یہ قول بھی ہی کہ مین لطف حق کا کسی کے واسطے سے نہین چاہتا اسواسطے کہ یہ
رابطہ جو تن کا ہی یہی باعث ہلاک خلق کا ہوا ہی ہان اُس صورت مین کہ یہ ابر خو ماہ کی پکڑے مثل ماہ
کے روشن ہو جائے تا حجاب روے ماہ کا نہو صورت تو اُسکی معلوم ہو لیکن ہو وصف لا مین یعنے ظاہر
تو جسم معلوم ہو مگر بحقیقت نیست و نفی ہو جیسے جسم انبیا و اولیا کا کہ ایسا ابر پردہ ڈالنے والا نہین ہوتا بلکہ
پردہ در اور سود مند ہوتا ہی جیسے کہ ایک روز صبح کی روشنی مین قطرے تو برستے تھے اور آسمان پر
ابر نہین معلوم ہوتا تھا وہ قطرہ باری وسقا حضرت پیغمبر صلعم کے معجزے سے تھی کہ ابر لطف سے ہم رنگ
آسمان کا ہو گیا یعنے ایسا لطیف جیسے آسمان کہ جنہین ہر آسمان کے ستارے معلوم ہوتے ہین حتی کہ فلک
ہشتم تھا مگر قطرے بلندی سے گر رہے تھے چنانچہ اسکا بیان پہلے جو گذر گیا اُس مین ہم نے کیا ہی
یعنے دفتر اول مین کہ ایک صحابی کو آپ دفن کرنے گئے تھے جب واپس آئے حضرت عائشہ رض
آپکے کپڑے دیکھتی تھین کہ نم دیدہ کیون نہین ہوے اور شرح ذکر اُسکا اُس دفتر مین ہی یہان ماجرا سے
اُسی کا اشارہ ہی کہ ابر تو تھا لیکن خوے ابر جو غلظت و کثافت ہی نہ تھی پس عاشق کا تن بھی صبر سے ایسا ہی
لطیف ہو جاتا ہی اگرچہ ہی تو وہ تن لیکن صفت تن کی اُس سے جاتی رہتی ہی اور وہ بدل جاتا ہی کوئی رنگ
و بو تن کی اُس مین نہین رہتی پر تو میرے غیر کے واسطے ہین اور سر میرا میرے لیے اور ستون تن کا خانہ
سمع و بصر کے لیے پھر اپنی جان کو غیر کے شکار مین فدا کرنا محض کفر و مطلق ناامیدی خیر سے ہی کبھی خیر
اُسکو نصیب نہوگی اور خبردار طوطیون شکر خا کا قند مت بننے یعنے کسی ممدوح مدح پسند کا مداح مت ہو بلکہ
اُنکے واسطے تو زہر ہو جا تو زیان دنیوی و اخروی سے محفوظ ہو جائے نہ واسطے تحسین و تعریف کے
اگر کوئی احسنت کہے اور کوئی شاباش کا خطاب کرے کسی کتے کے سامنے آپکو مردار مت بنا

لوگویا آخضرت نے کشتی میں جوان کی اسی واسطے توڑی تھی کہ اس بادشاہ ظالم کے سبب سے بچی رہے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو فقر کو اپنا فخر کہا ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا کے بادشاہ ان کو چھوڑ کے وہ
جو غنی ہیں اسکی طرف جا گیں یہ خیال کر رہے ہیں وہاں جو مانع ہیں تو منقطع ہو تو منقطع ہیں آبادی سے
لوگوں کی حرص سے بچے رہیں آپ ان کو خواب کی سکتا ہے تو جاگ رہے ہیں بیٹھ رہنا یا اکل جو آن وہاں کا نہ
بنجانے آن وہ مرے کے مشائخ اپنے خاک و کرم کو رہیں اس سے جو آن کو فقیری ہو اور لقمہ جو اس کی آکل بھی اور
ماکول بھی بس اور جہان میں اچھی طرح اپنے ہوش ٹھکانے رکھے

اس بیان میں کہ سوا خدای تعالی کے سب آکل و ماکول ہیں

قولہ مرغکی اندر شکار کرم بود ؛ گربہ فرصت یافت او را در ربود ؛ آکل و ماکول بود و بیخبر ؛ در شکار خود ز صیادی
دگر ؛ دزد گرچہ در شکار کالہ است ؛ شحنہ با خصمانش در دنبالہ است ؛ عقل او مشغول رخت و قفل
و در ؛ غافلست از شحنہ و آہ سحر ؛ او چنان غرق ہست در سودای خود ؛ غافل ہست از طالب و جویای
خود ؛ گر حشیش آب زلالے می خورد ؛ معدۂ حیوانش در پے می چرد ؛ آکل و ماکول آمد آن گیاہ ؛ ہمچنین
ہر ہستی غیر الہ ؛ وہو یطعمکم ولا یطعم چو اوست ؛ نیست حق ماکول و آکل لحم و پوست ؛ آکل و ماکول کے ایمن
بود ؛ ز آکلے کاندر کمین ساکن بود ؛ امن ماکولان جذوب ماتمست ؛ رو بدان درگاہ کان لا یطعم ہست ؛ ہر خیالی
را خیالی می خورد ؛ فکر آن فکر دگر را می چرد ؛ تو نتانے کز خیالی وارہے ؛ یا بخسپی تا از آن بیرون جہی ؛
فکر زنبورست و آن خواب تو آب ؛ چون شوی بیدار باز آید ذباب ؛ چند زنبور خیالی در پرد ؛ میکشد
این سو و آن سو می برد ؛ کمترین آکلانست این خیال ؛ وان دگرہا را شناسد ذوالجلال ؛ ہین گریز از
جوق اکال غلیظ ؛ سوے او کہ گفت ما ایم حفیظ ؛ اللغات اکال بصیغہ مبالغہ بسیار خورندہ جذوب
کشندہ ذباب مگس المعنی ایک مرغ ایک کیڑے کے شکار میں مشغول تھا ناگہان بلی آئی اور فرصت
پا کے مرغ کو لیگئی یہ مرغ آکل و ماکول تھا اور اپنے شکار میں ایسا مشغول کہ دوسرے صیاد سے
بیخبر تھا کہ میری بھی تاک میں کوئی ہے ایسے ہی چور اگرچہ اسباب کے شکار کرنے کی تاک میں ہے لیکن نہیں
جانتا کہ شحنہ اسکے دشمنوں سمیت پیچھے لگا ہوا ہے چور کی عقل تو اس میں مشغول ہے کہ دروازے کا قفل
کیسے توڑوں کھولوں جو اسباب گھر کا ہاتھ آئے اور کوتوال سے اور آہ سحر سے غافل نہیں جانتا کہ
کوتوال میری فکر میں ہے اور اگر کسی کی آہ پڑ گئی تو جان سے جاتا رہوں گا وہ ایسا اپنے خبط میں ڈوبا ہوا ہے کہ
اپنے طالب و جویا کی کچھ خبر نہیں اگر گیاہ آب زلال کھاتی ہے تو وہ ادھر آب کھا رہی ہے ادھر معدہ
کسی حیوان کا اسکو چر رہا ہے بس گیاہ بھی آکل و ماکول ہوئی ایسے ہی سواے خدای تعالی کے ہر ایک

ہستی ہی مگر اُسکی ذات یطعم ولا یطعم ہی یعنے کھلاتا ہی تمکو اور نہین کھاتا ہی وہ نہ ماکول ہی نہ آکل کسی گوشت پوست کے آکل و ماکول تک مجوف ہو سکتے ہین اُس آکل سے جو انکی گھات مین لگا بیٹھا ہی بس جب سب آکل و ماکول ہین تو ماکولون کی اس کشمکش مین ہی یعنے پہلے ہی سے آپ کو مار کے اپنا ماتم کرے اور اُس درگاہ کی طرف رجوع کرے جو لا یطعم ہی ایسا ہی حال ہر خیال کا ہی کہ ایک خیال دوسرے خیال کو کھا لیتا ہی اور ایک فکر دوسری فکر کو چر لیتی ہی مثلاً ایک خیال یا فکر پیدا ہوئی اُسپر دوسرا خیال غالب پڑا پہلا خیال مٹ گیا اور فکر محو ہو گئی یہی اسکا کھانا چر لینا ہی تو خیال سے نہین چھوٹ سکتا ہی نہ بیداری مین نہ یہ کہ سو جائے تو چھوٹ جائے اور الگ ہو جائے فکر تو تیری ایسی ہی جیسے زنبور اور خواب ایسا جیسے پانی یا دریا کہ اکثر لوگ جب زنبور یا مگس عسل گھیرتی ہین تو پانی مین گھس جاتے ہین اور وہ اُنکے گرد ہوتی ہین جہان سر نکالا ڈنک مارنا شروع کیا ایسے ہی جہان تو جاگا وہی مکھیان پھر لوٹ کے آموجود ہوئین سے علے ہذا چند زنبور تیرے خیال کی اُڑ رہی ہین کہ تجھے کھینچے کھینچے پھرتی ہین کبھی ادھر لیجاتی ہین کبھی اُدھر اور یہ خیال تیرا کمترا کالون سے ہی یعنے خوردون سے اور جو بڑے بڑے اکال ہین انکو سواے ذوالجلال کے کوئی جانتا پہچانتا نہین آپ خبردار رہو اور اُن سخت اکالون غلیظ کے گروہ سے اُسکی طرف بھاگ جسنے فرمایا ہی کہ ہم تیرے حفیظ ہین اور محافظ **قولہ** یا بسوے آنکہ او این حفظ یافت ٭ گریزانے سوے آن حافظ شتافت ٭ دست را مسپار جز در دست پیر ٭ حق شدہ است آن دست او را دستگیر ٭ پیر عقلت کودکے خو کردہ است ٭ از جوار نفس کاندر پردہ است ٭ عقل کامل را قرین کن با خرد ٭ تاکہ باز آید خرد زان خوی بد ٭ چونکہ دست خود بدست او دہے ٭ پس ز دست آکلان بیرون جہے ٭ دست تو از اہل آن بیعت شود ٭ کہ ید اللہ فوق ایدیہم بود ٭ چونکہ دادی دست خود در دست پیر ٭ پیر حکمت کو حکیم است و خبیر ٭ کو نبی وقت خویش است اے مرید ٭ زانکہ از نور نبی آمد پدید ٭ در حدیبیہ شدہ حاضر بدین ٭ وان صحابہ بیعتے را ہم قرین ٭ پس ز دہ یار بشر آمدے ٭ ہمچو زر دہ دہے خالص شدے ٭ تا معیت راست آید زانکہ مرد ٭ با کسے جفت است کو را دوست کرد ٭ این جہان وآن جہان با او بود ٭ وین حدیث احمد خوش خو بود ٭ گفت المرء مع محبوبہ ٭ لایفک المرء من مطلوبہ ٭ ہر کجا دام است ودانہ کم نشین ٭ او زبون گیر از زبون گیران ببین ٭ تو زبونے یا زبون گیر اے عجب ٭ باش تو ترسان ولرزان در طلب ٭ آکل و ماکولے ای مرغ عجب ٭ ہم تو صیدے صید گیر اندر طلب ٭ حرص صیادی ز صید مغفلست ٭ میکند او دلبری دہ بیدلست ٭ بین ایدی خلفہم سدا مباش ٭ کہ نہ بینی خصم را وان خصم فاش ٭ **اللغات** جوار ہمسایہ وہمسایگی حدیبیہ بضم حا

و فتح دال و تشدید یاے ثانی نام موضع کہ مکّے سے دو کوس ہے مغفل بیخبر و غافل المغطی یا اسکی طرف دوڑ
جس نے یہ حفظ اُس سے پائی ہے اگر اُس حافظ کی طرف نہین دوڑ سکتا ہے اپنے ہاتھ کو سوا پیر کے اور کے
ہاتھ مین مت دے اسواسطے کہ اُسکے ہاتھ کا حق تعالیٰ دستگیر ہے تیری عقل اگرچہ پیر ہے لیکن نفس کی
ہمسایگی سے جو پردے مین چھپا ہے کودک خو ہو گئی ہے اب کسی کامل کی عقل کو اپنی خرد کی گھات مین
لگا تا تیری خرد خوے بد سے باز آئے خوب جان لے جب اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ مین دیدے گا
ضرور اگلون کے ہاتھ سے نکلجائیگا جب تو ہاتھ اپنا پیر کے ہاتھ مین دیدیگا تو ہاتھ تیرا ان اہل بیعت سے
ہوجائیگا جنکی شان مین ید اللہ فوق ایدیہم نازل ہے یعنے اللہ کا ہاتھ اُنکے ہاتھون پر ہے پھر فرماتے ہین جب کہ
ہاتھ اپنا پیر کے ہاتھ مین دے گا کہ وہ پیر حکمت ہے اور حکیم و خبیر اور اے مرید اپنے وقت کا وہ نبی ہے اس
سبب سے کہ وہ نور نبی سے ظاہر ہوا ہے تو یہ بیعت ایسی ہے جیسے حدیبیہ مین صحابہ بیعت دین کے لیے حاضر
ہوے تھے اور بیعت سے ہمقرین ہوے ایسے پیر کی بیعت سے تو بھی مثل دس یار بشر کے ہوجائیگا
اور مثل زر دہ دہی کے خالص و سرہ زر دہ دہی زر خالص و جید دس یار بشر ابوبکر عمر عثمان علی سعد
سعید ابو عبیدہ طلحہ زبیر عبدالرحمن یہی عشرہ مبشرہ قطعی جنتی ہین تا معیت تیری اُسکے ساتھ صادق آئے
کسواسطے کہ مرد اسکا جفت ہوتا ہے جس نے اسکو دوست بنایا ہے اس جہان مین اُسکے ساتھ ہے اُس
جہان مین بھی اُسکے ساتھ ہوگا چنانچہ حضرت احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ سے حدیث وارد ہے
جو شعر بعد مین منظوم ہے کہ ہر آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوتا ہے اور اپنے مطلوب سے جُدا نہین ہوتا
اب پیر کی تصریح فرماتے ہین کہ جہان جال لگا ہے اور دانہ جال مین بکھرا ہوا وہان مت بیٹھے جو مراد
مکار و دغاباز ون سے ہے جا جو زبون گیر ہین اُن زبون گیرون سے کسی کو دیکھ لے یعنے جو آپ کو بگاڑے
ہوے اور زبونی اختیار کیے ہوے ہین نہ طمطراق والے اور اے فلان عجب یہ کہ جو زبون گیر ہین آپکو
بگاڑے ہوے تو اُن سے زبون ہے اُن کو بُرا جانتا ہے اگر طلب پیر کی رکھتا ہے تو اُن سے لرزان
ترسان رہ تو ایک عجب مرغ آکل و ماکول ہے بس اس طلب مین کسی کا خود شکار بن اور کسی کو
شکار کر حرص بھی ایک شکاری ہے مگر صید مغفل کی شکاری جو اس سے بیخبر ہے اور آگاہ نہین
خوب دلیری اس مغفل کی کرتی ہے اور وہ بھی اس پر عاشق و بیدل بس تو اُن مین سے مت ہو
جنکی نسبت فرمایا ہے وجعلنا من بین ایدیہم سدًّا ومن خلفہم سدًّا اور کی ہم نے سامنے اُنکے دیوار اور
پیچھے اُنکے دیوار تا پس وپیش اُن کو نہ سوجھے اور اپنے دشمن کو نہ دیکھین حالانکہ دشمن اُن کا ظاہر
و فاش ہے **قولہ** توکم از مرغے مباش اندر نشید ؛ بین ایدے خلف عصفور بدید ؛

لم ز عصفورے ۞ بنگر آن ۞ بین ایدے خلف چون بیند عیان ۞ چون بہ نزد دانہ آید پیش و پس ۞ چند گرداند
سر و روآن نفس ۞ کاے عجب پیش و پسے صیاد ہست ۞ تا کشم از بیم او زین لقمہ دست ۞ تو ببین پس لقمہ
فجار را ۞ پیش بنگر یار را د جار را ۞ کہ ہلاکت دادشان بے آلتے ۞ او قرین تست در ہر حالتے ۞ حق شکنجہ
کرد و گرز و دست نیست ۞ پس بدان حق بے ید و حد داو ریست ۞ آنکہ مے گفتے اگر حق ہست کو ۞
در شکنجہ او مقر گشتی کہ ہو ۞ و انکہ مے گفت این بعید ست و عجیب ۞ اشک میراند و ہمے گفت القریب ۞

اللغات نشید بالفتح شعر پڑھنا اور آواز بلند کرنا اور راگ گانا عصفور بالضم گنجشک **المعنے**

اے پیر فرمایا کہ دشمن تو تیرا فاش ہے قطع نظر اسکے اُس مرغ سے تو گھٹ کے مست ہو کہ جہان اُسنے
نشید سُنی مثلاً سیٹی وغیرہ کسی صیاد کی بس گردن اُٹھا کے آگے پیچھے اپنے کسی چڑیا کو دیکھا کہ آیا یہ نشید
اسکی ہے یا اور کی ہے پھر تو کیا اُس چڑیا سے کم ہے دیکھ تو وہ کیسی آگے سے جو عیان ہے پیچھے کو دیکھتی ہے اور
جب وہ دانے کے پاس آتی ہے تو آگے پیچھے اُس وقت چند بار سر دو پھرا کے دیکھ لیتی ہے اُس
خیال سے کہ کیا عجب ہے کہ میرے آگے پیچھے کوئی صیاد نہو تا مین اُسکے خوف سے اس لقمے ہی سے
باز رہون اور ہاتھ روکون ایسے ہی تو بھی اپنے پس و پیش کو دیکھ کہ میرے پیچھے لقمہ فجار کا تو نہین لگا
ہوا ہے یعنے حرام اور سامنے یہ دیکھ کہ یہ لقمہ جو آگے میرے ہے قابل میرے ہی یار و ہمسایہ کے ہے
یا نہین جو جان پاک ہے جس کی غذا لقمہ حلال اُسواسطے کہ فجار کو اللہ تعالیٰ نے ہلاکت دی ہے بے آلتی
و بے سامانی سے اور جان ہر حالت مین تیری قرین و مصاحب ہے حق تعالیٰ نے اُنکو شکنجہ اور عذاب
کیا ہے اگرچہ وہ دست و پا سے بری ہے پس جان لے کہ وہ بیدست و حد کے حاکم ہے ہر عذاب کر سکتا ہے
اور وہ جو کہتا تھا کہ اگر حق ہے تو کہان ہے بتاؤ ہمارے لیے یہی زندگی دنیا کی ہے اور کچھ نہین جسوقت
اُسکے شکنجے مین پڑینگے تو اقرار کرینگے کہ بیشک حق ہین اور موجود ہے جیسا کہ فرمایا و لو ترے اذ وقفوا
علے ربہم قال الیس ہذا بالحق قالوا بلے و ربنا اور کبھی دیکھے گا تو اُنکو جو کھڑے کیے جائینگے اپنے رب کے
سامنے اور وہ پوچھے گا آیا یہ حق نہین ہے کہینگے بیشک ہے ہمکو قسم ہے اپنے پروردگار کی اور جو ان باتونکو
بعید و عجیب بتاتے تھے وہ روئین گے اور کہین گے کہ بعید و عجیب نہ تھین بلکہ صحیح و قریب کما قال
عز و جل و قالوا ان ہی الا حیوتنا الدنیا و ما نحن بمبعوثین اور کہتے ہین وہ نہین ہے یہ مگر فقط زندگی دنیا کی اور ہم
پھر نہین مبعوث و زندہ کیے جائینگے **قولہ** دل فراز از دام واجب دیدہ است ۞ دام تو خود بر پرت چفسیدہ است
بر کنم من بیخ این منحوس دام ۞ از پے کامے نباشم تلخکام ۞ در خور فہم تو گفتم این جواب ۞ فہم کن در جستجو سر بر متاب ۞
بگسل این حیلے کہ حرص است و حسد ۞ یاد کن سفے جیدہا حبل المسد ۞ آنکہ جز انکار حق کارش

نبود ✿ بر دحسرت عاقبت بے ہیچ سود ✿ در نگر احوال فرعون ثمود ✿ قوم لوط و قوم صالح قوم ہود ✿ حال نمرود ستمگر در نگر ✿ در مآل قوم نوح افگن نظر ✿ در نگر تو قصۂ شداد و عاد ✿ حسرت ایشان نگر یوم التناد ✿ تا بدانی حق سمیع است و علیم ✿ فارغ ست از ترس و پاک از باک و بیم ✿ این سخن را نیست پایان و فراغ ✿ اے خلیل حق چرا کشتی تو زاغ ✿ بہر فرمان حکمت فرمان چہ بود ✿ اندکی ز اسرار آن باید نمود ✿ اے لمعنے پھر قول طاؤس کا ہے میرا دل تو عالم بالا پر ہے اس نے ایک قسم دام واجب تعالے سے دیکھا ہے بین اس دام کا مرغ بنون گا تیرا جو دام ہے وہ کس کام کا کہ خود تیرے پرون پر چپکا ہوا ہے جو اڑنے نہین دیتا مین اس دام منحوس کی جڑ کھود کے پھینک دون گا اور ہرگز تلخکام نہوگا کہ یہ اونے ایک مقصد ہے اور وہ مقصد عالی کس یہ جواب مین نے تیری سمجھ کے لائق کہا ہے تو سمجھ اور اس کی جستجو سے منہ مت پھیر تو اس حرص و حسد کی رسی کو جو تیری گردن مین پڑی ہے توڑ ڈال در فے جیدہا حبل من مسد جو حق تعالے نے فرمایا ہے اسکو یاد کر کہ اسی حسد کے سبب سے ابولہب کی جورو رسی خرما کی گردن مین پڑی ہوئی کیسی دوزخ کی طرف کھینچی کر بہری جائیگی اور وہ جسکا کام سوائے انکار حق کے نہ تھا آخر حسرت ہی سے گیا اور کچھ فائدہ نہوا ذرا احوال فرعون و ثمود اور قوم لوط اور صالح اور قوم ہود کو غور کر اور ایسے ہی حال نمرود ظالم کا دیکھ اور قوم نوح کے انجام پر نظر کر اور قصہ شداد عاد کا دیکھ کہ یہ سب کیسی حسرت قیامت تک کو لیگئے تا تو جانے کہ حق تعالے سمیع و علیم ہے اور کسی سے ڈرتا نہین ترس و باک بیم سب سے پاک ہے آب فرماتے ہین کہ اس سخن کی تو پایان نہین نہ اس سے فراغ نکرا ہے خلیل بتاؤ تم نے زاغ کو کیون مارا موافق حکم کے اور اس حکم مین حکمت کیا تھی کچھ تھوڑا سا تو اس بھید سے ظاہر کرنا چاہیئے

بیان اس سبب کا کہ ابراہیمؑ نے زاغ کیون مارا اور اشارہ طمع کون سی صفت مذموم کا تھا

قولہ کاغ کاغ آن عرۂ زاغ سیاہ ✿ دائما باشد بدن را عمر خواہ ✿ ہمچو ابلیس از خداے پاک فرد ✿ تا قیامت عمر تن درخواست کرد ✿ گفت انظرنے الے یوم الجزا ✿ کاشکے گفتے کہ تب یا ربنا ✿ زندگی بے دوست جان فرسودن است ✿ مرگ حاضر غائب از حق بودن است ✿ عمر و مرگ این ہر دو باہم خوش بود ✿ بے خدا آب حیات آتش بود ✿ این ہم از تاثیر لعنت بود گو ✿ در چنان حضرت ہمی شد عمر جو ✿ از خدا غیر از خدا را خواستن ✿ ظن افزونیست کلے کاستن ✿ خاصہ عمرے غرق در بیگانگے ✿ در حضور شیر روبہ شانگے ✿ عمر بیشم دہ کہ تا پستر روم ✿ مہلم افزون دہ کہ تا کمتر شوم ✿ تا کہ لعنت را نشانہ او شود ✿ بد کسے باشد کہ لعنت جو بود ✿ عمر خوش در قرب جان پروردن ست ✿ عمر زاغ از بہر سرگین خوردن ست ✿

عمر بیشم دہ کہ تا کہ سے خورم ؛ دایم اینچہ دہ کہ بس بدگوہرم ؛ گرنہ کہ خوار ست آن گندہ دہان ؛ گو بدست کہ تا عیم تو دار ہان ؛ **اللغات** کاغ آواز زاغ مہل بفتحتین درنگ و آہستگی **اسے ملعنے** لیعنے یہ زاغ سیاہ کا نعرہ جو کاغ کاغ ہے ہمیشہ عمر بدن کا خدا سے خواہان ہے جیسے ابلیس نے خدا پاک فردسے قیامت تک کو عمر تن کی مانگی اور کہا انظرنے الے یوم یبعثون مہلت دے مجکو دن قیامت تک اور افسوس یہ کہتا تب یا ربنا تو بہ دے تو مجھکو اے رب میرے آمن لیے کہ بیدوست کے زندگی کرنا مفت جان کا گھٹنا کم کرنا ہے جو غائب حق سے ہے مرگ سے حاضر ہے وہ مردہ ہی ہے گو بظاہر زندہ ہے عمر بھی ہو اور مرگ بھی ہو دونون باہم اچھے اسواسطے کہ بعد مرگ کے خدا سے واصل ہوتا ہے اور بے خدا کے اگر آبحیات ہے تو آگ ہے ایذا دینے والا مگر یہ بھی اُسی لعنت کی تاثیر تھی کہ وہ ایسی بارگاہ ذوالجلال مین عمر کا خواستگار ہوا کس واسطے کہ خدا سے سوا خدا کے خواستگار رہونا کلی گھٹ جانے کو افزونی گمان کرتا ہے خصوص وہ عمر جو خدا سے بیگانگی وجدائی مین گذرے اور شیر کے حضور مین روبہ شانیان جتائے اے مکر و فریب اور اُسکے حاضر ناظر ہونے کا لحاظ نہ کرے بہت سی عمر مانگنے سے یہی غرض تو کہ سب کے پیچھے جاؤن اور بہت سی مہلت ملے تو سب سے کمتر ہو جاؤن آخر پیچھے چلنے والے کمتر ہی لوگ ہوتے ہین اور پیچھے جانے مین یہ بات بھی ہے کہ سارے مخلوق کی لعنت کا نشانہ بنے پھر کیسا وہ بد ہے جو لعنت جو ہے عمر خوش وہ ہے جو جان بالینے کی قوت مین گذرے کہ وہ ذکر خدا کا ہے اور زاغ کی عمر سرگین کھانے کو حیف ہے خدا سے کہے کہ بہت سی عمر مجھکو دے تا کہ کھاتا رہون اور ہمیشہ یہی مجھکو دے کہ مین نہایت بداصل ہون اگر یہ گندہ دہن گہ خوار نہوتا تو ضرور خواستگار اسکا ہوتا کہ مجھکو زاغ پن سے چھڑا دے

مناجات

قولہ اے مبدل کردہ خاکی را بزر ؛ خاک دیگر را نمودہ بوالبشر ؛ کار تو تبدیل اعیان و عطا ؛ کار ما سہوست و نسیان و خطا ؛ سہو و نسیان را مبدل کن بعلم ؛ من ہمہ جہلم مرا دہ صبر و حلم ؛ ایکہ خاک شورہ را تو نان کنی ؛ ایکہ نان مردہ را تو جان کنی ؛ اے کہ جان خیرہ را رہبر کنی ؛ ایکہ بیرہ را تو پیغمبر کنے ؛ اے کہ خاک تیرہ را تو جان دہے ؛ عقل حس را رونے و ایمان دہی ؛ شکر از نے میوہ از چوب آورے ؛ از منی مردہ بت خوب آورے ؛ کل زگل صفوت ندل پیدا کنی ؛ پیہ را بخشے ضیا و روشنی ؛ می کنی جزو زمین را آسمان ؛ میفزا ے در زمین از اختران ؛ ہر کہ سازد زین جہان آب حیات ؛ زو ترش از دیگران آید ممات ؛ دیدۂ دل کو بگردون بنگریست ؛ دیدہ کانجا ہر دمے مینا گریست ؛ قلب اعیان ہست و اکسیر محیط ؛ اے تلاقت خرقہ تن سے محیط ؛ تو از ان روزے کہ در ہست آمدے ؛ آتشے یا خاک یا بادے بدے ؛ گر بدان

حالت ترا بودی بقا ۔ کے رسیدی مر ترا این ارتقا ۔ در تبدل ہستی اول نماند ۔ ہستی دیگر بجای
او نشاند ۔ ہمچنین تا صد ہزاران ہستہا ۔ بعد یکدیگر دوم بہ زابتدا ۔ المعنی فرماتے ہین اے معبود عجب
تیری قدرت کہ تو خاک کو زر سے مبدل کرتا ہی اور ایک قسم خاک سے ابو البشر یعنے آدم کو پیدا کیا
جنکی اولاد اشرف المخلوقات ہوئی تیرا کام تبدیل اعیان و عطا ہی یعنے ہر ذات کو تبدیل کرنا اور
ہر ایک پر عطا مبذول فرمانا چنانچہ اس تبدیل و عطا کا آیندہ خود بیان فرمایا ہی اور ہمارا کام سہو و نسیان
و خطا یعنے تیری اس تبدیل و عطا کو بالکل بھولے ہوے اور فراموش کیے ہوے ہین ہمارے
سہو و نسیان کو علم سے بدل دے ہم بالکل جہل و نادانی ہین ہمکو صبر و حلم عطا کر اے معبود تو خاک شور کو
روٹی بناتا ہی ظاہر غلہ خاک سے پیدا ہوتا ہی اور نان مردہ کو جان بناتا ہی جیسا کہ غذا سے تولید
روح کی مقرر ہی اے معبود تو ہی جان حیران کو رہبر کرتا ہی اور تو ہی بے راہ کو پیغمبر کرتا ہی جیسا
کہ فرمایا و وجدک ضالا فہدے یعنے پایا اسنے تجھکو بھٹکتا ہوا سو راہ بتائی مطلب یہ کہ جب حضرت جوان
ہوے کفار کے راہ و رسم سے بیزار تھے اور اپنے پاس کوئی راہ و رسم نہ تھی لہذا اللہ تعالے
نے دین حق نازل کیا مطلب ضالا سے یہ ہی اور عقل و حس کو روزی و ایمان دیتا ہی تو ہی ہی کہ نی سے
شکر پیدا کرتا ہی اور لکڑی سے میوہ اور منی مردہ سے کیسے بت خوبرو بناتا ہی مٹی سے گل دل سے
صفوت پیدا کرتا ہی اور چربی ناچیز کو کیسی روشنی و ضیا بخشتا ہی تو ہی جزو زمین کو آسمان بناتا ہی یعنے
انسان خاکی مثنیان کو آسمان کا سا علو بخشتا ہی اور زمین مین ستارے پیدا کرتا ہی جو مراد انسان و گلون
سے ہی جو کوئی اس جہان سے آب حیات بناتا ہی اور اس جہان کو مایۂ حیات سمجھتا ہی اسی کو سب سے
زیادہ جلدی موت آتی ہی اور دیدۂ دل نے جو آسمان کی طرف دیکھا اور غور کیا تو جانا کہ وہان ہر دم
صناعی اور مینا گری ہی اور وہ مینا گری یہ کہ اعیان قلب ہوتی ہین اور ہر ذات تبدیل ہوتی ہی اور مچھلی
اے سمندر اس سے اکسیر پاتے ہین کہ یہ در و مرجان اُن سے حاصل ہوتے ہین اور خرقے تن
کے بے سوئی جوڑی سیسے جاتے ہین آپ ہی خیال کرے کہ جس روز سے تو عالم ہستی مین آیا اور
ہست ہوا خواہ خاک تھا یا آتشی یا بادی اگر اسی حال پر تو رہتا تو یہ ترقی تجھکو کیسے ہوتی دیکھ تو
تیری ہستی جو اول تھی وہ ہستی اب نہ رہی اسکی جگہ دوسری ہستی قائم ہوئی ایسی ہی لاکھون ہستیان ایک
دوسری کے بعد اور دوسری پہلی سے بہت بہتر قولہ آن مبدل ہین وسائط را بمان ۔ کز وسائط
دور مانے ز اصل آن ۔ واسطہ ہر جا فزون شد وصل جست ۔ واسطہ کم ذوق و وصل افزون
ترست ۔ از سبب دانی شود کم حیرتت ۔ حیرت تو رہ دہد در حضرتت ۔ این بقاہا از فناہا یافتے ۔

ازفنا ئیش روچہ ابرتافتے ٭ زان فناہاچہ زیان بودت کہ تا ٭ بربقاچسفیدۂ اے بینوا ٭ چون دوم از اولینت بہتر است ٭ پس فنا جوے ومبدل راپرست ٭ صد ہزاران خیردیدے اے عنود ٭ تاکنون ہرلحظہ از بدو وجود ٭ ازجمادے بیخبرسوے نما ٭ وزنما سوے حیات وابتلا ٭ بازسوے عقل وتمیزات خوش ٭ بازسوے خارجِ این پنج شش ٭ تالب بحراین نشان پاہاست ٭ پس نشان پادرون بحرلاست ٭ بازمنزلہاے خشکی زاحتیاط ٭ ہست دہہا ووطنہا ورباط ٭ المعنی بہ تطبیق صدر فرماتے ہین کہ تو اُس تبدیل کرنے والے کو دیکھہ اور واسطون کو چھوڑ دے کس واسطے کہ اگر واسطون مین پڑے گا تو اُسکی اصل سے دور رہیگا معمول ہی جہان واسطون کی ترقی وافزونی ہوئی وصل اُن مین سے الگ نکل جاتا ہی کہ یہ غیر کے خیال مین پڑا اور یہ واسطہ کم ذوق وبیمزہ چیز ہی وصل اس سے بہت بڑھکے پھر تو کم ذوق کا خواہان کیون ہوتا ہی اگر بہت سی سبب دانی کے درپے ہوگا کہ ہرشئے کی علت وسبب سے واقف ہون تو تیری حیرت کم ہوگی اور وہ حیرت جو تیری رہبر ہی اُس حضرت تک حیرت دو قسم پر ہی محمودہ ومذمومہ حیرت محمودہ ہی کو معرفت کہا ہی چنانچہ آنحضرت ؐ نے فرمایا اللھم زدنی حیرۃ محمودۃ ای بارخدایا بڑھا مجھکو حیرت محمودہ اب خیال تو کر کیسی بقائین تجھکو ان فناؤن سے حاصل ہوئین پھر فنا سے تو نے مُنھ کیون پھیرا ہی اُن فناؤن سے تیرا کیا نقصان ہوگیا جو تو اے بینوا مفلس اس بقا پر چپکا ہوا ہی جب دوسری تبدیل اول سے بہتر ہی پس واجب ہی کہ فنا کو ڈھونڈھ اور مبدل کی طاعت وبندگی بجالا لاکھون خیر وبھلائیان تو نے ای سرکش ہر لحظہ ابتداے وجود سے ابتک دیکھی ہین چنانچہ اول جمادی تھا خواہ نطفہ خواہ خاک جسکی تجھکو خبر نہین پھر تو نما کی طرف آیا جیساکہ جسم ہاتھ پائون ہوے پھر نما سے حیات وآزمائیش کی طرف پھر عقل وتمیزات کی طرف پھر اس پنج شش کے خارج کی طرف جو مراد موت سے ہی اور پنج ارادہ پنج حواس شش سے شش جہت کہ اُس دریا کے کنارے تک کہ وہ موت ہی تیرے پائون کے نشان ہین اور جب دریا مین گھُسا تو نشان پائون کے لاو نیست ہوگئے اب کچھ پتا نہین پھر منزلین خشکی کی ہین از روے احتیاط کے جس مین گائون ہین اور وطن ہین اور مسافرخانے قولہ وانکہ منزلہاے دریا درفزون ٭ وقت موجش بیحدار وبیستون ٭ بازمنزلہاے دریا در وقوف ٭ وقت موجش نے ستون دنے سقوف ٭ نیست پیدا اندران رہ پاوٗ گام ٭ نے نشان است آن منازل را نہ نام ٭ ہست صدچندان میان منزلین ٭ آنطرف ازاین تابالاے این ٭ در فناہا این بقاہا دیدۂ ٭ بربقاے جسم چون چسفیدۂ ٭ ہین بدہ اے زاغ جان وباز باش ٭ پیش تبدیل خدا جانباز باش ٭ تازہ می گیر وکہن رامے سپار ٭ کہ ہرامسالت فزون است از سہ پار ٭

در غبا شی نخل وار ایثار کن ؛ کہنہ بر کہنہ نہ وا نبار کن ؛ کہنہ و پوسیدہ و کندیدہ را ؛ تحفہ می بر بہر ہر نادیدہ را ؛ آنکہ نو دیداد خریدار تو نیست ؛ صید حق ہست او گرفتار تو نیست ؛ **اللغات** قرون جمع قرن جدار بکسر دیوار سقوف جمع سقف چھت آین بمعنی کہان **المعنی** یعنی منزلین خشکی کی تو دہ اور وطن و رباط ہین اب جان لے کہ منزلین دریا کی اور قرون ہین یعنے صدیون کہ جب موج اُسکی اُٹھتی ہی تو اسمین نہ دیوار ہی نہ ستون پھر منزلین دریا کی وقوف ہین ہین کہ اُسکی موج کیوقت ہین نہ ستون ہی نہ سقف اسمین راہ یا قدم کی ظاہر نہین ہی نہ کچھ اُنکا نشان ہی نہ کچھ ان منزلون کا نام اور میان دو منزلون کا صد چندان ہی یعنی ایک سے دوسرے پر سو گونہ فاصلہ بڑھا ہوا بس فنا ؤن مین ایسی بقائین تو نے دیکھی ہین پھر بقاے جسم پر کیون چپکا ہوا ہی لے او زاغ اب تو نے جانا خبردار ہو جان دے دے اور باز بنجا آخر پہلے حال سے دوسرا حال تو بہتر ہی ہوتا ہی اور خدا کی تبدیل پر جانبازی کر تازہ لیے جا اور پرانا دیے جا کس واسطے کہ ہر سال کا حال پچھلے تین سالون سے زیادہ ہی ہی آو سا گر تو نخل خرما کی طرح ایثار کن نہین ہی تو کہنہ پر کہنہ رکھے جا اور ڈھیر کرے جا اور پرانے گلے سڑے کو کسی نادیدہ کا تحفہ بنا اور جو نو دیدہ ہی وہ اسکا خریدار نہین ہی وہ شکار حق کا ہی تیرا گرفتار نہین ہی **قولہ** ہر کجا باشند جوق مرغ کور ؛ بر تو جمع آیند اے سیلاب شور ؛ تا فزاید کورے از شورابہا ؛ زانکہ آب شور بفزاید عما ؛ اہل دنیا زان سبب اعمے دلند ؛ شارب شورابہ آب و گلند ؛ شور میخور کورے چہ در جہان ؛ چون ندارے آب حیوان در نہان ؛ با چنین حالت بقا خواہے زیاد ؛ ہمچو زنگی در سیہ روئے تو شاد ؛ در سیاہے زنگ ازان آسودہ است ؛ کہ ززاد و اصل زنگے بودہ است ؛ آنکہ روزے شاہدے خوشرو بود ؛ گر سیہ گردد تدارک جو بود ؛ مرغ پرندہ چو ماند بر زمین ؛ باشد اندر نالہ و درد و حنین ؛ مرغ خانہ بر زمین خوش می رود ؛ دانہ چین و شاد و شاطر مے دود ؛ زانکہ او از اصل بے پرواز بود ؛ وان دگر پرندہ و پرواز بود ؛ **اللغات** شارب نوشندہ زنگ زنگے قاعدہ ہی اگر ایک شخص سے ارادہ کرتے ہین یاے نسبت لگاتے ہین اور جو علے العموم تو بدون یا کے مذکور کرتے ہین **المعنی** یعنے یہ جو کہنہ کہنہ انبار تیرے پاس تحفہ نادیدون کا ہی اس سبب سے جہان کہین مرغ کور ہین اے سیلاب شور تیرے پاس گروہ کے گروہ جمع ہوتے ہین تا انکو کوری تیرے شورابون سے بڑھے اسواسطے کہ آب شور اندھے پن کو بڑھاتا ہی اور اسی سبب سے اہل دنیا کور دل ہین کہ شورابہ آب و گل کا پیتے رہتے ہین یعنے غذا چرب و نمکین کھاتے ہین جو شورابہ آب و گل سے پیدا ہوتی ہی آب خوب شورابے مجھ کو مل گئے مزے سے کھائے جا اور کور بن کے جہان مین چرے جا اس لیے کہ آب حیوان تو

تیرے باطن میں ہی نہیں پھر ایسی بدحالت میں عمر کی زیادتی چاہتا ہی اور زنگی کی طرح سیاہ روئی میں خوش ہوتا ہی اگرچہ یہی ہی کہ زنگ جو سیاہی میں خوش ہی اُسکی پیدائش واصل ہی زنگی سے ہی تیری اصل بھی اچھی نہیں ہی ہاں جو شخص کہ دراصل کسی وقت میں خوشرو تھا اور معشوق وہ اگر سیاہ ہو جائے تو ضرور اپنی سیاہی کا تدارک جو ہو گا جیسے کوئی مرغ اُڑنے والا ہی اور وہ زمین پر کسی وجہ سے رہگیا اُڑ نہیں سکتا تو کیسا بیچین ہوتا ہی اور درد و نالہ میں مبتلا ہوتا ہی اور جو مرغ خانگی ہی وہ زمین پر خوش خوش چلتا پھرتا ہی دانہ بھی ٹونگتا ہی اور شاد و چالاک رہتا ہی اسواسطے کہ یہ دراصل بے پروا ہی اور وہ اصل میں اُڑنے والا اور پر کشادہ

اس حدیث کے معنے میں کہ ارحموا ثلٰثا عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر و عالما یلعب بہ الجہال

قولہ گفت پیغمبر کہ رحم آرید بر ٭ حال من کان غنیا فافتقر ٭ والذی کان عزیزا فاحتقر ٭ او صفیا عالما بین المضر ٭ گفت پیغمبر کہ برایں سہ گروہ ٭ رحم آرید ار زسنگید ار زکوہ ٭ آنکہ او بعد از عزیزے خوار شد ٭ وانکہ بد با مال و بے دینار شد ٭ وان سوم آن عالمے اندر جہان ٭ مبتلا گردد میان ابلہان ٭ زانکہ از عزت بخواری آمدن ٭ ہمچو قطع عضو باشد از بدن ٭ عضو گردد مردہ کزتن وا برید ٭ نو بریدہ جنبد اما نی مدید ٭ ہر کہ از جام الست او خوردہ پار ٭ ہستش امسال آفت رنج خمار ٭ وانکہ چون سگ ز اصل کہ داستے بود ٭ کے مرا و را حرص سلطانے بود ٭ توبہ او جوید کہ کردست او گناہ ٭ آہ او گوید کہ گم کردہ است راہ ٭

اللغات مدید دراز **المعنی** حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اس شخص کے حال پر رحم کرو جو غنی تھا پھر فقیر ہو گیا اور اُسکے حال پر جو عزیز تھا اور حقیر ہو گیا یا کوئی برگزیدہ عالم ہی اور وہ ایذا و ضرر پہونچانے والوں میں پھنسا ہی اور خود بھی حضرت مولانا نے اسکی تفسیر فرمائی ہی کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ یہ تین گروہ خاص واجب الرحم ہیں انپر ضرور رحم کرنا چاہیے کیسے ہی سخت دل ہو سنگ سے ہو چاہے پہاڑ سے ایک تو وہ جو بعد عزت کے ذلت و خواری میں پڑا دوسرا وہ کہ مالدار تھا پھر مفلس ہو گیا تیسرے وہ عالم جو جہان میں ہی اور احمقوں میں پھنس گیا ہی اس سبب سے کہ عزت پاکے ذلت میں پڑنا ایسا ہی جیسے کسی کے بدن کا کوئی عضو کاٹ ڈالا کہ جہان بدن سے جدا ہوا مرا اگرچہ نیا کاٹا ہو جنبش و حرکت کرتا ہی مگر تھوڑی دیر نہ مدت دراز مطلب یہ کہ جو اپنی اصل سے جدا ہوا مرا اور جس نے جام الست کا پار سال پیا ہی وہ امسال بھی آفت رنج خمار میں ہی اور طالب دفع خمار کہ خمار بھی جام شراب ہی سے دفع ہوتا ہی یہ کیفیت مستان جام الست کی ہی اور جو کتے کی طرح اصل ہی سے

کھدان ہی اُسکو حرص سلطانی کی کب ہوگی اس لیے کہ توبہ وہی کرتا ہی جس نے گناہ کیا ہی اور آہ وہی کرتا ہی جو راہ بھولا ہوا ہی

بیان صفت حقانیون کا جو دنیا مین اہل دنیا کے ساتھ ہین اور معنے اس حدیث مین الاسلام بدا غریبا ویعود کما بدا غریبا فطوبی للغربا

قولہ آہوے را کرد صیادے شکار ٭ واندر آخر کردش آن بے زینہار ٭ درمیان آخر پر از خران ٭ حبس آہو کرد چون استمگران ٭ آہو از وحشت بہر سوی گریخت ٭ او بہ پیش آن خران شب گاہ ریخت ٭ وز مجاعت و اشتہا ہر گاو خر ٭ کاہ می خوردند ہمچون نیشکر ٭ گاہ آہو میرمید از سو بسو ٭ گہ ز دود و گرد کہ می تافت رو ٭ ہر کرا با ضد خود بگذاشتند ٭ آن عقوبت را چو مرگ انگاشتند ٭ تا سلیمان گفت آن ہدہد اگر ٭ ہجر را عذرے نگوید معتبر ٭ بکشمش یا خود دہم او را عذاب ٭ یک عذاب سخت بیرون از حساب ٭ ہان کدامست آن عذاب اے معتمد ٭ در قفص بودن بغیر جنس خود ٭ زین بدن اندر عذابی اے پسر ٭ مرغ روحت بستہ با جنس دگر ٭ روح بازست و طبائع زاغہا ٭ دارد از زاغان تن بس داغہا ٭ او بماند در میان شان زار زار ٭ ہمچو بوبکرے بشہر سبزوار اللغات مجاعت گرسنگی آخر بضم خا ہندی تھان گھوڑون گدھون کا المعنے ایک آہو کو ایک شکاری نے شکار کیا اور اُسکو ایک آخُر مین کر دیا بے امان و بے پناہ اور ایسے آخر مین کہ گدھون سے بھرا تھا اُس نے مانند ظالمون کے جیسے ظالمون کو سخت جگہ قید کرتے ہین آہو کو قید کیا آہو بیچارہ وحشت سے ہر طرف بھاگتا تھا صیاد نے ان گدھون کو رات مین گھانس ڈالی اُس گھانس کو وہ بیل و گدھے مارے بھوکھ اور اشتہا کے ایسے کھاتے تھے جیسے نیشکر رغبت سے کھاتے ہین آہو کبھی ادھر بھاگتا تھا کبھی اُدھر کبھی دھوئے سے کبھی گرد سے گھبرا کے مُنھ پھیرتا تھا بس اس سے صاف ظاہر ہی کہ جس کسی کو اپنی ضد کے ساتھ رکھا ہی اُس ضدیت کے عذاب کو اُسکے حق مین مرگ سمجھ لیا ہی اسی سبب سے حضرت سلیمان ؑ نے کہا کہ اگر ہدہد مجھسے اپنے جدا ہونے کا عذر معتبر نہین کیگا تو مین اُسکو مار ڈالونگا یا خود اُسکو عذاب دونگا اور ایسا عذاب سخت جو حساب سے باہر ہوگا کما جاء فی القرآن وتفقد الطیر فقال ما لی لا ارے الہدہد ام کان من الغائبین لاذبحنہ اولاعذبنہ عذابا شدیدا اولیاتینی بسلطان مبین یعنی جستجو کی سلیمان نے پرندون کی اور کہا کہ کیا ہی مجھکو جو مین ہدہد کو نہین دیکھتا یا وہی غائبون سے ہی ضرور ضرور ذبح کرونگا مین اُسکو یا سخت عذاب دونگا یا لائیگا وہ میرے سامنے کوئی سند صریح بس عذاب شدید سے مراد ناجنس کے ساتھ قید کرنا ہی چنانچہ خود فرماتے ہین خبردار رہو اے معتمد وہ عذاب سخت

کون سا ہی یہی کہ غیر جنس کے ساتھ قفس مین رہتا ایسے ہی تیرا حال ہی تو بھی ای پسر اس بدن کے سبب سے عذاب مین ہی
تیری روح کو بھی غیر جنس کے ساتھ قید کیا ہی تیری روح باز ہی اور طبیعتین زاغ کہ یہ بازان زاغان تن سے بڑے بڑے
زاغ رکھتا ہی اور ماکثر زاغ باز کو مارتے ہین اور وہ بازان زاغوں مین زار و نزار ہی جیسے بوبکر شہر سبزوار مین زار و خوار تھا

حکایت محمد خوارزم شاہ کی جس نے شہر سبزوار کو گھیرا انھون نے امان چاہی اس نے ابوبکر نامی آن سے مانگا

قولہ شد محمد الپ الغ خوارزم شاہ ✤ در قتال سبزوار بیگناہ ✤ تنگ شان آورد لشکرہاے او ✤
اسپہش افتاد در قتل عدو ✤ سجدہ آوردند پیشش کالامان ✤ حلقہ مان در گوش کن وابخش جان ✤ ہر خراج
ہر صلہ کہ بایدت ✤ آن زما ہر موسمی افزایدت ✤ جان ما آن تو ہست ای شیر خو ✤ پیش ما چندے
امانت باش گو ✤ گفت نرہانید از من جان خویش ✤ تا نیاریدم ابوبکرے بہ پیش ✤ تا مرا بوبکر نام از
شہرتان ✤ ہدیہ ناریداے رمیدہ امتان ✤ بدروم تان ہمچو کشت اے قوم دون ✤ نے خراج استانم و
نیم فسون ✤ بس جوال زر کشیدندش براہ ✤ کز چنین شہرے ابوبکرے مخواہ ✤ کے بود بوبکر اندر سبزوار ✤
یا کلوخ خشک اندر جویبار ✤ اللغات الپ الغ دلیر و بزرگ خوارزم نام شہر سبزوار نام شہر جہان شیعہ
بہت ہین المعنے فرماتے ہین جب محمد الپ الغ خوارزم شاہ قتال سبزوار بیگناہ کو گیا تو اسکے لشکرون نے
سبزواریون کو نہایت تنگ کیا اور سپاہ اسکی دشمنون کے قتل مین پڑی سجدے اسکے سامنے
کرتے تھے امان مانگتے تھے کہ ہمکو غلام بناے اور ہماری جان بخشی کو جو خراج اور جو صلہ کہ ہم سے تو چاہتا ہی
ہم دینگے بلکہ ہر سال اس سے بڑھتی ہماری جان ای شیر خو تیری ہی ملک ہی گو ہمارے پاس چند روز
امانت ہی کہا مجھسے اپنی جان نہین بچاپاؤگے جب تک میرے سامنے کوئی ابوبکر نامی نہ لاؤگے
اور جسوقت تک تم اپنے شہر سے ابوبکر نام کوئی شخص ای رمیدہ امتو بطور تحفہ نہ لاؤگے مین تمکو ایسا
کاٹونگا جیسے کھیت کاٹتے ہین تم ایک قوم ناچیز ہو مین نہ تمھارا خراج لونگا نہ تمھارا کوئی افسون مانونگا
غرض گونین کی گونین زر کی لاکر اسکی راہ مین لگائین اور کہا ایسے شہر سے کوئی ابوبکر مت
طلب کر بھلا بوبکر سبزوار مین کہان یا جویبار مین سوکھا ڈھیلا کہان قولہ رو بتابید از زر گفت ای مغان ✤
تا نیاریدم ابوبکر ار مغان ✤ ہیچ سودے نیست کودک نیستم ✤ تا بزر و سیم حیران بیستم ✤ تا نیاری سجدہ
نرہی اے زبون ✤ ور بہ پیمائی تو مسجد را بکون ✤ منہیان انگیختند از چپ و راست ✤ کاندرین ویران
ابوبکرے کجاست ✤ بعد سہ روز و سہ شب کاشتافتند ✤ یک ابوبکرے نزارے یافتند ✤
رہگذر بود و بماندہ از مرض ✤ در یکے گوشہ خراب و پر حرض ✤ گو ہرے اندر خرابہ بے عوض ✤ خون دل

بر خود فشانده از مرض ÷ خفته بود او در یکی کنج خراب ÷ چون بدیدندش بگفتندش شتاب ÷ خیز کین سلطان ترا طالب شده است ÷ گر تو خواهد شهر ما از قتل رست ÷ گفت اگر پایم بدے و مقدمے ÷ خود بپاے خود بمقصد رفتمے ÷ اندرین دشمن کده کے ماندمے ÷ سوے شهر دوستان میراندمے ÷ تختهٔ مرده کشان بفراشتند ÷ بر کتف بوبکر را برداشتند ÷ جانب خوارزم شه حمله دوان ÷ مے کشیدندش که تا بیند نشان ÷ سبزوار است این جهان و مرد حق ÷ اندرینجا ضائع است و ممتحق ÷ هست آن خوارزم شه شاه جلیل ÷ دل همی خواهد ازین قوم رذیل ÷ گفت لا ینظر الے تصویرکم ÷ فابتغو اذا القلب فے تدبیرکم ÷

اللغات حرض بفتحتین وہ مرض جو موت کو پہونچاے عرض رخت و متاع مقدم جاے ووقت قدم نہادن نہی خبر دہندہ **المعنے** یعنے پادشاہ نے اُس زر سے مُنھ پھیر لیا اور کہا ای کافر و جبتک کوئی ابوبکر تحفہ نہ لاؤگے کچھ فائدہ نہین ہی مین کیا بچہ ہون جو بت ساز رو سیم تمہارا دیکھکے حیران ہوجاؤن اور اپنے قصد سے رکون جب تک سجدہ یعنے طاعت حکم کی نہ کروگے اے ناچیز وہرگز نہ چھوٹوگے اور یون تو ساری مسجد اپنی کون سے ناپ ڈالو اس سے کیا ہوتا ہی آب جاسوس وہرکارے اِدھر اُدھر آمادہ ہوے اور پوچھتے پھرتے تھے کہ اس ویرانے مین کوئی ابوبکر ہی اگر ہی تو کہان ہی الغرض تین رات دن اسی جستجو مین دوڑتے پھرے بعد اس دوڑ دھوپ کے ایک ضعیف و بیمار و لاغر پایا راستہ تھا اور وہ مرض کے مارے وہان عاجز ایک گوشہ خراب مین جو پیہ حرض تھا پڑا ہوا تھا یعنے اُس گوشے مین وہ مرض بھرے تھے جو آدمی کو جلدی موت کے پاس پہونچا دین اور ایک گوہر تھا کہ اُس ویرانے مین بسبب مرض کے خون دل کا اپنے اوپر بُہور ہا تھا یعنے لال لال آنسوؤن سے رو رہا تھا اُسوقت وہ ایک گوشۂ خراب مین سوتا تھا ان منہیون نے جب اُسکو دیکھا کہا جلدی اُٹھ کہ یہ سلطان تیرا طالب ہوا ہی اور تیرے بدولت شہر ہمارا قتل سے بچ جائیگا کہا اگر میرے پاؤن ہوتے یا قدم رکھنے کی قوت تو اپنے پاؤن آپ نہ اپنے مقصد کو پہونچتا اس دشمن کدے مین کیون رہتا دوستون کے شہر کو نہ چلا جاتا آن لوگون نے ایک تابوت مُردے کا سا بنایا اور اُس مین اسکو لٹا کے کندھون کے اوپر اُٹھا لیا اور خوارزم شاہ کی طرف اُسکو اُٹھائے دوڑتے ہوے لیے جاتے تھے تا وہ نشان اُسکا دیکھے کہ وہی ہی آب فرماتے ہین یہ جہان سبزوار ہی اور جو مرد حق ہی وہ اس مین ضائع و باطل ہو رہا ہی اور جیسے وہ خوارزم شاہ تھا یہان ایک پادشاہ جلیل ہی اور جیسے وہ ابوبکر کو مانگتا تھا یہ پادشاہ اس قوم رذیل سے دل مانگتا ہی جیسا کہ فرمایا ہی من جاء بقلب سلیم یعنے جو شخص آیا ساتھ قلب نہ روگی کے اور فرمایا مین تمہاری صورتون کو

نہین دیکھتا مگر ڈھونڈھو کوئی صاحب قلب اپنی تدبیر مین **قولہ** من ز صاحب دل کنم در تو نظر ۔ نے
بہ نقش سجدہ و ایثار زر ۔ تو دل خود را چو دل پنداشتی ۔ جستجوے اہل دل بگذاشتی ۔ دل کہ گر ہفصد
چو این ہفت آسمان ۔ اندر او آید شود یاوہ نہان ۔ ہمچنین دل ریزہا را دل مگو ۔ سبزوار اندر
ابوبکرے مجو ۔ صاحب دل آئینہ شش رو بود ۔ حق ازو در شش جہت ناظر شود ۔ ہر کہ اندر شش جہت
دارد مقر ۔ کے کند در غیر حق یکدم نظر ۔ گر کند ردش برائے او کند ۔ ور قبول آرد ہم او باشد سند ۔
چونکہ او حق را بود در کل حال ۔ برگزیدہ باشد او را ذوالجلال ۔ ہیچ بی او حق بکس ندہد نوال ۔ شمۂ گفتم
ز اصحاب وصال ۔ موہبت را بر کف دستش نہد ۔ وز کفش آن را بمرحومان دہد ۔ **المعنی** یعنی جب جستجو
ہماری تدبیر کی صاحب قلب سے ہمکو فرمائی ہی لہذا مین بھی کسی صاحبدل کے توسل سے تجھ مین نظر
کرون نہ نقش سجدہ اور ایثار زر سے اے مخاطب تو نے اپنے دل کو مثل دل کے جانا ہی اسی خیال سے
جستجو اہل دل کی چھوڑ دی ہی خوب جان سے کہ اہل دل کا دل ایسا وسیع و فسیح ہی کہ جیسے یہ ہفت
آسمان ہین ایسے ایسے سات سو اگر اُس مین پڑ جائین تو ایسے گم جائین اور چھپ جائین کہ تو ڈھونڈھے
تو نہ ملین اور یہ جو دل ریزے ہین ایسون کو دل مت کہ یہ تو وہی بات ہی کہ سبزوار مین ابوبکر کو مت
ڈھونڈھ جو صاحب دل ہی وہ آئینہ شش رو ہی کہ ہر شش طرف سے حق اُس مین ناظر ہی پس
جس شخص کا شش جہت مین مقر ہی وہ سواے حق کے دم بھر کسی طرف کیون نظر کریگا اگر حق کسی کو رد کرے گا
تو اسی کے واسطے کریگا اور جو کسی کو قبول کریگا تب بھی وہی سند ہوگا ایسی اُسکی خاطر ہوگی اُس لیے
کہ جب وہ حق کا ہوگیا ہر حال مین تو برگزیدہ ذوالجلال کا ہوجائیگا من کان للہ کان اللہ لہ جو ولی اللہ کا
ہوگیا اللہ اُسکا ہوگیا اب وہ بے اُسکے کسی کو کچھ بخشش و نوال نہین دیتا فرماتے ہین بس یہ جو کہا گیا
ایک شمہ ہی صفات وصال والون سے موہبت اپنی اُسکے ہاتھ پر رکھدیتا ہی پھر اُسی کے ہاتھ سے
ان مرحومون اور مردون دنیا کو دیتا ہی **قولہ** با کفش دریاے کل را اتصال ۔ ہست بیچون و چگونہ
در کمال ۔ اتصالے کہ نگنجد در کلام ۔ گفتنش تکلیف باشد والسلام ۔ صد جوال زر بیارے اے غنی ۔
حق بگوید دل بیار اے منحنی ۔ گر ز تو راضیست دل من راضیم ۔ ور ز تو معرض بود اعراضیم ۔ ننگرم در تو
دران دل بنگرم ۔ تحفہ او را ارایجان در برم ۔ با تو او چون ست ہستم من چنان ۔ زیر پاے مادران
باشد جنان ۔ مادر و بابا و اصل خلق اوست ۔ اے خنک آنکس کہ دل داند ز پوست ۔ تو بگوئے
تک دل آوردم بتو ۔ گویدت این دل نیز ز دیک طسو ۔ آن دلے آور کہ قطب عالمست ۔ جان
جان جان آدمست ۔ از براے آن دل پر نور و بر ۔ ہست آن سلطان دلہا منتظر ۔

تو بگردے سالہا در سبزوار ⁂ آن چنان دل را نیابے ز اعتبار ⁂ پس دل پوشیدہ پژمردہ جان ⁂ بر سر تختہ نہے آنسو کشان ⁂ کہ دل آوردم ترا اے شہریار ⁂ بہ ازین دل نبود اندر سبزوار ⁂ گویدت این گورخانہ است اے جرے ⁂ کہ دل مردہ بدانجا آورے ⁂ رو بیا ور آن دلے کو شاہ چوست ⁂ کہ امان سبزوار کون ازوست ⁂ کو ی آن دل زین جہان نہان بود ⁂ زانکہ ظلمت با ضیا ضدان بود ⁂ دشمنے آن دل از روز الست ⁂ سبزوار طبع را میراثیست ⁂ **اللغات** منخے کوزہ پشت ہندی کبڑا اعراض بالکسر روگردانی **اے معنے** اس واصل کے ہاتھ سے دریاے فیض کل کا اتصال ہی اور وہ اپنے کمال مین بیچون وچگون ہی اور ایسا اتصال جو گفتگو مین نہین سماتا لا بیان جسکا بیان بھی کرون تو تکلیف محض اور کچھ نہین اگر اے غنی تو گو مین زر کی پیش کرے گا جب بھی حق تعالی یہی کہیگا کہ اے منخی دل پیش کر زر کیا چیز اگر تیرا دل تجھسے راضی ہی اے مطیع سرکش تو مین بھی اس سے راضی ہون اور اگر روگردان تو مین بھی اس سے روگردان ہون مین تجھکو نہین دیکھتا تیرے دل کو دیکھتا ہون تو اے جان اس دل کا تحفہ میرے پاس لا وہ جیسا تیرے ساتھ ہی ویسا ہی تیرے ساتھ ہون مین تو نہین جانتا ہی کہ جنت زیر پاے مادران ہی جیسا کہ حدیث شریف مین ہی الجنۃ تحت اقدام الامہات جنت ماؤن کے پاؤن تلے ہی یہ مان اور باپ کیا بلکہ اصل خلقت کی دل ہی ہی بس کیسا خوش وہ شخص ہی کہ دل اور پوست کو جانتا پہچانتا ہی اور دونون مین تمیز وتفرقہ رکھتا ہی جب تو کہیگا کہ یہ دل موجود ہی جو تیرے سامنے ہی وہ کہیگا کہ یہ دل تو طشو بھر بھی کام کا نہین وہ دل لا جو قطب عالم ہی اے مدار عالم اور وہ دل لا جو جان کی جان جو ابو الجن ہی اور آدم کی جان کی جان ہی جو ابو البشر ہی یعنے جن وانس جس کے واسطے مخلوق ہوے بس ایسے دل پر نور ونکوی کا وہ سلطان ولہا منتظر ہی تو برسون سبزوار دنیا مین پھر مگر ایسے دل کو اعتبار کی راہ سے نہ پائے گا پھر کیسا ہوگا جو اس دل پوشیدہ پژمردہ جان کو بوبکر کی طرح تختے پر ڈال کے اس پادشاہ جلیل کے سامنے لیجائیگا اور کہیگا کہ اے شہریار مین تیرے واسطے وہ دل لایا ہون کہ ایسا سبزوار مین نہین وہ کہے گا کہ اے جری یہ گورخانہ موجود ہی ایسے دل کو وہان لیجا اور جا وہ دل لا جو پادشاہ کا طالب ہی جس سے امان سبزوار عالم کون کی ہی تو کہے گا وہ دل تو سبزوار مین پوشیدہ اور چھپا ہوا ہی اسواسطے کہ ظلمت ضیا کی ضد ہی اور ایسے دل کی دشمنی طبائع کے ساتھ روز الست سے میراثی ہی **قولہ** زانکہ او بازست ودنیا ہچو زاغ ⁂ دیدن ہر جنس بر نا جنس داغ ⁂ ورکند نرمے نفاقے میکند ⁂ نا استمالت ار نفاقے مے کند ⁂ کو بد آوازے نہ از بہر نیاز ⁂ تا کہ تا صحکم کند نصح دراز ⁂ زانکہ این زاغ خس مردار جو ⁂ صد ہزاران مکر دارد تو بتو ⁂ گر پذیرد آن نفاقے

نا رسید * شد نفاقش عین صدق مستفید * زانکہ آن صاحبدلے با کر و فر * ہست در بازار ما معیوب
خر * صاحب دل جو اگر بیجان نہ * جنس دل شو گر شد سلطان نہ * آنکہ زرق او خوش آید مر ترا * او ولی
تست نہ خاصہ خدا * ہر کہ او بر خود و بر طبع تو زیست * پیش طبع تو ولیست و نبیست * رو ہوا بگذار
تا بوے خدا * در مشامت در رسد اے کتخدا * رو ہوا بگذار تا خوبیت شود * وان مشام عنبرین
بویت شود * از ہواے دماغت فاسدست * مشک و عنبر پیش مغزت کاسدست * عاشقے
تو بر نجاست ہمچو زاغ * بوے مشک سے نگیرد در دماغ * حد ندارد این سخن وا ہوے ما * مے گریزد اندر
آخر جا بجا * **اللغات** استمالت بالکسر کسی کو اپنی طرف راغب و راضی کرنا ارتفاق رفاقت کرنا **المعنی**
یعنے وجہ دشمنی کی یہ کہ یہ دل تو باز ہی اور اہل دنیا مثل زاغ کے بس ہر جنس کا شیوہ ہی کہ اپنے ناجنس کا
دیکھنا اس پر داغ ہوتا ہی اگر دل باز کا نرمی کرتا ہی تو یہ زاغ نفاق کرتا ہی اور جو اسکو اپنی طرف راغب
کرتا ہی اور رفاقت کرتا ہی اور جس وقت کوئی ناصح نصیحت کرتا ہی تو یہ زاغ ایسا آوازہ مارتا ہی کہ وہ آواز
نیاز کی نہین ہوتی بلکہ مکر و ریا کی جیسے مکار وقت وعظ و نصیحت کے ہوحق مچاتے ہین تا ناصح اگر نصیحتین
لمبی چوڑی کرنا چاہتا ہی تو کم کرے اور اسکی ہوحق سے چپ رہے اس سبب سے کہ یہ زاغ ناچیز
مردار لاکھون مکر تہ بتہ رکھتا ہی لیکن جس نے اسکے نفاق کو قبول کر لیا وہ اس سے چھوٹ گیا اور یہی نفاق
اس فائدہ پانے والے کا عین صدق ہی جو اس زاغ کے خلاف ہی اور اسکے نفاق سے فائدہ پانے والا
اسواسطے کہ جو صاحبدل با کر و فر ہی وہ ہمارے اس بازار مین ایک معیوب خر ہی تو صاحب دلکو ڈھونڈھ
اگر بیجان نہین ہی اور جنس دل کی بن اگر بادشاہ سے موافق ہی ورنہ اسکی ضد ہی وہ شخص کہ جس کا مکر و
زرق تجھکو پسند ہی وہ خاص تیرا ولی ہی نہ خاص بندہ خدا کا وہ جو کچھ کرتا ہی تیری خود طبیعت کے موافق
کرتا ہی نہ مخالف اسکے لہذا تیری طبیعت کے سامنے وہی ولی اور وہی نبی ہی کہ اس نے اپنی عمر
تیری رضا جوئی مین گذرانی جا اے کدخدا تو اس ہوا کو جو تیرے سر مین بھری ہی چھوڑ تو تیرے دماغ مین بو
خدا کی پہونچے پھر مکرر فرماتے ہین جا ہوا چھوڑ تو بوے خدا تیری عادت و خو ہوجاے اور دماغ تیرا
عنبرین بو ہوجاے اسی ہوا سے راے تیرے دماغ کی فاسد ہی اور مشک و عنبر تیرے آگے کھوٹا
اور ناچیز ہی اور کیون نہ ناچیز ہو تو کوّے کی طرح نجاست پر عاشق ہی تیرے دماغ مین بوے مشک
کی کیسے جمیگی اور اثر کرے گی آپ فرماتے ہین یہ گفتگو بیحد ہی کہان تک کہون لیکن آہو ہمارا گدھون کے
آخر مین جا بجا بھاگتا پھرتا ہی اسکی خبر لین

بقیہ قصہ آہو در آخر خران

قوله روزہا آن آہوے خوش ناف نر ٭ در شکنجہ بود در اصطبل خر ٭ مضطرب در نزع چون ماہی بخشک ٭ در یکے حقہ معذب پشک و مشک ٭ یک خرش گفتے کہان اے بوالوحوش ٭ طبع شاہان دارے و میران خموش ٭ آن دگر تسخر زدے کز جزر و مد ٭ گوہر آوردست تا ارزان دہد ٭ وان خرے گفتے کہ با این نازکے ٭ بر سریر شاہ شو تو متکے ٭ وان خرے شد تخمہ کز خوردن بماند ٭ پس برسم دعوت آہو را بخواند ٭ سر چنین کرد او کہ بے رواے فلان ٭ اشتہایم نیست ہستم ناتوان ٭ گفت میدانم کہ نازے مے کنی ٭ یا ز ناموس احترازے مے کنی ٭ گفت آہو با خر این طعمہ تو است ٭ کہ ازان اجزاے تو زندہ و نو است ٭ من الیف مرغزارے بودہ ام ٭ در ظلال روضہا آسودہ ام ٭ گر قضا افگند ما را در عذاب ٭ کے رود آن طبع و خوے مستطاب ٭ گر گدا گشتم گدا رو کے شوم ٭ گر لباسم کہنہ گردد من نوم ٭ سنبل و لالہ سپرغم نیز ہم ٭ با ہزاران ناز و نخوت خوردہ ام ٭ گفت خر آرے ہمیزان لاف لاف ٭ در غریبے بس توان گفتن گزاف ٭ گفت نافم خود گواہی میدہد ٭ منتی بر عود و عنبر مے نہد ٭ لیک آنرا بشنود صاحب مشام ٭ بر خر سرگین پرست آن شد حرام ٭ جز کمیز خر ببوید در طریق ٭ مشک چون عرضہ کنم براین فریق ٭ بہر ان گفت آن رسول مستجیب ٭ رمز الاسلام فی الدنیا غریب ٭ زانکہ خویشانش ہم از وے میرمند ٭ گرچہ با ذاتش ملائک ہمدمند ٭ صورتش را جنس می بینند انام ٭ لیک ازوے مے نیابند آن مشام ٭ ہمچو شیری در میان نقش گاؤ ٭ دور مے بینش و لے او را مکاؤ ٭ ور بکاوے ترک گاو تن بگو ٭ کہ بدرد گاو را آن شیر خو ٭ طبع گاوے از سرت بیرون کند ٭ خوے حیوانے ز حیوان برکند ٭ گاو باشے شیر گردے نزد او ٭ گر تو با گاوے خوشی شیرے مجو ٭

اللغات پشک بالکسر و بالضم ہندی مینگنیان اونٹ وغیرہ کی جزر و مد بڑھنا گھٹنا دریا کا الیف الفت گرفتہ شد سپرغم نازبو **المعنی** فرماتے ہین وہ آہوے نر خوش ناف بہت دنون اُن گدھون کے اصطبل مین شکنجۂ عذاب مین تھا ایسا مضطرب جیسے کوئی نزع والا اور جیسے مچھلی خشکی مین اور عجب حال کہ ایک ڈبے مین مینگنیان اور مشک جمع و معذب کوئی گدھا اس سے کہتا تھا کہ خبردار ای باپ وحشیون کے جو طبع شاہون اور میرون کی سی رکھتا ہے تو چپ کھڑا رہ وہ بھی چپ رہتے ہین دوسرا تمسخر کرتا تھا نہین یہ تو بڑی محنت و مشقت سے ایک گوہر لایا ہے سو مفت دیگا اور گدھا کہتا تھا کہ اگر ایسی طبع نازک رکھتا ہے تو جا کسی شاہ کے سریر پر تکیہ لگا کے نہ بیٹھ دوسرا گدھا جب کھاتے کھاتے اپھر گیا ایسا کہ خود تخمہ ای بدہضمی ہو گیا اور کھانے سے بچ رہا تو بطور دعوت کے آہو کو بلایا کہ آ میرے پاس کھالے اُسنے سر ہلا کے کہا نہین جا ای فلان مجھکو اشتہا نہین ہے مین ناتوان

ہورہا ہون گدھے نے کہا مین جانتا ہون تو اتراتا ہی یا اپنی عزت و حرمت کی طرف نظر کرکے احتراز کرتا ہی آہو نے گدھے سے کہا کہ یہ تیری خوراک ہی جس سے تیرے اجزا بدن زندہ اور تازہ ہورہے ہین مین تو اُلفت گرفتہ مرغزار کا ہون اور باغون کے سائے کا آرام پایا ہوا اگر قضا نے مجھکو اس عذاب مین ڈالا ہی تو کیا میری وہ طبیعت وخو برگزیدہ بھی جاتی رہی اگرچہ گدا اور محتاج ہوگیا ہون لیکن گدا رو تو نہین ہون گا کہ جو دیکھے جانے کہ قدیمی گدا ہی اور گو لباس میرا کہنہ ہو تو ہو مین اپنے دل سے تو تازہ اور نیا ہون مین نے تو سنبل و لالہ اور ناز بو بڑے ناز و غرور سے کھائے ہین یہ تیری گھانس کیا ہی گدھے نے کہا کہ تو ایسے ہی شیخی کی شیخی مارے جا مسافرت مین ہر طرح کا لاف گزاف کرسکتا ہی کون جانتا ہی کہا ناف میری میرے دعوے کی گواہ ہی کہ اگر آپ کو ظاہر کرے تو عود و عنبر پر احسان رکھے کہ وہ اُسکے آرزومند ہین لیکن اسکو وہ سونگھتے ہین جو صاحب دماغ ہین اور جو گدھے ہین سرگین پرست ان پر حرام ہی اس لیے کہ گدھا ہی پیشاب گدھے کا جہان کہین راہ مین پاتا ہی سونگھتا ہی مین اپنا مشک ایسے فریق کے سامنے کیسے پیش کرون اسی واسطے اس رسول مقبول مستجیب نے فرمایا ہی کہ اسلام دنیا مین مسافر و غریب ہی اس سبب سے کہ خود اُسکے اپنے اُس سے بھاگتے ہین اگرچہ اسکی ذات کے ساتھ ملائک ہمدم ہون مخلوق اُس کی صورت کو اپنی جنس جانتی ہی لیکن اُسکے مشام کو کہان پاتی ہی وہ ایسا ہی جیسے بیلون کی تصویر مین شیر بس دور ہی سے اُسکو دیکھا رہ مگر بہت اُسکی کو ریدست اگر تصویر بیلون کی مخلوق بہ نظر دنائت درد نائت یعنے ایک تو تصویر جس دوسرے بیل محض بعقل اور اگر کوریدے تو اپنی گاؤتن کو ترک کرکے وہ شیر خو اُس گاؤ کو پھاڑ ڈالیگا اور طبیعت گاوی کو تیرے سر سے نکال ڈالے گا اور خوے حیوانی کو تیری حیات سے طوطے گا حیوان تجریک یا بمعنی حیات اور یہ بھی ہی کہ تو گاؤ ہی تو اُسکے قرب سے شیر ہوجائیگا اور اگر گاؤتن مین تو خوش ہی تو شیر ہونے کی خواہش مت کر بیل ہی بنا رہ تجھے اختیار ہی

اس آیت کے معنی مین (انی اری سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف) دبلی گایون کو خدائی تعالی نے بہ صفت شیر گرسنہ کے پیدا کیا تھا تو ان سات گایون کو جو فربہ تھین باشتہا کھاتی تھین اگرچہ صورت گایون کی خیالات ہی لیکن تو شیر کے معنی مین غور کر

قولہ آن عزیز مصر میدیدی بخواب ٭ چونکہ چشم غیب را شد فتحباب ٭ ہفت گاؤ فربہ لس پروری ٭ خوردشان آن ہفت گاو لاغری ٭ در درون شیران بُدندان لاغران ٭ ورنہ گاؤ آنرا نبودندی خوران ٭

پس بشر آمد بصورت مرد کار ✿ لیک پنہان شیر در روے مرد خوار ✿ مرد را خوش واخورد فردش کند ✿
صاف گردد درد اگر دردش کند ✿ گاوِ تن قربانیٔ شیر خداست ✿ گر ترا با او سر صدق و صفا است ✿
ور کشندہ مہمان ہمان کون خرے ✿ گاوِ تن را خواجہ تا کے پرورے ✿ نان سگے در داو جملہ درد ہا ✿
وارہد پا بر نہد او بر سما ✿ شاہ گردد واگذارد بندگے ✿ یابد او در مردگے دل زندگی ✿ چند گوئے
ہمچو زاغ پر نحوس ✿ اے خلیل حق چرا کشتی خروس ✿ حکمت کشتن چہ بود آخر بگو ✿ تا مسبح گردم آنرا مو بمو ✿

اللغات کون خر مردم بے تمیز و احمق مسبح سبحان اللہ گوئندہ **المعنی** وہ عزیز مصر جب اُسنے چشم غیب یعنے چشم غیب بین کا دروازہ کھولا تو خواب مین کیا دیکھتا ہے کہ سات گائین خوب فربہ نہایت پرورش ہین انکو سات گایون لاغر نے کھالیا وہ ساتون لاغر و رون کی تو شیر تھین اور دندان کی لاغر تھین ورنہ ان فربہ گایون کو کیسے کھالیتین پس اکثر بشر ایسے ہین کہ بظاہر مرد کار کے ہین اے صناع و اہل حرفہ لیکن پوشیدہ اُن مین شیر مرد خوار چھپا ہے اور مرد خوار ایسا کہ اُسکو خوب کھا کے تن سے فرد و صاف کردے اور اگر صاف ہے اور وہ چاہے کہ اسکو درد کردون تو درد کردے چنانچہ اکثر اولیا ایک دوسرے کی کرامت کھینچ لیتے ہین جو شیر خدا کے ہین اُنکی قربانی یہی گاوِ تن کی ہے اسی کو قربان کرتے ہین اگر تو اس سے خیال صدق و صفا کا رکھتا ہے تو بھی اسکو قربان کر اور اگر مہمان کش ہے کہ وہ روح ہے جو چندے اس خانۂ تن مین مہمان ہے تو بڑا بے تمیز و احمق ہے تو اے خواجہ اس گاوِ تن کو کبتک پالے گا ہمیشہ تیرے پاس یہ کب رہیگی اور اگر اسکو قربان کیا تو یہ ایک ہی درد ہے اور ایسا درد کہ اس درد کے بدولت جملہ دردون سے چھوٹ جائے گا اور آسمان پر قدم رکھے گا یہ قید جو بندگی کی تجھپر ہے سب چھوٹ جائے گی خود شاہ ہو جائے گا اور اس مردہ ہونے مین دل کی زندگی پائیگا دل زندہ ہو جائے گا اب فرماتے ہین زاغ پر نحوست کا ذکر کمان تک کیے جائیگا لہذا خلیل حق سے پوچھ کہ تم نے زاغ کی طرح خروس کو کیون مارا اسکے مار ڈالنے مین کیا حکمت تھی بتاو تامین اسکے بال بال پر سبحان اللہ کہون

بیان سبب مارنے ابراہیمؑ کا خروس کو کہ اشارہ طرف کون سی صفت کے تھا صفات مذمومہ سے

قولہ گفت فرمان حکمت فرمان بخوان ✿ تا مسلّل گردم آنرا من بجان ✿ شہوتے است او و بس
شہوت پرست ✿ زان شراب زہرناک ژاژ مست ✿ گر نہ بہر نسل بودے اے وصی ✿
آدم از ننگش بکردی خود خصی ✿ گفت ابلیس لعین دادار را ✿ دام زفتے خواہم این اشکار را ✿

زر و سیم دگلہ اسپش نمود ❊ کہ بدین تانے خلایق را ربود ❊ گفت شاباش و ترش او بجست کنج ❊ شد ترنجیدہ ترش ہمچون ترنج ❊ پس جواہر ہا ز معدنہاے خوش ❊ کرد آن پس ماندہ را حق پیشکش ❊ گیر این دام دگر را اے لعین ❊ گفت ازین افزون دہ اے نعم المعین ❊ چرب و شیرین و شرابات ثمین ❊ دادش و بس جامۂ ابریشمین ❊ گفت یارب بیش ازین خواہم مدد ❊ تا بہ بندم شان بحبل من مسد ❊ تاکہ مستانت کہ نر و پردلند ❊ مردوار این بند ہا را بگسلند ❊ تا بدین دام درسنہاے ہوا ❊ مرد تو گردد ز نامردان جدا ❊ اللغات مُہمَل بفتح لاالہ الا اللہ گویندہ تنج بالضم لب ترنجیدہ ترش رو پر چین شیمین بیہوش کنندہ اسے ملقے لفظے جب لعین نے پوچھا کہ اے خلیل حق خروس کو کیون مارا کہا فرمان حق پھر کہا حکمت اس فرمان مین کیا تھی تا مین بھی مہلل ہون اور لا الہ الا اللہ بجان و دل کہون اور اسکی توحید کو جانون کہا یہ شہوتی ہے اور بڑا شہوت پرست اور شہوت کی شراب زہرناک بیہودہ سے مست تھا ایک گھانس ہے کہ اُسکو کوئی جانور چاب نہین سکتا گو کتنا ہی چابے لبس مراد بیہودگی سے ہے ایسے ہی شہوت ہے کتنی نکالو بس نہین کرتی اے وصی اگر شہوت سے مقصود نسل ہوتی تو آدم صفی اُسکے ننگ سے جو اسمین ہے خود آپکو خصی کرتے چنانچہ ابلیس لعین حضرت دادار سے خواستگار ہوا کہ ایسا کوئی جال مضبوط چاہتا ہون جس سے آدم کو شکار کرون اللہ تعالے نے زر و سیم اور گلے گھوڑون کے دکھائے کہ اس سے ایسا تو مخلوق کو بیخود کردے گا کہ اپنے آپ مین نہین رہینگے ابلیس نے آفرین تو کی مگر ترش ہو کے ہونٹ لٹکا لیے اور پر چین و ترش مثل ترنج کے ہوا پھر جواہر اچھے اچھے جو کانون مین جمع تھے حق تعالی نے اسکے پیشکش کیے اور کہا کہ اے لعین یہ دوسرا جال ہے اسکو لے کہا اس سے بڑھکے دے اے اچھے مددگار پھر چرب و شیرین چیزین اور شرابین بیہوش کرنے والی اور جامہ ابریشمین دیکھکر کہا کہ اے رب مین اس سے زیادہ مدد چاہتا ہون تو اُس سے انکو حبل من مسد سے باندھون یہ تو جو لوگ تیرے مست و نیر و پر دل ہین وہ مردون کی طرح اسکو توڑ ڈالینگے یعنی تو یہ چاہتا ہون کہ ان جالون اور ان رسیون مین خواہش کی باندھون تو نامردون سے مرد جدا ہو جائین **قولہ** دام دیگر خواہم اے سلطان تخت ❊ دام مرد انداز حیلت ساز سخت ❊ خمر و چنگ آورد در پیش و نہاد ❊ نیم خندہ زد بدان شد نیم شاد ❊ سوے اضلال ازل پیغام کرد ❊ کہ برآر از قعر بحر فتنہ گرد ❊ نے یکے از بندگانت موسی است ❊ پردہا در بحر او از گرد بست ❊ آب از ہر سو عنان را درکشید ❊ از تگ دریا غبارے شد پدید ❊ دام محکم دہ کہ تا گردد تمام ❊ وا فگنم در کام ایشان چون لجام ❊ در کمند آرم کشم شان کشکشان ❊ تاکہ نتوانند سر پیچید ازان ❊

چونکه خوبی زنان با او نمود ✽ که ز عقل و صبر مردان میربود ✽ پس زد انگشتک برقص اندر فتاد ✽ که بده زوتر رسیدم بر مراد ✽ چون بدید آن چشمهاے پر خمار ✽ که کند عقل و خرد را در خمار ✽ و آن صفاے عارض آن دلبران ✽ که بسوزد چون سپند این دل بران ✽ رو و خال و ابرو و لب چون عقیق ✽ گوئیا حق تافت از پردہ رقیق ✽ قد چون سرو خرامان چمن ✽ خد همچون یاسمین و نسترن ✽ چونکه دید آن غنج برجست او سبک ✽ چون تجلی حق از پردہ تنک ✽ عاملے شد واله و حیران و دنگ ✽ زان کرشم و زان دلال نیک شنگ ✽

اللغات غنج بالفتح کرشمه و ناز شنگ بالفتح شوخ **المعنے** ابلیس کہتا ہے مین تو نامردون سے تیرے مردون کو جدا کرنا چاہتا ہون لہذا اے سلطان تخت مین ایسا دام چاہتا ہون کہ نہایت مرد انداز و حیلہ ساز ہو خداے تعالیٰ نے شراب و چنگ یعنے گانا بجانا منگوایا اور اُسکے سامنے رکھا اُسکو دیکھ کے کچھ ہنسا اور کچھ خوش ہوا اضلال مصدر ہے بمعنی اسم فاعل اے مضل یعنے خمر و چنگ اسکے سامنے رکھکے پیغام کیا کہ سے اب تو دریاے فتنہ کی تھاہ سے دھول اُڑا اسنے کہا کہ اگر دریا مین دھول اُڑائی تو کیا تیرے بندون سے موسے نہین ہین جنھون نے دریا مین پردے گرد کے باندھے پانی نے ہر طرف روانی سے اپنی باگ روکی اور نہ دریا سے غبار ظاہر ہوا قصہ اسکا مختصر یہ ہے کہ حضرت موسے شکست کھاکے بھاگے فرعون نے تعاقب کیا جب رود نیل پر آئے اُنھون نے بحکم خدا عصا دریا پر مارا بارہ راہین پیدا ہوگئین اور تہ دریا سے خاک اُڑنے لگی اور پانی مثل دیوار کے کھڑا ہوگیا یہ مع بارہ اسباط بنی اسرائیل کے اُن راہون سے گذر گئے اور فرعون مع لشکر غرق ہوا پس ابلیس کہتا ہے کہ مجھکو تو کوئی جال ایسا محکم و مضبوط دے کہ لگام کی طرح اُنکے منھ مین ڈالون اور پورا دام ہو کہ اُس کمند مین پھانسون اور کھینچتا پھرون اور یہ اُس دام سے نہ نکال سکین تو اللہ تعالےٰ نے خوبی عورتون کی اُسکو دکھائی جب یہ اُس نے دیکھی جانا کہ یہ عقل و صبر مردون سے ضرور چھین لیجائیگی پس چٹکیان بجانے اور ناچنے لگا کہ ہان یہ دام ہے یہ جلدی سے مجھکو دیدے کہ مین اپنی مراد کو پہونچ گیا جب اُس نے ان کی چشم پر خمار دیکھین کہ جو عقل و خرد کو خمار مین ڈال دین پہلا خمار بمعنے نشے کے ہے دوسرا بمعنے آثار نشہ جو زیادہ ہوتا ہے اور وہ صفا رخسار اُن دلبرون کی کہ جس پر دل سپند کے مثل جلے اور صورت اور خال و ابرو اور لب عقیق کے مانند جیسے پردہ باریک سے آفتاب کی جھلک قد ایسے جیسے سرو خرامان چمن کے خد ایسے جیسے نسرین و نسترن جس وقت اُس نے یہ ناز و کرشمے اُن کے دیکھے اُچھل پڑا گویا تجلے حق کی اُس پردہ حقیقت سے دیکھی کہ اسی تجلے و کرشمون اور ناز خوب و شوخ کا ایک عالم

عاشق وحیران دونگ ہوا ہی

اس آیت کے معنی ہین لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم بیشک پیدا کیا
ہم نے انسان کو اچھی صورت مین اور اس آیت مین ومن نعمرہ ننکسہ
فی الخلق اور جو کوئی کہ عمر دیتے ہین ہم اسکو دراز نگون سار کرتے
ہین خلق مین

قوله صد چو آدم را ملک ساجد شده ٭ همچو آدم باز معزول آمده ٭ جبرئیلش می کشاند مو کشان ٭ که برو زین
خلد وزین جوق خوشان ٭ گفت آوخ بود هستی نیستی ٭ گفت جرمت آنکه افزون زیستی ٭ گفت
بعد عزت این اذلال چیست ٭ گفت آن دادست واینت داوریست ٭ جبرئیلا سجده میکردی
بجان ٭ این زمان میرانیم تو از جنان ٭ حله می پرد ز من در امتحان ٭ همچو برگ از شاخ در وقت خزان ٭
آن رخی که تاب او بد ماه وار ٭ شد به پیری همچو پشت سوسمار ٭ وان سر و آن فرق گش شعشع شده ٭
وقت پیری ناخوش و اصلع شده ٭ وان قد صف در نازان چون سنان ٭ گشت در پیری
دوتا همچون کمان ٭ برف گشته موی همچون پر زاغ ٭ وز تشنج روی گشته داغ داغ ٭ رنگ لاله
گشته رنگ زعفران ٭ زور شیرش گشته چون زهره زنان ٭ چشم چون نرگس شده پژمرده ٭
آن بسی اقتصا شده افسرده ٭ آنکه مردی در بغل کردی بفن ٭ می بگیرندش بغل وقت شدن ٭
این همه آثار پیری مردگیست ٭ هر یکی زنهار سوی مردگیست ٭ **اللغات** آوخ کلمه تحسر و
افسوس **المعنی** سیکڑون فرشتون نے کہ نوری تھے آدم جیسے کو کہ خاکی تھے سجدہ کیا یہ رتبہ
اللہ تعالی نے عطا فرمایا پھر وہی آدم جو برائے چندے معزول ہوے انھین کو جبرئیل بال پکڑے
ہوے کھینچتے تھے کہ نکلو اس خلد واس گروہ خوش اور جوان لوگون سے یعنے جنت کے
باشندون سے آدم کہتے تھے افسوس یہ ہستی میری نیستی ہوئی یعنے پیدا ہوتا نیست ہی رہتا
کہا جرم تمھارا یہ ہی کہ تم جیے بہت اور بوڑھے ہوے اور جنت مین بوڑھے کا کام نہین چنانچہ
بعد حشر کے جتنے سب جوان ہونگے پوچھا بعد عزت کے یہ ذلتین کیون ہین کہا وہ عزت داد وعطا
تھی اور یہ تمھارے لیے حکومت و داوری ہی کہا ای جبرئیل تم وہی تو ہو کہ مجھکو سجدہ جان ودل سے
کرتے تھے اور اسوقت مین مجھکو جنت سے نکالتے ہو کہ میرا لباس میرے بدن سے خودبخود اترا
جاتا ہی جیسے خزان مین پتے درختون کے شاخ سے گرتے ہین اور وہ رخ جس کی چمک ومک
مثل ماہ کے تھی بسبب پیری کے سکڑ جانے کے ایسا ہوگیا جیسے گوہ کی پشت اور وہ سر وفرق

جو مثل شعشع آفتاب کے تھا پیری سے گنجا اور ناخوش ہوگیا اور وہ قد جو رقصان اور حملہ آور مثل سنان کے تھا بڑھاپے سے جھک کے کمان سا دوہرا ہوگیا وہ بال جو پر زاغ کے مانند سیاہ تھے برف ہوگئے اور منھ کھنچ سست کے داغ داغ ہوگیا یعنے اب اسکا حال دیکھکر دل پر داغ ہوتا ہے صورت جو پہ رنگ لالہ سرخ تھی زعفران کی طرح زرد ہوگئی اور زور جو شیر دن کا ساتھا وہ عورتون کا زہرہ ہوگیا کہ ذرا مین ڈرجاتا ہے آنکھین جو مثل نرگس کے تھین مرجھا گئین گرمی اعضا کی سب ٹھٹھر گئی وہ جو مرد کو بغل مین دبا لیتا تھا اب اسکا یہ حال کہ جب وہ چلتا ہے تو اسکی بغل کو پکڑ لیتے ہین کہ گر نہ جائے بس یہ سب نشان غم و پژمردگی کے ہین اور ہر ایک ان سے قاصد و پیغام آور موت کا کہ دنیا سے نکالا جائے گا جیسے آدم پیری مین جنت سے نکالے گئے

تفسیر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے و عمل کیے نیک

قولہ لیک اگر باشد قرینش نور حق ؛ نیست از پیری ورا نقصان و دق ؛ سستیے او ہست چون سستی مست ؛ کاندران سستیش رشک رستمست ؛ گر بمیرد استخوانش غرق ذوق ؛ ذرہ ذرہ اش در شعاع نور شوق ؛ وانکہ نورش نیست برگ بے ثمر ؛ کہ خزانش می کند زیر و زبر ؛ گل نماند خارہا ماند سیاہ ؛ زرد و بے مغز آمدہ چون تل کاہ ؛ تاچہ ذلت کرد آن باغ اے خدا ؛ کہ از و آن حلہ ہا گردد جدا ؛ خویشتن را دید و دید خویشتن ؛ زہر قتال ست ہین اے ممتحن ؛ شاہدے کز عشق او عالم گریست ؛ عالمش میراند از خود جرم چیست ؛ جرمش آنکہ زیور عاریہ بست ؛ کرد دعوے این حلل ملک من ست ؛ وا ستانیم آنکہ تا داند یقین ؛ خرمن آن ماست خوبان خوشہ چین ؛ تا بداند کان حلل عاریہ بود ؛ پرتوے بود از خورشید وجود ؛ المعنی یعنی یہ سب تو پیغام مرگ کے ہین لیکن جسکا قرین و ہمنشین نور حق کا ہے اسکو پیری سے کچھ نقصان نہین ہے نہ دقت اسکی سستی جو پیری سے ہے وہ ایسی سستی ہے جیسے سستی مست کی کہ بہت حالت وجد سے سست ہوجاتا ہے ورنہ اسکی سستی وہ ہے جس پر رستم کی چستی رشک کرے وہ اگر مرتا ہے تو ہڈی ہڈی اسکی غرق ذوق ہوتی ہے اور ذرہ ذرہ اسکا شعاع نور شوق ہین اور جسکا نور قرین نہین ہے وہ برگ بے ثمر ہے جسکو خزان لوٹ پوٹ کرتی ہے بس گل اس مین نہین رہا خار سیاہ رہگئے اور زرد و بے مغز جیسے تو وہ سوکھی گھانس کا انبا حیران ہون کہ اس باغ نے اے بار خدایا ایسی کونسی لغزش ہوئی کہ اس سے وہ حلے بہشتی

جدا ہوگئے باغ مراد وجود انسان سے ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس نے خودبینی کی اور خودبینی ای ممتحن نہایت
ہی زہر کشندہ ہی اس سے خبردار ہو جا آب فرماتے ہین وہ شاہد کہ جس کے عشق مین ایک عالم رو دیا
اور وہی عالم آب اسکو آب مین سے نکالتا ہی حیران ہون اسکا جرم کیا ہی ہان یہ جرم ہی کہ اس نے
زیور سنگئی کا پہناتھا اور دعوے یہ کیا کہ میری ہی ملک مین ہی اسکا مالک ہون بس اسی واسطے لیے
لیتے ہین تا یقین جان سکے کہ خرمن کے مالک ہم ہین اور معشوق لوگ خوشہ چین ہین اور یہ جان سے
کہ یہ زیور سنگئی تھا اور اسکا پرتو جو خورشید عالم وجود کا ہی **قولہ** آن جمال وقدرت وفضل وہنر ؛ زآفتاب
حسن کرد این سو سفر ؛ باز می گردید چون استارہا ؛ نور آن خورشید زین دیوارہا ؛ پرتو خورشید شد
تا جائے گاہ ؛ ماند ہر دیوار تاریک و سیاہ ؛ آنکہ کرد او بر رخ خوبانت دنگ ؛ نور خورشید است
از ین شیشہ سہ رنگ ؛ شیشہاے رنگ رنگ آن نور را ؛ می نماید این چنین رنگت نما ؛ چون نماند
شیشہاے رنگ رنگ ؛ نور بے رنگت کند آنگاہ دنگ ؛ خوے کن بے شیشہ دیدن نور را ؛
تا چو شیشہ بشکند نبود عما ؛ قانعی با دانش آموختہ ؛ در چراغ غیر چشم افروختہ ؛ او چراغ خویش
بر باید کہ تا ؛ تو بدانی مستعیری ای فتی ؛ گر تو کردی شکر وسعی مجتہد ؛ غم مخور کہ صد چنان بازت دہد ؛ در
نکردے شکر اکنون خون گرے ؛ کہ شدست آن حسن از کافر برے ؛ امۃ الکفران اضل اعمالہم ؛
امۃ الایمان اصلح بالہم ؛ گم شد از بے شکر خوبی وہنر ؛ کہ دگر ہرگز نہ بیند زان اثر ؛ خویشی و بیخویشی
و شکر و داد ؛ رفت وانسان کہ نیابد شان بیاد ؛ **المعنی** یعنے اس جمال وقدرت وہنر نے
آفتاب حسن سے اس طرف سفر کیا تھا اور آنکلا تھا آب وہ نور اس خورشید کا جو ان دیوارون پر تھا
ستارون کی طرح لوٹ گیا اور وہ پرتو خورشید کا اپنے ٹھکانے کو گیا لاجرم ہر دیوار تاریک و
سیاہ رہگئی اور وہ کہ جس نے خوبون کی صورت پر تجھکو حیران و دنگ کیا ہی وہ نور خورشید کا ہی
جو شیشہ سہ رنگ مین جھلک رہا ہی شیشہ سہ رنگ سرخ سپید سبز جو مراد حسن سرخ و سپید و
سبز سے ہی یہ شیشے رنگ رنگ کے اس نور کو ایسی رنگتون کے ساتھ دکھا رہے ہین اور جب
یہ شیشے رنگ رنگ کے نہین رہتے تو پھر وہ نور بے رنگت تجھکو حیران و دنگ کردے گا اسکی
حقیقت کچھ نہین رہیگی آب تو عادت اپنی بے شیشہ نور دیکھنے کی کرتا شیشہ جو ٹوٹنی والی چیز ہی ٹوٹ
جائے تو تو کور واندھا نہ رہجائے تو اپنے علم و دانش پر قانع ہو رہا ہی جو سیکھ لی ہی اور غیر کے
چراغ سے چشم افروختہ و روشن کیے ہوے ہی جب وہ چراغ اپنا لیجائیگا تب تو جانیگا کہ مین مستعیر تھا
لے سنگئی مانگنے والا اور اگر تو نے اس مستعار کا شکر کیا اور جد وجہد بجالایا تو کچھ غم مت کر

کرا ایسے ایسے سیکڑون وہ تجھکو پھر دے گا اور جو تونے ناشکری کی ہی تو آنسو خون کے رویا کرا سواسطے کہ
وہ حسن کا فر اور ناشکری سے بیزار ہی بس بڑی مصیبت کی بات ہی اس لیے کہ جو گروہ کفران
والے ہین وہ نہایت گمراہ اعمال ہین اور جو گروہ ایمان والے ہین وہ بڑے اصلح دل چنانچہ
فرمایا الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ اضل اعمالہم جو لوگ کہ کافر ہوے اور اللہ کی راہ سے
پھر گئے وہ نہایت بدتر اعمال ہین جو بے شکر ہی اُس سے خوبی وبہر ایسا گم جاتا ہی کہ پھر وہ اسکا اثر و
نشان نہین پاتا اپنایت اور غیریت اور شکر دوستی سب کو وہ ایسا بھول جاتا ہی کہ کبھی اُسکو یاد ہی نہین آتا
قولہ کہ اضل اعمالہم اے کافران ٭ جستن کامست از ہر کامران ٭ جوز اہل شکر واصحاب وفا ٭
کہ مر ایشان راست دولت در قفا ٭ دولت رفتہ کجا قوت دہد ٭ دولت آیندہ چون چشمہ زہد ٭
قرض دہ زین دولت اندر اقرضوا ٭ تا کہ صد دولت بہ بینی پیش رو ٭ اندکے زین شرب اکم کن بہر
خویشش ٭ تا کہ حوض کوثر آید بہ پیش ٭ جرعۂ بر خاک وفا آن کس کہ ریخت ٭ کے تواند
صید دولت زو گریخت ٭ خوش کند آن دل کہ اصلح بالہم ٭ رد من بعد التوے انزالہم ٭ اے اجل
وے مرگ غارت سازدہ ٭ ہرچہ مردے زان شکوران بازدہ ٭ دادہد وایشان نہ بپذیرند آن ٭
زانکہ منعم گشتہ اند از رخت جان ٭ صوفیم وخرقہا انداختیم ٭ باز نستانیم چون در باختیم ٭
ماعوض دیدیم دانکہ چہ عوض ٭ رفت از ما حاجت وحرص وغرض ٭ زآب شور مہلکے بیرون شدیم ٭
بر رحیق وچشمۂ کوثر زدیم ٭ انچہ کردے آن جہان با دیگران ٭ بیوفاے دفن وتا زگران ٭ بر سرت
ریزیم ما بہر جزا ٭ کہ شہیدیم آمدیم اندر غزا ٭ **اللغات** قفا پس پشت زہد زہیدن سے اُبلنا
بال دل توی بفتح مرگ وہلاکت انزال جمع نزل **تحفۃ المعنی** یعنے اے ناشکرو یہ جو جملہ ہی اضل اعمالہم
وہ یہی بات ہی کہ خدا کو چھوڑکے اپنے مقصود کو ہر کامران سے دنیا کے دھونڈھنا اس سے بدتر
کوئی عمل نہین البتہ اہل شکر واصحاب وفا سے ڈھونڈھو کہ انکے پیچھے دولت ہاتھ باندھے کھڑی ہی
دنیا کی دولت رفتہ ہی کہ بعد مرگ گئے گذرے ہو جاینگے پھر یہ رفتہ کیا قوت دے گی اور ارباب
شکر کی دولت آیندہ جو مثل چشمے کے اُبلتی ہی تو اپنی دولت مین سے امر اقرضوا مین قرض دے
تا سیکڑون دولتین اپنے سامنے کھڑی دیکھے اقرضوا سے اشارہ طرف آیۂ کریمہ واقرضوا اللہ قرضا
حسنا اور قرض دو اللہ کو قرض نیک یہ جو تیرا اکل وشرب روزمرہ ہی اس مین سے تھوڑا
اپنے ہی واسطے کم کر کہ اسکے بدولت حوض کوثر تیرے سامنے آئے گا خوب جان لے ایک
جرعہ بھی جس نے خاک وفا پر ڈالا اُس سے صید دولت کا کب بھاگ سکتا ہی ضرور اُسکا صید ہوگا

وہ شخص اپنے دل کو خوش کرے جسکی شان مین اصلح بالھم ہی کہ بعد مر جانے کے اُنکے تحفے لوٹ کے
اُنکو دیے جاینگے حکم ہوگا کہ ای اجل اور ای مرگ جو کچھ تم نے اُس سے لوٹا ہی درست کر و اور ان
شکوروں سے جو کچھ لیلیا ہی پھیر دو یہی تفسیر بعد التوے الخ کی ہی وہ پھیرکے جب دینگے تو یہ لوگ نہین
لینگے اس سبب سے کہ یہ خوب دولتمند رخت جان سے ہو چکے ہین یہ کہینگے کہ ہم صوفی ہین ہم نے
خرقے پھینک دیے یعنے سامان دنیا ترک کیا اور جسکو ترک کیا اسکو لوٹ کے نہین لیتے ہمنے اپنا
عوض دیکھ لیا یعنے دیدار خدا پھر عوض کیسا ہماری سب حاجتین پوری ہوگئین ہم سے ہر حرص و غرض
جاتی رہی ہم آب شور مہلک سے نکل گئے اور شراب صاف اور چشمۂ کوثر سے جا لگے بس اس جہان
مین جو کچھ بیوفائی اور داد و ناز گران تونے اوروں سے کیے ہم تیرے سر پر کیون ڈالین ہمارا تو کچھ
بگڑا ہی نہین ہم تو شہید ہوکے غزا سے آئے ہین اور شہید کی دیت نہین نہ خون بہا **الخلاف**
دونوں متنوں مین جو زاہل شکر کو چون اور توی کو توے بھرچا کو بہر جزا لکھا ہی **قولہ** تا بدا نے کہ
خدای پاک را ؛ بندگان ہستند پر حملہ مرا ؛ سبلت تزویر دنیا برکنند ؛ خیمہ را بر پاروے نصرت
زنند ؛ این شہیدان باز نو غازے شدند ؛ این اسیران باز بر نصرت زدند ؛ قفل مشکلہا ز لطفش حل
شدہ ؛ نفس کافر ناگہان بسمل شدہ ؛ ناامیدی رفتہ امید آمدہ ؛ گشت مسجد ناگہان این بتکدہ ؛ سر
برآوردند باز از نیستے ؛ کہ ببین مارا کہ اکمہ نیستی ؛ تا ببینی در عدم خورشید ہاست ؛ وانچہ اینجا آفتاب
آنجا سہاست ؛ در عدم ہست اے برادر چون بود ؛ ضد اندر ضد چون مکنون بود ؛ یخرج الحی من المیت
بدان ؛ کہ عدم آمد امید عابدان ؛ مرد کارندہ کہ انبارش تہیست ؛ شاد و خوش بے بر امید نستیست ؛ کہ
بروید آن ز سوے نیستے ؛ فہم کن گر واقف معنیستے ؛ دمبدم از نیستے تو منتظر ؛ کہ بیابے فہم و ذوق
آرام و بر ؛ نیست دستوری کشا دا این راز را ؛ ورنہ بغداد ے کنم ابخاز را ؛ پس خزانہ
صنع حق باشد عدم ؛ کہ برآرد و عطاہا دمبدم ؛ مبدع آمد حق مبدع آن بود ؛ کہ برآرد فرع بے اصل
وسند ؛ **اللغات** مرا جنگ بارہ دیوار قلعہ اکمہ کور مادر زاد **المعنی** یعنے تیرا واپس کردہ اے اجل
اسواسطے ہم نہین قبول کرتے کہ تو ہی جان لے کہ خدای پاک کے ایسے بندے بھی پر حملہ و جنگ مین
تو ہی نہین کہ وہ مونچھین تزویر دنیا کی اکھیڑتے ہین اور خیمہ قلعۂ نصرت پر کھڑا کرتے ہین بس یہ شہید
پھر از سر نو غازی ہوے اور ان اسیروں نے پھر نصرت پر حملہ کیا کہ باز دادہ اجل کا نہین لیا لہذا
سارے قفل مشکلوں کے اُسکے لطف سے کھل گئے نفس کافر جو دشمن ہی ناگہان پھر ادھ مرا ہوگیا
اب ناامیدی گئی امید آئی اور یہ بتکدہ پھر مسجد ہوا اور سر نیستی نکال کے کہا کہ لے دیکھ ہمکو کسواسطے کہ اگر

بیچ مین اندھا ہوگیا تھا تو ہوگیا اندھا مادرزاد تو نہین ہی تا تجھکو معلوم ہو کہ عدم مین ایسے ایسے آفتاب ہین جنکے مقابل یہ آفتاب یہان کا شہا ہی لا بد جان لے کہ عدم مین ہست کیسا موجود ہی اور ضد مین ضد کیسی چھپی ہی اس آیت کے معنے یخرج الحی من المیت نکالتا ہی زندہ مردے سے خوب جان لے اسی سبب سے عابد امید عدم کی کرتے ہین کہ وہ مرنا نہین ہی زندہ ہونا ہی جیسے کسی کھیتی کرنیوالے کا انبار خالی ہوگیا تو نیستی کی امید پر شاد و خوش ہی کہ آئندہ ہوجاے گا کہ وہ ابھی نیست ہی اور خیال کرتا ہی کہ وہ نیستی کی طرف سے پیدا ہوگا بس اگر تو صاحب معنی ہی تو اسی کو سمجھ لے اسکے سوا اور باتون مین تو نیستی کا منتظر ہی کہ جو سمجھا اور ذوق و آرام دینگے اب نہین ہی پھر ہوجاے گی یہ بھی نیستی مین ہی آپ فرماتے ہین کیا کرون اس بھید کے کھولنے کی اجازت نہین ہی ورنہ مین انجاز کو بغداد بنا دیتا یعنے تھوڑے کی ایسی شرح بسط کرتا مختصر یہ ہی کہ عدم اللہ تعالی کی صنع کا خزانہ ہی جس سے وہ دم بدم عطا مین ظاہر کرتا ہی بس اللہ تعالے مبدع ہی مبدع اسکو کہتے ہین کہ جن فرعون کی اصل و سند نہوان کو پیدا کرے

مثال عالم نیست ہست نما اور عالم ہست نیست نما ہین

قولہ نیست را بنمود ہست آن محتشم ٭ ہست را بنمود بر شکل عدم ٭ بحر را پوشید و کف کرد آشکار ٭ باد را پوشید و بنمودت غبار ٭ چون منارہ خاک پیچان در ہوا ٭ خاک از خود چون برآید بر علا ٭ خاک را بینی بہ بالا اے علیل ٭ باد را نہ جز بتعریف و دلیل ٭ کف ہمی بینی روانہ ہر طرف ٭ کف بے دریا ندارد منصرف ٭ کف بحس بینی و دریا از دلیل ٭ فکر پنہان آشکارا قال و قیل ٭ نفی را اثبات مے پنداشتیم ٭ دیدۂ معدوم بینی داشتیم ٭ دیدہ کاندر دے نعاسی شد پدید ٭ کے تواند جز خیال و نیست دید ٭ لاجرم سرگشتہ گشتیم از ضلال ٭ چون حقیقت شد نہان پیدا خیال ٭ این عدم را چون نشاند اندر نظر ٭ چون نہان کرد آن حقیقت از بصر ٭ آفرین اے اوستاد سحر بات ٭ کہ نمودے معرضان را درو صاف ٭ ساحران مہتاب پیمایند زود ٭ پیش بازرگان و زر گیرند سود ٭ سیم بربایند زینگون پیچ پیچ ٭ سیم از کف رفتہ و کرباس ہیچ ٭ این جہان جادو ست ما آن تاجریم ٭ کہ از و مہتاب پیمودہ خریم ٭ گز کند کرباس پانصد گز شتاب ٭ ساحرانہ او ز نور ماہتاب ٭ چون ستد او سیم عمرت اے رہے ٭ سیم شد کرباس نے کیسہ تہے ٭ قل اعوذت خواند باید کاے صمد ٭ ہین ز نفاثات افغان و زعقد ٭ اللغات نعاس بضم ہندے اونگھ معرض بضم رو گرداندہ مہتاب بگز پیمودن بیہودہ کام کرنا کرباس بالکسر پارچہ معروف اے ملغی فرماتے ہین عجب قدرت اُس قادر مطلق کی ہی کہ اس محتشم نے نیست کو تو ہست ظاہر کیا اور ہست کو بشکل عدم

دکھایا مثلاً دریا کو چھپایا اور کف ظاہر کیے اور ہوا کو پوشیدہ کیا دیکھو منارے کی طرف خاک لپٹی ہوئی کیسی
ہوا مین اوپر کو چڑھتی ہی جسکو بگولہ کہتے ہین پھر بھلا خاک آپ سے کیسے اوپر چڑھ سکتی ہی مگر تو اے علیل
خاک کو دیکھتا ہی ہوا کو نہین دیکھتا جو دراصل اُسکو ہوا پر لیگئی اسکے لیے تجھے بہت سی دلیلین اور
تعریفین چاہیین جیسے ہر چیز کو دلیل و تعریف سے پہچنواتے ثابت کرتے ہین اور اے دریا مین جو
جھاگ ہر طرف پھرتے ہین انکو تو ہی جانتا ہی کہ جھاگ پھرتے ہین یہ نہین دیکھتا کہ جھاگ بے دریا کے
کیسے پھر سکتے ہین بس کف تو اپنے حس سے دیکھتا ہی اور دریا کو دلیل سے ایسی ہی فکر تو چھپی ہوئی
اور قال و قیل ظاہر جو فکر سے پیدا ہوتی ہی بس جو نفی ہی اسکو ہم اثبات جانتے رہے ہین ہم کو
آنکھین معدوم کے دیکھنے کی ملین اور کیون نہو جو آنکھ کہ اونگھنے لگتی ہی تو وہ سواے خیال و نیست
کے اور کوئی چیز کب دیکھتی ہی لاجرم ہم بھی گمراہی سے سرگشتہ ہو گئے اور ظاہر کہ جسکا سر گھومتا ہی
اُسکی بھی اصل شے نظر مین نہین جمتی اور یہی وجہ سرگشتگی کی ہی کہ حقیقت چھپی ہوئی ہی اور خیال
ظاہر ہی آب اُس نے اس عدم کو جو نظر مین جما دیا ہی تو حقیقت کو بصر سے کیسا چھپا دیا ہی آفرین ہی تجھپر
اے استاد سحر باف کہ تو نے اعراض کرنے والون کے حق مین صاف کو کیسا ورد کر دیا ہی ساحر
لوگ دھوکا دیکے سوداگرون کو چاندنی جلدی جلدی ناپ دیتے ہین اور زر در فائدہ اُن سے خوب
کر لیجاتے ہین ایسے اینچ پیچ کرکے روپیہ ان سے لیجاتے ہین بس روپیہ بھی اُنکے ہاتھ سے گیا
اور وہ جو کرپاس کرکے چاندنی ناپ دی تھی وہ بھی کچھ نہین علیٰ ہذا یہ جہان جادو ہی اور ہم تاجر
کرپاس جادوگر سے مہتاب پیمودہ کو خرید رہے ہین اگر وہ جادوگرون کی طرح جلدی سے پانسو گز کرپاس
نور مہتاب سے ناپ دے جس وقت کہ وہ سیم تیری عمر کی تجھسے لیگا تو بس سیم بھی گئی اور کرپاس
تو ہی ہی نہین وہ تو نور مہتاب تھا تیرا کیسہ ہر طرح اے رہی خالی رہگیا تجھکو ان جادوگرون سے بچنے کو قل اعوذ
برب الفلق پڑھنا چاہیئے یعنے کہ تو پناہ چاہتا ہون مین پروردگار سے جو سفیدی صبح کی نکالنے
والا ہی اور کہہ اے صمد ہماری فریاد نفاثات و عقد سے جو ہی اس پر نظر کر کہ اس جہان نے کیسا
دم پھونک کے گرہین لگائی ہین واضح ہو کہ کفار نے آنحضرت صلعم پر جادو کیا اور ریش مبارک کے
بال مین دم پھونک کے گرہین لگائین تھین اور پتھر کے تلے دبا دیا تھا کہ آپ کو اس سے
نہایت تکلیف ہوئی بس معوذتین نازل ہوئین اور جبریل نے وہ جگہ بتائی جہان وہ بال دبا
تھا وہان سے بال نکالا اور معوذتین کے پڑھنے سے وہ سحر دفع ہوا لہذا یہ دونون سورتین دافع
سحر ہین اسی وجہ سے مولانا رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ قل اعوذ برب الفلق پڑھنا چاہیئے تا اس جہان کے

جادو سے چھوٹے **قولہ** مید منند اندر گرہ آن ساحرات ؛ الغیاث المستغاث از بردومات ؛ لیک بر خوان از زبان وفعل نیز ؛ کہ زبان قول سست است اے عزیز ؛ از زمانہ مرترا سہ ہمرہ اند ؛ آن یکے وافی وآن دو غدر مند ؛ آن یکے یاران ودیگر رخت ومال ؛ وان سوم وافی است از حسن انفعال ؛ مال ناید باتو بیرون از قصور ؛ یار آید لیک تا بالین گور ؛ چون ترا روز اجل آید بہ پیش ؛ یار گوید از زبان حال خویش ؛ تا بدینجا بیش ہمرہ نیستم ؛ بر سر گورت زمانے بیستم ؛ فعل تو وافیست زان کن ملتحد ؛ کاندر آید با تو در قعر لحد ؛ **اللغات** ملتحد بالضم وفتح جائے پناہ **المعنی** یہ دنیا اوراس کے اشیا ساحرات یعنے جادوگرنیاں جوانپی گرہون مین سحر پھونک رہی ہین ہمکو بلا مین ڈالنے کو بس فریاد ہی فریاد ہی ان کے بردومات سے کہ سخت عاجز کر رکھا ہی لیکن اس الغیاث والمستغاث کو قول وفعل دونون سے بجا لاکس لیے کہ زبان قول کی ای عزیز سست ہی صرف قول سے کام نہین چلتا دنیا اوراسکے اشیا ان مین سے تین چیزین تیرے ساتھ ہین جس مین ایک وفادار و دو بیوفا دہ بیوفا ایک تو یار تیرے ہین اور دوسرا رخت ومال اور وفادار افعال نیک مال ودرخت کا تو یہ حال کہ بعد تیرے تیرے محل وقصور سے تیرے ساتھ باہر ہی نہین نکلے گا یار البتہ تیرے ساتھ ہون گے وہ بھی بالین گور تک یعنے جب روز اجل تیرے سامنے آئیگا یار تو اپنی زبان حال سے کہے گا کہ مین یہین تک تیرے ساتھ ہون زیادہ نہین بس اتنا ہی کہ تھوڑی دیر تیرے سر گور کھڑا ہولیا مگر فعل تیرے وفادار ہین ان سے پناہ ڈھونڈھ کہ یہی تیرے ساتھ قعر گور مین داخل ہونگے

اس حدیث کے معنی ہین لابد من قرین یدفن معک وہو حی وتدفن معہ وانت میت فان کان کریما اکرمک وان کان لئیما اسلمک وذلک القرین عملک فاصلحہ ضرور ہی کہ کوئی قرین تیرا تیرے ساتھ دفن کیا جائے اور حال یہ کہ وہ زندہ ہی اور تو اس کے ساتھ دفن کیا جائے حال آنکہ تو مردہ ہی پس اگر وہ قرین کریم ہی اکرام دے گا تجھکو اور اگر لئیم تو دکھ دے گا تجھکو اور یہ قرین تیرے عمل ہین پس اصلاح کر تو انکی

قولہ پس پیمبر گفت بہر این طریق ؛ با وفا تر از عمل نبود رفیق ؛ گر بود نیکو ابد یارت بود ؛ در بود بد در لحد مارت شود ؛ این عمل وین کسب در راہ سداد ؛ کے توان کرد اے پدر بے اوستاد ؛ دون ترین کسبی کہ در عالم رود ؛ ہیچ بے ارشاد استادی شود ؛ اولش علمست آنگاہی عمل ؛ تا دہد بر بعد مہلت

تا اجل ٭ استعینوا فی حرب یا ذوالنہا ٭ من کریم صالح من اہلہا ٭ اطلب الدر اخی وسط الصدف ٭ واطلب الفن من ارباب الحرف ٭ ان رأیتم ناصحین انصفوا ٭ بادر التعلیم لا تستنکفوا ٭ در دباغت در خلق پوشید مرد ٭ خواجگی خواجہ را آن کم نکرد ٭ وقت دم آہنگر ار پوشید دلق ٭ احتشام او نہ شد کم پیش خلق ٭ پس لباس کبر کن بیرون ز تن ٭ ملبس ذل پوش در آموختن ٭ علم آموزی طریقش قولیست ٭ حرفت آموزی طریقش فعلیست ٭ فقر خواہی آن بصحبت قائم ست ٭ نے زبانت کار مے آید بدست ٭ المعنی پس پیغمبر نے اسی راہ سے فرمایا ہے کہ عمل سے بڑھکے کوئی رفیق باوفا نہیں ہے پس اگر عمل نیک ہے تو ابد تک تیرا یار ہے اور اگر بد تو تیری قبر کا سانپ آپ فرماتے ہیں اے پدر یہ عمل اور یہ کسب سداد و صدق کی راہ سے بے استاد کے کب کرسکتا ہے اُس کسب سے ناچیز تر کسب کونسا جہان میں ہے جو کیا جائے اور بے ارشاد کسی اُستاد کے ہو اول تو ہر کسب کا علم ہونا چاہیئے پھر عمل تا جب تک تجھکو مہلت اجل سے ہے پھل دے یعنے عمر بھر لہذا فرمایا کہ مدد چاہو تم لڑائی میں اے آگاہی والو کسی کریم صالح اور اُسکے اہل سے موتی ڈھونڈھ لے بھائی وسط صدف سے اور فن و ہنر اہل حرفہ سے اگر ناصح لوگون کو دیکھو تو انصاف کرو کہ واقعی یہ برائیاں ہم میں ہیں ابتدا کرو تعلیم میں اور اس سے شرماؤ کنیا ؤمت مرد لوگ وقت دباغت کے محبت و ریاضت کے پوری پوشش پہنتے ہیں اور یہ اُسکی خواجگی کو نہیں گھٹاتی وہ ویسا ہی خواجہ ہے جیسے لوہار دھونکنی دھونکنے کے وقت گدڑی پہن لیتا ہے تو کیا احتشام اُسکا مخلوق کے سامنے کم ہو جاتا ہے بس لباس کبر و غرور کا اُتار اور لباس ذلت کا سیکھنے کے وقت پہن لے اگر علم سیکھتا ہے تو سیکھنے کا طریق قولی ہے یعنے زبان سے کام لیتے ہیں اور اگر حرفت سیکھتا ہے تو اسکا طریق فعلی ہے یعنے ہاتھ پاؤن کا کام اور اگر فقر سیکھتا ہے تو وہ صحبت کامل سے قائم ہوتا ہے اس میں نہ زبان کام آتی ہے نہ ہاتھ **قولہ** دانش انوار ہست در جان رجال ٭ نے زراہ دفتر و نے قیل و قال ٭ دانش آن راست اندر جان زجان ٭ نے زراہ دفتر و نے از بیان ٭ در دل سالک اگر ہست آن رموز ٭ رمز دانی نیست سالک را ہنوز ٭ تا دلش را شرح آن سازد ضیا ٭ پس الم نشرح بفرماید خدا ٭ کاندرون سینہ شرحت دادہ ایم ٭ شرح اندر سینہ ات بنہادہ ایم ٭ تو ہنوز از خارج آنرا طالبی ٭ محلبی از دیگران چون حالبی ٭ چشمۂ شیر ست در تو بیکنار ٭ تو چرا مے شیر جوئی از تغار ٭ منفذی داری بہ بحر اے آبگیر ٭ ننگ دار از آب جستن از غدیر ٭ کہ الم نشرح نہ شرحت ہست باز ٭ چون شدی تو شرح جو و کدیہ ساز ٭ درنگر در شرح دل در اندرون ٭ تا نیاید طعنۂ لا تبصرون ٭

اللغات محلب بروزن مضرب ظرف گلی شیر دوشیدن حالب شیر دوشنده تغار بفتح طشت گلی خوبا ہم بریدن **المعنی** یعنے وہ جو مرد خدا کے ہین اُن کی جان مین دانش انوار خدا سے ہی نہ دفتر قیل و قال سے کہ اس دانش کو ان کی جان سے جان ہی لے سکتی ہی نہ راہ دفتر و بیان سے اگرچہ دل سالک مین وہ رموز ہین لیکن رمزدانی اُسکو اُس وقت تک نہین ہی جب تک اُسکے دل کو وہ ضیا منشرح و کشادہ نہ کردے تا سمائی پیدا ہو اسی واسطے حق جلّ وعلا نے فرمایا ہی الم نشرح لک صدرک کیا نہین کھولا ہم نے واسطے تیرے سینہ تیرا ہمین نے تیرے سینے کے اندر کشود تجھکو دی ہی اور شرح تیرے سینے مین رکھی ہی اور تعجب کہ تو ابھی خارج سے ڈھونڈھتا پھرتا ہی تو تو خود دودھ کا برتن دودھ سے بھرا ہی تو اوروں سے دوھنے والا کیون ہی تیرے بیچ مین تو ایک چشمہ بے کنار شیر کا ہی تو کسی طشت سے دودھ کیون ڈھونڈھتا پھرتا ہی تیری راہ تو اے آبگیر جو بمعنے حوض و تالاب کے ہی خود دریا سے ملی ہوئی ہی تو شرماتا نہین جو پانی تالاب سے مانگتا ہی کس واسطے کہ الم نشرح مین نہ تیری شرح کھلی ہوئی ہی جو لک فرمایا ہی یعنے واسطے تیرے پھر تو شرح جو اور شرح کی گدائی کیون کرتا ہی بس تیرے باطن مین جو شرح دل کی ہی اُس مین غور کرتا تجھ پہ طعن لا یبصرون کی نہ آئے کہ موجود ہوتے شے کے نہین دیکھتا بے بصر ہی

اس آیت کے معنے مین وہو معکم اینما کنتم اور وہ تمھارے ساتھ جہان کہین تم ہو

قولہ یک سبد پر نان ترا بر فرق سر ٭ تو ہمی خواہی لب نان در بدر ٭ در سر خود پیچ ہل خیرہ سرے ٭ رو در دل زن چرا بر ہر درے ٭ تا بزانوی میان آبجو ٭ غافل از خود زین و آن تو آب جو ٭ بر سرت نان ست و پایت اندر آب ٭ از عطش و رجوع گشتستی خراب ٭ پیش آب و پس ہم آب و با مدد ٭ چشمہا راپیش سد و خلف سد ٭ اسپ زیر ران و فارس اسپ جو ٭ چیست این گفت اسپ لیکن اسپ کو ٭ ہے نہ اسپ است این بزیر تو پدید ٭ گفت آری لیک خود اسپی کہ دید ٭ نیست آن و پیش روے اوست آن ٭ اندر آب و بیخبر ز آب روان ٭ مست چیز و پیش روے اوست چیز ٭ بیخبر زان چیز و شرح خویش نیز ٭ چون گہر در بحر گوید بحر کو ٭ آن خیال چون صدف دیوار او ٭ گفتن آن کو حجابش می شود ٭ ابر تاب آفتابش می شود ٭ بند چشم اوست ہم چشم بدش ٭ علت رفع سد او گشتہ سدش ٭ بند گوش او شدہ ہم گوش او ٭ ہوش با حق دار اے مدہوش او ٭ **اللغات** عطش تشنگی جوع گرسنگی **المعنے** تیرے سر پر تو ٹوکیا روٹیون کی رکھی ہوئی ہی اور عجب کہ تو در بدر

روٹی کا ٹکڑا مانگتا پھرتا ہی تو اپنے سر کی طرف مشغول ہوا اور یہ خیرہ سری چھوڑ دے جا تو اپنے دل کا دروازہ بجا کیون ہر دروازے پر جاتا ہی تو تو زانو تک نہر مین کھڑا ہی کیسا آپ سے غافل ہی کہ این وآن سے پانی کا طالب ہی تیرے سر پر روٹی ہی اور پاؤن تیرا پانی مین اور تو پیاس بھوک سے خراب ہو رہا ہی تیرے سامنے بھی پانی اور تیرے پیچھے بھی پانی کہ جس کی مد بہ چلی آتی ہی مگر تیری آنکھون کے سامنے بھی دیوار ہی تیرے پیچھے بھی دیوار جیساکہ فرمایا وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا اور کی ہم نے سامنے اُن کے دیوار اور پیچھے ان کے دیوار یہ وہ مثل ہی کہ گھوڑا تو زیر ران ہی اور سوار گھوڑا ڈھونڈھتا پھرتا ہی جب پوچھا یہ زیر ران تیرے کیا ہی کہا گھوڑا لیکن جسکو مین ڈھونڈھتا ہون وہ گھوڑا کہان ہی کہا یہی یہ گھوڑا نہین جو تیرے نیچے ہی کہا ہی تو گھوڑا لیکن میرا گھوڑا کسی نے دیکھا ہو تو بتاؤ بس عجب تماشا ہی کہ کوہی جسکو ڈھونڈھتا ہی اُسکے پیش رو ہی اور اسی کو کہتا ہی وہ نہین ہی اُسکا ایسا حال ہی جیسے کوئی پانی کے اندر ہو اور پانی سے بیخبر یا جیسے کوئی کسی چیز کا مست ہو رہا ہی اور وہ چیز اُسکے سامنے ہو اور وہ بیخبر اُس چیز سے بھی اور اپنی شرح وکشود سے بھی جیسے گوہر ہی تو دریا مین اور پوچھے کہ دریا کہان ہی بس وہی خیال چون صدف اُسکا اُسکی دیوار ہو رہا ہی اور یہی کہنا اسکا یعنے آن کو اُس کے واسطے حجاب ہی اور یہی چشم بد اُسکی بند چشم ہی اور یہی ابر ہی اُسکے آفتاب کی تاب پر اور چشم بد اُسکی اسی کی چشم بند چشم بد اس سبب سے کہ مقصود کو نہین دیکھتی یہی علت دفع سد کی تھی وہی تو سد بن گئی یعنی آنکھ سے مانع اور حائل شئے کو دیکھتے ہین سو وہی مانع ہوئی ایسے ہی گوش اُسکے بند گوش ہوے بس تو ای شخص اگر مدہوش حق کا ہی تو اُسکے ساتھ ہوش رکھ

اس حدیث کے معنی ہین من جعل الہموم ہما واحدا کفاہ اللہ سائر ہمومہ ومن تفرقت بہ الہموم لایبالے اللہ فی ای واد منہا ہلک جس نے ٹھہرایا بہت سے غمون کو ایک غم کافی ہی اللہ اُسکو سارے غمون کو اور جس نے پریشان کیا نہین پروا کرتا ہی اُسکی کسی مقدمے مین ہلاک ہوا

قولہ ہوش را توزیع کردے بر جہات ✽ مے نیرزد ترہ آن ترہات ✽ آب ہش راے کشد ہر بیخ خار ✽ آب ہوشت کے رسد سوے ثمار ✽ آبہا راے کشد آن خس گیاہ ✽ آب ہوشت کے رسد سوے الہ ✽ ہین بزن آن شاخ بد را خو کنش ✽ آب دہ این شاخ خوش را نو کنش ✽ ہر دو سبز ند این زمان آخر نگر ✽ کین شود باطل وزان روید ثمر ✽ آب باغ آن را حلال واین حرام ✽ فرق را آخر بہ بینی والسلام ✽ عدل چہ بود آب دہ اشجار را ✽ ظلم چہ بود آب دادن خار را ✽ عدل وضع نعمتے

برموضعش : نے بهر بیخے که باشد آبکش : ظلم چه بود وضع در نا موضعے : که نباشد جز بلا را منبعے : نعمت
حق را بجان وعقل ده : نے بطبع پر زحیر و پر گره : بار کن پیکار غم را بر تنت : بر دل وجان نه آنجا کندرت
بر سر عیسے نهاده تنگ بار : خر سکیزه میزند در مرغزار : سرمه را در گوش کردن شرط نیست : کار دل را
جستن از تن شرط نیست **اللغات** توزیع پریشان کرنا ترہات بالضم بیہودہ باتین خوب بمعنے
بر بدن نیز زحیر پیچش سکیزہ بکسرتین لاتین مارنا لوٹنا **المعنے** فرماتے ہین تونے تو اپنے ہوش کو
جہات واسباب پر بانٹ رکھا ہی اور پریشان کیا ہی بھلا یہ بیہودگی کا ساگ اسکے لائق کب ہی تجھکو
خبر نہین تیرے آب ہوش کو تو خار بن پیے جاتا ہی پھر یہ اثمار ومیوون کی طرف کیسے پہونچے جس سے پھل
کھائے اور وہ گیاہ جو خس ہی اس آب کو پیے جاتی ہی پھر یہ آپ تیرا خدای تعالی کی طرف کیسے پہونچیگا
خبردار ہو اس شاخ بد کو کاٹ ڈال اور قطع کردے اور شاخ خوش کو پانی دیکر تازہ ولو کر اس
وقت مین تو دونون سبز ہو رہے ہین مگر تو انکا انجام دیکھ کہ یہ شاخ دنیا کی باطل ہو جائیگی اور
اس سے پھل پیدا ہوگا بس آب باغ کا جو تیرا وجود ہی اس شاخ کو حلال ہی اور اس شاخ کو حرام
اب تجھکو لازم ہی کہ دونون کے فرق کو دیکھ آگے ہمارا اسلام ے تو جانتا ہی عدل کیا چیز ہی درختون کو
پانی دینا اور ظلم کیا ہی کانٹون کو پانی دینا عدل کیا ہی ہر شے کو اپنے موقع پر رکھنا نہ ہر بیخ کو جو پانی کھینچتی ہی
پانی دینا اور ظلم کیا ہی کسی شے کو بے موقع رکھنا کہ وہ بلا کا چشمہ ہوتا ہی سوا بلا کے اور کچھ نہین تو نعمت
حق کی عقل وجان کو دے نہ طبیعت کو جو پیچشون اور گرہون سے بھری ہی یعنے ایسا کھا جو قوت عقل و
جان کو بخشے نہ ایسا کہ پیچش و گرہون مین جو مراد درد سے ہی پڑے یعنے غم جس لڑائی کے ساتھ لڑتا ہی
وہ لڑائی اس تن پر لادوے اُسکے قابل یہ ہی نہ دل وجان پر اس جان کندن کو ڈال تو وہ نقل کرتا ہی کہ
عیسے کے سر پر تو گٹھا بوجھ کا رکھا ہی اور گدھا مزے سے مرغزار مین لوٹتا اور کلیلین کر رہا ہی بھلا
سُرمہ کان مین لگانا کہین شرط عقل کی ہی اور دل سے کام تن کا ڈھونڈھنا کیسی بیوقوفی ہی **قوله** گردے
رو نازکن خارے بکش : ور نہ شکر منوش و زہر چش : زہر تن را نافع است قند بد : تن ہمان بہتر کہ ماند
بے مدد : ہیزم دوزخ تن آمد کم کنش : ور بر دید ہین تو ازین بر کنش : ور نہ حمال لعب باشی حطب :
در دو عالم همچو جفت بو لهب : از حطب بشناس شاخ سدره را : گرچه هر دو سبز باشد اے فتا :
اصل این شاخست از نار دخان : اصل آن شاخست هفتم آسمان : هست ناپیدا بصورت پیش
حس : کر غلط بینست چشم کیش حس : هست پیدا آن بپیش چشم دل : جهد کن پیش دل آ جهد المقل :
ور نداری پا بجنبان خویش را : تا ببینے هر کم و هر بیش را : کین تحرک شد تبرک را کلید :

در تحرک کردے ای دل مستفید ؛ اللغات جہد المقل بضم وکسر قاف کوشش فقیر وسعی واندک مستفید فائدہ یابندہ المعنے فرماتے ہین کہ اگر تو تن ہی تو وہی محنت وریاضات جو مذکور ہوئین بہتر ہین اور اگر دل ہو گیا ہی تو جا فخر کر اور سب کانٹے اپنے نکال ڈال اور جو دل نہین ہی تو شکر مت کھائے زہر چکھتا رہ کسواسطے کہ زہر تن کو نافع ہی اور قند مضر بہتر یہی ہی کہ اسکی مدد نہ کر یہ تن تیرا دوزخ کا ایندھن ہی اسکو کم کر اور اگر درخت اسکا جم اٹھے تو جڑ سے اکھیڑ ڈال ورنہ یہ ایندھن سر پر رکھے حمالۃ الحطب ٹھہرے گا دونون جہان مین جو جفت بولہب کی تھی کہ سر پر گٹھا لکڑیون کا اور گردن مین رسی اس شان سے دوزخ کو جائیگی تو اے جوانمرد حطب و شاخ سدرہ کو پہچان دونون تجھے ہین اگرچہ دونون سبز ہین اس حطب کی اصل تو نار و دخان ہی اور شاخ سدرہ کی اصل ہفتم آسمان اور یہ شاخ سدرہ بصورت ناپیدا ہی حس اسکو نہین دیکھتی اس لیے کہ حس کے مذہب کی آنکھ غلط بین ہی غلط بینی اسکا دین و مذہب ہی جسکو آدمی مشکل سے چھوڑتا ہی مگر چشم دل کے سامنے ظاہر ہی کوشش کر اور دل کے سامنے ایسا آ جیسے فقیر گدائی مین کوشش کرتا ہی اور اگر تیرے پائون نہین ہین تو جنبش ہی اسی کی طرف کیے جا تو اس جنبش سے ہر بیش و کم کو دیکھے کس واسطے کہ حرکت و جنبش برکت کی کنجی ہی تو بھی اے دل حرکت کرنے مین بہت فائدے پائیگا

در معنے رباعے ۔ گر راہ روے راہ برت بکشایند ؛ ور نیست شوے بہستیت بگرایند ؛ گر پست شوے بگنجے اندر عالم ؛ وانگاہ ترا بیتو بتو بنمایند ؛

قولہ گر زلیخا بست درہا ہر طرف ؛ یافت یوسف ہم ز جنبش منصرف ؛ چون توکل کرد یوسف برجہید ؛ باز شد قفل و در و شد پدید ؛ گرچہ رخنہ نیست عالم را پدید ؛ خیرہ یوسف وار می باید دوید ؛ کہ کشاید قفل و در پیدا شود ؛ سوے بیجائی شما را جا بود ؛ آمدے اندر جہان اے ممتحن ؛ ہیچ مے بینے طریق آمدن ؛ تو ز جائے آمدی وز موطنی ؛ آمدن را راہ دانے ہیچ نے ؛ تا ندانے تا نگوئی راہ نیست ؛ دین رہ بے راہ ما را رفتنیست ؛ میروی در خواب شادان چپ و راست ؛ ہیچ دانے راہ آن میدان کجاست ؛ تو ببند آن چشم خود تسلیم کن ؛ خویش را بینے در آن شہر کہن ؛ چشم چون بندے کہ صد چشم خمار ؛ بند چشم تست این سو از غرار ؛ چارہ چشم تو عشق مشتری ؛ ہر امید مشتری و سرورے ؛ گر بخسپی مشتری بینے بخواب ؛ چغد کے

در خواب بیند جز خراب ٭ مشتری خواهی بهر دم پیچ پیچ ٭ تو چه دانی که فرشتی پیچ پیچ ٭ گر دلت را نان بدے یا چاشتے ٭ از خریدان را فراغت داشتی ٭ گرد ران نان مرترا نانی بدے ٭ از خریداران دلت فارغ شدی ٭ اے لمعنے فرماتے ہین جنبش ایسی چیز ہی کہ زلیخا نے ہر طرف سے دروازے بند کیے تھے یوسف نے جنبش کرنے سے اس مین منصرف کو پایا یعنے ایک حال سے دوسرے حال پر کر دینے والے کو جب اُنھون نے توکل کیا اور دروازون کی طرف دوڑے ہر دروازے کا قفل کھل گیا اور راہ پیدا ہو گئی آب فرماتے ہین اگرچہ یہ عالم بھی ہر طرف سے بند ہی کوئی رخنہ نہین جس مین ہوکے اس سے نکل جائے لیکن حیران ہوکے یوسف کی طرح دوڑنا تو ضرور چاہیے کہ یہ قعر کھل جائے اور راہ پیدا ہو اور اُس جا مین جو بیجائی ہی اور جا اُسمین نہین اس طرف جا تجھکو ملجائے خیال تو کرا سے ممتحن کہ تو اب اس جہان مین آیا آپ تجھکو راہ یہان آنے کی کچھ بھی معلوم ہی اور اُسکو ذرا بھی دیکھتا ہی تو جانتا ہی کہ کس جگہ اور کون سے موطن سے آیا ہی اور جس راہ سے آیا ہی اُس راہ کو جانتا ہی سو کچھ نہین بس خبردار ہرگز ست جان اور ہرگز ست کہ کہ راہ نہین ہی کس واسطے کہ اسی راہ بے راہ مین پھر ہمکو چلنا ہی دوسری مثال ہی کر تو اپنے خواب کو تو خیال کر کیسا خوش خوش ادھر اُدھر پھرتا ہی لیکن یہ بھی جانتا ہی کہ اُس میدان مین کس راہ سے آیا وہ راہ کہان ہی لہذا اپنی چشم بد کو بند کر اور آپ کو حوالے خدا کے کر اور پھر اسی اپنے پرائے شہر مین آپ کو دیکھ اگر تو آنکھ کیسے بند کرے کہ اتنا خمار جو سیکڑون آنکھون مین سمائے تیری ایک آنکھ مین اس طرح کا بسبب غفلتون کے بھرا ہی تو تو مشتری وخریدار کے عشق سے دو آنکھون کی چار آنکھین بن رہا ہی اور تکتا ہی اس اُمید پر کہ بہت سے خریدار ہون اور سرور ی ہو بڑا پیر کہلاؤن اگر سوتا ہی تب بھی مشتری ہی خواب مین دیکھتا ہی اور کیسے نہ دیکھے اُلو سوا ے ویرانے کے اور کیا خواب مین دیکھے گا آب فرماتے ہین مشتری کی خواہش مین تو ہر دم پیچ پیچ ہو رہا ہی لیکن بتا تو مشتری کے ہاتھ بیچے گا کیا تیرے پاس تو کچھ بھی نہین ہی اگر تیرے دل کے واسطے روٹی یا چاشت کی نہاری ہوتی تو ضرور تو خریدارون سے فارغ ہوتا تیرا دل تو از بس مفلس بینوا ہی یا تیرے ابنان مین روٹی ہوتی جو مراد باطن سے ہی اور نان مادہ معرفت تو دل تیرا خریدارون سے نچنت ہوتا کبھی ان کی پروا نہ کرتا

قصہ اُس شخص کا جس نے دعوے پیغمبری کیا اُس سے کہا کہ تو نے کیا کھایا ہی جو احمق ہو گیا کہا اگر کھاتا تو احمق کیون ہوتا نہ بیہودہ بکتا کس واسطے

جو شخص جس لائق نہین ہی اُس سے وہ بات کہنا بیہودگی ہی گو اُس پر مامور ہو

قولہ آن یکے میگفت من پیغمبرم ❊ وز ہمہ پیغمبران فاضل ترم ❊ گردنش بستند و بردندش بشاہ ❊ کین ہمی گوید رسولم از الٰہ ❊ خلق بروے جمع چون مور و ملخ ❊ کین چہ مکرست و چہ تزویر و چہ فخ ❊ گر رسول آنست کاید از عدم ❊ ما ہمہ پیغمبریم و محتشم ❊ ما از انجا آمدیم اینجا غریب ❊ تو چرا مخصوص باشی اے ادیب ❊ داد ایشان را جواب آن خوش رسول ❊ کاے گروہ کور و نادان و فضول ❊ این ندانستید اے قوم از قضا ❊ بیخبر اینجا رسیدید از عما ❊ ہمچو طفل خفتہ اینجا آمدید ❊ بیخبر از راہ و از منزل پدید ❊ از منازل خفتہ بگذشتید مست ❊ بیخبر از راہ و از بالا و پست ❊ ما بہ بیداری روان گشتیم خوش ❊ از ورا ے پنج شش تا پنج شش ❊ دیدہ منزلہا و اصل و از اساس ❊ چون قلاوزان خبیر و رہ شناس ❊ **اللغات** فخ بالفتح دام قلاوز راہبر **المعنے** ایک شخص کہتا تھا کہ مین پیغمبر ہون اور سب پیغمبرون ہین فاضلتر لوگون نے اُسکی گردن باندھی اور پادشاہ کے پاس لے گئے کہ یہ کہتا ہی مین خدا کی طرف سے رسول ہون ایک مخلوق اُس پر جمع جیسے چیونٹی دل اور ٹیڑی دل اور کہتے تھے یہ کیسا مکر و فریب ہی اور کیسا جال ہی اگر یہی بات ہی کہ جو کوئی عدم سے آئے یعنے پیدا ہو وہ پیغمبر ہو تو ہم سب پیغمبر ہین اور محتشم اس لیے کہ ہم بھی تو وہان سے یہان مسافر آئے ہین پھر تیری خصوصیت کیسے ہو گئی اور ادیب ہمارا کیسے بن گیا یہ سن کے اُس رسول خوش نے جواب دیا کہ ای گروہ کور و نادان و فضول یہ تو تم نے جان لیا کہ ہم بھی عدم سے آئے ہین یہ نہ جانا اے قوم کہ بیخبر اندھے ہین سے یہان آئے ہو تم تو ایسے یہان آئے ہو جیسے سوتا بچہ یہان آیا کہ راہ و منزل سب سے بیخبر ہی جو منزلین یہان آنے کی تھین اُنسے بھی سوتے اور مست گذرے کہ تمکو نہ کچھ راہ کی خبر تھی نہ کچھ اونچ نیچ کی اور ہم جب بیدار ہوے تو پنج شش کے اوپر پنج شش پنج حواس خمسہ شش شش جہت پنج شش دوم آسمان پنجم و ششم ہم نے سب منزلین اور اصل و بنیادین ہر شے کی دیکھین ہم سب سے واقف ہین جیسے رہبر خبیر اور رہ شناس ہوتے ہین **قولہ** شاہ را گفتند اشکنجش بکن ❊ تا نگوید جنس او ہیچ این سخن ❊ شاہ دیدش بس نزار و بس ضعیف ❊ کہ بیک سیلی بمیرد آن نحیف ❊ کے توان او را فشردن یا زدن ❊ کہ چو شیشہ گشتہ ہست او را بدن ❊ لیک با او گویم از راہ خوشے ❊ کہ چرا داری تو لاف سرکشے ❊ از درشتی ناید اینجا ہیچکار ❊ ہم بہ نرمی سر کشد از غار مار ❊ مردمان را دور کرد از گرد وے ❊ شہ لطیفی بود و نرمی ورد وے ❊ پس نشاندش باز پرسیدش ز جا ❊

کہ کجا داری معاش و ملتجا ❊ گفت اے شہ ہستم از دار السلام ❊ آمدہ زانجا دریں دار الملام ❊ نے مرا
خانہ است و نے یک ہمنشیں ❊ کے بسازد خانہ ماہی بر زمیں ❊ پادشاہش گفت بہر لاغ باز ❊ کہ چہ
خوردی وچہ دارے چاشت ساز ❊ اشتہا داری چہ خوردی بامداد ❊ کایں چنیں سرمستی و پر لاف و
باد ❊ گفت اگر نانم بدے خشک و ترے ❊ کے کنم من دعوے پیغمبرے ❊ دعوے پیغمبرے
با ایں گروہ ❊ ہمچناں باشد کہ دل جستن زکوہ ❊ کس زکوہ و سنگ عقل و دل نجست ❊ فہم ضبط نکتہ
مشکل نجست ❊ ہرچہ گوئی باز آید ہماں ❊ میکنند افسوس چوں مستہزاں ❊ از کجا ایں قوم و پیغام از
کجا ❊ از جماد سے جان کرا باشد رجا ❊ گر تو پیغام زنے آرے و زر ❊ پیش تو بنہند جملہ سیم و سر ❊ کہ فلاں
جا شاہدے میخواہدت ❊ عاشق آمد بر تو وے داندت ❊ ور تو پیغام خدا آری چو شہد ❊ کہ بیا سوے
خدا اے نیک عہد ❊ از جہان مرگ سوی برگ او ❊ چوں بقا ممکن بود فانی مشو ❊ قصد خون تو کنند
و جان و سر ❊ نز براے حمیت دین و ہنر ❊ **اللغات** لاغ بازی باد غرور افسوس تمسخر
مستہزاں تمسخر کنندگان **المعنے** لوگوں نے پادشاہ سے کہا کہ اسکو شکنجہ کرو تو اور کوئی نہ شغل اسکے
کہنے پائے پادشاہ نے جو اسکو دیکھا تو نہایت ہی زار و نزار و ضعیف و نحیف پایا کہ ایک سیلی کے
مارے مر جاتا کہا یہ اس قابل نہیں ہے کہ اسکو شکنجے میں دبائیں یا زدو ضرب کریں اس لیے کہ اسکا بدن
مثل شیشے کے نرم نازک ہو رہا ہے لیکن اس سے رسائی سے پوچھو کہ تو نے یہ دعوی سرکشی کا
کیوں کیا ہے یقین ہے کہ بتا دیگا یہ موقع سختی کا نہیں ہے آخر سانپ بھی جب غار سے نکلتا ہے تو اول میں نرمی
ہی سے سر نکالتا ہے پس لوگوں کو اسکے پاس سے ہٹا دیا اور پادشاہ تو لطیف تھا ہی اور نرمی
اسکا روز مرہ اس نے اسکو بٹھایا اور اسکے مکان و جگہ کو پوچھا کہ کہاں کا رہنے والا ہے اور تیری
معاش کیا ہے اور جائے پناہ کہاں ہے کہا اے پادشاہ ہوں تو میں دار السلام سے وہاں سے
اس دار الملام یعنے ملامت کے گھر میں آیا ہوں نہ میرا کوئی گھر ہے نہ میرا کوئی ہمنشین اور تو جانتا ہے مچھلی بھی
کہیں زمین میں گھر بناتی ہے ایسا ہی میں ہوں پھر پادشاہ نے کھیل و ہنسی کی راہ سے پوچھا کہ تو نے کیا
کھایا اور چاشت کا سامان کیا کر رکھا ہے آخر اشتہا تو رکھتا ہے صبح ہی صبح کیا کھا لیا کہ ایسا تو
سرمست و پر لاف و غرور ہو گیا کہا اگر روٹی تر و خشک جیسی کچھ ہوتی مجھکو ملتی تو دعوے پیغمبری کا
کیوں کرتا میں ان سے دعوے پیغمبری کا کیا کرتا ان سے دعوی کرنا ایسا ہے جیسے پہاڑ سے
دل ڈھونڈھنا کہ بیہودگی ہے بھلا کسی نے بھی کوہ و سنگ سے عقل و دل ڈھونڈھا ہے یا فہم ضبط نکتہ
مشکل کا جو میں ڈھونڈھتا پہاڑ کے سامنے جو کچھ تو کہیگا وہ بھی ویسے ہی لوٹ کے کہیگا جیسے تمسخر کرنیوالے

اُسی بات کو لوٹ کے کہتے ہین کہان یہ قوم کہان خدا کا پیغام کسی نے بھی تجھ سے اُمید جان کی کی ہی کہ اس مین جان ہی جو مین کرتا البتہ یہ ضرور ہی کہ اگر تو کسی عورت کا پیغام لیجائے یا زر کا کہ فلان جگھہ زر ملے گا یا فلان جگھہ ایک معشوق ہی وہ تجھکو چاہتا ہی اور تجھپر عاشق ہی تجھکو خوب جانتا ہی یہ خوب سُنین گے اور اگر تو پیغام شیرین ایسے شہد خدا لیجائے اور کہے کہ اے نیک عہد خدا سے جو الست مین عہد ربوبیت کا کیا ہی اُسکی طرف رجوع ہو اور اس جہان مرگ کو چھوڑ کے جہان برگ و سامان مین اُدھر کو چل اور جو بقا کو پہونچنا ممکن ہی تو فانی مت ہو تو اس وقت مین سُننا کسکا تیرے خون کا قصد کرین گے اور جان و سر کے خواہان ہونگے سو یہ بھی کچھ واسطے غیرت و حمایت دین و ہنر کے نہو گا بلکہ نفسانیت سے

بیان سبب عداوت عام اور بیگانہ جینا اُنکا ساتھ اولیا کے کہ خدا کی طرف اُنکو بلاتے ہین اور آبحیات ابدی کیجانب کھینچتے ہین

قولہ بلکہ از چسپیدگی بر خانمان ٭ تلخ آید شان شنیدن این بیان ٭ خرقۂ بر ریش خر چسپید سخت ٭ چونکہ خواہے بر کنی زو لحت لحت ٭ جفتہ انداز و یقین آن خر زدرد ٭ حبذا آنکس کزین پرہیز کرد ٭ خاصہ پنجہ ریش و ہر جا خرقۂ ٭ بر سرش چسپیدہ در نم غرقۂ ٭ خان و مان چون خرقۂ این حرص ریش ٭ حرص ہر کس بیش باشد ریش بیش ٭ خان و مان چغد ویرانست و بس ٭ نشنود آواز بغداد و طبس ٭ گر بیاید بار سلطانے ز راہ ٭ صد خبر آرد بدین چغدان ز شاہ ٭ شرح دار الملک و باغستان و جو ٭ پس بروافسوس دار دہر عدو ٭ کہ چہ باز آورد افسانہ کہن ٭ کز گزاف و لاف می بافد سخن ٭ کہنہ ایشانند و بوسیدہ ابد ٭ ورنہ آن دم کہنہ را نو میکند ٭ مردگان کہنہ را جان میدہد ٭ تاج عقل و نور ایمان میدہد ٭ دل مدزد از دلربائے روح بخش ٭ کہ سوارت میکند بر پشت رخش ٭ **اللغات** طبس بفتحتین نام شہر رخش نام اسپ رستم **المعنے** بلکہ اس سبب سے کہ خان و مان پر جو چپکے ہوئے ہین یہ بیان ان کو تلخ معلوم ہوتا ہی سنتے ہی نہین یہ وہ حال ہی کہ کوئی چیتھڑا گدھے کے زخم مین نہایت چپکا ہوا ہی اور تو چاہتا ہی ذرا ذرا کرکے اُسکو چھڑا ڈالون تو یقین ہی کہ وہ گدھا درد کے مارے دولتیان ضرور پھینکے گا بس کیسا اچھا وہ شخص ہی کہ جس نے خان و مان سے پرہیز کیا خصوصاً جب پچاس جگھہ زخم ہو اور ہر جگھہ چیتھڑا چپکا ہوا ایسا کہ نم مین ڈوبا ہو تو کیا حال اب فرماتے ہین خان و مان کو ایسا سمجھو جیسے خرقہ اور حرص زخم بس جسکو حرص زیادہ ہی اُسکے ریش زیادہ ہین اصل یہ کہ اُلو کا خان و مان بس ویرانہ ہی ہی وہ شہرت آبادی بغداد و طبس کی کب سُنتا ہی بر تقدیر اگر کوئی سلطان پھرتا پھراتا

آجائے اور سیکڑون چیزین اپنے بادشاہ کی انکے پاس لائے اور شرح اس بادشاہ کے دار الملک کی
کرے کہ ایسا ملک ہی اور ایسے باغستان اور ایسی نہرین تو ہر دشمن اُس پر تمسخر و استہزا کرے کہ کیا
یہ قصہ پُرانا سُنا ہوا تو پھر لایا اور لاف وگزاف کی باتین بنا رہا ہی اور ہی یہ کہ خود کہنہ اور پوسیدہ
ابد کی ہین نہین تو اُس سلطان کا وہ دم ہی کہ پُرانے کو نیا بناتا ہی اور پُرانے مردون کو جان بخشتا ہی
عقل وتاج وایمان کو نور دیتا ہی بس ایسے دلربا روح بخش سے دل مت چُرائے کہ
تجھکو پشت رخش پر سوار کرکے رستم بناتا ہی **قولہ** سر مزن دا ز سر فراز تاج دہ ؛ کو ز پاے دل کشاید
صد گرہ ؛ با کہ گویم در ہمہ دہ زندہ کو ؛ سوی آب زندگی پوینده کو ؛ تو بیک خواری گریزانی زعشق ؛
تو بجز نامی چہ میدانی زعشق ؛ عشق را صد ناز واستکبار ہست ؛ عشق با صد ناز می آید بدست ؛ عشق
چون وافیست وافی میخرد ؛ در حریف بیوفا مے ننگرد ؛ چون درخت ست آدمی و بیخ عہد ؛ بیخ را تیمار می باید
بجہد ؛ عہد فاسق بیخ پوسیدہ بود ؛ وز ثمار لطف ببریدہ بود ؛ شاخ و برگ نخل اگرچہ سبز بود ؛ با فساد بیخ
سبزے نیست سود ؛ ور ندارد برگ سبز و بیخ ہست ؛ عاقبت بیرون کند صد برگ دست ؛ تو مشو غرہ
بعلمش عہد جو ؛ علم چون قشر ست عہدش مغز او ؛ **المعنے** آوردہ سلطان سرفراز تاج دہ ہی اس سے
سر مت چرائے کہ وہ تیرے دل کے پائون کی سیکڑون گرہین کھول دے گا اور پر بند بنا دے گا
اب کہتا ہی کس سے کہون خیال کرتا ہون تو گائون بھر مین زندہ کوئی نہین نہ کوئی اب بقا کی طرف پوئیدہ
تو ایک ذلت وخواری عشق سے نکل بھاگتا ہی تو نے عشق کا نام سُن لیا تو عشق کو کیا جانتا ہی
عشق کے تو سیکڑون ناز وغرور ہین اور سیکڑون ناز برداری سے عشق ہاتھ آتا ہی اسواسطے کہ
عشق وفادار ہی وفادار ہی کا خریدار ہوتا ہی اور جو حریف بیوفا ہی اس کی طرف آنکھ اُٹھا کے نہین دیکھتا
سُن ے آدمی ایسا ہی جیسے درخت اور جڑ اُس کی عہد تجھکو چاہیئے کہ کوشش وجہد کے
ساتھ جڑ کی غمخواری کرے جو فاسق ہین اُنکے عہد کی جڑ پوسیدہ ہی اور ثمرات لطف سے منقطع
وبریدہ اگرچہ اسکی شاخ وبرگ سبز ہون اور اچھا سامان جب جڑ مین فساد ہی تو سبزی شاخ وبرگ
سے کیا فائدہ اور اگر برگ سبز نہین مگر جڑ ہی تو کچھ غم نہین سیکڑون برگ اس سے ہاتھ
نکالینگے بس تو ایسے شخص کے علم پر فریفتہ مت ہو اُسکے عہد کو دیکھ کس واسطے کہ علم
پوست ہی عہد مغز ہی

اس بیان مین کہ بدکار جب بدکاری پر جم جاتا ہی اور نشان دولت
نیکون کا دیکھتا ہی شیطان کی طرح صفت حسد کی اختیار کرتا ہی اس لیے

جس کی خرمن جل جاتی ہی وہ چاہتا ہی سب کی خرمن جل جائین

قوله وافیان را چون به بینی کرده سود ۞ تو چه شیطانی شوی آنجا حسود ۞ هر کرا باشد مزاج و طبع سست ۞ او نخواهد هیچکس را تندرست ۞ گر نخواهی رشک ابلیسی بیا ۞ از در دعوے بدر بار وفا ۞ چون وفایت نیست بارے دم مزن ۞ کین سخن دعویست اغلب ما و من ۞ این سخن در سینه دخل مغزها ست ۞ در خموشے مغز جان را صد نماست ۞ چون در آمد در زبان شد خرج مغز ۞ خرج کم کن تا بماند مغز نغز ۞ مرد کم گوینده را فکریست زفت ۞ قشر گفتن چون فزون شد مغز رفت ۞ پوست افزون گشت لاغر بود مغز ۞ پوست لاغر شد چو مغز افزود نغز ۞ بنگر این هر سه ز خام رسته را ۞ جوز را و لوز را و پسته را ۞ هر که او عصیان کند شیطان بود ۞ کز حسود دولت نیکان شود ۞ چونکه در عهد خدا کردے وفا ۞ از کرم عهدت نگهدارد خدا ۞ از وفاے حق تو بسته دیدهٔ ۞ اذکروا اذکرکم نشنیدهٔ ۞ گوش نه اوفوا بعهدی گوش دار ۞ تا که اوفِ عهدکم آید ز یار ۞ المعنی یعنے وفاداروں کو جس جگه نفع برداشته دیکھتا ہی تو شیطان کی طرح وہان تو حسود بنتا ہی جیسے آدم کو دیکھ کے شیطان کو حسد ہوا اور واقعی ایسا ہوتا ہی کہ جسکی طبیعت و مزاج سست ہوتا ہی تو وہ کبھی کا تندرست ہونا نہین چاہتا اب اگر چاہتا ہی کہ مجھپر کوئی ابلیس رشک نہ کرے پائے تو دعوے کرکے دربارہ وفا مین داخل ہو اور اگر وفا تجھ مین نہین ہی تو دم مت مار خاموش ہو اس واسطے کہ سخن ہی دعوے ہی جو اکثر ما و من کے ساتھ ہی آپ فرماتے ہین یہ سخن کیا ہی ایک آمدنی مغز کی ہی جو سینون مین ہوتی ہی اور خموشی مین مغز جان کو سیکڑون ترقیان اور نما ہین اور جہان زبان مین یہ مغز آیا بس خرج ہوا لہذا خرج کم کر خموش رہ تو یہ مغز نغز قائم رہے معمول ہی جو مرد کم گو ہی اُسکا مغز موٹا اور سطبر ہوتا ہی اور جہان پوست بکنے کا زیادہ ہوا بس مغز نے اپنی راہ لی جب پوست افزون ہوتا ہی مغز لاغر ہوتا ہی اور جو مغز نغز بڑھتا ہی پوست لاغر ہوتا ہی جیسے پکا ہوا جوز و لوز و پسته انھین تینون کو خیال کرے کیسا فرق کٹھیا اور کاغذی کا ہوتا ہی بس جو کوئی حاسد دولت نیکون کا ہی نافرمان و شیطان ہی اور جب تو عہد خدا کا پورا کرے گا تو وہ اپنے کرم سے تیرے عہد کا بھی خیال کریگا تو نے خداکے وفاے عہد سے آنکھین بند کرلی ہین اور فاذکرونی اذکرکم کو سُنا ہی نہین یعنے یاد کرو تم مجھکو مین یاد کرون تمکو اور دیکھ تو کیسا اوفوا بعہدی اوف بعہدکم فرمایا ہی پورا کرو میرے عہد کو مین پورا کرون تمھارے عہد کو یعنے اگر اوفوا بعہدی کو کان لگاکے سنوگے اور اس پر کان رکھوگے اوف بعہدکم ضرور یار سے سنوگے **قوله** عهد و قرض ما چه باشد اے حزین ۞ همچو دانه خشک کشتن بر زمین ۞ نے زمین رازان فروغ و لمتری ۞ نے

خداوند زمین را سروری ٭ جز اشارت که ازین مے بایدم ٭ که تو دادے اصل این را از عدم ٭ تو خوردم ٭
دانه بیاوردم نشان ٭ که ازین نعمت بسوے من کشان ٭ پس دعاے خشک هل ای نیکبخت ٭
که فشاند دانه مے خواهد درخت ٭ گر ندارے دانه ایزد زان دعا ٭ بخشدت نخلے ز تخم باسعے ٭
چونکه مریم درد بودش دانه نے ٭ سبز کرد آن نخل را صاحب فنے ٭ زانکه وافی بود آن خاتون
راد ٭ بے مرادش داد یزدان صد مراد ٭ آن جماعت را که وافی بوده اند ٭ بر همه بالا
شان افزوده اند ٭ گشت دریا ها شکم پرواز شان ٭ صحن میدانها نتابد راز شان ٭ گشت
دریا مسخر شان و کوه ٭ چار عنصر نیز بنده آن گروه ٭ این خود اکرامیست از بهر نشان ٭ تا به بیند اهل انکار
آن عیان ٭ آن کرمهاے پنهان شان که آن ٭ درنیاید در حواس و در بیان ٭ کار آن دارد خود آن
باشد ابد ٭ دائماً نے منقطع نے مسترد ٭ بلکه باشد در ترقے دمبدم ٭ هست آن بخشنده بس
صاحب کرم ٭ **اللغات** لمتر بالفتح توے و فربه مسترد باز پس داده و واپس شده است معنے
همارا عهد و قرض اے حزین کیا هی جیسے خشک دانه بکھیرنا زمین پر که نه تو زمین کو اس سے کچھ
فروغ و فربهی هی نه خداوند زمین کو اس سے کچھ سروری سواے اس اشارے کے که اسی قسم کا جو
مین نے بکھیرا هی اور تو هی نے اسکی اصل مجھکو عدم سے دی تھی وهی پھر چاهتا هون تیرا دیا هوا تو
کھالیا اور یه دانه جتانے کو لایا هون بطور نشان که ایسی نعمت کو پھر میری طرف کھینچ پس ایسی دعا
خشک کو تو اے نیکبخت چھوڑ که دانه بکھیرے اور درخت مانگے اس واسطے که اگر دانه نهین
رکھتا هی تو الله تعالے اس وفا سے جو اس کے عهد مین کی هی اسے تخم با سعی سے
نخل بخشنے گا جیسا که فرمایا یوم یتذکر الانسان ماسعے وه دن یاد کرے انسان جو کمائی کی هی جیسے
مریم که انکو درد تو تھا دانه نه تھا مگر اس صاحب فن نے نخل خشک کو ان کے لیے سبز کردیا
اسکا یهی سبب تو تھا که وه خاتون سخی وفادار تھین الله تعالے نے بے مرادون کو سیکڑون
مرادین دین پس وه گروه که وفادار هوے هین تمامی انواع مخلوق سے اصل هین ایسے که دریاؤن کے
شکم انکے خالی کیے هوے هین جیسے حضرت موسی کے حکم سے رود نیل اور جمله میدانون کے صحن
انکے راز کو نهین اٹھا سکتے تمام دریا و کوه انکے مسخر هین اور یه چار عنصر بھی بندے اس گروه کے
هین یه تو ایک اکرام حق کا انکے حق مین هی تا اهل انکار انکو ظاهر دیکھین اور وه کرامتین جو پوشیده
انکو ملی هین وه تو حواس و بیان مین آتی هی نهین آدمی کام وه رکھے جو ابدی هو اور همیشه نه منقطع
اور واپس دینے کے جیسے که دنیا کے معاملات هین بلکه ایسے که دمبدم انکو ترقی هو کیونکه وه

بخشندہ بڑا صاحب کرم ہی

مناجات

قوله اے دہندہ قوت وتمکین وثبات ؛ خلق را زین بے ثباتی و نجات ؛ اندران کارے کہ ثابت بود نیست ؛ قائمے دہ نفس را کہ منثنیست ؛ اندران کاری کہ دارد آن ثبات ؛ قائمے دہ نفس را بخشش حیات ؛ صبر زان بخش وکفہ میزان گران ؛ وارہان شان ازدم صورتگران ؛ وزحسودی بازشان خرای کریم ؛ تا نباشد از حسد دیو رجیم ؛ در نعیم فانے و مال وجسد ؛ چون ہمی سوزند عامہ از حسد ؛ پادشاہان بین کہ لشکرمے کشند ؛ از حسد خویشان خود را می کشند ؛ عاشقان لعبتان پر قذر ؛ کردہ قصد خون وجان یکدگر ؛ ویس ورامین خسرو وشیرین بخوان ؛ تا چہ کردند از حسد آن گمرہان ؛ پس فنا شد عاشق ومعشوق نیز ؛ کہ نہ چیز ندو ہوا شان ہم نچیز ؛ پاک الٰہی کہ عدم برہم زند ؛ مرعدم را بر عدم عاشق کند ؛ ور دل بیدل حسدہا سرکند ؛ نیست راو ہست را مضطر کند ؛ آن زنانے کز ہمہ مشفق ترند ؛ از حسد دوضرہ خودرا می خورند ؛ تاکہ مردا سے کہ خود سنگین دلند ؛ از حسد اندر کدامین منزلند ؛

اللغات تمکین پابرجاے کردن ومقام سالکان **منثنے** بالضم سرنگون ودوتا **قذر** بفتحتین پلیدی ونجاست **ویس** نام عاشق **رامین** نام معشوق **مشفق** بالضم ترسندہ **ضرہ** بالضم ایک مرد کی دوعورتین ہندی سَوت **المعنی** اے پروردگار قوت وتمکین وثبات دینے والے جس سے جان کو صعوبات ومشکلات مین قوت ہوتی ہی مخلوق کو بے ثباتی سے نجات دے اور اُن کامون مین جنین ثابت قدم ہونا چاہیئے اُن کے نفس کو کہ یہ اُس مین سرنگون دودتا ہونے والا ہی قائمی دے اور اس کام مین جو ثابت اور برقرار ہی اُس مین بھی قائمی دے اور اسکو یعنے نفس کو حیات عطا کر صبر اُنکو بخش اور پلہ اُنکی ترازو کا بھاری کر ترازو مراد طبیعت سے کہ ظرف والے سختی سہار یتوا ے ہو جائے اور اُنکو صورتگرون کے افسون سے چھڑادے صورتگر افلاک یا نفس یا شیطان کہ قسم قسم کی صورتین گڑھتے رہتے ہین اور اے کریم حسودی سے بھی اُنکو چھڑادے تا یہ حسد کے سبب سے شیطان رجیم نہو جائین اس دنیا کی فانی نعمتون اور مال وجسد مین کس واسطے کہ عام لوگون کے حسد کی یہی چیزین ہین بادشاہون کو دیکھ جو لشکرکشی کرتے ہین اپنے خویشون کو قتل کرتے ہین یہ بھی حسد ہی کا سبب ہی اور جو عاشق صورتون پُر نجاست کے ہین وہ قصد خون وجان ایک دوسرے کا کرتے ہین تو قصہ ویس ورامین اور شیرین وخسرو کا پڑھ کہ حسد کے مارے اُن گمراہون نے کیا کیا آخر یہ ہوا کہ عاشق معشوق دونون فنا ہوے اس سبب سے کہ نہ وہ کچھ چیز تھے نہ ان کے دل کی چاہ

کچھ چیز مگر معبود میرا پاک ہی کہ وہ عدم کو لوٹ پوٹ کرتا ہی اور عدم کو عاشق عدم کا بناتا ہی عاشق کے
دل مین حسد پیدا کرتا ہی کہ جسم کو جو نیست ہی اور جان کو کہ ہست ہی دونون کو مضطر اور بیچین کر دیتا ہی
دیکھ وہ عورتین کہ سب سے زیادہ ڈرنے والی ہین کیسی اپنی ضرہ یعنے سوت کو کھاتی ہین یہ حسد ہی
تو ہی پھر غور کرو مردون کو کہ یہ تو سنگین وسخت دل ہین یہ حسد سے کس منزل و مقام کو پہونچے ہوے
ہین **قوله** گر نکردے شرع افسونے لطیف ٭ بر دریدے ہر کسے جسم حریف ٭ شرع بہر دفع
شر رائے زند ٭ دیو را در شیشۂ حجت کند ٭ از گواہ و از یمین و از نکول ٭ تا بشیشہ در رود دیو فضول ٭
مثل میزانیکہ خوشنودے دو ضد ٭ جمع مے آید یقین از ہزل وجد ٭ شرع را چون ترازو دان
یقین ٭ تا بدو خصمان رہند از مکر و کین ٭ گر ترازو نبود آن خصم از جدال ٭ کے رہد از وہم و حیف و
احتیال ٭ پس درین مردار زشت وبیوفا ٭ اینہمہ رشک است و خصمے وجفا ٭ پس دران اقبال و دولت
چون بود ٭ چون بود انسے وجنے در حسد ٭ آن شیاطین خود حسود کہنہ اند ٭ یکزمان از رہزنی خالی نیند ٭
وان بنی آدم کہ عصیان کشتہ اند ٭ در حسودی نیز شیطان گشتہ اند ٭ از نبی برخوان کہ شیطانان انس ٭
گشتہ اند از مسخ حق با دیو جنس ٭ دیو چون عاجز شود از افتنان ٭ استعانت جوید او زانسیان ٭ کہ شما
یارید با مایارئے ٭ جانب ما اید وجانب دارئے ٭ گر کسے را رہزنند اندر جہان ٭ ہر دو گون شیطان
بر آید شادمان ٭ در کسے جان برود شد در دین بلند ٭ نوحہ میدارند آن دو رشک مند ٭ ہر دو میخایند
دندان حسد ٭ ہر کسے کہ داد ادیب او را خرد ٭ **المعنے** یعنے یہ جو کہا مردون کے حسد کا کچھ
ٹھکانا ہی نہ تھا واقعی ہی ان پر تو شرع شریف نے ایک افسون لطیف پھونک دیا ہی اُس سے
امن ہی نہین تو ہر کوئی جسم اپنے حریف کا پھاڑ ڈالتا یعنے شرع واسطے دفع شر کے تجویزین کرتا ہی
اور حجت سے معقول کر کے دیو کو شیشے مین اُتارتا ہی اور وہ حجت یہ ہین گواہ اور قسم اور عذاب
تا آپ دیو فضول شیشے مین گھس جائے تو مثل میزان کے ہی کہ دو ضد سے خوش ہی یعنی جیسے
وہ سنگ موزون سے راست ہوتی ہی ایسے ہی تیرا یقین بھی ہزل وجد سے جمع ہوتا ہی پس شرع
کو بھی بہ یقین ترازو جان تو مخاصم ایک دوسرے کے مکر و کین سے نجات پائین اور اگر یہ ترازو نہو تو
وہ خصم بسبب جدال کے وہم وظلم وحیلہ گری سے کیسے چھوٹے لاجرم اس مردار بدصورت
بیوفا دنیا مین بالکل رشک و دشمنی وجفا ہی ہی اب بتا اُس اقبال مین دولت کہان سے آئی جہان
انسی وجنی سب کے سب حسد مین مبتلا ہین منجملہ ان کے شیاطین تو پرانے حاسد ہین کہ آدم کے وقت
سے کسی وقت رہزنی سے خالی نہین اور جو بنی آدم کہ کثرت گناہ سے خود گناہ ہو گئے ہین یہی حسودی نیز

شیطان ہی بن گئے ہین تو قرآن سے اس حال کو معلوم کر کہ شیطان انسانون کے مسخ حق سے شیاطین جن سے ہمجنس ہو گئے ہین جیساکہ فرمایا وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا ایسے ہی کیے ہم نے واسطے ہر نبی کے شیاطین الانس وجن کہ خبر دیتے ہین بعض انکے بعض کو یعنی جب فتنہ اندازی مین عاجز ہوتا ہی تو انسیون سے مدد چاہتا ہی کہ تم ہو تو ہمارے یار اور ہمارے جانب والے لیکن ہماری یاری و جانب داری نہین کرتے پھر جو کسی کی رہزنی جہان مین کریاتے ہین دونون قسم کے شیطان یعنے انسی و جنی بڑے خوش ہوتے ہین اور جو کسی نے ان سے جان بچالی اور دین مین بلندی پائی تو یہ دونون رشکمند نوحہ کرتے ہین اور دونون حسد سے دانت چابتے ہین اسپر جسکو کہ اسکے ادیب نے خرد دی

سوال کرنا پادشاہ کا مدعی پیغمبر سے کہ کیا وحی تجھکو آئی ہی

قولہ شاہ پرسیدش کہ باری وحی چیست ٭ یا چہ حاصل دارد آنکس کہ نبیست ٭ یا چہ بخشد مرکسے را در سخن ٭ غیر این نصح زبان کن یا مکن ٭ چیست نفع از خدمتش یا صحبتش ٭ وانکہ تابع گشت چہ بود رتبتش ٭ گفت آن خود چیست کو حاصل نشد ٭ یا چہ دولت ماند کو واصل نہ شد ٭ گیرم این وحی نبی گنجور نیست ٭ ہم کم از وحی دل زنبور نیست ٭ چونکہ اوحی الرب الی النحل آمدہ ست ٭ خانۂ وحیش پر از حلوا شدہ است ٭ او بنور وحی حق عز و جل ٭ کرد عالم را پر از شمع و عسل ٭ اینکہ کرمناست بالا میرود ٭ وحیش از زنبور کمتر کے بود ٭ نے توا عطیناک کوثر خواندۂ ٭ پس چرا خشکے و تشنہ ماندۂ ٭ یا مگر فرعونے و کوثر چو نیل ٭ بر تو خون گشتست و ناخوش اے علیل ٭ توبہ کن بیزار شو از ہر عدو ٭ کو ندارد آب کوثر را گلو ٭ ہر کرا دیدے ز کوثر سرخ رو ٭ او محمد خوست با او گیر خو ٭ تا احب اللہ آئی در حسیب ٭ کز درخت احمدی با اوست سیب ٭ ہر کرا دیدے ز کوثر خشک لب ٭ دشمنش مے دار ہمچون مرگ و تپ ٭ گر زانکہ او بوجہل شد یا بولہب ٭ دور شو زو تا نیفتے در کرب ٭ گرچہ باباے تو ہست و مام تو ٭ او حقیقت ہست خون آشام تو ٭ از خلیل حق بیاموز اے پسر ٭ کو شد او بیزار اول از پدر ٭ تا کہ ابغض للہ آئی پیش حق ٭ تا نگیرد بر تو رشک عشق ودق ٭ تا نخوانی لا و الا اللہ را ٭ درنیابی منہج این راہ را ٭ **اللغات** دق بالفتح استقراض و سواخذہ **مطلب** پھر اس مدعی پیغمبر سے پادشاہ نے پوچھا کہ بھلا وحی کیا ہی اور اس شخص کو کہ نبی ہی نبوت سے کیا حاصل ہی یا وہ اپنی باتون سے کسی کو کیا بخشتا ہی سوائے زبانی نصیحت کے کہ چاہے اسکو کریا ست کر اور اسکی خدمت یا صحبت سے کیا نفع ہوتا ہی یا جو اس کا پیرو ہوا وہ کیا رتبہ پاتا ہی اس نے کہا وہ کونسی چیز ہی جو اسکو حاصل نہوئی اور کونسی دولت

رہگئی جو اسکو نہ پہونچی یہین سے مانا کہ وحی نبی کی بالفرض گنجور نہین ہی تو وہ وحی جو زنبور کے دل کو ہوئی تھی اس سے کیا کم ہی اسکو نہین غور کرتا جیساکہ اوحے ربک الے النحل ان اتخذے من الجبال ہوتا وحی کی پروردگار نے تیرے طرف زنبور عسل کے یہ کہ اختیار کر پہاڑون سے گھر قرآن مین آیا ہو اور گھر اس کی وحی کا پر حلوا ہو گیا ہی اب دیکھو تو اسی نور وحی حق عزوجل سے کیسا جہان پر شہد وشمع ہو رہا ہی اور یہ پیغمبر کہ نبی آدم ہی جسکو ولقد کرمنا بنی آدم فرمایا ہی یعنے بزرگی دی ہم نے بنی آدم کو یہ تو نہایت بلندی پر پہونچا ہی پھر وحی اس کی زنبور سے کمتر کیسے ہوگی اور کیسے جہان روشنی وشیرینی سے نہ بھر جائیگا تو نے انا اعطیناک الکوثر یعنے عطا کیا ہم نے تجھکو کوثر کیا نہین پڑھا ہی پھر کیون خشک وتشنہ ہو رہا ہی کیون نہین سیراب ہوتا یا شاید تو فرعون ہی اور تیرا کوثر نیل اے علیل تجھپر خون وناخوش ہو رہا ہی بس توبہ کر اور ہر دشمن سے بیزار ہو کہ اسکو آب کوثر پینے کا حلق ہی نہین دیا ہی اور جس کو کوثر سے سرخرو کیا ہی وہ محمد ہی اُس کے ساتھ خو پکڑ تو احب للہ کے حساب مین داخل ہو جیساکہ فرمایا ہی من احب للہ احب جو کوئی دوست رکھے گا اسکو واسطے اللہ کے دوست رکھے گا اللہ اسکو کس واسطے کہ اُس کے پاس درخت احمدی کا سیب ہی اور جس کو تو دیکھے کہ یہ کوثر سے خشک لب ومحروم ہی اسکو ایسا دشمن جان جیسے مرگ وتپ کو دشمن جانتے ہین اُس سبب سے کہ وہ ابوجہل یا ابولہب ہی اُس سے دور ہی رہ تو رنج وکرب مین نہ پڑے اگرچہ وہ تیرے باپ ان ہی کیون نہون اس واسطے کہ وہ تیرے خون کے پینے والے ہین تو اے پسر خلیل حق سے اس بات کو سیکھ کہ وہ اول ہی اپنے باپ سے بیزار ہو گئے تھے تو تو بغض للہ ہو کے سامنے حق کے آئے اور رشک عشق کا تجھ سے مواخذہ نہ کرے اور معترض نہو اور جب تک تو لا نہ کہے گا یعنے نفی غیر کی کر کے الا اللہ کے ساتھ اثبات حق کا نہ کرے گا راہ راست ہرگز نہ پائے گا اصل یہی ہے

حکایت اُس عاشق کی کہ اپنے معشوق کو خدمتین اور وفاداریان اپنی جتاتا تھا اور راتون کی بیچینیان تتجافے جنوبہم عن المضاجع کی سُناتا تھا یعنے جدا کرتے ہین وہ پہلو خوابگاہون سے

قولہ آن یکے عاشق بہ پیش یار خود ❊ می شمرد از خدمت واز کار خود ❊ کہ براے تو چنین کردم چنان ❊ تیرہا خوردم درین رزم وسنان ❊ مال رفت وزور رفت ونام رفت ❊ بر من از عشقت بسے ناکام رفت ❊ ہیچ صبحم خفتہ یا خندان نیافت ❊ ہیچ شامم بر سر وسامان نیافت ❊ آنچہ او نوشیدہ بود

اثر تلخ و ورد ؛ در حضور او یکا یک می شمرد ؛ زبراے ممتحنے بل می نمود ؛ بر درستی محبت صد شہود ؛ عاقلان را یک اشارت بس بود ؛ عاشقان را تشنگی زان کے رود ؛ مے کنند تکرار گفتن بے ملال ؛ کے ز اشارت بس کند حوت از زلال ؛ صد سخن میگفت نان درد کہن ؛ در شکایت کہ نہ گفتم یک سخن ؛ آتشے بودش نمی دانست چیست ؛ لیک چون شمع از تف او میگریست ؛ بعد گریہ گفت اینہا رفت لیک ؛ این زمان ارشاد کن اے یار نیک ؛ ہرچہ فرمائی بران استادہ ام ؛ بر خط تو پا و سر بنہادہ ام ؛ گر در آتش رفت باید چون خلیل ؛ ور چو یحیے میکنے خونم سبیل ؛ ور چو یوسف چاہ و زندانم کنے ؛ ورز فقرم عیسے مریم کنے ؛ رخ نگردانم نہ گردم از تو من ؛ بہر فرمان تو دارم جان و تن ؛

المعنے ایک عاشق اپنے معشوق کے سامنے اپنی خدمتین اور اپنے معاملے بیان کرتا تھا کہ مین نے تیرے لیے یہ کیا اور وہ کیا اور اس عشق کی لڑائی مین تیر و سنان کھائے مال بھی گیا زور بھی گیا نام بھی گیا تیرے عشق مین مجھسے بہت چیزین ناکام گئین مثلاً زر و زور و نام خود انھین کا کچھ حوصلہ اور ارمان نہ نکلا کسی صبح نے مجھکو چین سے سوتا یا خوشی سے خندان نہ پایا نہ کسی شام نے مجھکو سر و سامان پر پایا غرض جو کچھ اُس نے تلخ و درد و محنت عشق مین پیا تھا سب بیان کر رہا تھا اور یہ بیان اسکا یہ نہ تھا جو معشوق پر منت و احسان رکھتا ہو بلکہ محبت کی درستی پر سیکڑون شاہد و گواہ دیتا تھا اور یہی بھی یہ کہ عقلمندون کو تو ایک اشارہ کافی ہوتا ہی مگر عاشقون کی تشنگی اشارے سے کب جاتی ہی وہ بے ملال اپنی باتون کو بار بار کہتا ہی بھلا مچھلی ایک اشارے مین آب زلال سے بس کب کرتی ہی سیکڑون باتین تو اپنے درد کہن کی کہہ رہا تھا اور شکایت یہی کہ ایک بات بھی نہ کہہ پائی ایک آگ اُس کے درون مین تھی اور وہ نہین جانتا تھا کہ کیا ہی لیکن شمع کی طرح اُس کی گرمی سے روتا تھا آخر بعد گریہ کے کہا یہ سب تو جو کچھ تھا گذر گیا لیکن اے یار نیک اس وقت کچھ ارشاد کر تا بجا لاؤن مین حاضر موجود کھڑا ہون اور تیرے خط پر پاؤن و سر رکھے ہوے خط فرمان سے باہر نہین اگر تو خلیل کے مانند آگ مین گھسنے کو کہے یا یحییٰ کے مثل خون میرا وقف کر دے یا یوسف کی طرح چاہ زندان مین رکھے یا محتاجی سے عیسےٰ بن مریم مجھکو کرے مین کسی حال مین منھ نہین پھیرونگا نہ تجھسے پھرونگا میری جان اور میرا تن تیری ہی فرمانبرداری کے واسطے ہی **قولہ** گفت معشوق اینہمہ کردے ولیک ؛ گوش رابکشا و اندر یاب نیک ؛ کانچہ اصل اصل عشقست و ولاست ؛ آن نہ کردے اینچہ کردے فرعہاست ؛ گفت آن عاشق بگو آن اصل چیست ؛ گفت اصلش مردنست و نیستیست ؛ اینہمہ کردے نمردی زندہ ؛ ہان بمیر از یار

جان بازندۂ ✿ گر بمیرے زندگی یابی تمام ✿ نام نیکوی تو ماند تا قیام ✿ چون شنود آن عاشق بیخویشتن ✿
آہ سردے برکشید از جان وتن ✿ ہمدران دم شد دراز و جان بداد ✿ ہمچو گل درباخت جان خندان و
شاد ✿ ماند آن خندہ برو وقف ابد ✿ ہمچو جان پاک احمدؐ با احد ✿ نور مہ آلودہ کے گردد ابد ✿ گو زند این نور
بر ہر نیک وبد ✿ او زجملہ پاک واگردد بماہ ✿ ہمچو نور عقل وجان سوے الٰہ ✿ وصف پاکی وقف بر نور
مہست ✿ تابشش گر بر نجاسات رہست ✿ زان نجاسات رہ آلودگے ✿ نور را حاصل نگردد بدرگے ✿
ارجعی بشنید نور آفتاب ✿ سوے اصل خویش باز آمد شتاب ✿ نے ز گلخنہا بروننگے بماند ✿ نی ز گلشنہا
بدورنگی بماند ✿ نور دیدہ نور دیدہ باز گشت ✿ ماند در سوداے او صحرا و دشت ✿ چونکہ زین ویرانہ نورش
بازگشت ✿ ماندہ در صحراے دیدہ بازگشت **المعنی** معشوق نے اُسکی باتین سُنکر کہا یہ سب تو
تو نے کہا لیکن کان اپنے اچھی طرح کھول کے سُن اور سمجھ کسواسطے وہ کام جو اصل اصل عشق ومحبت کا ہی
وہ تو نے نہ کیا فرعین اُسکی کرتا رہا عاشق نے کہا بتا وہ اصل کیا ہی کہا اصل اُسکی مرنا اور نیست ہونا ہی
بس اور تو سب کچھ تو نے کیا لیکن تو مرا نہین خبردار ہو اگر پار جانباز ہی تو مرجا اگر مرجائے گا پوری زندگی
پائے گا اور قیامت تک نام نیک تیرا قائم رہے گا جب اُس عاشق بیخود نے یہ بات سُنی تو ایک
آہ سرد اپنے جان وتن سے کھینچی اور اُسی وقت لنبا پڑ گیا اور جان دیدی اور گل کیطرح ہنسی خوشی
جان کھودی کہ مرتے دم تک خندان رہتا ہی اب یہ خندہ اُسپر وقف ابد ہو گیا ابد تک رہا یعنی ہمیشہ
ہمیشہ خرم وخندان رہیگا جیسے جان پاک احمدؐ کی احد کے ساتھ شاد وخندان ہی اب فرماتے ہین نور ماہ
کبھی ہرگز آلودہ نہین ہوتا گو یہ نور ہر نیک وبد پر پڑتا ہی وہ سب سے پاک جیسا تھا ویسا ہی ماہ کی طرف
لوٹ جاتا ہی ایسے ہی نور عقل وجان کا خدا کی طرف لوٹ جاتا ہی پاک صاف وصف پاکی کا نور ماہ پر
وقف ہی اگرچہ چمک اُسکی راہ کی نجاستون پر پڑتی ہی مگر ان نجاستون اور آلودگی کی راہون سے نور
مین اُسکے کچھ بدرگی وبُرائی نہین ہوجاتی ایسے ہی نور آفتاب نے جہان ارجعی سُنا یعنے رجوع
کر تو بس اپنی اصل کی طرف پھر فوراً لوٹ کے آجاتا ہی نہ گھورون سے اُس پر کوئی ننگ رہا
نہ گلشنون سے اُسکے پاس کوئی رنگ رہا دہ پہلے ہی سے نور دیکھا ہوا تھا اب جو اُس سے پھر تو
دیکھا نور اوٹ گیا اور اسکے سودا مین صحرا ودشت حیران رہگئے اور ہر گاہ اُس ویرانے سے
نور اُسکا لوٹ گیا تو اب صحراے دیدہ مین اُسکی بازگشت رہی کہ جب آدمی آنکھ کھولتا ہی تو اُس کے
پرتو سے ہر چیز کو دیکھتا ہی

ایک شخص نے ایک عالم سے پوچھا کہ اگر کوئی نماز مین روئے تو

نماز اسکی باطل ہوجاتی ہی یا نہیں چنانچہ بیان اسکا کلام مولانا رح سے واضح

قولہ آن یکے پرسید از مفتی براز ؛ گر کسے گرید بنوحہ در نماز ؛ آن نماز او عجب باطل شود ؛ یا نمازش جائز و کامل بود ؛ گفت آب دیدہ نامش بہر چیست ؛ بنگرے تا او چہ دیدہ کہ گریست ؛ آب دیدہ تا چہ دید است از نہان ؛ تا چنین از چشمہ خود شد روان ؛ گر ز شوق حق کند گریہ دراز ؛ یا ندامت از گناہے در نماز ؛ یا ز خوف حق بود گریہ خوش است ؛ زانکہ آن آب تو دفع آتش است ؛ بیش کے گیرد نماز او کمال ؛ قرب یابد در رہ حق لا محال ؛ آن جہان گر دیدہ است آن پر نیاز ؛ رونقے یابد ز نوحہ او نماز ؛ ور ز رنج تن بود ور دو سوک ؛ ریسمان بگسست وہم بشکست دوک ؛ ور فغان از ماتم فرزند کرد ؛ کہ دل و جانش ز ماتم کرد درد ؛ مے نیرزد آن نماز او دو جو ؛ زانکہ با اغیار کردہ دل گرو ؛ پس نمازش بیشکے باطل شود ؛ گریہ او نیز بیحاصل بود ؛ زانکہ ترک تن بود اصل نماز ؛ ترک خویش و ترک فرزندان نیاز ؛ از خلیل آموز قربان کن ولد ؛ تن بنہ بر آتش نمرود دد ؛ حاصل آنکہ تا بدانی ای کیا ؛ کز بکا فرق است بجد تا بکا ؛ **اللغات** بکا بالضم بدون ہمزہ آنسو دن سے رونا اور مع الہمزہ چلا کے رونا **المعنے** ایک شخص نے مفتی سے آہستہ پوچھا کہ اگر کوئی چلا کے نماز مین روئے وہ نماز اسکی باطل ہوگی یا جائز و کامل ہوگی کہا آنسو کا نام آب دیدہ اس واسطے ہی کہ تو غور کرے کہ اس نے کیا دیکھا ہی جو رویا یہ آب دیدہ تو چھپا ہوا تھا چھپے چھپے اس نے کیا دیکھ پایا جو ایسا اپنے چشمے سے بہ نکلا اگر شوق حق مین یہ گریہ وزاری ہی یا گناہ سے نادم ہوکے روتا ہی یا خوف حق سے تو یہ گریہ خوش ہی اس لیے کہ یہ آب دافع آتش کا ہی بیشک نماز اسکی کامل ہوگی اور ضرور اسکو راہ حق مین قرب حاصل ہوگا اگر وہ جہان اس نے نماز مین دیکھا ہی اور پر نیاز ہی اسکے نوحے سے نماز اس کی خوب رونق پائے گی اور جو بیماری اور درد اور کسی سوگ سے رویا ہی تو اسکا تار بھی ٹوٹ گیا اور تکلا بھی بس چرخہ بیکار ہوگیا اگر اپنے بیٹے کے ماتم سے فغان کی کہ اسکے ماتم سے اسکے دل و جان مین درد اٹھا ہی تو ایسی نماز برابر اور قیمت دو جو کے نہین ہی اس سبب سے کہ اسکا دل اغیار سے پھنسا ہوا ہی نہ خدا سے بس اسکی نماز بیشک باطل اور گریہ بے حاصل ہوگی اس سبب سے کہ اصل نماز ترک تن ہی یعنے ایسا حضور قلب مین مستغرق ہوکہ اپنے تن کو بھی بھول جائے اور فرزند وغیرہ کسی کا کچھ خیال نہو ایسے نیاز سے نماز کرے یہی نماز ہی اب تو خلیل سے سیکھ اور خدا پر سے بیٹے کو قربان کر اور نمرود مردود کی آگ پر راضی ہو مگر اس سے الگ مست ہو بس حاصل یہ ہی کہ بکا بکا مین فرق بجد ہی ایک بکا وہ ہی جس سے نماز کامل ہوتی ہی ایک وہ ہی جس سے باطل ہوتی ہی لاجرم اے دانا اس فرق کو خوب جانے رہ

حکایت مرید کی جس نے اپنے پیر کو روتے دیکھا

قوله یک مریدے اندر آمد پیش پیر ٭ پیر اندر گریه بود و در نفیر ٭ شیخ را چون دید گریان آن مرید ٭ گشت
گریان آب در چشمش دوید ٭ گوش ور یکبار خندد کر دو بار ٭ چونکه لاغ املا کند یارے بیار ٭ بار اوّل از
ره تقلید و سوم ٭ که همے بیند که مے خندند قوم ٭ کر بخندد همچو ایشان آن زمان ٭ بیخبر از حالت خندندگان ٭
باز واپرسد که خنده بر چه بود ٭ پس دوم کرت بخندد چون شنود ٭ پس مقلد نیز مانند کر است ٭ اندران
شادے که او را در سر است ٭ پرتو شیخ آمد و منهل ز شیخ ٭ فیض و شادی نز مریدان بل ز شیخ
پرتو شیخ است و آن تقلید شیخ ٭ چون به بینی شادے از تائید شیخ ٭ چون سبد پر آب و نورے
بر زجاج ٭ گر ز خود دانند آن باشد لجاج ٭ چون جدا گردد ز جو داند عنود ٭ کاندرو آن آب خوش از جوے
بود ٭ آبگینه هم بداند از غروب ٭ کان لمع بود از مه تابان خوب ٭ **اللغات** لاغ بازی سوم
بالفتح وقت ظاهر کرنا منهل بالفتح چشمه سبد بفتحتین هندی ڈلیه زجاج بضم قندیل و شیشه وغیره کانچ کے
لجاج بفتح ستیزه لمع روشنی و تابش **المعنے** ایک مرید پیر کے پاس آیا اور پیر کو روتے چلاتے
پایا یه بھی پیر کی دیکھا دیکھی رونے لگا اور آنسو آنکھوں مین بھر لایا یه رونے ہنسنے کا ایسا حال ہے شنوا
آدمی تو ایک دفعه ہنستا ہے اور بہرا دو دفعه اسوقت مین که جب کوئی یار کسی یار کے ساتھ کھیل
بناتا ہے پہلی دفعه تو بہرا دیکھا دیکھی به تکلف و زبردستی ہنستا ہے جو اوروں کو ہنستے دیکھتا ہے اور اُس سے
بیخبر که یه لوگ کیون ہنستے ہین پھر وه جب پوچھتا ہے کیا بات تھی کیون ہنسے تو اس بات کو سنکر
دوباره ہنستا ہے لاجرم مقلد اور بہرے کا ایک حال ہے اُس خوشی مین جو اُسکی ساہبہ ہوئی ہے اور اُسکو
ہنسایا ہے پس اُس مرید پر بھی یه پرتو شیخ کا آیا اور آب چشمه شیخ کا اس لیے که فیض و شادی مریدون کی
مریدون سے نہین ہوتی ہے بلکه شیخ سے ہوتی ہے اگر مرید کشود شادی کی شیخ سے دیکھے تو پرتو شیخ ہی کا ہے
اور اسی کی تائید و تقلید جیسے ڈلیه پانی کی بھری یا نور کسی قندیل وغیره پر اگر اپنا اُسکو جانین تو نادانی ہے
جب وه ڈلیه پر آب نہر سے الگ ہوگی تو وه جانیگی که یه آب خوش میرا نه تھا نہر کا تھا ایسے ہی وه
قندیل جانیگی جب ماہتاب ڈوب جائے گا که وه چمک و روشنی میری نه تھی ماه کی تھی **قوله** چونکه
چشمش را کشاید امر قم ٭ پس بخندد چون سحر بار دوم ٭ خنده آید همبران خنده خودش ٭ که بران تقلید
بر مے آمدش ٭ گوید از چندین ره دور و دراز ٭ کاین حقیقت بود این اسرار و راز ٭ من درآن
وادے چگونه خود ز دور ٭ شادیے مے کردم از عمیان و سور ٭ من چه مے کردم خیال و این
چه بود ٭ درک سستم سست نقشی مے نمود ٭ طفل راه فکرت مردان کجاست ٭ کو خیال او و کو تحقیق

راست * طفل را چہ فکرت آید در ضمیر * تا چو اندیشہ کند ہمچو نکہ پیر * فکر طفلان دایہ باشد یا کہ شیر * یا مویز و جوز یا گریہ نفیر * آن مقلد ہست چون طفل علیل * گرچہ دارد بحث باریک و دلیل * آن تعمق در دلیل و در شکیل * از بصیرت مے کند اورا کسیل * مایۂ کان سرمہ سر وی بست * برد و در اشکال گفتن کار بست * اے مقلد از بخارا باز گرد * رو بخوارے تا شوے تو شیر مرد * تا بخارا اے دگر بینے درون * صفدران در مجلسش لا یفقہون * پیک اگرچہ در زمین چابک تگست * چون بدریا رفت بگستہ رگست * او حملنا ہم بود فے البر و بس * آنکہ محمول ست در بحر اوست کس * بخشش بسیار دارو شہ بدو * اے شدہ در وہم و تصویرے دوتو * **اللغات** شکیل بکسر تین رسن اسپ و مکر و فریب کسیل رفع کرنا اور بھیجنا **المعنی** یعنے بالفعل تو اس مقلد کی آنکھین مچی ہین جب امر قم جو بروز بعث ہوگا وہ اسکی آنکھین کھولیگا تو دوبارہ مثل سحر کے پھر ہنسے گا اور یہ ہنسی اسکی اسی اپنی ہنسی پر ہوگی جو تقلید کی راہ سے اسکو آتی تھی اور کہے گا اللہ اللہ حقیقت و اسرار و راز مجھسے اتنی راہ دور و دراز پر تھے اور مین اُن سے اتنی دور اس جنگل مین اپنے اندھے پن سے شادی و خوشی کرتا تھا مین کیا خیال کرتا تھا اور یہ کیا تھا میرا ادراک سست ایک نقش سست مجھکو دکھارہا تھا طفل راہ کو فکر مردون کی سی کہان ہوئی ہے کہان اسکا خیال کج اور کہان تحقیق راست طفل کے دل مین ایسی فکر کب آتی ہے تو جیسے کہ پیر سوچتا ہے وہ سوچے طفل کی فکر بس یہی تو دایہ یا شیر یا انگور اخروٹ یا رونا چلانا اسکے سوا اور کیا بس مقلد طفل ہے اور طفل بھی علیل اگرچہ باریک باریک بحث اور دلیلین کرے اور یہی تعمق اور غور جو دلیل و مکر و فریب مین کرتا ہے اسکو بصیرت یعنے بینائی دل سے رفع اور دور کر رہا ہے وہ مایہ کہ سرمہ اُسکے بھید کا ہے یہ تعمق اُسکو کھو کے مشکل گفتگو کو عمل مین لاتا ہے آپ فرماتے ہین اے مقلد تو بخارا سے جہان بڑے علم و ہنر اور بحث و دلائل ہین لوٹ اور خواری اور ذلت کی طرف چل تو شیر مرد ہو جائے اور دوسرا بخارا دیکھے جسکے اندر مجلس ہے کہ بڑے بڑے صفدر اُن کے آگے لا یفقہون ہین یعنے کچھ نہ جاننے والے جیسے قاصد خشکی مین بڑا چابک قدم ہوتا ہے جب دریا مین پہونچا تو گستہ رگ ہو گیا پھر چالاکی نہین چلتی وہ حملنا ہم فے البر سے ہے اور بس یعنے خشکی و آرام کا چلنے والا اور جو بحر مین محمول ہے سلے معرض ہلاک کا رہنے والا وہی آدمی ہے اس شعر مین اقتباس ہے آیۂ کریمہ سے ولقد کرمنا بنی آدم و حملنا ہم فے البر و البحر بیشک بزرگی دی ہم نے بنی آدم کو اور بار کیا ہم نے اُنکو خشکی و تری مین آن بحرون پر بخشش پادشاہ کی از بس مبذول ہے اور اے فلان تو اپنے وہم و تصور ہی مین دھرا ہوا جاتا ہے

بقیہ حال مقلد در گریہ کا

قولہ آن مرید سادہ از تقلید نیز ✱ گریۂ کرد او موافق آن عزیز ✱ او مقلد وار ہمچون مرد کر ✱ گریہ میدید و ز موجب بیخبر ✱ چون بسے بگریست خدمت کرد و رفت ✱ از پسش آمد مریدِ خاص تفت ✱ گفت اے گریان چو ابر بیخبر ✱ از وفاق گریہ شیخ از نظر ✱ اللہ اللہ اے وفائی مرید ✱ گرچہ در تقلید ہستی مستفید ✱ تا نگوئی دیدم آن شہ میگریست ✱ من چو او بگریستم کین منکریست ✱ گریۂ پُر جہل و تقلید ہست و ظن ✱ نیست ہمچون گریۂ او موتمن ✱ تو قیاس گریہ بر گریہ مساز ✱ ہست این گریہ بدان راہ دراز ✱ ہست آن از بعد سے سالہ جہاد ✱ عقل انجا ہیچ نتواند فتاد ✱ ہست زان سوی خرد صد مرحلہ ✱ عقل را باور مکن این جاہلہ ✱ گریۂ او نز غمست و نز فرح ✱ روح داند گریۂ عین الملح ✱ گریۂ او خندۂ او آن سریست ✱ زانچہ وہم عقل باشد او بریست ✱ آب دیدۂ او چو دیدۂ او بود ✱ دیدۂ نادیدہ دیدہ کے شود ✱ انچہ او بیند نتان کردن مساس ✱ نز قیاس عقل و نز راہ حواس ✱ شب گریزد چونکہ نور آید ز دور ✱ پس چہ داند ظلمت شب حال نور ✱ پشہ بگریزد ز باد بادہا ✱ پس چہ داند پشہ ذوق بادہا ✱ چون قدیم آید حدث گردد عبث ✱ پس کجا داند قدیمے را حدث ✱ بر حدث چون زد قدم دنگش کند ✱ چونکہ گردش نیست ہمرنگش کند ✱ گر بخواہی تو بیابی صد نظیر ✱ لیک من پروا ندارم اے فقیر ✱ **اللغات** دہا بفتح زیرکی و جودت طبع عین الملح گریۂ نمکین مساس چھونا **المعنے** آپ فرماتے ہین کہ وہ مرید تقلید سے بھی سادہ تھا اصل غرض اسکی تقلید سے بھی نہ تھی بس اتنا ہی کہ پیر کو روتے دیکھا اسکی موافقت سے خود بھی رونے لگا ہان مثل مقلد اور بہرے کے جسکا ذکر اوپر کیا ہی ایک گریہ دیکھتا تھا اور روتا تھا مگر موجب گریہ سے محض بیخبر جب بہت سا رو لیا قدم چوم کے چلا اسکے پیچھے ہی ایک مرید خاص گرم سوختہ برشتہ آیا اور کہا کہ سلے گریان بیجوابر اور سبب گریہ سے بیخبر شیخ کو گریان دیکھکر اسکی موافقت سے گریہ کرنے لگا بس سلے مرید وفادار اگرچہ تو مقلد ہی لیکن اللہ اللہ کیسا اس تقلید مین تو مستفید ہوا ہی ہرگز مت کہنا کہ مین نے اس شاہ کو روتے دیکھا بس اسی کی طرح رونے لگا کس واسطے کہ یہ منکری ہی یہ بھی جانتا ہی کہ جو گریہ جہل اور تقلید و گمان سے ہی یعنے روتا ہی اور نہین جانتا کیون روتا ہون یا دیکھا دیکھی یا گمان سے روتا ہی وہ گریہ ایسا نہین ہی جیسا گریہ اُس امانت دار عشق کا ہی اور عشق کا امانت ہونا آیہ انا عرضنا الامانت سے ثابت اس لیے اُسکو موتمن کہا ہی تو اس گریہ کو اس گریہ پر قیاس مت کر اُس گریہ اور اِس گریہ مین بڑی راہ دور و دراز ہی وہ گریہ تو بعد جہاد سی سالہ یعنے ایک قرن نفس کے ساتھ جہاد اکبر کرنے سے حاصل ہوا ہی پھر عقل و قیاس یہان کیا اتفاق کر سکتا ہی جو اسکو اُس پہ قیاس کیا جائے

عقل سے ہم [illegible] عقل کو بیان مددگار مت کر چھوڑ دے اس لیے کہ گریہ عقل کے
[illegible] گریہ نفسی ہو نہ فرح سے پھر عقل کیا جانے اس گریہ کو جو عین
[illegible] اور اس مزہ دار اسکو تو روح ہی جانتی ہی کہ اسکا گریہ اور اسکا خندہ
[illegible] کہ وہم عقل سے وہ جانب پاک و مبرا ہی پھر اسکا آب دیدہ کیسے آبدیدہ اسکا ہوگا بھلا دیدہ
[illegible] دیدہ ہو سکتا ہی وہ جو کچھ دیکھتا ہی تم اسے چھو نہیں سکتے نہ قیاس و عقل نہ راہ حواس سے
عقل و حواس کا تو ایسا حال ہی جیسے شب کہ جہان نور صبح کا دور سے نمود ہوا بس یہ بھاگی پھر
ظلمت شب کی حال نور کا کیا جانے پھر نے جہان طبیعت ہوا کی تیزی دیکھی اور بھاگا پھر مچھر ہوا کے
مزے کو کیا پہچانے ایسے ہی جب قدیم آیا یہ حدث جو ناپاک ہی عبث ہو گیا لاجرم حدث کسی قدیم کو
کیا جانے جب حدث پہ قدم حملہ کرتا ہی اسکو حیران کر دیتا ہی اور جب کہ اسکو نیست کر دیا تو اپنا
ہم رنگ بنا لیتا ہی ایسے ہی اگر تو چاہے تو سیکڑوں نظیریں پائے گا لیکن میں اے فقیر پروا نہیں
رکھتا ہی کافی ہیں [illegible] قوله این الم و حم این حروف ٭ چون عصای موسی آمد در وقوف ٭ حرفها
ماند بدین حرف از برون ٭ لیک باشد در صفات این زبون ٭ هر که گیرد او عصایی زامتحان ٭
[illegible] عیسوی است این دم نه با هر دمی ٭ کو برآید از فرح
یا از غمی [illegible] آمده است از حضرت مولی البشر ٭ هر الف لامی چه می ماند
بدین ٭ گر تو جانداری بدین چشمش مبین ٭ گرچه ترکیبش حروفست ای همام ٭ می نماید هم به ترکیب عوام ٭ هست
ترکیب محمد لحم و پوست ٭ گرچه در ترکیب هر تن جنس اوست ٭ گوشت دارد پوست دارد استخوان ٭
هیچ این ترکیب را باشد همان ٭ کاندران ترکیب باشد معجزات ٭ که همه ترکیبها گشتند مات ٭ همچنین
ترکیب حم الکتاب ٭ هست بر بالا و دیگرها نشیب ٭ زانکه زین ترکیب آید زندگی ٭ همچو نفخ صور در درماندگی ٭
اژدها گردد شکافد بحر را ٭ چون عصا حم از داد خدا ٭ ظاهرش ماند بظاهرها ولیک ٭ قرص نان از قرص مه
دور ست نیک ٭ گریه او خنده‌ها و نطق او ٭ فهم او و خلق او و خلق او ٭ عقل او و وهم او و حس او ٭ نیست
از وے هست محض صنع هو ٭ چونکه ظاهرها گرفتند احمقان ٭ آن دقایق ماند از ایشان بس نهان ٭
لاجرم محجوب گشتند از غرض ٭ که دقیقه فوت شد از مفترض ٭ با تو گویم در مثالش قصه ٭ تا بگیری زین
بیانم حصه ٭ قصه با طول و با عرض مهیب ٭ قصه بس دور و لیکن بس قریب ٭ این سخن پایان ندارد
باز گرد ٭ کان کنیزک با خر خاتون چه کرد ٭ **اللغات** مفترض بالضم فرض کرده شده مهیب ترسناک
مطلب پھر فرماتے ہیں کہ جیسے الف لام میم اور حا میم کے حروف اپنی استادگی اور

قیام مین مثل عصائے موسیٰ کے ہین راست و مستقیم اور مثل ان حرفون کے اور حروف بھی شمار ہین
ظاہر مین ہین لیکن جو صفات اُنکے ہین ان سے جو خارج ہین ان ہین یہ صفات کہان اُنکے صفات
سے وہ ظاہر والے عاجز ہین اگر کوئی عصا ہاتھ مین لے امتحاناً تو یہ عصا اُس عصا کے مانند کب ہوگا
یہ دم تو عیسوی ہے جس سے مُردہ زندہ ہوتا ہے نہ ایسا جیسے ہوا ہر دم کی کہ چاہے خوشی سے نکلے چاہے
غم سے پس یہ الٓمٓ و حٰمٓ تو اے پدر اُن سے آیا ہے جو موئے بشر کے ہین موافق حدیث من کنت مولاہ
کے پھیر ہر الف لام اس سے کیا مشابہت رکھتا ہے پس اگر تو جان رکھتا ہے توان آنکھون سے اُسکو
مت دیکھ اگرچہ اُنکی ترکیب بھی اے سردار حروف سے ہے اور ایسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے ترکیب عوام
کی کہ حرفون کو ملاتے ہین دیکھ تو بظاہر محمدؐ کی ترکیب گوشت پوست سے ہے اور اس ترکیب مین ہر شخص
اُنکی جنس ہے کہ گوشت بھی رکھتا ہے اور پوست و استخوان بھی لیکن یہ ترکیب محمدؐ کی سی ترکیب کہان ہے
اسواسطے کہ اُنکی ترکیب مین تو وہ معجزات ہین جنسے سب ترکیبین مات ہوگئین ایسی ہی حٰمٓ والکتاب
کی ہے کہ یہ سب پر بالا ہے اور سب اس سے نیچے اس سبب سے کہ اس ترکیب سے تو زندگی ہوئی گویا آب
حیات ہے اور درماندگی مین مثل نفخ صور کے جس سے مردے زندہ ہوجاوینگے یہی اژدہا ہوجاتا ہے اور یہی
دریا کو پھاڑتا ہے مثل عصا کے یعنے حٰمٓ خدا کے دین سے ظاہر اُسکا تو مشابہ ظاہر سے ہے لیکن قرص نان
سے قرص ماہ نہایت دور ہے اُسکا گریہ خندہ نطق و فہم اور خلق و خلق اور عقل و وہم اور حس محض
صنعت الٰہی سے ہے نہ اُس سے آپ جو احمقون نے ظاہر کو پکڑلیا ہے وہ دقائق ان سے بالکل
چھپے رہگئے لاجرم غرض سے محجوب ہوگئے کس واسطے کہ وہ دقیقہ فرضی باتون مین فوت ہوا
اب تجھسے اسکی مثال مین ایک قصہ کہون تو میرے اس بیان سے تو حصہ حاصل کرے اور وہ قصہ
ایک طول و عرض کے ساتھ ہے اور ڈرونا ہے قصہ تو بظاہر نہایت دور ہے لیکن ہے بہت ہی قریب
یہ شعر اس بات کے عذر مین ہے کہ قصہ بعد کا بظاہر لایعنی ہے چنانچہ کلام سابق سے گریز کرکے فرمایا کہ اس
سخن کی تو پایان نہین حکایت کنیز اور گدھے خاتون کی بیان کر

حکایت اُس کنیزک کی جو اپنی خاتون کے گدھے سے شہوت رانی کرتی تھی اور اُسکو جماع آدمیون کا سا سکھایا تھا

قولہ یک کنیزک شد خرے بر خود فگند ٭ از فور شہوت و فرط گزند ٭ آن خر نر ایگان خوکردہ
بود ٭ خر جماع آدمی پے بردہ بود ٭ یک کدوے بود حیلت سازہ را ٭ در ذکر کردے پے
اندازہ را ٭ در قضیبش آن کدو کردہ بجوز ٭ تا رود نیم ذکر وقت سپوز ٭ گر ہمہ تخت خر اندر وے رود

هم بحم هم رود بارا بر ورد ٭ خر همی شد لاغر و خاتون او ٭ ماند حیران کز چه خرشد همچو مو ٭ نعلبندان را نمود آنگه
که چیست ٭ علت خر که نتیجه اش لاغری است ٭ هیچ علت اندرو ظاهر نه شد ٭ هیچکس از سر او مخبر نه شد ٭
در تفحص اندر افتاد او بجد ٭ شد تفحص را دمادم مستعد ٭ جد را باید بجان بنده بود ٭ آنکه جد جوینده یابنده بود ٭
چون تفحص کرد از حال اشک ٭ دید خفته زیر آن خر زرکسک ٭ از شکاف در بدید آن حال را ٭ بس
عجب آمد ازو آن زال را ٭ خر همی گاید کنیزک را چنان ٭ که بعقل و رسم مردان یا زنان ٭ در حسد
شد گفت چون این ممکن است ٭ پس من اولیٰ تر که خر ملک من است ٭ خر مهذب گشته او آموخته ٭ خوان
نهاده است و چراغ افروخته ٭ **اللغات** سپوز سپوزیدن بزور فرو بردن در چیزے و بزور برآوردن
تخت بالفتح گزآمیخته اشک بکسر اول و فتح ثانی در ترکی خر زرکسک اغلب که نام اس کنیز کا ہو گزند
رنج و آفت اس لیئے ایک چھوکری گدھے کو اپنے اوپر ڈالنے والی ہوئی یعنے گدھے کو جماع پہ
لگا لیا تھا بسبب شدت شہوت اور فرط گزند سے کہ ایسا ہوا اور جگہہ کوئی آفت و رنج پیدا ہوئے
اس خر نرنے بھی مفت سمجھ کے اپنی عادت کر لی تھی اور آدمی کا سا جماع سیکھ گیا تھا اس کنیز حیلہ باز
کے پاس ایک کدو تھا کہ اندازے کے موافق اسکے ذکر مین کر دیتی تھی اور اس واسطے کدو کو اسکے
ذکر مین وہ بجوز کر دیتی تھی تا وقت دخول و خروج کے آدھا ذکر اندر جائے کہ اگر بالکل جز یعنے
ذکر خر کا اندر اسکے جائے گا تو رحم اور آنتین سب کو پھاڑ ڈالے گا تو بس اس سبب سے گدھا دبلا ہوا
جاتا تھا اور بی بی اسکی حیران کہ یہ گدھا میرا بال سا لاغر کیون ہوا جاتا ہی نعلبندون کو دکھایا آگاہ کیا
کہ اس گدھے کو کیا علت و بیماری ہی جسکے سبب سے یہ لاغری ہی لیکن کوئی علت اس مین ظاہر
نہوئی نہ کسی نے اسکے بھید سے کچھ خبر دی خاتون بجد اس جستجو کے درپے ہوئی اور ہر دم اس جستجو مین
مستعد تھی اب مقولہ مولانا کا ہی آدمی کو چاہیئے کہ جد کا بجان و دل بندہ ہو جائے اسواسطے کہ
جد جب جوئندہ ہوتی ہی تو ضرور یابندہ ہوتی ہی آخر جب بہت سی جستجو گدھے کے حال سے کی تو
دیکھا کہ نرکسک جو بکاف تصغیر نام چھوکری کا ہی اسکے نیچے پڑی ہی اس نے دروازے کی درز
سے یہ حال دیکھا دیکھکر اس زال کو ازبس تعجب ہوا کہ کیسے یہ گدھا اس کنیزک سے جماع کرتا ہی
جو موافق عقل و رسم مردون کے ہی عورتون کے ساتھ اسکو بڑا حسد ہوا اور کہا کہ جب یہ بات اس
گدھے سے ممکن ہی تو مین اس کنیز سے اولیٰ تر ہون اس واسطے کہ گدھا میری ملک ہی کیسی اچھی
بات ہی کہ گدھا سیکھا سدھا ہوا ہی گویا خوان لگا ہوا ہی اور چراغ جلتا سب سامان تیار
قولہ گردنا دیدہ درخانہ بکوفت ٭ کاسے کنیزک چند خواہی خانہ روفت ٭ از پے رو پوشش

کنیز

بی گفت این سخن چه کاے کنیزک آمدم در باز کن * کرد خاموش و کنیزک را نگفت * راز را از بہر جمع شہوت نہفت *
پس کنیزک جملہ آلات فساد * کرد پنہان پیش شد در را گشاد * رو ترش کرده دو دیده پر ز نم * لب فرو افگنده
یعنے صائم * در کف او نرمہ جاروب کہ من * خانہ را مے روفتم بہر عطن * چونکہ با جاہ عطف سپید
او در واکشاد * گفت خاتون زیر لب کاے اوستاد * رو ترش کردی و جاروب بکف *
چیست این خر برگسستہ از علف * نیمکاره خشمگین جنبان ذکر * وانتظار تو چشمش سوئے در *
زیر لب گفت این نہان کرد از کنیز * داشتش آن دم چو مجرمان عزیز * بعد از ان گفتش کہ چادر
کن بسر * رو فلان کس راز من پیغام بر * این چنین کن وان چنان کن وان چنان * مختصر کردم من افسانہ
زنان * وانچہ مقصود ست مغز آن بگیر * چون براهش کرد آن زیبا ستیر * بود از مستے شہوت
شادیان * در فرو بست و ہمے گفت آن زمان * یافتم خلوت زنم از شکر بانگ * رستہ ام
از چار دانگ وز دو دانگ * از طرب گشتہ بزان زن ہزار * در شرار شہوت خر بیقرار *
اللغات نرمہ جاروب ہندی کو نچی عطن بفتحتین آرامگاه گوسپندان چار دانگ وہ چیز جو
اپنے امثال مین دونی ہو جیسے دو دانگ کے دوچند چار دانگ بزان بضم مفرد ہو شہوت زنان
مطلب پس خاتون نے دروازه بجایا اور گرتو دیکھی نہین مگر حیلہ کمد یا کہ اے کنیزک تک گھر
جھاڑنے گی اور یہ بات روپوش کے واسطے کہدی کر گویا مین نے کچھ نہین دیکھا بس ای کنیزک مین
آئی دروازه کھول دے اور خود خاموش رہی کنیز سے کچھ نہین کہا اور اس راز کو اپنے لالچ سے
چھپایا کنیزک جملہ آلات فساد کو چھپا کے سامنے آئی اور دروازه کھولا لیکن منھ بگاڑے روتی ہونٹھ لٹکائے
جس سے یہ مطلب تھا کہ مین روزه دار ہون ہاتھ مین کونچی لیے کہ مین گھر اور بکریون کا آرامگاه جھاڑتی
تھی پس جاروب ہاتھ مین لیے اس نے دروازه کھولا خاتون نے دیکھکر آہستہ کہا کہ اے
اُستاد تو تو منھ بگاڑے جھاڑو ہاتھ مین لیے ہی یہ گدھا کیون گھانس چھوڑے کھڑا ہی ایسا جیسے
کسی کا آدھا کام ہو گیا ہو آدھا رہگیا ہو اور خشمگین ذکر ہلاتا ہی اور تیرے لیے دروازے کو تکتا ہی مگر
یہ بات آہستہ کہی چھوکری سے چھپائی اور اس وقت اُسکے ساتھ بڑے پیار سے پیش آئی اور
کوئی جرم اُسکا نہ بیان کیا پھر کہا کہ چادر اوڑھ لے اور فلان آدمی کے پاس پیغام بھیجا اور اُس
سے کہ ایسا کر دیسا کر جیسی عادت عورتون کی ہی مین نے قصہ عورتون کا مختصر کیا تو جو کچھ مغز اسکا ہی
وه لیلے غرض جب اُس زیبا پرده نشین نے اُسکو روانہ کیا بہر حال ٹال دیا تو خود مستی شہوت سے
کیسی خوش بس دروازه بند کیا اور کہتی تھی کیسی خلوت مین نے پائی دولھا دلھن سے بھی زیاده

پکار پکار کے اُسکا شکر کرون اور اس بات کے غم سے بھی چھوٹی کہ اسکا آلت دو دانگ ہی اُس کا
چہار دانگ اس مین تو دو اور چار کو کچھ دخل ہی نہین پُورا پُورا خاطر خواہ سلمنے ہی مارے خوشی کے شہوت
اس کی ایک حصے سے ہزار حصے ہوگئی اور شہوت خر کی دیکھ کے اُسکی آگ و شوق مین بیقرار تھی
قولہ چہ بزان کان شہوت ادرا بر گرفت ۞ بز گرفتن کیچ را نبود شگفت ۞ میل شہوت کر کند دل را وکور ۞
تا نماید گرگ یوسف شہد شور ۞ اے بسا سرمست نازو ناز خو ۞ خویشتن را نور مطلق داند او ۞ جو بگر بندہ
خدا کز جذب حق ۞ ناز پیش آرد بگرداند ورق ۞ تا بداند کان خیال ناریہ ۞ در طریقت نیست الا عاریہ ۞
رشتہ ہا را خوب بنماید شرہ ۞ نیست از شہوت بتر ز آفات دہ ۞ صد ہزاران نام خوش را کردہ ننگ ۞
صد ہزاران زیرکان را کردہ دنگ ۞ چون خریرا یوسف مصرے نمود ۞ یوسفے را چون نماید آن جہود ۞ بر تو
سرگین را فسونش شہد کرد ۞ شہد را خود چون کند وقت نبرد ۞ شہوت از خوردن بود کم کن بخور ۞ تا نگاہی
کن گریز از شور و شر ۞ چون بخوردے مے کشد سوے حرم ۞ دخل را خرجے بباید لاجرم ۞ پس نکاح آمد
چو لاحول ولا ۞ تا کہ دیوت نفگند اندر بلا ۞ چون حریص خوردنے زن خواہ زود ۞ ورنہ آمد گربہ و دنبہ
ربود ۞ بار سنگین بر خرے کو می جہد ۞ زود بر نہ پیش ازانکہ سر نہد ۞ فعل آتش را نمی دانی تو سرد ۞
گرد آتش با چنین دانش مگرد ۞ علم دیگ و آتش ار نبود ترا ۞ از شرر نے دیگ ماند نے ابا ۞ آب حاضر
باید و فرہنگ نیز ۞ تا پزد آن دیگ سالم در اویز ۞ چونداری دانش آہنگرے ۞ ریش و مو سوزد چو آنجا
بگذرے ۞ در فرو بست آن زن و خر را کشید ۞ شادمانہ لاجرم کیفر چشید ۞ درمیان خانہ آورد ش کشان ۞
خفت اندر زیر خر ہم در زمان ۞ ہم بران کرسے کہ دیدا و از کنیز ۞ تا رسد در کام خود آن قحبہ نیز ۞ پا در آوردہ
خر اندر روے سپوخت ۞ آتشے از کیر خر در وے فروخت ۞ خر مودب گشتہ در خاتون فشرد ۞
تا بخایہ در زمان خاتون بمرد ۞ بردرید از زخم خر ز خت جگر ۞ رودہا بگسستہ شد از ہمدگر ۞ **اللغات** کیچ
بکاف فارسی جیم تازی احمق دنبہ چکتی دنبہ بھیڑ کی بز گرفتن مکر و تسخر و وزدے آنرا آواز خوش دیگ
و سعد کیفر بدلا **المعنے** اب مقولات مولانا کے ہین کہ یہ جو ہم نے کہا کہ بزان اُسکے بیزار ہو گئے اور
کیسے بزان کہ اُسنے اُسکو اُٹھا لیا اور بز کو جو احمق اپنے اوپر لادلیتے ہین اُسنے کچھ تعجب نہین ہوتا رغبت
شہوت کی ایسی چیز ہی کہ دل کو اندھا بہرا کر دیتی ہی تو گرگ یوسف شور کو شہد دکھائے گرگ یوسف
حرص وحسد اے مخاطب بہت ایسے معشوق مست ناز اور ناز خو ہین کہ آپکو نور مطلق جانتے ہین ایسے
اگر کوئی ناز اپنا آکے سامنے پیش کرے جو خاص بندہ خدا کا ہی اور جذب و کشش حق مین کھنچا ہوا
بس وہی جذب حق اُسکے ناز کے ورق کو لوٹ دیگا تا جان لے کہ وہ خیال ناریہ طریقت مین سوا

عاریت کے نہین ہی پھر اصل کو چھوڑ کے عاریت کی طرف کیون جاؤن حرص کی تو خاصیت یہی ہی کہ بد صورتون کو خوبصورت دکھاتی ہی اس دنیا کے گانؤن مین تبھی بڑی آفتین ہین مگر سب آفتون سے بد تر شہوت کی آفت ہی اُس سے لاکھون نام خوش کو ننگ کر دیا ہی اور لاکھون زیرکون کو حیران بنایا اور ہر گاہ گدھے سے ناچیز کو اُس نے یوسف مصری کر کے دکھایا جیسے اُس زن کو تو خیال کرو کہ یہ کافر یوسف جیسے کو کیسا دکھائے گی جب گوبر کو اُس نے اپنے افسون سے شہد کر دیا پھر شہد کو وقت نبرد کے جانے کیا کچھ کر دکھائے گی شہوت کم کھانے سے کم ہوتی ہی لہذا کم کھا تو نہ کھانے سے گھل نہ جائے مگر شور و شر سے جو بہت کھاتا ہی گریز کر اسلیے کہ جہان تو نے پیٹ بھر کھایا بس اُس نے حرم کی طرف تجھ کو کھینچا یعنے عورت کی خواہش ہوئی کسواسطے کہ آمدنی کے ساتھ خرچ ضرور لگا ہی لاجرم نکاح ایسا ہی جیسے لاحول ولا قوۃ الا باللہ تا شیطان تجھکو بلا مین نہ ڈالے بس اگر تو حریص کھانے کا ہی تو جو روا بھی جلد کر لے نہین تو جان لے کہ بلی آئی اور دنبہ لے گئی اس مین شک ہی نہین ہی یہ ایک مثل بھی ہی اور نقل اسکی دفتر سوم مین گذری جو گدھا کہ بہت سا کودتا ہو اس پر جلدی بھاری بوجھ رکھدے قبل اس سے کہ وہ کودنا شروع کرے تو خوب جانتا ہی کہ فعل آتش کا سرد نہین ہی پھر باوصف ایسی دانش کے جان بوجھ کے آگ کے پاس ست پھٹک اگر تو ہانڈی نہین پکانا جانتا نہ آگ کی رسائی سمجھتا ہی تو جان لے کہ آگ کی شدت سے ہانڈی بھی گئی اور شوربا بھی گیا بلکہ یون ہونا چاہیئے کہ پانی بھی ہونا چاہیئے عقل بھی ہو تا وہ ہانڈی اس جوش مین صحیح و سالم پک جائے ایسے ہی اگر تو علم آہنگری کا نہین جانتا جب اُدھر جائے گا داڑھی بال سب جلائے گا اب استیناف ہی طرف حکایت خر و زن کے چنانچہ فرمایا کہ اُس عورت نے دروازہ بند کیا اور گدھے کو اپنے اوپر چڑھایا خوشی خوشی لیکن اس خوشی کا بدلا بھی کیسا چکھا یعنے گدھے کو گھر مین کھینچ لائی اور اسی وقت اُسکے نیچے لیٹ گئی اور وہی چوکی جو کنیز سے دیکھی تھی اُسی پر لیٹی تا وہ قحبہ بھی کنیز کی طرح اپنے مقصد کو پہونچے پانؤن سمیٹے بس گدھے نے اندر داخل کیا داخل کرتے ہی کیر خر سے ایک آگ اس مین لگ گئی یعنے گدھے نے مؤدب بیٹھ کے جو زانو ٹیکنے سے مراد ہی اور لفظ مؤدب بطور طنز خاتون کے دخول کیا اور خصیون تک داخل کر دیا بمجرد داخل کرنے کے خاتون مر گئی اور یہ حال ہوا کہ زخم خر سے اُس کے جگر کا ٹکڑا تک پھٹ گیا اور آنتین تار کے مثل سب ٹوٹ گئین **قولہ** کرسے از یکسو زن از یک سو فتاد ۞ دم نزد در حال و در دم جان بداد ۞ صحن خانہ پر ز خون شد زن نگون ۞ مُرد او و برد جان ریب المنون ۞

مرگ بد با صد فضیحت او بمرد ÷ تو شہیدے دیدۂ از کیر خر ÷ تو عذاب الخزی بشنو از نبی ÷ در چنین
تنگی مکن جان را فدا ÷ دانکہ این نفس بہیمے نر خرست ÷ زیر او بودن ازین ننگے بترست ÷ در رہ نفس
از بیخودی در مُردۂ ÷ در حقیقت دانکہ کمتر زان زنے ÷ نفس ما را صورت خر بد بداو ÷ زانکہ صورتہا کند
بر وفق خو ÷ این بود اظہار سر در رستخیز ÷ الله الله از تن چون خر گریز ÷ کافران را بیم کرد ایزد ز نار ÷ کافران را
گفت نار اولے ز عار ÷ گفت نے این نار اصل عارہاست ÷ ہمچو آن ناریکہ آن زن را بکاست ÷
لقمہ اندازہ نخورد از حرص خود ÷ در گلو بگرفت لقمہ مرگ بد ÷ اے لمعنے غرض یہ حال ہوا کہ کرسی تو کہین جا پڑی
اور عورت کہین جا پڑی اور فوراً دم بھر مین جان دیدی سانس بھی تو نہین لی تمام صحن گھر کا پر خون
ہوا اور عورت اوندھی ہو کے رہگئی وہ تو مرگئی اور جان اسکی حوادث زمانے کے لے گئے بُری
موت سیکڑون فضیحت کے ساتھ ہوئی ہے اے پدر تو نے کیر خر کا بھی شہید دیکھا ہے جیسے یہ ہوئی تو
قرآن سے عذاب الخزی فی الدنیا والآخرۃ عذاب رسوائی کا ہے دنیا و آخرت مین سن اور ایسے
ننگ مین اپنی جان کو فدا مت کر جان لے کہ یہ نفس بہائم طبع تیرا خر نر ہے اس کے نیچے ہونا
بھلا اس سے بھی زیادہ کوئی ننگ ہے اگر اسکی راہ مین تو مرے گا اور منی مین تو جان لے کہ در حقیقت
مین اُس عورت سے بھی کمتر ہون اور وہ خر کوئی غیر نہین ہمارا ہی نفس ہے حق تعالی نے اسی کو صورت
خر کی دی ہے اسواسطے کہ جیسی سیرت ویسی صورت مگر اسکا بھید قیامت مین کھلیگا الله الله کیسی بُری
بات ہے کہ یہ تن تیرا اُس روز خر ہو بس جہان تک ممکن ہو اس تن چون خر سے بھاگ کافرون کو
الله تعالے نے جو آگ سے ڈرایا تو کافرون نے کہا کہ ہم عار سے نار کو اولے جانتے ہین کہا نہین
وہ نار ہی تو جڑ ان عارون کی ہے جیسے کہ اُس نار نے اُس عورت کو مارا لقمہ اندازے کے موافق
نکھایا آخر وہ لقمہ گلے مین پھنس کے مرگ بد ہوگیا قولہ لقمہ اندازہ بخور مرد حریص ÷ گرچہ لقمہ باشد حلوا و خبیص ÷
حق تعالے داد میزان را زبان ÷ ہین ز قرآن سورۂ رحمن بخوان ÷ ہین ز حرص خویش میزان را
مہل ÷ آز و حرص آمد ترا خصم و مضل ÷ حرص گوید کل بر آید او ز کل ÷ حرص میرست اے
مجل ابن المجل ÷ آن کنیزک می شد و می گفت آہ ÷ کردے اے خاتون تو استا را براہ ÷ کار بے
اُستاد خواہی ساختن ÷ جاہلانہ جان بخواہے باختن ÷ اے ز من دزدیدہ علمے ناتمام ÷
ننگ آمد کہ بپرسے حال دام ÷ ہم بچیدے دانہ مرغ از خرمنش ÷ ہم نیفتادی رسن در گردنش ÷
دانہ کمتر خور مکن چندین شکو ÷ چون کلوا خواندے بخوان لا تسرفوا ÷ تا خورے دانہ نیفتی تو بدام ÷ این کند
علم قناعت والسلام ÷ نعمت از دنیا خورد عاقل نہ غم ÷ جاہلان محروم ماندہ در ندم ÷ چون

درافتد در گلوشان حبل دام ٭ دانہ خوردن گشت بر جملہ حرام ٭ مرغ اندر دام دانہ کے خورد ٭ دانہ
چون زہر ست در دام ار چرد ٭ مرغ غافل می خورد دانہ ز دام ٭ ہمچو اندر دام دنیا این عوام ٭ باز مرغان
خبیر ہوشمند ٭ کردہ اند از دانہ خود را خشک بند ٭ کاندرون دانہ دانہ زہر ہاست ٭ کور آن مرغیکہ در فخ دانہ
خواست ٭ صاحب دام ابلہان را سر بریدہ ٭ وان ظریفان را بمجلسہا کشیدہ ٭ کہ ازینہا گوشت می آید بکار ٭ وز
ظریفان بانگ و نالۂ زیر و زار ٭ اللغات خبیص بفتح و بای مکسور وہ کھانا جو روغن و خرما سے
پکاتے ہین فجل بضمتین مست بکسر جیم سست و نام درخشک بند دوای خشک زخم ہندی ہو سکی المعنی
فرماتے ہین اے حریص لقمہ اندازے کے ساتھ کھا اگرچہ حلوا ہو یا خبیص یعنے خرمے روغن کے پکے
حق تعالے نے میزان کو بھی زبان دی ہی خبردار ہو اور قرآن سے سورۂ رحمٰن کو پڑھ کیسا فرمایا ہی واقیموا
الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان یعنے جیسے تجھکو زبان لذت و مزہ کو دی ہی میزان کو بھی دی ہی وہ اپنی
زبان کیسی ٹھیک رکھتی ہی ایسے ہی تو بھی ٹھیک رکھ اور اپنی حرص سے میزان یعنے اندازے کو
مت چھوڑ کہ یہ آز و حرص تیری دشمن اور گمراہ کرنے والیان ہین حرص آدمی کی کل کو ڈھونڈھتی ہی اسی
سبب سے کل کو کھوتی ہی جیسا کہ من طلب الکل فات الکل جس نے ڈھونڈھا کل کو کھویا کل کو حرص تیری
پادشاہ ہی اے ست بیٹھے مست کے پھر رجوع ہوے طرف ذکر کنیزک کے کہ وہ کنیزک چلی جاتی تھی اور
کہتی تھی کہ ہاے اے خاتون تو نے استاد کو ٹال دیا اور بے استاد کے اپنا کام بنانا چاہا اور جاہلون کی طرح
جان کھونا چاہی اے خاتون تو نے علم ناتمام کو مجھسے چرایا تجھکو حال اس جال کا پوچھتے ننگ آئی اگر
مجھسے حال اس جال کا پوچھ لیتی تو تیرا مرغ اس جال کا دانہ بھی کھاتا اور یہ رسی بھی تیری گردن مین
نہ پڑتی دانہ کم کھا بہت سا مبالغہ دانہ خوری مین مت کر جب تو نے کلوا واشربوا قرآن سے پڑھا ہی
بس اسی کے ساتھ ولا تسرفوا لگا ہوا ہی یعنے کھاؤ اور پیو اور بیہودگی مت کرو اسکو نہین پڑھا
اسکو بھی تو پڑھتا تو دانہ بھی کھاتی اور جال مین بھی نہ پڑتے پس علم قناعت کا یہ نتیجہ ہی آگے سلام
نعمتین دنیا کی عاقلون کے واسطے ہین نہ غم کہ یہ جاہلون کے لیے ہی جو ہمیشہ اسکے غم مین نعمت سے
محروم و پشیمان رہتے ہین جب انکے گلے مین رسی جال کی پڑے گی تو ان سب پر اس دانے کا
کھانا حرام ہو جاے گا معمول ہی جب مرغ جال مین پھنستا ہی تو دانہ چھوڑ دیتا ہی اور دانہ جال کا اس پر
حرام و زہر ہو جاتا ہی اور جو مرغ اپنے جال سے غافل ہی وہ دانہ جال سے کھاتا ہی جیسے یہ عوام کہ دام
دنیا مین پھنسے ہین اور دانہ کھا رہے ہین ہان جو مرغ خبیر و ہوشمند ہین انھون نے اس دانے
سے آپ کو روکا اور خشک رکھا ہی وہ جانتے ہین کہ اس دام مین جو دانے ہین سب

زہر ہین پس وہ مرغ بڑا اندھا ہی جس نے جال مین پھنس کے دانہ چکھا اور جس نے یہ جال لگایا ہو وہ احمقون کے
تو سر کاٹتا ہی اور عاقلون کو مجلس مین پکڑ کے اعزاز کے ساتھ کھینچتا ہی اس لیے کہ ان احمق مرغون کا تو گوشت
کام آتا ہی اور جو ظریف ہین اُن کا بانگ و نالہ اور زیر و زار سنتا ہی **قولہ** پس کنیزک آمد از اشگاف در *
دید خاتون را بمردہ زیر خر * گفت اے خاتون احمق این چہ بود * گر ترا استاد خود نقشے نمود * ظاہرش
دیدے سرش از تو نہان * اوستا ناگشتہ بکشادی دکان * کیر دیدی ہمچو شہد و چون خبیص * آن کدو را
چون ندیدے اے حریص * یا چو مستغرق شدے از عشق خر * آن کدو پنہان بماندت از نظر *
ظاہر صنعت بدیدے ز اوستاد * اوستادی برگرفتی شاد شاد * اے بسا زراق گول بیوقوف *
از رہ مردان ندیدہ جز کہ صوف * اے بسا شوخان ز اندک احتراف * از شہان ناموختہ جز
گفت لاف * ہر کسے در کف عصا کہ موسیم * میدمد بر ابلہان کہ عیسیم * آہ از ان روز یکہ صدق صادقان *
باز خواہد از تو سنگ امتحان * آخر از استاد باقی را بپرس * کہ حریصان جملہ کور انند خرس * جملہ بجستے باز
ماندے از ہمہ * صید گرگان شد این ابلہ رمہ * صورتے کہ نشنیدہ گشتہ ترجمان * ہمچو طوطی
از گفت زبان * **اللغات** زراق مکار بصیغہ مبالغہ احتراف پیشہ ور خُرس بضم گنگ و لال
جمع اخرس **المعنے** پھر رجوع طرف کنیزک کہ کنیز لوٹ کے آئی اور شگاف در سے دیکھا کہ
خاتون گدھے کے تلے مری پڑی ہی کہا اے خاتون احمق یہ کیا کیا اگر اُستاد نے تجھکو کوئی نقش
دکھایا تو تو نے بس ظاہر اسکو دیکھ لیا اور بھید اسکا تجھ سے چھپا تھا تو نے ہنوز اُستاد ہوئی تھی کہ دکان
کھول دی تو نے کیر خر کو مثل شہد اور خبیص کے دیکھ لیا اور اے حریص اس کدو کو نہ دیکھا یا تو گدھے
کے عشق مین ایسی ڈوب گئی کہ کدو تیری نظر سے چھپ گیا ظاہر صنعت اُستاد کی دیکھ لی اور خوش
خوش استادی اختیار کی اب پھر مقولات مولانا کے ہین اے مخاطب بہت مکار احمق
بیوقوف ایسے ہین کہ مردون کی راہ سے سوا صوف کے اور کچھ نہین دیکھتے انکو صوف پہنے دیکھا
آپ بھی صوف پہن لیا اور راہ و طریق سے اُنکے کچھ خبر نہین اور بہت شوخ و دلیر ایسے ہین کہ ذرا سی
پیشہ وری مین اُن لوگون سے جو پادشاہ ہین صرف لاف و گزاف سیکھ لیتے ہین اور کچھ نہین
آپ عصا ہاتھ مین لیے ہین کہ ہم موسے ہین اور احمقون پر افسون پھونکتے ہین کہ ہم عیسے ہین مگر ہائے
اُس دن سے کہ جس دن سنگ امتحان کا تجھسے صدق صادقون کا طلب کرے گا جیسا کہ فرمایا ہی
یوم ینفع الصادقین صدقہم جس دن کہ نفع دے گا صادقون کو صدق اُنکا بس آخر تجھکو لازم ہی کہ کسی استاد
سے باقی کو پوچھ کہ جو باقی رہے وہ کیا ہی کس واسطے کہ یہ حریص تو سب اندھے گونگے ہین اگر

تو نے طلب جملہ کی کی تو جان سے گم جملہ سے رہ گیا جیسے اوپر کہا ہے کہ طلب الکل ذات الکل کو کیا
کیا جائے کہ یہ سب گلہ کا گلہ شکار بھیڑیون کے ہو رہے ہین ایک ذرا سی کہین آواز سن لی اور
ترجمان بن گئے اور طوطی کی طرح گفت زبان سے بیخبر جیسے طوطی حق انظر حق اللہ کہتی ہے اور جانتی
نہین کہ کیا کہتی ہون

تمثیل تلقین شیخ کی مریدون کو اور پیغمبر کی امت کو جو طاقت تلقین کی نہین رکھتے اور حق سے الفت نہین کر سکتے جیسے طوطی آدمی کی صورت سے الفت نہین رکھتی اور اس سے تلقین پاتی ہے حق تعالے نے مثل آئینے کے شیخ کو مرید کے سامنے رکھتا ہے اور آئینہ کے پیچھے سے تلقین کرتا ہے

قولہ طوطیے در آئینہ مے بیند او ٭ عکس خود را پیش او آوردہ رو ٭ در پس آئینہ آن استا نہان ٭ حرف
مے گوید ادیب خوش بیان ٭ طوطیک پنداشتہ کین گفت پست ٭ گفت آن طوطی است کاندر آئینہ
است ٭ پس ز جنس خویش آموزد سخن ٭ بیخبر از مکر آن گرگ کہن ٭ کز پس آئینہ می آموزدش ٭ ورنہ ناموزد جز
از جنس خودش ٭ گفت را آموخت زان مرد ہنر ٭ لیک از معنے و سرش بیخبر ٭ از بشر
بگرفت منطق یک بیک ٭ از بشر جز این چہ داند طوطیک ٭ ہمچنان در آئینہ جسم ولے ٭ خویش را
بیند مرید ممتلے ٭ عقل کل را از پس آئینہ او ٭ کے تواند دید وقت گفتگو ٭ او گمان دارد کہ می گوید بشر ٭
آن دگر سر است او زان بیخبر ٭ حرف آموزد وے سر قدیم ٭ مے نداند طوطی است او یا ندیم ٭ ہم صفیر
مرغ آموزند خلق ٭ کین سخن اندر دہان افتاد و حلق ٭ لیک از معنے مرغان بیخبر ٭ جز سلیمان قران
خوش نظر ٭ حرف درویشان بسے آموختند ٭ منبر و محفل بدو افروختند ٭ یا بجز آن حرف شان روزے
نبود ٭ یا در آخر رحمت آمد در کشود ٭ **معنے** کسی طوطی کے سامنے جب وقت تلقین کے آئینہ رکھتے ہین
تو وہ اپنے عکس کو آئینے مین دیکھتی ہے کہ وہ اسکی طرف منہ کیے ہوئے ہے اور آئینے کے پیچھے وہ استاد
چھپا ہوا ہے اور ادیب خوش بیان کہ اسکو باتین سکھاتا ہے اب طوطی جانتی ہے کہ یہ بولی پست و نرم اسی
طوطی کی ہے جو آئینے مین ہے بس اپنی جنس سمجھ کے اس سے باتین سیکھتی ہے اور اس گرگ کہن کے
مکر سے جو پیچھے آئینے کے ہے بیخبر جو آئینے کے پیچھے سے اسکو سکھاتا ہے نہین تو اپنی جنس کے سوا اور سے
نہ سیکھے بس بولی تو اس مرد ہنر سے سیکھ لی لیکن اسکے معنے و بھید سے بیخبر ہے یہ نطق و گویائی تو جدا جدا
بشر سے حاصل کی لیکن بشر کے حال سے سوا اس بولی سیکھ لینے کے اور کچھ نہین جانتی کہ سکھانے والا
میرا دہر ہے ایسے ہی آئینہ جسم ولی مین مرید ممتلی آپ سے بھرا عکس آپ کو دیکھتا ہے اور اس آئینے کے

پیچھے جو عقل کل گفتگو کر رہا ہے اسکو کب دیکھ سکتا ہے وہ یہی گمان رکھتا ہے کہ یہ بشر ہی گفتگو کرتا ہے اور وہ گفتگو جس سر سے ہے اس سے بیخبر باتین تو یہ سیکھتا ہے مگر پردے کے بھید کو نہین جانتا کہ طوطی ہے یا کوئی ندیم اسکا ہے اور یہ بھی ہے کہ صفیر پرندون کی مخلوق سیکھتے ہین کہ یہ بات بہت حلق و دہان مین پڑی ہوئی ہے سیکڑون کو سیٹی بجاتے دیکھتے ہین لیکن پرندون کے سننے سے بیخبر سوا‌ے سلیمان قران خوش نظر کے قران مراد قران السعدین سے ہے اور نظر سے بھی انظار کواکب سے ارادہ ہے بس ان سے زیادہ قران السعدین والا اور خوش نظر کون کہ دنیا کے بادشاہ ایسے جنکا مثل نہین اور دین کے بادشاہ کہ پیغمبر اولوالعزم قران مثل نہ یہ عدل کے ہے فقیرون کی باتین سیکھ لین اور مسبر و محفل مین خوب چمکائین آب یا تو یہ باتین ہی باتین ان کی ہین یا آخر مین رحمت نازل ہو اور دروازہ کھول دے

ایک صاحبدل نے چلے مین کتیا حاملہ دیکھی کہ اسکے پیٹ مین سے بچے چلاتے تھے اور تعجب اسکا

قولہ آن یکے میدید خواب اندر چلہ ٭ در رہ مادہ سگی بُد حاملہ ٭ ناگہان آواز سگ بچگان شنید ٭ سگ بچہ اندر شکم بدنا پدید ٭ پس عجب آمد ورا آن بانگہا ٭ سگ بچہ اندر شکم چون زد ندا ٭ سگ بچہ اندر شکم نالہ کنان ٭ ہیچکس دیدہ است این اندر جہان ٭ چون بجست از واقعہ آمد بخویش ٭ حیرت او ومیدم مے گشت بیش ٭ در چلہ نے کس کہ گردد عقدہ حل ٭ جز بدرگاہ خدای عزوجل ٭ گفت یارب زین شکال و گفتگو ٭ در چلہ وا ماندہ ام در ذکر تو ٭ پر من بکشاے تا بیرون روم ٭ در حدیقہ ذکر نا ممنون بدم ٭ آمدش آواز ہاتف در زمان ٭ کان مثالے دان زلاف جاہلان ٭ کز حجاب و پردہ بیرون ناندہ ٭ چشم بستہ بیہدہ گویان شدہ ٭ بانگ سگ اندر شکم باشد زیان ٭ نے شکار انگیز و نے شب پاسبان ٭ گرگ نادیدہ کہ دفع او بود ٭ دزد نا دیدہ کہ منع او شود ٭ از حریصے در ہواے سروری ٭ در نظر کند و بلا فیدان چرے ٭ از ہواے مشترے وگا و یار ٭ بے بصیرت پا نہادہ در نثار ٭ اسکے معنے ایک شخص چلاکش خواب مین کیا دیکھتا ہے کہ ایک راہ مین ایک کتیا حاملہ ہے ناگہان آواز کتیا کے بچون کی سُنی کہ اسکے پیٹ مین چلاتے تھے اور پیٹ کے اندر چھپے ہوئے تھے پس اسکو ان کی آواز سے بڑا تعجب ہوا کہ ان پلون نے پیٹ کے اندر کیسے آواز کی بھلا کتیا کے پلے بھی کسی نے جہان مین پیٹ کے اندر چلاتے سُنے ہین جب چونکا اور خواب سے ہوش مین آیا تو حیرت اسکی بڑھتی تھی تسکین نہین ہوتی تھی چلے مین تنہا بیٹھا تھا دوسرا کوئی تھا نہین جس سے یہ عقدہ حل ہو

سوائے درگاہ خدا عزوجل کے کہاں آئے پروردگار میرے اس مشکل وگفتگو کے مارے اس چلّے مین مین
تیرے ذکر ویاد سے سخت عاجز ہو رہا ہون کہ مطلق اس حیرانی سے نہین ہو سکتا اس چلّے کی قید
مین ہون میرے پر کھول دے تو اس ذکر نامنون کو صدیقے سے لیجاؤن ذکر نامنون وہی خیال
بلون کی آواز کا کہ جسکا کچھ اجر و منت نہین حدیقہ مراد مقام چلہ بس فورًا اسکو آواز غیب سے آئی کہ
اسکو ایسا سمجھ کہ ایک مثال ہی لاف جاہلون کی کہ ابھی حجاب و پردے سے نکل نہین پائے ہین
اور آنکھین کھلی نہین اور بیہودہ بک رہے ہین سگ جو شکم مین بانگ کرے محض بے نفع اور سراسر
زیان ہی نہ تو ایسی جس سے شکار ہاتھ آئے نہ ایسی کہ رات کی پاسبان ہو نہ تو بھیڑیا دیکھا جسکی دافع ہو
نہ چور جس کی مانع ہو حریصی سے سرداری کی جاؤ مین لاف وگزاف کر رہا ہی اور اس مین جری
ہو رہا ہی شوق خریدار وکاروبار دنیا سے اندھا ہو کے فشار وعذاب مین قدم رکھا ہی **قولہ** ماہ نادیدہ
نشانہا میدہد ❊ روشنائی بیان کرتے نہد ❊ مشترے نادیدہ گوید صد نشان ❊ تا نمایید دروغ
نوشد کف زنان ❊ از برائے مشتری در وصف ماہ ❊ صد نشان نادیدہ گوید بہر جاہ ❊ مشتری کو سود
جوید خود یکیست ❊ لیک ایشان را دران ریب وشکیست ❊ از ہوائے مشتری بے شکوہ ❊ مشترے
را بادو دادہ این گروہ ❊ مشتری ماست اللہ اشترا ❊ از غم ہر مشتری ہین برترآ ❊ مشتری جو کہ جویان تو است ❊
عالم آغاز و پایان تو است ❊ ہین مکش ہر مشتری را تو بدست ❊ عشقبازی با دو معشوقہ بدست ❊
خود نیاید سود مایہ گر خرد ❊ نبودش خود قیمت عقل وخرد ❊ نیست او را خود بہائے نیم لعل ❊ تو برو
عرضہ کنے یاقوت ولعل ❊ حرص کورت کرد و محرومت کند ❊ دیو ہمچون خویش مرجومت کند ❊
ہمچنان کا صحاب فیل وقوم لوط ❊ کرد شان مرجوم چون خود آن سخوط ❊ مشتری را صابران دریافتند ❊ چون
سوے ہر مشتری نشتافتند ❊ وانکہ گردانید روز ان مشتری ❊ بخت واقبال وبقا زو شد برے ❊ ماند
حسرت بر حریصان تا ابد ❊ ہمچو حال اہل ضروان در حسد ❊ **اللغات** سخوط بفتح اول بمعنی ضروان نام
دہیست **المعنی** اس بے بصیرت نے ماہ تو دیکھا نہین اور سیکڑون نشان اُسکے بتاتا ہی اور اپنی کج بے
روشنائی رکھکے روشن کرنا چاہتا ہی ایسے ہی وہ جو مشتری ہی اسکو نہین دیکھا اُسکے سیکڑون پتے بتاتا ہی اور نازخالی
کرتا ہی اور دروغ نوشی وکف زنے کہ منھ سے مارے جوش تقریر کے جھاگ اُڑتے ہین مشترے
یعنے خریدار کے واسطے وصف ماہ مین سیکڑون نشان نادیدہ بیان کرتا ہی تا مرتبہ پائے اور لوگ
عزت کرین اور یہ ہی کہ وہ مشتری جو فائدہ ڈھونڈھتا ہی وہ ایک ہی ہی نہ دنیا کے مشتری لیکن دنیا
کے لوگون کو اسکے اشتری پر شک وشبہہ ہی اور اس نے یعنے بے بصیرت نے ان بے شکوہ

مشتریون کے شوق مین اُس مشتری کو کھو دیا اور اُلٹے ہی اُڑا دیا ہی اُسکی کچھ پروا نہین اب فرماتے ہین
مشتری ہمارا وہ ہی جس نے فرمایا ہی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ
یعنی اللہ خریدتا ہی ایمان والون سے اُنکے مال و جانین اس واسطے کہ اُسکے پاس اُن کے لیے
جنت ہی تو ہر مشتری کے غم سے الگ ہو اسی کی خریداری پر نظر رکھو تو ایسے مشتری کو ڈھونڈھو جو تجھکو
ڈھونڈھتا ہی جیسا کہ آیۂ کریمہ سے ظاہر ہی اور اُسکو ڈھونڈھو جو تیرے آغاز و انجام کا عالم و دانا ہی خبردار رہو
تو ہر مشتری کو اپنے ہاتھ سے بیکار مت کھینچ اس لیے کہ عشقبازی دو معشوقہ سے
اچھی نہین ہوتی اور اگر یہ مشتری کے ہاتھ بیچنا چاہے گا اور اُس سستے نایہ تیرا خریدا تو تو کیا نفع پائے گا
اس واسطے کہ اُسکے پاس قیمت عقل و خرد کی کہان ہی اسکی قدر و قیمت تو وہی جانتا اس مشتری کے
پاس تو قیمت ٹکڑے لعل کی بھی نہین ہی اور تو اُسپر یاقوت و لعل عرض کرتا ہی یہ تیری حرص نے تجھکو
اندھا بنایا ہی یہی تجھکو محروم کریگی اور شیطان اسی طرح تجھکو بھی مرجوم کرے گا جیسے اصحاب فیل و قوم لوط
ابابیلون کی کنکریون سے مرجوم ہوے جسکا ذکر قرآن مین ہی وارسل علیہم طیرا ابابیل ترمیہم بحجارۃ من سجیل بھیجے
ان پر پرندا ابابیل کہ ڈالے انھون نے انپر پتھر اور قوم لوط کی نسبت فرمایا وامطرنا علیہم حجارۃ اور برسائے
ہم نے ان پر پتھر اسی شیطان مکرہ نے اُن کو مرجوم کیا بس اُس مشتری کو صابرون نے پایا ہی جو ہر
مشتری کی طرف نہین دوڑے اور جس نے اُس مشتری سے روگردانی کی اُس سے بخت و اقبال و بقا
سب بیزار ہو گئے اور ابد تک حسرت اُن حریصون پر رہی جیسے اہل ضروان کا حال حسد مین ہوا

قصہ اہل ضروان اور اُنکے حسد کا کہ باپ اُن کا مسکینون کو دیتا تھا اور ہر چیز سے عشر نکالتا تھا چنانچہ مذکور ہی

قولہ بود مردے صالحے ربانیے ٭ عقل کامل داشت پایان دانیے ٭ در دہ ضروان بہ نزدیک یمن ٭
شہرہ اندر صدقہ و خلق حسن ٭ کعبۂ درویش بودے کوے او ٭ آمدے مستمندان سوے او ٭ ہم
ز خوشہ عشر دادے بیریا ٭ ہم ز گندم چون شدے از کہ جدا ٭ ارد گشتی عشر دادی در زمان ٭ نان
شدے عشر دگر دادے زنان ٭ از عنب عشرے بدادے و ز مویز ٭ عشر ہم دادے وے از دوشاب
نیز ٭ ہم ز حلوا عشر وا زپالودہ ہم ٭ مے فرو نگذاشتے از بیش و کم ٭ عشر ہر دخلے فرو نگذاشتے ٭
چہار بار دادے انچہ کاشتے ٭ بس وصیتہا کردے ہر زمان ٭ جمع فرزندان خود را آن زمان ٭ کاللہ
اللہ قسم مسکین بعد من ٭ وا مگیرید از خود از خویشتن ٭ تا بماند بر شما کشت و ثمار ٭ در پناہ طاعت حق
استوار ٭ دخلہا و میوہا جملہ ز غیب ٭ حق فرستادہ است بے تخمین و ریب ٭ در محل دخل اگر خرجی

کنی ۞ درگہ سود ست بر سود دست ۞ ترک اغلب دخل را در کشت زار ۞ باز کارد چون ویست اصل
ثمار ۞ بیشتر کارد خورد زان اندکے ۞ کہ نباید بد یقین ہست آن یکے ۞ زان نیفشاند کشاورز ترک دست ۞ کان
غلاتش ہم زان زمین حاصل شدہ است ۞ کفشگر ہم آنچہ افزاید زنان ۞ می خرد چرم و ادیم و سختیان ۞

اللغات دوشاب شیرۂ انگور و خرما جس پر ایک دو روز گذرنے سے ترش ہو گیا ہو سختیان بالفتح
چرم ۔ **المعنے** فرماتے ہین ایک مرد صالح اعتقاد والا تھا عقل اسکی کامل تھی اور بڑا عاقبت اندیش تھا
نزدیک یمن کے ایک گانون تھا حرزان نام وہان رہتا تھا اور خیرات و صدقہ دیتا تھا اور خلق
حسن مین مشہور تھا بلکہ خود شہرہ تھی اسکی درویشون کی کعبہ تھی کہ سب ادہر ہی متوجہ ہوتے تھے
اور سارے حاجتمند اسکے پاس آتے تھے اسکی عادت تھی کہ ہر شئے سے عشر اسکا دسوان
حصہ خیرات نکالتا تھا مثلاً جب کھیت کٹ کے بالیان جمع ہوتین تو بالیون سے عشر دیا اور جب
کہ کے گندم ہوئے تب عشر دیا اور جب گندم پیس کے آٹا ہوا تب اور جب آٹا پک کے روٹی ہوئی
تو اسی وقت روٹی سے عشر دیا اور انگور تر و خشک اور دوشاب یعنے شیرۂ انگور و خرما ان سب سے
بھی عشر دیتا تھا اور حلوا و پالودہ سے بھی چاہیے تھوڑا ہوتا چاہے بہت بدون عشر دیے نہین
چھوڑتا غرض عشر ہر آمدنی کا فروگذاشت نہ کرتا جو کچھ ہوتا چار دفعہ اس مین عشر دیتا اور تمام
فرزندون کو اپنے جو اسوقت مین تھے ہمیشہ یہی وصیتین کرتا کہ اللہ اللہ میرے بعد حصہ مسکین کا غدر
مین آکے بند مت کرنا کہ یہ کھیتی و ثمرات تمہارا بندگی حق سے محکم و استوار رہے ٹل کے نہ جائے
یہ آمدنیان اور میوے حق تعالیٰ نے تمکو غیب سے بے تخمین و ریب کے بھیجے ہین جس محل سے
کہ یہ آمدنی ہے اگر اس محل پر تو خرچ کرے گا تو وہ درگاہ بالکل سود کی ہے تو بھی سود بر سود پائیگا ترک اکثر
اسی آمدنی کو جو کشت سے حاصل ہوئی ہے کشت زار مین لوٹا کے بوتا ہے اس واسطے کہ اصل اثمار کی
وہی ہے اور ایسا کہ اس مین سے کھاتا تھوڑا ہے اور بوتا بہت جیسے کسان بیج بچا بچا کے رکھتے ہین
اس واسطے کہ اسکو اسکے جمنے مین کچھ شک نہین ہے اور اسی سبب سے وہ ترک بونے مین دست افشانی
نہین کرتا یعنے بونے سے باز نہین رہتا کہ وہ غلہ اسکو اسی زمین سے حاصل ہوا ہے اور موچی کو جو کچھ
اُس کے کمانے سے بڑھتی ہوتا ہے اُس سے چمڑے اور ادیم اور ہر قسم کے چمڑے خریدتا ہے **قولہ**
این زمین و سختیان پردہ است و بس ۞ اصل روزے از خدا دان ہر نفس ۞ کہ اصول دخل اینہا
بودہ اند ۞ ہم ازینہا می کشاید رزق بند ۞ دخل ازانجا آمدستش لاجرم ۞ ہم ازانجا می کند داد و کرم ۞ این
بکارے در زمین اصل کار ۞ تا بروید ہر یکے را صد ہزار ۞ گیرم اکنون تخم را گر کاشتے ۞

درزمینے کش سبب پنداشتی ❊ چون دو سہ سالی نہ رویدچون کنی ❊ جز کہ در لابہ و دعا بر سر زنے ❊ دست بر سر میزنے سوئے آلہ ❊ دست و سر بر دادن رزقش گواہ ❊ تا بدانے کاصل اصل رزق او ❊ تا ہم از وے جوید آن کو رزق جوست ❊ رزق از وے جو مجو از زید و عمرو ❊ مستی از وے جو مجو از بنگ و خمر ❊ منعمی زو خواہ نے از گنج و مال ❊ نصرت از وے خواہ نے از عم و خال ❊ عاقبت زینہا بخواہے ماندن ❊ ہین کرا خواہے در آن دم خواندن ❊ این دم او را خوان و باقی را بمان ❊ تا تو باشے وارث ملک جہان ❊ چون یفر المرء آمد من اخیہ ❊ یہرب المولود یوما من ابیہ ❊ زان شود ہر دوست آن ساعت عدو ❊ کہ بت تو بود از رہ مانع او ❊ **المعنے** یہ زمین و چمڑے صرف ایک پردہ ہین مگر اصل روزی کی ہر دم خدا ہی سے جانے رہ کہ یہ سب اصول اُسی کے دخل سے ہین ان سے رزق کے بند کھلتے ہین یہ رزق کے حیلے ہین یہ آمدنی جو اُسکو وہان سے ملی ہی لہذا یہ داد و کرم بھی وہین سے کرتا ہی بس خبردار اگر بوتا ہی تو اصل کی زمین مین بو تو ایک ایک کے لاکھ لاکھ پیدا ہون مین نے مانا کہ اگر تو نے بالفعل اس زمین مین تخم بویا جسکو تو سبب جانے ہوے ہی یعنے یہی زمین موجود اگر اس سے دو تین برس تیرا بویا ہوا نہ جمے تو کیا کرے بس یہی تو زاری و دعا مین اپنا سر پیٹے اُسکے سوا کیا کرسکتا ہی خدا ہی کی طرف رجوع ہو کے سر پیٹے گا سو یہی سر پیٹنا تیرا اُسکی رزاقی کا گواہ ہوگا تو تو جانے کہ اصل جو رزق کی ہی اُسکی اصل وہ ہی اور اُسی سے رزق ڈھونڈھنے والا رزق ڈھونڈھے الغرض رزق اُسی سے ڈھونڈھو نہ زید و عمرو سے مت ڈھونڈھو اور مستی کا طالب بھی اسی سے ہو نہ بنگ و خمر سے اُسی سے دولتمندی چاہ نہ گنج و مال سے اور مدد بھی اسی سے مانگ نہ چچا اور ماموں سے اس لیے کہ آخر کو تو ان سے چھوٹ رہے گا پھر بتا اسوقت کس کو بلاے گا لاجرم اُسکو اسوقت یاد کر باقی سب کو چھوڑ دے تو تو وارث ملک جہان کا ہو جائے تو جانتا ہی یا نہین کہ ایک دن بھائی بھائی سے بھاگے گا جیسا کہ فرمایا یوم یفر المرء من اخیہ اور بھاگے گا بیٹا اپنے باپ سے اور وجہ اس دشمنی کی یہ ہی کہ اس وقت مین تو تیرے بڑے دوست و اتحاد والے ہین حتی کہ یہ جو مذکور ہوے ان سے زیادہ اور کون مگر یہی تیرے بت اور تیری راہ کے مانع ہو رہے ہین اُس دن تجھکو معلوم ہوگا **قولہ** روی از نقاش برمے تافتی ❊ چون ز نقشے انس دل مے یافتی ❊ این دم ار یاران با تو ضد شوند ❊ وز تو برگردند و در خصمے روند ❊ تو بگو نک روز من پیروز شد ❊ انچہ فردا خواست شد امروز شد ❊ ضد من گشتند اہل این سرا ❊ تا قیامت عین شد پیش مرا ❊ پیش از انکہ روزگار خود برم ❊ عمر با ایشان بپایان آورم ❊ کالہ معیوب بخریدہ بدم ❊ شکر کردیش بگہ

واقف شدم ٭ پیش ازان کز دست سرمایہ شدے ٭ عاقبت معیوب بیرون آمدے ٭ عمر در رفتہ
مال رفتہ اے نصیب ٭ مال جان دادہ پے کالا معیب ٭ نقد دادم زر قلبی بستدم ٭ شاد شادان
سوے میخانہ شدم ٭ شکر کین قلبیش پیدا شد کنون ٭ پیش ازانکہ عمر بگذشتے فزون ٭ قلب ماندے
تا کنون در گردنم ٭ حیف بودے عمر ضائع کردنم ٭ چون بگہ تر قلبے او درو نمود ٭ پاے خود را و اکشیم
من زود زود ٭ یار تو چون دشمنی پیدا کند ٭ گر ز رشک و حقد را بیرون زند ٭ تو ازان اعراض او
افغان مکن ٭ خویشتن را ابلہ و نادان مکن ٭ بلکہ شکر حق کن و نان بخش کن ٭ کہ نہ گشتے در جوال او
کہن ٭ از جوالش زود بیرون آمدے ٭ تا بجوے یار صدق سرمدے ٭ اللغات

عین نقد وذات کر بفتح و تشدید بازگشتن و بازگردیدن و حملہ بردن و بالضم پیمانہ ۔ المعنی

تو نقاش سے منھ پھیرے رہا ہی اس سبب سے کہ نقش سے انس دل پایا گیا ہو اگر اس وقت یار تیرے تجھسے خلاف ہو جائین اور تجھسے پھر کے دشمنی کی طرف جائین تو کہ خوب ہوا اب میرا دان پیروزنہ ہو گیا اے مبارک کہ جو کچھ کل ہوا چاہتا تھا وہ آج ہی ہو گیا یعنی آخر اس سرا کے لوگ قیامت مین میری ضد ہو جاتے سو اچھا ہوا کہ ابھی ہو گئے مجھکو جو قیامت مین ظاہر ہوتا وہ ابھی ہو گیا قیامت کا ہونا تو پیشین بین تھا وہ خود عین واقعہ ہوا مین اس سے بچا کہ زمانہ اپنا ان کے ساتھ بسر کرون اور اپنی عمر ان مین تمام کرون یہ دوستی ان کی کہ ایک کالا معیوب تھا جو مین نے خریدا تھا خدا کا شکر ہی کہ اس سے پہلے ہی واقف ہو گیا ابھی سرمایہ ہاتھ نہ گیا ہوتا جو سرمایہ میرے ہاتھ سے نکل جاتا اور یہ کالا آخر معیوب نکلتا اس سے پہلے خبردار ہو گیا اُس وقت مین یہی کہتا کہ ہاے نصیب عمر و مال و جان سب اس کالا معیوب کے بدولت کھوئے مین نے کیا کیا نقد دیا اور کھوٹا زر لیا اور خوش خوش میخانے کی طرف گیا یعنے عیش وعشرت کرتا رہا شکر ہی کہ یہ کھوٹاپن ابھی معلوم ہو گیا قبل اس سے کہ عمر زیادہ گذر جاتی اور یہ قلب ایسے ہی میری گردن پر رہتا تو بڑا افسوس مجھکو اپنی عمر ضائع کرنے کا ہوتا اب جو قلبی اُس کی صبح ہی صبح ظاہر ہو گئی ضرور اس سے پانون اپنا روکون گا اور جلدی جلدی اُس سے کنارہ پکڑون گا بہتر تو یہی ہی کہ یار تیرا جب دشمنی پیدا کرے اور اُس کے رشک و حسد کا حملہ ظاہر ہووے تو اُس کے اعراض سے شور و فغان مت کر اور احمق و نادان مت بن بلکہ حق تعالے کا شکر بجالا اور نذر و نیاز کر کھانا بانٹ کہ اُس کی گون مین پڑے پرانا نہین ہو گیا جلدی اُس کی جوال سے نکل آیا تا تو یار صدق و سرمدی کو ڈھونڈھے

قولہ نازنین یاریکہ بعد از مرگ تو ۞ رشتہ یارے او گردد سہ تو ۞ آن مگر سلطان بود شاہ رفیع ۞ یا بود مقبول سلطان و شفیع ۞ رستی از قلاب و آشوب و دغل ۞ عز او دیدے عیان پیش از اجل ۞ این جفا ہاے خلق بر تو در جہان ۞ گر بدانی گنج زر آمد نہان ۞ خلق را با تو چنین بدخو کنند ۞ تا ترا ناچار رخ زان سو کنند ۞ این یقین دان کاندر آخر جملہ شان ۞ خصم گردند و عدو و سرکشان ۞ تا بمانے با فغان اندر لحد ۞ لا تذرنی فرد خوانان از احد ۞ اے جفایت بہ ز عہد وافیان ۞ ہم ز داد تست عہد باقیان ۞ بشنو از عقل خود اے انبار دار ۞ گندم خود را بارض اللہ سپار ۞ تا شود این از دزد از شپش ۞ دیو را با دیو چہ زو تر بکش ۞ کو ہمے ترساندت ہر دم ز فقر ۞ ہمچو کبکش صید کن اے نرہ صقر ۞ باز سلطانے عزیز و کامیار ۞ ننگ باشد گر کند کبکت شکار ۞ بس وصیت کرد و تخم وعظ کاشت ۞ چون زمین شان شور شد سودے نداشت ۞ گرچہ ناصح را بود صد داعیہ ۞ پند را اذنے بباید واعیہ ۞ تو بصد تلطیف پندش مے دہے ۞ او ز پندت می کند پہلو تہی ۞ یک کس نا مستمع ز استیز و رد ۞ صد کس گویندہ را عاجز کند ۞ ز انبیا ناصح تر و خوش لہجہ تر ۞ کے بود کہ گرفت دم شان در حجر ۞ زانچہ سنگ و کوہ در کار آمدند ۞ مے نشد بدبخت را بکشادہ بند ۞

اللغات وافیان نگاہدارندگان شپش بضمتین ہندی جیلہر اور گھن دیو چہ ہندی جونک و دیمک صقر بالفتح چرغ کہ جانور شکاری ہی داعیہ ارادہ و خواہش واعیہ حافظ و نگہبان **المعنی**

تائید عہد فرمایا کہ وہ یار صدق و سرمدی ایسا نازنین یار ہی کہ بعد تیرے مرنے کے رشتہ اسکا تیرے ساتھ ہو جائیگا لے محکم و مضبوط اور وہ یا تو سلطان و شاہ رفیع خود ہوگا یا درگاہ سلطان کا مقبول و شفیع ہوگا بس جب ایسا یار تجھکو ملگیا تو تو ان کھونٹوں قلاب اور رند و دغا سب سے چھوٹ گیا اور عزت اسکی ظاہر قبل اپنے مرنے سے دیکھ لیگا اور مخلوق جو تجھپر جفا و جور کرے اس سے ناخوش مت ہو اسکو ایک گنج زر جان یہ چھپا خزانہ ہی اس سبب سے کہ مخلوق کو وہ اسی واسطے تجھسے بدخو کر دیتا ہی کہ تو چار ناچار ان کی طرف سے منہ پھیر کے اس طرف متوجہ ہووے اور یہ بھی یہ کہ آخر یہ سب تیرے دشمن اور عدو اور تجھسے سرکش ہو جائینگے اسکو خوب تجھے رہ تو تو گور مین ہر ایک سے چلاتا اور یہ کہتا رہجائیگا کہ مجھکو اکیلا مت چھوڑ وہ کب سنینگے اب مولانا فرماتے ہین کہ اے جفا تیری ان محافظون نگہبانون سے بہتر اور جو لوگ باقی ہین ان کا عہد بھی تیری ہی داد سے ہی سکے انبار والے ذرا اپنی عقل سے تو سن جو کہ رہی ہی کہ اپنا انبار گندم کا ارض اللہ کے سپرد کر دے یعنی بودے جو مراد بذل و کرم سے ہی تو چور و گھن

دونون سے بچنت ہوجائے دیوکو دیو چہ یعنے دیمک سے جلدی تمام کرنے وہی تجھکو محتاجی سے
ہردم ڈرا رہا ہے تو اے چرغ زرچکیدہ کی طرح اُسکو دبوچ لے اور شکار کرتا کہ تو باز سلطانی اور خوشنود
کامیاب ہوکے کبک کا شکار ہوجائے بڑے ننگ کی بات ہے القصہ اُس مرد صالح سے
بہت وصیتین کین اور تخم موعظت بوئے جو زمین اُسکے فرزندون کے دل کی کھاری تھی کچھ
فائدہ نہ کیا آپ فرماتے ہین ناصح کی اگرچہ کیسی ہی خواہش وارادہ نصیحت مین فائدہ پہونچانے کا ہو
لیکن اُذن بھی تو داعیہ ہون یعنے کان محافظ ونگہبان اور جب یہ حال ہوکہ تو سیکڑون لطف
ولطائف کے ساتھ نصیحت کرے اور وہ تیری نصیحت سے کنارہ کش ہو تو پھر کیا
فائدہ ایک آدمی نہ سُننے والا لڑائی ورد سے سو گویندون کو عاجز کرتا ہے انبیا سے بڑھکے کوئی
ناصح اور خوش لہجہ کب ہوگا جن کے دم نے پہاڑون کو ہلایا اور پتھرون مین اثر کیا لیکن جس سے
کہ سنگ وکوہ مؤثر اور فعل پذیر ہوگئے بدبخت کے بند اس سے کشادہ نہو سکے
وہ ویسا ہی پھنسا رہا

اس بیان مین کہ عطا حق کی اور قدرت اُسکی موقوف قابلیت پر نہین ہے جیسے اُس مین کی کہ اُسکو قابلیت ہو

قوله آن چنان دلہا کہ بدشان ما ومن ؛ نعت شان شد بل اشد قسوةً ؛ چاره آن دل عطاے
مبدلیست ؛ داد او را قابلیت شرط نیست ؛ بلکہ شرط قابلیت داد اوست ؛ داد لب وقابلیت
هست پوست ؛ اینکہ موسی را عصا ثعبان شده ؛ همچو خورشیدی کفش رخشان شده ؛ صد هزاران
معجزات انبیا ؛ کان نگنجد در ضمیر وعقل ما ؛ نیست از اسباب تصریف خداست ؛ نیستها را قابلیت
از کجاست ؛ قابلی گر شرط فعل حق بدے ؛ هیچ معدومے بهستی نامدے ؛ سنتے بنهاد واسباب
طرق ؛ طالبان را زیر این ازرق تتق ؛ بیشتر احوال بر سنت رود ؛ گاه قدرت خارق سنت شود ؛
سنت وعادت نهاده بامزه ؛ باز کرده خرق عادت معجزه ؛ بے سبب گر عزل ما موصول
نیست ؛ قدرت از عزل سبب معزول نیست ؛ اے گرفتار سبب بیرون مپر ؛ لیک
عزل آن مسبب ظن مبر ؛ هرچه خواهد آن مسبب آورد ؛ قدرت مطلق سببها بر درد ؛ لیک اغلب
بر سبب راند نفاذ ؛ تا بداند طالبے جستن مراد ؛ چون سبب نبود چه ره جوید مرید ؛ پس سبب در
راه مے آید پدید ؛ این سببها بر نظرها پردہاست ؛ کہ نہ ہر دیدار صنعش را سزاست ؛ دیده را باید
سبب سوراخ کن ؛ تا حجب را بر کند از بیخ وبن ؛ تا مسبب بیند اندر لامکان ؛ هرزه بیند جهد واسباب

دکان ؛ از سبب سیر سد ہر خیر و شر ؛ نیست اسباب و وسائط اے پدر ؛ جز خیال منعقد بر شاہراہ ؛
تا بماند دور غفلت چند گاہ ؛ الملغات نفاذ نشانے پر پہونچنا تیر کا اور جاری ہونا فرمان کا وسائط جمع واسطہ
الملغے یعنے وہ دل کہ دامن اور تکبر و غرور سے بھرے تھے اور کہتے تھے جو کچھ ہین ہم ہی ہین
اور انھین کی شان مین ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فہی کالحجارۃ او اشدہ قسوۃ ہی یعنی پس سخت ہوے
دل تمھارے بعد اسکے سو وہ مثل پتھر کے ہین یا پتھر سے سخت تر ایسے دلون کے علاج عطا
مبدل حقیقی کی ہی وہ بدلے تو بدلین اس لیے کہ اُسکی داد کو قابلیت شرط نہین ہی بلکہ شرط قابلیت کی
اسکی داد ہی جس کی ہندی دین ہی اس واسطے کہ داد خلاصہ و مغز ہی اور قابلیت پوست دیکھو حضرت
موسے کے ہاتھ مین عصا اژدہا ہوا اور ہتھیلی اُن کی مثل خورشید کے روشن ہوئی اسکے سوا لاکھون معجزے
انبیا کے جو ہماری عقل و دل مین سما نہین سکتے یہ سب اسباب تصرف خدا سے ہین کہ ایک
حال سے دوسرے حال پر ہو گئے ورنہ یہ سب نیست تھے پھر نیست کو قابلیت
کہان سے آئی اگر قابلیت فعل حق مین شرط ہوتی تو کوئی معدوم عالم ہستی مین کب آتا اُس نے یہ احسان
کیا کہ جو طالب اس آسمان کے نیچے ہین اُن کی راہون کے اسباب اُن کو بتا دیے کہ بہت
اور اکثر احوال اُسی سنت و عادت پر جاری ہین مگر کبھی قدرت اُس کی خارق سنت کی بھی ہوتی ہی
یعنے خلاف عادت اگرچہ سنت و عادت با مزہ تو ہر حال مین اُس نے رکھی ہی مگر خرق عادت کو
معجزہ بھی کر دیا ہی کہ وہ معجزہ ہی گو بظاہر بے سبب کے کوئی عزت ہمکو حاصل نہین ہوتی لیکن قدرت
اسکی سبب کو بیکار کر دینے سے بھی معزول نہین چاہے جسکو بیکار کر دے تو اے گرفتار سبب کے
کہ تیرے واسطے سبب بنا دیے ہین ان سے الگ ہو کے زیادہ مت اُڑے یعنے سبب کو بھی
جانے رہ لیکن اسباب کے عزل مین بھی کہ آیا وہ مسبب اُن کو معزول کر دیتا ہی یا نہین اس مین بھی شک
و گمان مت کر بیقین جان کہ اسکو اختیار عزل سبب کا بھی ہی جو کچھ چاہتا ہی وہ مسبب ہی ظہور مین لاتا ہی
اور اُسی کی قدرت سببون کو بھی پھاڑ ڈالتی ہی خلاف سبب کے ظہور مین لاتی ہی لیکن اکثر یہی ہی کہ
کہ سبب ہی پر نفاذ حکم کا ہی تو طالب اپنی مراد ڈھونڈھنے سے آگاہ ہووے اور جانے مثلاً
اگر پیر ہو جو سبب ہی خدا تک پہونچنے کا تو مرید کیا ڈھونڈھے کہ اس راہ مین بہت سبب
ظاہر ہوتے ہین اور یہ سبب نظرون کے پردے ہین کس واسطے ہر کوئی نظر لائق دیدار اسکی
صنعت کے نہین ہی دیدہ ایسا چاہیئے جو سبب مین سوراخ کرے تو جتنے حجاب ہین سب
کی جڑ بنیاد نکال ڈالے اور مسبب کو لامکان مین دیکھے اور ساری کوششین اور

اسباب جواس دکان کے ہین سب کو بیہودہ جانے اور ہر خیر و شر کو اے پدر مسبب سے جانے اور جملہ سببون اور واسطون کو نیست سمجھے کہ یہ جملہ سبب و وسائط سواے اس کے نہین ہین کہ ایک خیال ہین جو اس شاہراہ دنیا پر جو عام لوگون کا رستہ ہی بر دے گئے ہین تا چندے دور غفلت کا قائم رہے اور دنیا کا انتظام ہو

بیان ابتداے خلقت آدم کہ جبریل کو حکم خاک لانیکا ہوا

قولہ چونکہ صانع خواست ایجاد بشر ؛ از براے ابتلاے خیر و شر ؛ جبرئیل صدق را فرمود رو ؛ مشت خاکی از زمین بستان گرو ؛ او میان بست و بیامد بر زمین ؛ تا گزارد امر رب العالمین ؛ دست سوے خاک برد آن موتمن ؛ خاک خود را درکشید از وے علن ؛ پس زبان بگشاد خاک ولابہ کرد ؛ کز براے حرمت خلاق فرد ؛ ترک من گو و برو جانم ببخش ؛ رو بتاب از من عنان خنگ رخش ؛ در کشاکشہاے تکلیف و خطر ؛ بہر اللہ ہل مرا در گذر ؛ بہر آن لطفیکہ حقت برگزید ؛ کرد بر تو لوح و علم کل پدید ؛ تو ملائک را معلم آمدے ؛ دائما با حق مکلم آمدے ؛ ہمصفیر انبیا خواہے بدن ؛ تو حیات جان و روحے نے بدن ؛ بر سرافیلت فضیلت بود از ان ؛ کو حیات تن بد و تو آن جان ؛ بانگ صورش نشاۂ تنہا بود ؛ نفخ تو نشو دل یکتا بود ؛ جان جان تن حیات دل بود ؛ پس ز دانش ذات تو فاضل بود ؛ باز میکائیل رزق تن دہد ؛ سعے تو رزق دل روشن دہد ؛ او بداد کیل پر کردہ است ذیل ؛ و اور زق تو نمی گنجد بکیل ؛ ہم ز عزرائیل با قہر و عطب ؛ تو بہی چون سبق رحمت بر غضب ؛ حاملان عرش چار اند و تو شاہ ؛ بہترین ہر چہار سے زانتباہ ؛ روز محشر ہشت بینے حاملانش ؛ ہم تو باشی افضل ہشت آن زمانش ؛ ہمچنین برمی شمرد وے گریست ؛ پوے سے بر داو کزان مقصود چیست ؛ معدن شرم و حیا بد جبرئیل ؛ بست آن سوگندہا بروے سبیل ؛ بسکہ لابہ کردش و سوگند داد ؛ بازگشت و گفت یا رب العباد ؛ من نبود ستم بکارے سرسرے ؛ لیک از انچہ رفت تو داناترے ؛ گفت نامے کز ہولش اے بصیر ؛ ہفت گردون باز ماند از مسیر ؛ چون بنام تو مرا سوگند داد ؛ رحمت عام است و احسان دو داد ؛ شرم آمد گشتم از نامت خجل ؛ ورنہ آسانست نقل مشت گل ؛ چون تو قوت دادۂ املاک را ؛ کہ بدرانند این افلاک را ؛ مشت خاکے را چہ قدر و قوتست ؛ بر گرفتن لیک غالب رحمت است ؛ اللغات گرو رہن مجازاً قید عطب ہلاکی اے **المعنی** جب صانع قدرت نے بشر کا ایجاد کرنا چاہا تا ہر خیر و شر سے اُسکو آزماوُن جبریل صدق کو حکم دیا

جا ایک مشت خاک زمین سے کر دے لفظ صدق ایسا ہی جیسے زید عدل گو کہ سے مراد شتابہ
کہ پھر ہم اسکی اسکو دیدین گے اور پھیر دین گے جیسا کہ بعد مرنے کے خاک مین خاک جا ملتی ہی
جبریل کمر باندھ کے مستعد ہوے اور زمین پر آئے تو حکم رب العالمین کا بجا لائین اور خاک کیطرف
وہ امین حق مشت خاک کے لیے ہاتھ دے گئے خاک نے آپ کو برملا و علانیہ ان سے
بچایا پھر زبان کھولی اور خوشامد شروع کی کہ بطفیل حرمت خلاق فرد کے مجھکو چھوڑ دے
اور جا اور میری جان بخش اور اپنے خنگ رخش کی باگ پھیر دے اور مجھکو کشاکشون اور
تکلیف و خطر سے تو خدا کے واسطے چھوڑ دے اور چلا جا اور واسطے اس لطف کے جس سے
خدا ے تعالے نے تجھکو برگزیدہ کیا ہی اور تجھپر لوح محفوظ و علم کل ظاہر کیا مجھکو جانے دے
تجھکو خدا ے تعالے نے معلم فرشتون کا کیا اور ہمیشہ تو خدا سے کلام کرتا ہی اور ایک
وقت مین ہمسفر اولیا کا ہوگا اور تجھسے حیات جان و روح کی ہی نہ بدن کی اسرافیل پر تجھکو
فضیلت اسی سبب سے ہی کہ وہ حیات تن ہی اور تو ملک جان اس کے صور سے
بالیدگی تن کی ہوگی تیرے دم سے دل یکتا کی بالیدگی ہوتی ہی پس ہرگاہ کہ جان جان تن اور
حیات دل کی ہی لہذا اسرافیل کی ذات سے تیری ذات فاضل ہی اور میکائیل بھی رزق
تن کا دیتا ہی تیری سعی رزق دل روشن کا دیتی ہی اس نے رزق دینے مین اپنا دامن بھرا ہی
تیری رزق کی دین کسی پیمانے مین نہین سماتی رہے عزرائیل وہ با قہر و ہلاکت ہین ان
سے بھی تو بہتر ہی اس واسطے تو رحمت ہی اور رحمت کو غضب پر سبقت جیسا کہ فرمایا
سبقت رحمتی علے غضبی حامل عرش کے چار فرشتے ہین ان مین تو پادشاہ ہی ان چارون
سے بسبب علم و انتباہ کے اور قیامت کے دن آٹھ فرشتے حامل ہونگے اسوقت
بھی تو ان آٹھون مین افضل ہوگا بس ایسے ہی فضائل جبریل کے بیان کرتی تھی اور روتی تھی
اور اسکی بو لیتی تھی کہ اس سے مقصود کیا ہی جو کہ جبریل معدن شرم و حیا کے تھے ان قسمون
نے ان کی راہ بند کردی غرض اسکی خوشامد کرنے اور قسمین دینے سے جبریل لوٹ گئے
اور عرض کی کہ اے رب العباد تیرے کام مین سرسری اور غیر مستعد نہین ہوا ہون لیکن جو کچھ
گذرا ہی اسکو تو خوب جانتا ہی اس نے اے بصیر ایسا نام تیرا لیا جس کی ہیبت سے ہفت
آسمان بھی گردش و سیر اپنی چھوڑ دیتے جب تیرے نام کی مجھکو قسم دی اور تو سراسر
رحمت عام ہی اور احسان و محبت مجھکو شرم آئی اور تیرے نام سے شرما گیا نہین تو ایک

مشت خاک کا اٹھالانا بڑی آسان بات ہی جب تونے ایسی قوت ملائک کو دی ہی کہ چاہین تو افلاک کو پھاڑ ڈالین پھر مشت خاک کی کیا قدر و قوت ہی اور اسکا ے لینا لیکن کیا کرون رحمت غالب ہی

آنا میکائیل کا زمین پر واسطے لیجانے خاک کے

قولہ گفت میکائیل را تو رو بزیر ؛ مشت خاکے در ربا از وے دلیر ؛ چونکہ میکائیل شد تا خاکدان ؛ دست کرد او تا کہ برباید ازان ؛ خاک لرزید و در آمد در گریز ؛ گشت او لابہ کنان و اشک ریز ؛ سینہ سوزان لابہ کرد و اجتہاد ؛ با سرشک خویش سوگند داد ؛ کہ بحق لطف یزدان حمید ؛ کہ بکردست حامل عرش مجید ؛ کیل ارزاق جہان را مشرقے ؛ تشنگان فضل را تو مغربے ؛ زانکہ میکائیل از کیل اشتقاق ؛ دارد و کیال شد در ارتزاق ؛ کاما نم دہ مرا آزاد کن ؛ بین کہ خون آلودہ مے گویم سخن ؛ معدن رحم الہٰ آمد ملک ؛ گفت چون ریزم بریش او نمک ؛ ہمچنانکہ معدن قہرست دیو ؛ کہ برآرد از بنی آدم غریو ؛ سبق رحمت بر غضب ہست اے فتا ؛ لطف غالب بود در وصف خدا ؛ بندگان دارند لابد خوے او ؛ مشکہاشان پر ز آب جوے او ؛ آن رسول حق قلاوز سلوک ؛ گفت الناس علےٰ دین ملوک ؛ رفت میکائیل پیش رب دین ؛ از غرض خالے دو دست و آستین ؛ گفت اے دانا ے سر و رب دین ؛ کرد خاک نوحہ گر لابہ انین ؛ خاکم از زارے و نوحہ پست کرد ؛ گریہ بسیار کرد آن روے زرد ؛ آبدیدہ پیش تو با قدر بود ؛ من نہ تانستم کہ آرم ناشنود ؛ آہ و زاری پیش تو بس قدر داشت ؛ من نتانستم حقوق آن گذاشت ؛ **اللغات** انین نالہ

اسکے معنے یعنے جب جبرئیل خالی پھر گئے میکائیل کو حکم ہوا کہ تو نیچے جا اور ایک مشت اس سے دلیر ہو کے لے آ جب کہ میکائیل اس خاکدان کی طرف گئے اور ہاتھ بڑھایا کہ خاک اس سے لیجائین خاک ان سے بھاگنے اور کانپنے لگی اور آنسو بہانے اور خوشامد کرنے سوز سینہ سے خوشامد و اجتہاد کر کے با شک خونی قسم دی کہ تمکو لطف یزدان حمید کی قسم ہی جس نے تمکو حامل عرش مجید کا کیا ہی تم پیمانہ رزق جہان کے مشرق ہو تمھین سے رزق جہان کا طلوع و ظہور کرتا ہی اور تمھین تشنون فضل کے مغرب ہو یعنے صبح شام دونون وقت تم سے رزق پاتے ہین اس سبب سے کہ میکائیل کیل سے مشتق ہی بس رزق پہونچانے کے تم ہی کیال ہو اب جواب قسم کا ہی کہ مجھکو امان دو آزاد کر و دیکھو تو کیسی خون آلودہ باتین کرتی ہون

جوکہ فرشتے معدن رحم خدا کے ہین اُنھون نے کہا دل ہین کہ ہین اسکے زخم پر کیون تنگ
ڈالون جیساکہ معدن قہر شیطان ہو کہ بنی آدم سے شور اُٹھا رہا ہو خدا کی رحمت غضب پر سابق ہو
خدا کا وصف لطف غالب ہو اسی وجہ سے جو اُس کے بندے ہین اُسی کی عادت رکھتے ہین
اس لیے کہ اُن کی مشک بھی تو اُسی نہر سے بھری گئی ہو چنانچہ آنحضرت یعنے رسول حق راہ بر راہ
سلوک نے فرمایا ہو کہ آدمی اوپر وضع و روش اپنے پادشاہون کے ہوتے ہین بس پاس
رب دین کے گئے اور غرض سے دونون ہاتھ بھی خالی اور آستین بھی خالی کہا اے دانائے راز
اور رب دین خاک بہت نوحہ گر ہوئی اور بڑی خوشامد و نالہ کیا اُس کے نالہ اور خوشامد نے
مجھکو عاجز کردیا اور بڑا گریہ کیا جو کہ آب دیدہ تیرے سامنے نہایت با قدر ہو مجھسے یہ نہین
ہوسکا کہ اُسکو نہ سنون تیرے سامنے تو آہ و زاری بڑی قدر رکھتی ہو مین بھی اُس کے حق فرو
گذاشت نہ کرسکا **قولہ** پیش تو بس قدر دارد چشم تر ٭ من چگونہ گشتمے استیزہ گر ٭ دعوت
زاریست روزے پنج بار ٭ بندہ را کہ در نماز آرد بزار ٭ نعرۂ مؤذن کہ حی علی الفلاح ٭
الفلاح آن زاریست و اقتراح ٭ انکہ خواہے کز غمش خستہ کنے ٭ راہ زاری بر دلش
بستہ کنے ٭ تا فرود آید بلابے دافعے ٭ چون نباشد از تضرع شافعے ٭ وانکہ خواہی کز بلایش
واخرے ٭ جان او را در تضرع آورے ٭ گفتہ اندر نبی کان امتان ٭ کہ بر ایشان
آمد آن قہر گران ٭ چون تضرع مے نکردند آن نفس ٭ تا بلا از ایشان نگشتی باز پس ٭ لیک
دلہا شان چو قاسے گشتہ بود ٭ وان گناہان شان عبادت مے نمود ٭ تا نداند خویش را
مجرم عنید ٭ آب از چشمش کجا داند دوید ٭ **اللغات** اقتراح مانگنا و سوال کرنا قاسی سخت **المعنے**
پھر موافق بیان صدر کے کہا کہ تیرے سامنے چشم تر کی بڑی قدر ہو مین اُس سے کیسے لڑائی کرتا
ہر دن مین پانچ دفعہ دعوت زاری کی بندہ کو ہوتی ہو یعنے بلایا جاتا ہو کہ نماز مین زار و عاجز ہو کے
آئے اور وہ نعرۂ جیسے علی الفلاح کا ہو کہ آؤ واسطے بھلائی کے جو مؤذن کہتا ہو کہ فلاح
زاری ہو اور سوال کرنا اے رب اگر تو چاہتا ہو کہ کسی کو غم سے خستہ کرے تو راہ زاری کی
اُس کے دل پر بند کر دیتا ہو تا کوئی بلا اس پر ایسی پڑے جس کا کوئی دافع نہو جب کہ اُسکے
ساتھ تضرع سے اُسکا سفارشی نہین ہو اور جسکو چاہتا ہو بلا سے چھڑا دے اُسکی جان کو تضرع کی طرف
رجوع کرتا ہو قرآن شریف مین کہا ہو کہ اگر اُس اُمت کے لوگ جن پر قہر سخت نازل ہوا تھا
جو اُس وقت وہ زاری نہ کرتے ہرگز وہ بلا اُن سے نہ لوٹتی لیکن دل اُن کے جو سخت

ہو گئے تھے وہ گناہ اُنکے اُنکو عبادت معلوم ہوتے تھے ظاہر ہے جبتک سرکش آپ کو مجرم نہین جانتا آنسو اُس کی آنکھ سے نہین نکلتا

قصۂ قوم یونس علیہ السلام

قولہ قوم یونس را چو پیدا شد بلا ؛ ابر پر آتش جدا شد از سما ؛ برق مے انداخت میسوزید سنگ ؛ ابر می غرید رخ مے ریخت رنگ ؛ جملگان بر بامہا بودند شب ؛ کہ بدید آمد ز بالا آن کرب ؛ چونکہ یونس از میان شان رفتہ بود ؛ از جحود و حقد آن قوم عنود ؛ لیک چون دیدند آثار بلا ؛ در تضرع آمدند و لابہا ؛ جملگان از بامہا شیب آمدند ؛ سر برہنہ جانب صحرا شدند ؛ مادران بچگان برون انداختند ؛ تا ہمہ نالہ نفیر افراختند ؛ از نماز شام تا وقت سحر ؛ خاک مے کردند بر سر آن نفر ؛ جملگی آواز ہا بگرفتہ شد ؛ رحم آمد بر سر آن قوم لد ؛ بعد نومیدے و آہ ناشگفت ؛ اندک اندک ابر واگشتن گرفت ؛ قصۂ یونس دراز ست و عریض ؛ وقت خاک است و حدیث مستفیض ؛ چون تضرع را بر حق قدر ہاست ؛ آن بہا کاینجاست زاری را کجاست ؛ ہین امید اکنون میان را چست بند ؛ خیز اے گرینده و دائم بخند ؛ با تضرع باش تا شادان شوے ؛ گریہ کن تا بیدہان خندان شوے ؛ کہ برابر می نہد شاہ مجید ؛ اشک را در فضل با خون شہید ؛ ہر تضرع کو بود با سوز و درد ؛ آن تضرع را اثر باشد بجرد ؛ لابہ کرد و اشک چشم خویش راند ؛ رحمت آمد و آن غضب را در نشاند ؛

اللغات لد سخت خصومت والا **المعنے** قوم یونس پر جو بلا پیدا ہوئی ایک ابر پر آتش آسمان سے جدا ہو کے آیا اور ایسا ابر کہ بجلی گراتا تھا جس سے پتھر جلتے تھے اور ایسا غراتا تھا جس سے منھ زرد ہوے جاتے تھے یہ سب لوگ رات مین اٹاریون پر تھے ناگہان یہ کرب ان پر آسمان سے ظاہر ہوا حضرت یونس تو اُن مین سے چلے ہی گئے تھے اس قوم کے دانستہ انکار و حسد سے لیکن اُنھون نے جو آثار بلا کے دیکھے تو زاری و دعا کرنے لگے سب چھتون سے اُترے اور ننگے سر جنگل کی طرف دوڑے ماؤن نے اپنے بچے ڈال دیے تا اُنھون نے بھی نالہ و فریاد اُٹھائے مغرب کے وقت سے صبح تک وہ لوگ اپنے سر پر خاک ڈالتے رہے جب سب کی چلاتے چلاتے آواز پڑ گئی تب رحم اُس قوم پُر خصومت پر آیا بعد نومیدی و آہ بے عجب کے تھوڑا تھوڑا وہ ابر کھلنے لگا آپ فرماتے ہین قصۂ یونس کا

تو بڑا النسا چوڑا ہی مگر قیمت خاک کا ہی اور ذکر مستفیض کا یعنے خاک سے فیض پانے والے کا اے
میکائیل جو خاک لینے آئے تھے آب اے اُمید تو نے سنا کہ تضرع کو خدا کے سامنے بڑی
قدر ہی اور جیسی قیمت اس کی وہان ہی ایسی اور کہان ہی خبردار ہو تو بھی اپنی کمر کس کے
باندھ اور گریہ کرتا ہمیشہ ہنستا رہے تو بھی تضرع کیا کر اور شادان رہ اور گریہ کر تو بیدہان
خندان ہوئے اس واسطے کہ پادشاہ مجید اشک کو فضیلت مین خون شہید کے برابر جانتا ہی
جو تضرع کہ سوز و درد کے ساتھ ہوتا ہی اسکا اثر آدمی کو پہونچتا ہی جیسے اس قوم نے خوشامد کی اور
آنکھون سے آنسو بہائے آخر رحمت آئی اور اُس غضب کو اُس نے
دیا ہی دریا

بھیجنا اسرافیل کا واسطے کف خاک کے

قولہ گفت اسرافیل را یزدان ما ۞ کہ برو از خاک پر کن کف بیا ۞ آمد اسرافیل ہم سوے زمین ۞
باز آغازید خاکستان حنین ۞ کاے فرشتہ صور واے بحر حیات ۞ کاے ز دمہاے
تو جان یابد موات ۞ در دمے در صور یک بانگ عظیم ۞ پر شود محشر خلائق از رمیم ۞ در دمے
در صور گوئے الصلا ۞ بر جہید اے کشتگان کربلا ۞ اے ہلاکت دیدگان از تیغ مرگ ۞
بر زند از خاک سر چون شاخ و برگ ۞ رحمت تو و آن دم گیراے تو ۞ پر شود ان عالم از احیاے
تو ۞ تو فرشتہ رحمتے رحمت نما ۞ حامل عرشے و قبلہ دادہا ۞ عرش معدنگاہ داد و معدلت ۞
چار جو در زیر او پر مغفرت ۞ جوے شیر و جوے شہد جاودان ۞ جوے خمر و دجلۂ آب روان ۞
پس ز عرش اندر بہشتستان رود ۞ در جہان ہم چیزکے ظاہر شود ۞ گرچہ آلودہ است اینجا
آن چہار ۞ از چہ از زہر فناے ناگوار ۞ جرعۂ بر خاک تیرہ ریختند ۞ نان چہار و فتنۂ انگیختند ۞
تا بجویند اصل آن را این خسان ۞ خود بدان قانع شدند این ناکسان ۞ شیر دادہ پرورش اطفال را ۞
چشمہ کردہ سینۂ ہر زال را ۞ الخ **معنے** جب میکائیل بھی خالی پھرے تو ہمارے خداے
پاک نے اسرافیل سے کہا کہ جا اور خاک سے ایک مٹھی بھرے اور پھر آ بس
اسرافیل بھی زمین کی طرف آئے پھر اس خاکستان نے وہی باتین شروع کین کہ
اے فرشتے صور اور اے دریا حیات کے تو وہ ہی کہ تیری پھونکون سے مردے
جان پائین گے تو صور مین ایسی ایک بانگ عظیم پھونکے گا کہ بوسیدہ ہڈیون کی خلائق سے
محشر بھر جائے گا تو صور پھونکے گا اور کہے گا کہ تم کو صلاہے اے کشتگان کربلا ۞

اُٹھوائے ہلاکت دیکھے ہوئے تیغ مرگ کے اب سر خاک سے نکالو جیسے شاخ و برگ سر نکالتے ہین
اُس رحمت تیری اور دم گیرا تیرا جس سے سارا عالم تیرے احیا سے بھر جائیگا تو فرشتہ رحمت کا ہی
رحمت گر تو حامل عرش کا ہی اور قبلہ انصاف دفریادون کا کس واسطے کہ عرش معدن گاہ داد و معدلت
کی ہی جسکے نیچے نہرین مغفرت کی جاری ہین ایک جو شیر دوسری شہد جاودان کی تیسری شراب
چوتھا دجلہ اب روان کا کہ یہی چارون عرش سے بہشتستان مین جاتی ہین اور جہان مین بھی
ان سے کچھ کچھ ظاہر ہوتی ہین اگرچہ یہ چارون یہان صاف نہین مثل وہان کے ان مین آلودگی
کیا ہی زہر فنا ناگوار کی کہ وہان کی جاودان ہین ایک جرعہ ان چارون سے قضا و قدر نے
زمین پر بھی ڈال دیا ہی کہ کیسے فتنے اُٹھائے ہین تا یہ خس دنیا کے اُسکا پتا ڈھونڈھین مگر
یہ ناکس اسی پر قانع ہوگئے شیر تو اُس نے واسطے پرورش بچون کے دیا اور اُسکا چشمہ
سینہ پُرزال کا بنایا زال مراد دایہ سے ہی قولہ خمر دفع غصہ واندیشہ را ❊ چشمہ کردہ از عنب
در باغہا ❊ انگبین دارو تن رنجور را ❊ چشمہ کردہ باطن زنبور را ❊ آب بہر عام اصل و فرع را ❊
از برائے طہر و بہر کرع را ❊ تا از نیہا پے برے سوئے اصول ❊ تو بدین قانع شدے اے
بوالفضول ❊ بشنو اکنون ماجرائے خاک را ❊ کوچہ مے گوید فسون محراک را ❊ پیش اسرافیل
گشتہ او عبوس ❊ مے کند صد گونہ شکل چاپلوس ❊ کہ بحق ذات پاک ذوالجلال ❊ کہ مدار این
قہر را بر من حلال ❊ من ازین تقلیب بوئے مے برم ❊ بدگمانے میرود اندر سرم ❊ ہین ترحم
کن بہین رحمت نما ❊ زانکہ مرغے را نیازار دہما ❊ اے شفا و رحمت اصحاب درد ❊ تو ہمان
کن کان دو نیکوکار کرد ❊ زود اسرائیل باز آمد بشاہ ❊ گفت عذر و ماجرا نزد آلہ ❊ کز برون
فرمان بداد ے کہ بگیر ❊ عکس آن الہام کردے در ضمیر ❊ امر کردے در گرفتن سوی
گوش ❊ نہی کردے از قساوت سوئے ہوش ❊ رحمت او بیحد ہست و بیکران ❊ او حلیم
است و کریم و مہربان ❊ سبق رحمت گشتہ غالب بر غضب ❊ سلے بدیع افعال نیکوکار رب ❊

اللغات کرع آب باران ایستادہ و آب بدہان فرو بردن **المعنے** انھین چار جو سے
شراب ہی کہ واسطے دفع رنج واندیشہ کے بھیجی گئی چنانچہ شراب غم غلط کرنے والی شے ہی
اور اُسکے چشمے باغون مین انگور بنائے اور انھین سے شہد ہی جو دارو تن رنجور کی ہی اور چشمے
اُس کے باطن زنبور کے اور انھین سے آب کہ واسطے ہر اصل و فرع کے کار آمد ہی کہ
جس سے طہارت بھی کرتے ہین اور دوسرے وقت کے لیے بھی تالابون وغیرہ مین

پھرا رہتا ہی لیکن ان سب سے مطلب یہی ہی کہ تو ان فروع سے اصول کا کھوج لگائے مگر حیف کہ تو انھین پہ قانع ہوگیا آگے نہ بڑھا اس سے زیادہ کون سی فضولی ہی آپ فرماتے ہین یہ باتین تو ختم نا ہوگئین ماجرا خاک کا سن کہ وہ کیا فسون محرّاک پردم کرتی ہی محرّاک کے معنے بسیار حرکت دہندہ کہ عبادت اسرافیل سے ہی اس نے اسرافیل کے سامنے بڑی تڑپ ظاہر کی اور سیکڑون طرح شکلین چاپلوسی کی بنائین اور کہا کہ تجھکو قسم ہی ذات پاک ذوالجلال کی کہ یہ قہر مجھپر حلال مت جان یعنے روا مت رکھ مین اس مین بو تقلیب کی پاتی ہون اور میرے خیال مین بدگمانی ہی کہ یہ خاک کسی صورت پر قلب کیجائے گی بس خبردار ہو مجھپر رحمت کر اس واسطے کہ ہما کسی پرند کو نہین ستاتا ہی اے اسرافیل تو شفا و رحمت اصحاب درد کے واسطے ہی تو بھی وہی کام کر جو اُن دونون نیکوکارون نے کیا ہی یعنے جبرئیل و میکائیل پس ان کے اسرافیل چلدیے اپنے بادشاہ کے پاس لوٹ گئے اور وہ عذر و ماجرا سب خداے تعالے کے سامنے بیان کیا اور کہا ظاہر تو تو نے یہ حکم دیا کہ مشت خاک اُس سے لیلے اور خلاف اس کے میرے دل مین الہام کیا کہ ان کو تو حکم دیا خاک سے لینے کا اور ہوش کو منع کیا کہ تو سختی نہ کرنا آب مقولہ مولانا رح کا ہی عجب ذات پاک اس حلیم و کریم و مہربان کی ہی اور رحمت اُس کی بیحد و بیکران رحمت اُس کی غضب پر غالب ہی کیسا بدیع افعال اور نیکو کا پروردگار ہے

حکم ہونا عزرائیل کو واسطے لانے مشت خاک کے اور زاری کرنا خاک کا

قوله گفت یزدان زود عزرائیل را ۞ کہ ببین آن خاک پر تخئیل را ۞ آن ضعیف زال ظالم را بیاب ۞ مشت خاکے را بیاور مین شتاب ۞ رفت عزرائیل سرہنگ قضا ۞ سوے کرہ خاک بہر اقتضا ۞ خاک بر قانون نفیر آغاز کرد ۞ داد سوگندش بسے سوگند خورد ۞ کاے غلام خاص وے حمال عرش ۞ اے مطاع الامر اندر عرش و فرش ۞ رو بحق رحمت رحمٰن فرد ۞ رو بحق آنکہ با تو لطف کرد ۞ حق شاہے کہ جز او معبود نیست ۞ پیش او زارے کس مردود نیست ۞ حق حق کہ دست از من بدار ۞ اے ترا از حق فضیلت بیشمار ۞ گفت نتوانم بدین افسون کہ من ۞ رو بتابم زامر او سر و علن ۞ گفت آخر امر او فرمود حلم ۞ ہر دو امر ست آن بگیر از راہ علم ۞ گفت آن تاویل باشد یا قیاس ۞ در صریح علم کم جو التباس ۞ فکر خود را گر کنے تاویل بہ ۞ کہ کنے تاویل این

تا شنیدم ۞ دل همی سوزد مرا بہر آت ۞ سینہ ام پرخون شد از شور شما ۞ نیستم بے رحم بلکہ زان
سہ پاک ۞ رحم بیشستم بتو اے دردناک ۞ گر طپانچہ میزنم من بر یتیم ۞ ور دہد حلوا بدستش آن
حلیم ۞ این طپانچہ خوشتر از حلوای او ۞ ور شود غرہ بحلوا وای او ۞ بر نفیر تو جگر میسوزدم
لیک حق قہرے ہمے آموزدم ۞ لطف مخفی درمیان قہرہا ۞ در حدث پنہان عقیق
بے بہا ۞ اے ملخص جب تینون فرشتے خالی گئے اللہ تعالےٰ نے عزرائیل سے کہا کہ
جلدی جا اور اُس خاک پر تخیل کو دیکھ کیسے خیالات لگا رہی ہی جا اُس ظالم زال ضعیف کی تو
خبر لے اور ایک مشت خاک اُس سے خبردار جلدی لا یہ عزرائیل جو سپاہی قضا کے ہین کرۂ خاک کی
طرف حسب اقتضاے حکم گئے خاک نے اپنے قاعدے کے موافق فریاد شروع کرکے
اُن کو بھی قسمین دین آپ بھی قسمین کھائین کہ اے غلام خاص اور اے حمال عرش کے اور
جو عرش و فرش کے درمیان ہین ہین سب مطلع تیرے حکم کے ہین قسم ہی تجھکو رحمت رحمن
حق کی اور قسم ہی تجھکو اُسی کی جس نے تجھپر لطف کیا ہی اور قسم ہی تجھکو اُس شاہ کی کہ سوا اُسکے
کوئی معبود نہین اور اُسکے سامنے زاری کسی کی مردود نہین اور وہ حق کہ حق کے حق کا تجھپر ہی تجھکو
مت چھوڑے مجھسے اپنا ہاتھ الگ رکھ اے عزرائیل تو وہ ہی کہ تجھکو حق نے فضیلتین بیشمار
دی ہین کہا یہ مجھسے نہین ہو سکتا کہ تیرے اس افسون کے سبب مین اُسکے حکم سے
ظاہر یا باطن منھ پھیرلون اور تیری باتون مین آجاؤن خاک نے کہا آخر حکم اسکا حلم کرنے کا
بھی تو ہی ان دونون سے ازروے اپنے علم کے حلم کو اختیار کر کہا وہ ایسی بات ہی
کہ جس مین کوئی تاویل ہو یا قیاس ہو اُس مین سے کسی جانب کو اختیار کرے اور
جو امر صریح ہی اُس مین التباس کیون ڈھونڈھے وہ خود ظاہر ہی ایسی فکر خود قابل تاویل ہی جو غیر
مشتبہ اور صاف شے مین تاویل کرے میرا دل تیری خوشامد پر جلتا ہی اور تیرے شور اور
رونے سے دل پرخون ہوتا ہی مین بیرحم نہین ہون بلکہ وہ جو تین فرشتے پاک
تیرے پاس آئے تھے زیادہ اور اُن سے بڑھکے رحم تجھپر مجھکو ہی اے دردناک
مین اگر طپانچہ کسی یتیم کے مارتا ہون وہ ایسا حلیم ہی کہ اُسکے ہاتھ پر حلوا رکھدیتا ہی تا تلخی طپانچے
کی شیرینی سے بدل جائے پس یہ طپانچہ بسبب اُس حلوے کے خوشتر ہی مگر واے
اُس پر جو اُس حلوے پر غرہ اور فریفتہ ہو گیا تیری فریاد پر تو ضرور میرا جگر جلتا ہی لیکن حق تعالے
مجھکو قہر سکھا رہا ہی مگر یہ بھی سمجھ لے کہ اُسکے قہرون مین لطف بھی پوشیدہ ہین

اور ان جھکولون مین عقیق بے بہا چھپے ہین قولہ قہر حق بہتر ز صد حلم من است ٭ منع کردن جان ز حق جان
کندن است ٭ بدترین قہرش به از حلم دو کون ٭ نعم رب العالمین و نعم عون ٭ لطفهاے
مضمر اندر قهر او ٭ جان سپردن جان فزاید بهر او ٭ هین رها کن بدگمانی و ضلال ٭ سر
قدم کن چونکه فرمود تعال ٭ آن تعال او تعالیها دهد ٭ مستی و جفت و نهالیها دهد ٭
خود من آن امر تعالی را هیچ هیچ ٭ مے نیارم کرد وهن و پیچ پیچ ٭ اینهمه بشنید آن خاک نژند ٭ زان
گمان بد بدش در گوش بند ٭ باز انواع دگر آن خاک پست ٭ لابه و سجده همی کردش چو مست ٭
گفت نے بر خیز نبود این زیان ٭ من سر و جان مے نهم رهن ضمان ٭ کژ میندیش و مکن لابه دگر ٭
جز بدان شاه رحیم دادگر ٭ بنده فرمانم نیارم ترک کرد ٭ امر او کز بحر انگیزید گرد ٭
جز از آن خلاق گوش و چشم و سر ٭ نشنوم از جان خود هم خیر و شر ٭ گوش من از غیر گفت
او کرست ٭ امر او از جان من شیرین ترست ٭ جان از و آید نیاید او ز جان ٭ صد هزاران
جان دهد او رایگان ٭ جان چه باشد تا گزینم بر کریم ٭ کیک چه بود تا بسوزم زان گلیم ٭ من ندانم
خیر الا خیر او ٭ صم و بکم و عمے من از غیر او ٭ **اللغات** تعال لے بیا تعالی بلندی دهن با لفتح
سست نژند خوار و بدبخت نہالی توشک و غلاف **اللغنے** پھر قول عزرائیل کا ہے کہ قہر
حق کا میرے سو حلم سے بہتر ہے دیکھ تو جب جان کو وہ نکالتا ہے تو روکنے سے آدمی کیسا جان کندن مین
پڑتا ہے جس کے برابر کوئی سختی نہین خوب جان دے کر اوسکے قہر اسکا دونون جہان کے
حلم سے بہتر ہے کیسا اچھا وہ رب العالمین ہے اور کیسا اچھا مددگار کہ اسکے قہر مین بڑے
بڑے لطف چھپے ہین جو کوئی اسکے پیچھے جان دیتا ہے وہ جان دینا ہی اسکا اس کے لیے
جان بڑھاتا ہے تو سن اے خاک بدگمانی و گمراہی چھوڑ اور جب کہ وہ تجھسے کہتا ہے تعال اے بیا تو
سر سے پاؤن بنا اور اس کی طرف چل دیکھ تو یہ تعال اس کی کیسی تجھکو تعالیان بلندیان عطا
کرتی ہے اور مستی و جفت اور توشک و غلاف تجھکو دیتی ہے کہ آخر یہ سب کیفیتین انسان کی ہوتی ہین
مین ہیچ ہیچ ادنے نا چیز اس کے امر مین کوشش و سستی و ہیچ پیچ نہین کر سکتا یہ سب باتین
اس خاک خوار و بدبخت نے سنین اور حال یہ کہ وہ بدگمانی جو اسکے خیال مین جمی تھی وہ اسکی
بند گوش ہو رہی تھی پھر اس خاک پست نے اور طرحون پر خوشامد کی اور مست لا یعقل
کے مثل سجدے کرنے لگی عزرائیل نے کہا نہین اٹھ اس مین کچھ زیان نہین ہے مین
اپنے سر و جان کو اس مین گرو ہین کرتا ہون اور ضامن دیتا ہون ٹیڑھی بات مت سوچ

اور خوشامد مت کر اب جو کچھ خوشامد کرے اُس پادشاہ رحیم دادگر کے سامنے کرے مین حکمی بندہ ہون اُسکے حکم کو ترک نہین کرسکتا اسکا حکم وہ ہی جو دریا مین دھول اُڑاتا ہی چنانچہ حضرت موسلے کے وقت مین نیل سے دھول اُڑائی مین سوا حکم اُس خلاق چشم وگوش وسر کے اگر میری جان بھی کسی قسم کی خبر دیتا جائے تو اُسکی بھی نہ سُنونگا اس لیے کہ اسکے قول کے سوا اور جتنی باتین ہین سب سے میرے کان بہرے ہین اُسکا حکم مین اپنی جان سے زیادہ شیرین جانتا ہون اس واسطے کہ جان اُس سے ہوئی ہی نہ وہ جان سے اور ایسی ایسی لاکھون جانین وہ مفت دیدیتا ہی بھلا جان کیا چیز ہی کہ کریم کو چھوڑکے مین جان کو اختیار کرون اور جوؤن کے بیچ کمل کو پھونکون مین خیر جانتا ہی نہین سوا اُس کی خبر کے مین اُس کے غیر سے بہرا گونگا اندھا ہون

اس بیان مین کہ مخلوق ایک آلہ اُسکا ہی اصل وہ ہی جیسے مثل ہی قال الجدار للوتد لم تشقنی قال الوتد انظر الی من تدقنی دیوار نے مینخ سے کہا تو مجھکو کیون پھاڑتی ہی کہا اُس کو دیکھ جو مجھکو ٹھونکتا ہی بس عارف وہ ہی کہ ظاہر کی طرف رجوع کرے مصلحۃ نہ جہل سے

قولہ گوش من کرست از زارے کنان ﴿ کہ منم اندر کف او چون سنان ﴿ احمقانہ از سنان رحمت مجو ﴿ در دہان اژدہار و بہر او ﴿ از دم شمشیر تو رحمت مجو ﴿ زان شہے چوگان بود در دست او ﴿ باسنان و تیغ لا یہ چون کنی ﴿ کو اسیر آمد بدست آن سنی ﴿ او بصنعت آذرست و من صنم ﴿ آلتے کو سازدم من آن شوم ﴿ گر مرا ساغر کند ساغر شوم ﴿ ور مرا خنجر کند خنجر شوم ﴿ گر مرا چشمہ کند آبے دہم ﴿ ور مرا نارے کند تابے دہم ﴿ گر مرا باران کنم خرمن دہم ﴿ ور مرا ناوک کند در تن جہم ﴿ گر مرا مارے کند زہرا فگنم ﴿ ور مرا یارے کند مہر آگنم ﴿ گر مرا شکر کند شیرین شوم ﴿ ور مرا حنظل کند پرکین شوم ﴿ گر مرا شیطان کند سرکش شوم ﴿ ور مرا سوزش کند آتش شوم ﴿ من چو کلکم در میان اصبعین ﴿ نیستم در صف طاعت بین بین ﴿ خاک را مشغول کرد اندر سخن ﴿ یک کفے بر بود زان خاک کن ﴿ ساحرانہ اش در ربود از خاکدان ﴿ خاک مشغول سخن چون بیخودان ﴿ برد تا حق تربت بیراے را ﴿ تا بمکتب آن گریزان پاے را ﴿ گفت یزدان کہ بعلم روشنم ﴿ کہ ترا جلاد این خلقان کنم ﴿ گفت یارب دشمنم گیرند خلق ﴿

چون فشارم خلق را در مرگ خلق ؛ تو روا داری خداوند سنی ؛ کہ مرا مبغوض و دشمن رو کنی ؛
اس کے معنے پھر عزرائیل نے کہا کہ میرے کان زاری کرنے والون کی زاری سے بہرے
ہین اس واسطے کہ مین اُس کے ہاتھ مین ایسا ہون جیسے سنان تو احمقون کی طرح سنان
سے رحمت کی طالب مت ہو اور اژدہے کے منھ مین فوراً اُس کے واسطے گھس جا تو دم
شمشیر سے رحمت مت ڈھونڈھ اور نہ اس بادشاہ سے جسکے ہاتھ مین چوگان ہی کہ مار دیتے
اُس کو کیا تامل ہوگا پھر تو سنان و تیغ کی خوشامد کیا کرتی ہی کہ وہ تو مطیع اُس بزرگ کے
ہاتھ کی ہی وہ صنعت کی راہ سے آذر ہی اور مین بت ہون جو آلہ کہ وہ مجھسے بنائے مین وہی
ہو جاؤن اگر مجھکو ساغر بنائے گا جو آلہ عیش و عشرت کا ہی ساغر ہو جاؤن گا اور جو مجھکو خنجر بنائے گا
جو سامان قتل کا ہی خنجر ہو جاؤن گا اگر چشمہ بنائے گا سب کو سیراب کرون گا اور جو آگ
کرے تاب دون گرمی پہونچاؤن اگر باران بنائے خرمن دون اور جو ناوک کرے جسم مین
جا گھسون اگر مار کردے مین بھی زہر اگلون اور جو کسی کا یار کردے مہر آگین ہون اگر مجھکو
شکر کردے شیرین ہو جاؤن اور جو حنظل کردے پرکین ہوؤن اگر مجھکو شیطان کردے
سرکش بنون اور جو سوزش بنائے مین آتش ہو جاؤن مین ایسا ہون جیسے قلم دو انگلیون مین
ہوتا ہی جدھر انگلیان پھرتی ہین اُدھر پھرتا ہی مین صف طاعت پر ایک طرف ہون
نہ بین بین کہ ادھر بھی اُدھر بھی جیسے قاعدہ بین بین پڑھنے کا صرف مین ہی پس عزرائیل نے
خاک کو توان باتون مین لگایا اور ایک مشت خاک اُس خاکدان کہن سے لیلی اور اُس
خاک کو جادوگرون کی طرح اُٹھالیا اور خاک مثل بچون کے باتون ہی مین لگی رہی پس
اُس خاک بیرا سے کو حق تعالے تک لے گیا اور یہ لڑکون کی طرح مکتب سے
بھاگتی تھی سو مکتب کو پہونچا دیا اللہ تعالے نے فرمایا کہ مجھکو قسم ہی اپنے علم روشن کی کہ تجھکو
جلاد اس مخلوق کا کرون گا کہا اے پروردگار میرے مخلوق مجھکو دشمن جانیگی جب مین مخلوق کا حلق
مرگ سے دباؤن گا اب اے خداوند کریم کیا تو اس بات کا روادار ہی کہ مجھکو انکا دشمن اور مبغوض
اور مردود کرے قولہ گفت اسبابے پدید آرم عیان ؛ از تپ و قولنج و سرسام و سنان ؛
از صداع و باشرا و از خناق ؛ وز زکام و انجذام ناز فواق ؛ سہ و دیدان و استسقا و سل ؛ کسر
ذات الصدر و لذع و درد دل ؛ تا بگردانم نظرہا شان ز تو ؛ در مرضہا و سببہا سہ تو ؛
گفت یارب بندگان ہستند نیز ؛ کہ بدرند این سببہا اے عزیز ؛ چشم شان باشد گذارا از سبب ؛

برگذشته از حجب از فضل رب ؛ سرمهٔ توحید از کحال حال ؛ یافته رسته ز علت و اعتلال ؛ ننگرند اندر تپ و قولنج و سل ؛ راه ندهند این سببها را بدل ؛ زانکه هریک زین مرضها را دواست ؛ چون دوا نپذیرد آن فعل قضاست ؛ هر مرض دارد دوا میدان یقین ؛ چون دوای رنج سرما پوستین ؛ چون خدا خواهد که مردے بفسرد ؛ سردے از صد پوستین هم بگذرد ؛ در وجودش لرزهٔ بنهد که آن ؛ نه ز آتش کم شود نه از دخان ؛ بر تن او سردیے بنهد چنان ؛ کان بجامه به نگردد و اشیان ؛ چون قضا آید طبیب ابله شود ؛ وان دوا در نفع خود گمره شود ؛ کے شود محجوب ادراک بصیر ؛ زین سببهاے حجاب گول گیر ؛ اصل بیند دیده چون اکمل بود ؛ فرع بیند چونکه مرد احول بود ؛

اللغات قولنج وہ درد جو زیر ناف قولون مین پیدا ہو سل نام مرض مشہور سرسام ورم دماغ صداع درد سر ماشرا ورم دموی کہ سر و روین پیدا ہوتا ہی خناق وہ پھوڑا یا جو حلق مین پیدا ہوتی ہی زکام جذام معروف فواق ہچکی دیدان کیڑے جو پیٹ مین پیدا ہوجاتے ہین استسقا ہندی جلندر کسر چوٹ سے ہڈی یا اعضا کا ٹوٹ جانا ذات الصدر ورم سینہ لزع سانپ وغیرہ کا کاٹنا **اسلمعنے** اللہ تعالے نے عزرائیل کا عذر سن کے فرمایا کہ مین اسکے سبب پیدا کرون گا یعنے بیماریان اور کسر و زخم وغیرہ مثلاً تپ و قولنج وغیرہم جن کے نام تین شعرون مین مذکور ہین تا اُن کی نظرین ان مرضون مضبوط کے سبب سے تیری طرف سے پھیر دون عزرائیل نے کہا اے پروردگار ایسے بندے بھی تو تیرے ہین اے غالب و بزرگ کہ ان سببون کو پارہ پارہ کردین اور مقید ان کے نہون اُن کی آنکھ سبب سے پار نکل جائے اور تیرے فضل سے جملہ حجابون پردون سے گذر جائین کسی طرف متوجہ نہون سرمہ توحید کا کحال وجد سے پائے ہوئے ہین اور علت و اعتلال سب سے چھوٹے ہوے وہ تپ و قولنج و سل کو نہین دیکھتے اور ان سببون کو اپنے دل مین دخل نہین دیتے اس واسطے کہ جتنے مرض ہین سب کی دوا ہی اور رافع اسکا موجود پھر جب مرض دوا کو نہ قبول کرے تو سوا فعل قضا کے اور کیا ہی ہر مرض کی دوا ہی اچھی طرح یقین اسکو جانے رہ جیسے رنج جاڑے کی دوا پوستین ہی لیکن جب خدا چاہے کہ کوئی ٹھٹھر کے رہجائے اُس کی سردی سو پوستین کے بھی پار ہوجائے گی اُس کی ذات مین وہ ایسا لرزہ رکھدے گا کہ نہ آگ سے کم ہو نہ بھاپ سے اُس کے جسم پر ایسی سردی رکھدیتا ہی کہ نہ وہ کپڑے سے جائے نہ گھونسلے مین گھسنے سے اور یہ بھی ہی کہ جب قضا آتی ہی طبیب بھی احمق ہوجاتا ہی اور دوا اپنے نفع مین گمراہ ہوجاتی ہی

نفع کی طرف نہین جاتی لیس جو بصیر ہین اُنکا ادراک اسباب سے کب محجوب ہوتا ہی اور چھپتا ہی یہ حجاب تو احمق کے واسطے ہین نہ بصیر و بینا کے لیے ظاہر ہی جب دید اکمل ہوجاتی ہی تو اصل کو دیکھتی ہی اور جب احول دو بین ہوتا ہی تو فرع کو دیکھتا ہی اور مقید سبب کا ہوتا ہی

جواب حضرت عزت کا عزرائیل کو کہ جو نظر زخم و تیر پر نہ رکھے گا وہ تجھکو بھی نہ دیکھے گا تو بھی سبب ہے اگرچہ مخفی تر ہے ونحن الیہ اقرب منکم

قولہ گفت یزدان ہر کہ باشد اصل دان ٭ پس ترا کے بیند او اندرمیان ٭ گرچہ خویش از عامہ پنہان کردۂ ٭ پیش روشندیدگان ہم پردۂ ٭ وانکہ ایشان راشکر باشد اجل ٭ چون نظر شان مست باشد در دول ٭ تلخ نبود پیش ایشان مرگ تن ٭ چون روند از چاہ و زندان در چمن ٭ وارہیدند از جہان پیچ پیچ ٭ کس نگرید بر فوات ہیچ ہیچ ٭ برج زندان راشکست ارکانئے ٭ ہیچ ازو رنجد دل زندانئے ٭ کاے دریغ آن سنگ مرمر راشکست ٭ تا روان و جان ما از حبس رست ٭ آن رخام خوب و آن سنگ لطیف ٭ برج زندان راہی بود و الیف ٭ چون شکستش تا کہ زندانی برست ٭ دست او در جرم او باید شکست ٭ ہیچ زندانے نگوید این فشار ٭ جز کسے کز حبس آرندش بدار ٭ تلخ کے باشد کسے راکش برند ٭ از میان زہر ماران سوے قند ٭ جان مجرد گشتہ از غوغاے تن ٭ مے پرد با پر دل بے پاے تن ٭ ہمچو زندانے چہ کاندر شبان ٭ خسپد و بیند بخواب او گلستان ٭ گوید اے یزدان مرا زینجا مبر ٭ تا درین گلشن کنم من کروفر ٭ گویدش یزدان دعا شد مستجاب ٭ وامرو واللہ اعلم بالصواب ٭ المعنی اللہ تعالی نے عزرائیل سے کہا کہ جو اصل دان ہی وہ تجھکو اس درمیان مین کیون دیکھے گا اگرچہ تو نے عام مخلوق سے آپ کو چھپایا ہی لیکن جو روشن دیدہ ہین اُن سے بھی تو چھپا ہی کہ وہ اصل کو دیکھین گے تجھکو نہین دیکھین گے اور وہ لوگ جنکے نزدیک اجل شکر ہی ان کی نظر مست نشۂ دولت کی کب ہوگی جو اجل اور مرگ تن انکو تلخ ہو جب کہ وہ چاہ و زندان سے نجات پاکے چمن کی طرف جاتے ہین اور اس جہان پیچ پیچ سے رہا ہوے لیس خیال تو کر ہیچ کے جاتے رہنے سے کوئی ذرا بھی رنج و گریہ کرتا ہی مثلاً کسی ارکان والے نے اگر برج زندان کا توڑ دیا اس سے جان زندانی کی بنا تو کچھ رنجیدہ ہوگی اور بھلا یہ کیگا کہ افسوس کیسا سنگ مرمر

توڑ ڈالا تو روان اور جان ہماری قید سے چھوٹ گئی کیسا پتھر سفید اور سنگ لطیف تھا جس سے برج زندان کی خوبی تھی اور وصل کیا ہوا کیون اُس نے توڑ ڈالا جو قید ہی نکل گئے اس جرم میں اُسکا بھی ہاتھ توڑنا چاہیئے کوئی زندانی اس قسم کا بیہودہ اور ہذیان نہ بکے گا فشار بفتح بمعنے ہذیان و بیہودہ و دشنام سوا اُس شخص کے جس کو زندان سے نکالیں اور سولی دینے کو لیجائین اس لیے کہ اسکو زندان ہی اچھا تھا بھلا یہ کسکو تلخ معلوم ہوگا کہ اُسکو سانپون کے زہر سے نکال کے قند کی طرف ہانک دین کہ اُسکی جان بھی غوغا سے تن کے مجرد ہوگئی اور دل کی پرون نہ پاوے تن سے اُڑنے لگا آپ فرماتے ہین کہ تو زندانی کی طرح کیا ہورہا ہے کہ جب رات مین سوئے تو خواب مین گلستان دیکھے اور کہے اے یزدان مجھکو رہنے دے یہان سے مت نکال تو مین اس گلشن مین اپنا کروفر کرون اور اللہ کہدے کہ جا تیری دعا قبول ہوئی تو یہان سے مت جا آگے اللہ خوب جانتا ہے **قولہ** این چنین خوابے ببین چہ خوش بود ؛ مرگ نادیدہ بجنت در رود ؛ ہیچ او حسرت خورد بر انتباہ ؛ بر تن با سلسلہ در قعر چاہ ؛ مومنے آخر درآور صف رزم ؛ کہ ترا بر آسمان بود ست بزم ؛ بر امید راہ بالا کن قیام ؛ ہمچو شمعے پیش محراب اے غلام ؛ اشک مے بار و ہمی سوز از طلب ؛ ہمچو شمعے سر بریدہ جملہ شب ؛ لب فرو بند از طعام و از شراب ؛ سوے خوانِ آسمانے کن شتاب ؛ دمبدم از آسمان میدار امید ؛ در ہواے آسمان رقصان چو بید ؛ دمبدم از آسمان مے آیدت ؛ آب و آتش رزق مے افزایدت ؛ گر ترا آنجا کشد نبود عجب ؛ منگر اندر عجز و بنگر در طلب ؛ کین طلب در تو گروگان خداست ؛ زانکہ ہر طالب بمطلوبے سزاست ؛ جہد کن تا این طلب افزون شود ؛ تا دلت زین چاہ تن بیرون شود ؛ خلق گوید مُرد مسکین آن فلان ؛ تو بگوئی زندہ ام اے غافلان ؛ گر تن من ہمچو تنہا خفتہ است ؛ ہشت جنت در دلم بشگفتہ است ؛ جان چو خفتہ در گل و نسرین بود ؛ چہ غم است ار تن درین سرگین بود ؛ جان خفتہ چہ خبر دارد ز تن ؛ کو بگلشن خفتہ یا در گولخن ؛ میزند جان در جہان آبگون ؛ نعرہ یالیت قومی یعلمون ؛ گر نخواہد زیست جان بے این بدن ؛ پس فلک ایوان کہ خواہد آمدن ؛ گر نخواہد بے بدن جان تو زیست ؛ فے السماء رزقکم روزے کیست ؛

اللغات انتباہ آگاہی و آگاہ شدن جہان آبگون آسمان **المعنے** بطور ظرف فرماتے ہین کہ ایسی خواب جو اوپر مذکور ہوئی کیسی اچھی ہے دیکھ تو بدون مرے جنت مین پہونچ گیا اور نہ جنت بعد مرنے کے ملیگی پھر ایسا شخص اپنی بیداری و ہوشیاری پر کچھ بھی حسرت کھائیگا جس

حال مین کہ تن باسلسلہ قعر چاہ یعنے زندان مین پڑا تھا وہ اس خواب ہی کو اچھا جانے گا آب فرماتے ہین آخر تو مومن ہی صف جنگ مین داخل ہوا ے جہاد نفس جو جہاد اکبر ہی تو تیری آسمان پر بزم ہوئے اس امید پر کہ مجھکو راہ عالم بالا کی ملجائے اے پسر شمع کی طرح تمام رات محراب کے سامنے قیام اختیار کر اور سوز و گداز کے ساتھ سبب طلب کے اور سر بریدہ تمام رات طعام و شراب سب سے لب بند کر اور خوان آسمانی سے لو لگا دمبدم آسمان سے اُمید لگائے رہ اور ہواے شوق آسمان مین بید کی طرح رقصان ہو دیکھ تو دمبدم آسمان سے کیسا آب و آتش آتا ہی یعنے باران کہ اُس مین آب و آتش جو برق ہی دونون ہین کہ جو تیرے رزق کو بڑھاتا ہی پھر اگر آسمان تجھکو اپنی طرف کھینچ لے تو کیا عجب لاجرم تو اپنے عجز کو مت دیکھ اپنی طلب کو دیکھ گو تو عاجز ہی طلب تو عاجز نہین ہی کس واسطے کہ یہ طلب جو تجھ مین ہی گروکان خدا سے ہی اسی سبب سے ہر طالب لائق مطلوب کے ہی بس تو کوشش کر تا یہ طلب تیری بڑھتی رہے پھر اگر تجھکو وہان کھینچ لیجائے تو کیا عجب ہی اور تیرا دل اس چاہ تن سے بیزار ہو جائے تو کچھ تعجب نہین مخلوق تو کہے کہ فلان مسکین بیچارہ مرگیا اور تو کہے کہ اے غافلو مین مرا نہین ہون زندہ ہون اگرچہ میرا تن مثل اور تنون کے خفتہ ہی لیکن ہشت جنت میرے دل مین شگفتہ ہو رہی ہین اور ہر گاہ کہ جان گل و نسرین مین سوتی ہو تو اُسکو کیا غم ہی جو تن سرگین مین پڑا ہو جو جان کہ آرام سے سو رہی ہی اسکو کیا خبر کہ تن گلشن مین ہی یا گلخن مین اب وہ جان جہان آبگون یعنے آسمان مین نعرے یالیت قومی یعلمون کے مار رہی ہی کاش قوم میری اس حال کو جانتی بس معلوم ہوا کہ بدون اس بدن کے بھی جان زندہ رہتی ہی اگر نہین رہتی تو یہ فلک ایوان نعرہ زن کیون ہے اور کہان سے آیا پھر فرماتے ہین کہ اگر جان تیری بے بدن کے زندہ نہین رہتی تو فے السماء رزقکم یہ روزی کس کی ہی یعنے آسمانون مین ہی رزق تمھارا

بیان مذمت چرب و شیرین دنیا کی چیزون کا اور مانع ہونا طعام اللہ سے

جیسا کہ فرمایا الجوع طعام اللہ یحیی بہ ابدان الصدیقین اے فی الجوع یصل طعام اللہ و ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی بھوک طعام اللہ کا ہی زندہ رہتے ہین اُس سے بدن صدیقون کے یعنے بھوک مین پہونچتا ہی طعام اللہ کا اور شب کرتا ہون مین پاس اپنے پروردگار کے کہ کھلاتا ہی وہ مجھکو اور پلاتا ہی مجھکو

قوله وارہے زین روزے روزہ کثیف ٭ ور رفتے در لوت و در قوت شریف ٭ گر ہزاران رطل
لوتش مے خورے ٭ مے روے پاک و سبک ہمچون پرے ٭ کہ نہ حبس باد و قولنجت کند ٭
چار میخ معدہ آہنجت کند ٭ گر خورے کم گرسنہ مانی چو زاغ ٭ ور خوری پر گیرد آروغت
دماغ ٭ کم خورے خوے بد و خشکی و دق ٭ پر خورے شد تخمہ را تن مستحق ٭ از طعام اللہ و قوت
خوشگوار ٭ ور چنان دریا چو کشتی شو سوار ٭ باش در روزہ شکیبا و مصر ٭ دمبدم قوت
خدا را منتظر ٭ کان خداے خوب کار بردبار ٭ ہدیہ ہا را میدہد در انتظار ٭ انتظار نان ندارد مرد سیر ٭
کہ سبک آید وظیفہ یا کہ دیر ٭ بینوا ہر دم ہمے گوید کہ کو ٭ در مجاعت منتظر در ماندہ او ٭ چون نباشی
منتظر ناید بتو ٭ آن نوالہ دولت ہفتاد تو ٭ اے پدر الانتظار الانتظار ٭ از براے خوان بالا
مرد وار ٭ ہر گرسنہ عاقبت قوتے بیافت ٭ آفتاب دولتے بروے بتافت ٭
ضیف باہمت چو آشتے کم خورد ٭ صاحب خوان آشی بہتر آورد ٭ جز کہ صاحب ضیف
درویش لئیم ٭ ظن بدکم بر برزاق کریم ٭ سر برآور ہمچو کوہے اے سند ٭ تا نخستین نور خور
بر تو زند ٭ کان سر کوہ بلند مستقر ٭ ہست خورشید سحر را منتظر ٭ **اللغات** لوت بالفتح نعمت
آہنج معرب آہنگ مجاعت گرسنگی **المعنی** یعنے جب سے فی السماء رزقکم خداے تعالی فرماتا ہے
تو تو اسکا طالب کیون نہین ہوتا تا اس روزی کثیف ہر روزہ سے چھوٹ جائے اور اُس
نعمت اور قوت شریف مین پڑے کہ جو ہزارون رطل اُس نعمت کے کھاتا رہے تو ہلکا پھلکا
مثل پری کے پھرتا رہے اور ایسا کہ نہ تجھکو باد قولنج حبس کر سکے نہ چار میخ یعنے عذاب
معدے کا کبھی تیرا قصد کرے جیسا اس روزی دنیا سے قولنج وغیرہ عارض ہوتے ہین اس مین
یہ نقص ہین کہ اگر تو کم کھائے اور بھوکا رہے تو تو مثل زاغ ہو جائے جو آخر کو گہ کھاتا ہے اور
جو خوب پیٹ بھر کھائے تو ڈکارین تیرے دماغ کو گھیرین اگر کم کھائے تو یہ آفت کہ بدخوئی
و خشکی دماغی لاحق ہو اور پیٹ بھر کھائے تو بدہضمی کا مستحق ہوئے پس طعام اللہ اور
قوت خوشگوار سے ایسے دریا مین مثل کشتی کے سوار ہو یعنے جیسے کشتی دریا مین تیرتی
پھرتی ہے اگر روزہ ہے تو صبر کرتے رہو اور مصر ہو اور دمبدم روزی خدا کا منتظر
کس واسطے کہ وہ خدا نیکو کار بردبار انتظار والے کو تحفے دیتا ہے ظاہر ہے کہ پیٹ بھرا آدمی منتظر
نہین ہوتا کہ دیکھئے میرا وظیفہ و راتبہ جلدی آتا ہے یا دیر مین اور بھوکا ہر دم اسکا تلاشی ہوتا
اور اُس بھوک مین اُسکا منتظر رہتا ہے بس اگر تو پیٹ بھرا ہے اور منتظر نہین تو تیرے

پاس وہ نوالہ جس مین دولت ستر تہ والی رکھی ہوئی ہی کیون آئے گا بس اے پدر خاص انتظار ہی
انتظار اختیار کرو کچھ ہی یہی ہی تو مردون کی طرح اس خوان عالم بالا کا منتظر رہ ہر گرسنہ آخر قوت
پاتا ہی اور آفتاب دولت کا اس پر چمکتا ہی تو بھی اسکا گرسنہ بن قاعدہ ہی جو مہمان با ہمت
آتش کم کھاتا ہی تو اُسکے لیے صاحب خوان بہتر ہی آتش لاتا ہی سوا اسکے کہ جس کا مہمان
درویش لئیم ہو بسیار خوار کہ جانے پھر ملے گا یا نہین یہ گمان صاحب خوان پر کرتا ہی تو ایسا گمان ہم
اُس رزاق کریم پر مت کر تو اے سند یعنے بھروسے والے پہاڑ کی طرح سر اُٹھا تو
پہلے نور آفتاب کا تجھی پر پڑے کس واسطے کہ سر کوہ بلند مستقر کا جو خورشید سحر کا منتظر ہی
لاجرم پہلے وہی نور پاتا ہی

اُس مغفل کے بیان مین جو کہتا تھا کہ موت دنیا مین نہوتی

قولہ آن یکے مے گفت خوش بودے جہان ؛ گر نبودے پاک مرگ اندر میان ؛ آن دگر گفت
ار نبودے مرگ ہیچ ؛ گر نیر زیدے جہان ہیچ ہیچ ؛ خرمنے بودے بدست افراشتہ ؛
مہمل و ناکوفتہ بگذاشتہ ؛ مرگ را تو زندگی پنداشتی ؛ تخم را در خاک شورہ کاشتی ؛ عقل کاذب
ہست خود معکوس بین ؛ زندگی را مرگ پندارد یقین ؛ اے خدا بنماے تو ہر چیز را ؛ آن چنانکہ
ہست در خدعہ سرا ؛ ہیچ مردہ نیست پر حسرت ز مرگ ؛ حسرتش آنست کش کم بود برگ ؛
ورنہ از چاہے بصحرا اوفتاد ؛ در میان دولت و عیش و کشاد ؛ زین مقام ماتم تنگین مناخ ؛
نقل افتادش بصحرا اے فراخ ؛ مقعد صدقے نہ ایوان دروغ ؛ بادۂ خاصے
نسکر اسنے زدوغ ؛ مقعد صدق جلیس حق شدہ ؛ رستۂ زین آب و گل آتشکدہ ؛ ورنکردی
زندگانے دلیر ؛ یک دودم ماندہ است مردانہ بگیر ؛ **اللغات** مناخ جای بستن شتران
اے **یعنے** ایک شخص کہتا تھا کہ یہ جہان جب خوش ہوتا جو خوف مرگ کا اس مین نہوتا
دوسرے نے کہا کہ اگر اس مین ذرا بھی مرگ نہوتا تو یہ جہان ہیچ ہیچ کسی لائق اور کسی
قابل نہوتا ایسا ہوتا جیسے ایک انبار و خرمن بڑا اونچا مہمل بے گاہوا بگذاشتہ جنگل مین
پڑا ہوا ہی کہ کوئی فائدہ اُس پر مرتب نہین ہوتا تو کہتا ہی کہ موت نہوتی زندگی ہوتی وہ زندگی
نہین ہی موت ہی اور جو موت ہی وہ زندگی ہی تو نے یہ بات کیا کہی کھاری زمین مین بیج بویا
جس کا کچھ نتیجہ نہین تیری عقل کاذب ہی اور معکوس بین اُلٹی سمجھنے والی جو زندگی کو موت
گمان کرتی ہی آپ گویندہ کہتا ہی یا مولانا کہ اے خدا ہمکو ماہیت و حقیقت کسی

شے کی کچھ معلوم نہین توہمکو جیسے وہ اس خدعہ سرا دہوکے کے گھر مین ہی ویسے ہی ہمکو دکھا تو
اُسکے نیک و بد سے آگاہ ہون جو مر گئے ہین کوئی اُن مین مرگ سے حسرت نہین کھاتا ہی اور زندگی کا
کسی کو افسوس نہین بلکہ اس بات کی حسرت ہی کہ ہین نہایت بے سامان و بے برگ
یہان آیا ورنہ اگر برگ پورا پورا ہی تو وہ شخص کنوئین سے نکل کے جنگل و میدان مین جا پڑا
اور دولت وعیش وکشادہ مین اور اس ماتمکدہ تنگ ونجس جگہہ سے اُس نے میدان فراخ کی
طرف نقل کی اور وہ بیٹھک سچی جس کی نسبت فرمایا ہی فے مقعد صدق عند ملیک
مقتدر بیٹھک سچی مین پاس پادشاہ قدرت والے کے اور شراب خاص سے
مست نہ دوروغ کے نشئے سے اور مقعد صدق جلیس حق کا اور اس آتشکدہ آب و
گل سے چھوٹا ہوا یعنے گویہ عالم آب وگل ہی لیکن درصورت اعمال بد کے آتشکدہ ہی
بس اگر تونے زندگانی دلیر نہین کی یعنے خدا سے ڈرتا رہا ہی تو کیا غم دو ایک دم جو باقی رہے
ہین اُنکو بھی مردانہ بن کے بے اور تمام کر

فیما یرجے من رحمۃ اللہ تعالے معطے النعم قبل استحقاقہا وہو الذے ینزل الغیث من بعد ما قنطوا ورب بعد یورث فرحا ورب معصیۃ میمونۃ ورب سعادت یاتے من حیث یرجے النعم لیعلم ان اللہ یبدل سیاٰتہم حسنات

گفتہ در حدیث آمد کہ روز رستخیز ❊ امر آید ہر یکے تن را کہ خیز ❊ نفخ صور امرست از یزدان پاک ❊ کہ
برآرید اے ذرائر سر زخاک ❊ باز آید جان ہر یک در بدن ❊ ہمچو صبح ہوش جان اندر بدن
جان تن خود را شناسد وقت روز ❊ در خراب خود در آید چون کنوز ❊ جسم خود بشناسد
و در وے رود ❊ جان زرگر سوے درزے کے شود ❊ جان عالم سوے عالم
مے رود ❊ جان ظالم سوے ظالم مے رود ❊ کہ شناسا کرد شان علم الٰہ
چونکہ برہ ومیش وقت صبحگاہ ❊ پاے کفش خود شناسد در ظلم ❊ جان تن را چون ندا مد اے
صنم ❊ صبح حشر کوچکست اے مستجیر ❊ حشر اکبر را قیاس از وے بگیر ❊ آن چنانکہ جان
بپرد سوے طین ❊ نامہ پرد از یسار و از یمین ❊ در کفش بنہند نامہ بخل وجود ❊ فسق وتقوے انچہ
او خو کردہ بود ❊ چون شود بیدار او وقت سحر ❊ باز آید سوے او آن خیر و شر ❊ گر ریاضت
دادہ باشد خوے خویش ❊ وقت بیدارے ہمان آید بہ پیش ❊ در بدادے

خام و زشت و پر ضلال * چون عزا نامہ سیہ یا بد شمال * ہست مارا خواب و بیدارے ما *
بر نشان مرگ و محشر دو گوا * حشر اصغر حشر اکبر را نمود * مرگ اصغر مرگ اکبر را زدود * **اللغات**
رستخیز پناہ جویندہ رستخیز قیامت لغوی معنے اسکے جمنا اٹھنا جوکہ قیامت کے دن کیفیت
مخلوق کی ہوگی لہذا یہ نام رکھا گیا **المعنے** حدیث شریف مین آیا ہے کہ قیامت کے
دن ہر جسم کو حکم ہوگا کہ اٹھے وہ جو نفخ صور یعنے صور کی آواز ہے وہی حکم خداے پاک کا ہی
کہ سب ذرہ خاک سے سر نکالو بس ہر ایک کے بدن مین جان پھر لوٹ کے آجائیگی
جیسے صبح ہوش کو جان بدن مین آجاتی ہی صبح ہوش بیداری صبح بعد خواب شب روزانہ
کے ہر ایک کی جان اپنے اپنے تن کو پہچانتی ہی جب دن ہوتا ہے ایسی اُس تن مین
گھس جاتی ہی جیسے خرابے مین خزانہ بس ہر جان اپنے جسم کو پہچانتی ہی اُس مین گھستی ہی
زرگر کی جان درزی کے جسم مین کب جاتی ہے عالم کی جان عالم کی طرف جاتی ہے
ظالم کی جان ظالم کے جسم کی طرف اس واسطے کہ علم الٰہی نے جانون کو شناسا کردیا ہے
جیسے بھیڑ کا بچہ بھیڑ کے پاس صبح کو جاتا ہی دیکھ تو پاؤن اندھیرے مین اپنے جوتے کیسے
پہچان لیتا ہے پھر جان تن کو اے صنم کیسے نہ پہچانے بس یہ صبح ہر روزہ کی اے پناہ جویندہ
یہ حشر کو جیک ہی اب حشر اکبر کو بھی اسی پر قیاس کرے کہ ایسی ہی جانین جسمون مین گھسین گی اور جیسی
جانین مٹی کی طرف جو جسم ہی آرہینگی ایسے ہی نامے اعمال کے دہنے بائین سے اسی کی طرف
ہاتھ مین دے دینگی جو کچھ اُن مین ہو چاہے جود چاہے بخل چاہے فسق چاہے تقوے
جیسی عادت کرلی ہو جب صبح محشر کو بیدار ہوگا وہ خیر و شر اُسکے سامنے پھر لوٹ
کے آجائے گی اگر اپنی عادت کو اُس نے زہد و ریاضت مین رکھا ہی بیداری کے وقت وہی
سامنے آئے گی اور اگر روز گذشتہ مین جو حیات دنیا ہے خام و زشت و پر ضلال تھا تو مثل
عزا نامہ سیاہ کے بائین ہاتھ مین نامہ پائے گا لاجرم یہ خواب و بیداری روز کی ہمارے مرگ و
محشر کے پتے پر دو گواہ ہین اس حشر اصغر نے حشر اکبر ہمکو بتا دیا اور اس مرگ اصغر نے مرگ اکبر کو
گرد کے صاف کر دیا **قولہ** لیک این نامہ خیال ہست و نہان * دان شود در حشر اکبر بس عیان *
این خیال اینجا نہان پیدا اثر * زین خیال آنجا بروید صور * در مہندس بین خیال خانہ *
در دلش چون در زمینے دانہ * آن خیال از اندرون آید برون * چون زمین کہ زاید از تخم
درون * ہر خیالے کو کند در دل وطن * روز محشر صورتے خواہد شدن * چون

خیال آمد مهندس در ضمیر ٭ چون نبات اندر زمین دانہ گیر ٭ مخلصم زین ہر دو محشر قصہ ایست ٭ مومنان را در بیانش حصہ ایست ٭ چون برآید آفتاب رستخیز ٭ بر جہند از خاک خوب و زشت نیز ٭ سوے دیوان قضا پویان شوند ٭ نقد نیک و بد بکورہ مے روند ٭ نقد نیکو شادمان و نازنان ٭ نقد قلب اندر زحیر و در گداز ٭ لحظہ لحظہ امتحانہا میرسد ٭ سر دلہا مے نماید در جسد ٭ چون ز قندیل آب و روغن گشتہ فاش ٭ یا چو خاکے کہ بر دید سبز ہاش ٭ از پیاز و زعفران و کوکنار ٭ سر سبزے پید اکند دشت از بہار ٭ آن یکے سرسبز نحن المتقون ٭ وان دگر ہمچون بنفشہ سرنگون ٭ **المعنی** لیکن یہ نامہ تو بالفعل ایک خیال ہو اور پوشیدہ مگر حشر اکبر مین خوب ظاہر ہوگا یہ خیال یہان ہی تو پوشیدہ مگر اثر اسکے ظاہر ہین بس اسی خیال سے وہ وہان صورتین جماے گا مثلاً مہندس کو دیکھیے کہ اُسکے دل مین خیال کسی گھر کا ہو تو یہ خیال ایسا ہی جیسے زمین مین دانہ یہی خیال اُسکے باطن سے ظاہر ہوتا ہی جیسے زمین کے درون مین دانہ ہوتا ہو اُس سے وہ شے پیدا ہوئی ہی بس جو خیال کہ دل مین گھر بناتا ہی محشر کے دن وہ ایک صورت ہو جائے گا کس واسطے کہ یہ خیال دل مین ایسا ہی جیسے مہندس یا جیسے نبات زمین دانہ گیر مین آپ فرماتے ہین کہ خلاص کیا ہو ان دونون محشر کا ایک قصہ ہی اُسکو کہنا چاہتا ہون یہ عذر طوالت کلام کا ہی کہ مومنون کو اسکے بیان مین ایک حصہ ہی کہ وہ راست درست جانتے ہین اور متاثر ہوتے ہین اور وہ یہ ہی کہ جس وقت آفتاب قیامت کا نکلے گا اور خاک سے خوب و زشت بھی نکلین گے اور کچہری قضا کی طرف دوڑین گے تو نقد نیک و بد کے بھٹی مین ڈالے جائین گے جو نقد خوب و جید ہون گے وہ تو خوش ہون گے اور نازبر ناز اور جو کھوٹے ہون گے وہ پیچش و گداز مین پڑین گے دمبدم اُن کے امتحان ہونگے اور جو بھید اُنکے دل مین چھپے تھے وہ جسمون مین ظاہر ہونگے یعنے صورتین بگڑکے سامنے آئین گی جب قندیل سے آب و روغن ظاہر ہو جائے گا یا جیسے خاک سے اسکی سبزے ظاہر ہوتے ہین مثلاً پیاز و زعفران و کوکنار جو خشخاش کی بونڈی کو کہتے ہین کہ بہار کے سبب سے جنگل مین سبزے پیدا کرتا ہو اسوقت مین کوئی تو سرسبز ہوگا اور کہے گا نحن المتقون یعنے تقوے والے ہین اور کوئی بنفشے کے مثل سرنگون ہوگا **قولہ** چشمہا بیرون جہیدہ از خطر ٭ گشتہ وہ چشمہ زبیم مستقر ٭ بانہادہ دیدہا در انتظار ٭ تاکہ نامہ تا ید از سوے یسار ٭ چشم گردان سوے چپ و سوے راست ٭ زانکہ نبود بخت نامہ راست کاست ٭ نامۂ آید بدست بندۂ ٭ سر سیہ از جرم و فسق آگندۂ ٭ اندرو یک خیر و یک توفیق نہ ٭ جسز کہ آزار دل صدیق نہ ٭ ٭

ز سر تا پا ے زشتی و گناه ٭ تسخر و خنبک زدن بر اہل راه ٭ ان دغل کارے و دزدیہاے او ٭ وان چو فرعونان انا انا ے او ٭ چون بخواند نامۂ خود آن ثقیل ٭ داند او که سوی زندان شد رحیل ٭ چون روان گردد چو دزدان سوے دار ٭ جرم پیدا بستہ راه اعتذار ٭ آن ہزاران حجت و گفتار بد ٭ بر دہانش گشته چون مسمار بد ٭ رخت دزدے بر تن و در خانہ اش ٭ گشته پیدا گم شده افسانہ اش ٭ پس روان گردد بزندان سعیر ٭ که نباشد خار را زآتش گزیر ٭ چون موکل آن ملائک پیش و پس ٭ بوده پنہان گشته پیدا چون عسس ٭ مے برندش مے سپوزندش بہ نیش ٭ کہ بروا ے سگ بکہدانہا ے خویش ٭ **اللغات** خطر بفتحتین قدر و جاه و آفت و دشواری و اندیشہ ضرر مستقر جاے قرار ثقیل گران ٭ **المعنے** اور انکھین سرنگونون کی آنکھین باہر نکلی ہوئین اندیشہ ضرر سے ایسی کہ ایک ایک آنکھ کی گویا دس دس آنکھین ہوگئین اس خوف سے کہ دیکھیے ہمارا قرار گاه کہان ہو اور آنکھین اس انتظار مین کھلی ہوئین کہ ایسا نہو نامہ بائین طرف سے آئے بس آنکھین چپ و راست کی طرف پھیر پھیر کے دیکھ رہا ہی اس سبب سے کہ جانتا ہی کہ جو نامہ کہ دست راست مین ہوتا ہی اُسکا نصیب گھٹا ہوا نہین ہوتا اور جو نامہ کہ کسی بندے کے ہاتھ مین ایسا آیا کہ بالکل سیاه جرم و فسق سے بھرا ہوا جس مین نہ کوئی خیر نہ کوئی توفیق نہ کچھ سواے آزار دل خدا دوست کے سر سے پاؤن تک زشتی و گناه سے بھرا ہوا اور تمسخر اور آیندہ روندہ راه پر ہنسنا تالیان بجانا وه دغل کاریان اور چوریان اُس کی اور فرعونون کی طرح انا انائیان یعنے جو کچھ ہین ہمین ہین جب ایسے نامے کو وه بنده دیکھے گا کہ بوجھ گناہون سے بھاری ہو رہا ہی تو جانے گا اب میرا کوچ زندان کی طرف ہوگا پھر جب چورون کے مانند دار کی طرف روانہ ہوگا اس حال سے کہ جرم تو ظاہر اور راه عذر معذرت کی بند وه ہزارون حجتین اور بری باتین جو کیا کرتا تھا سب میخین دہن کی ہوگئین کہ بول نہین سکتا چوری کے کپڑے اور اسباب چوری کا گھر مین موجود سب ظاہر و عیان جس کے سبب سے سب کہانی بھولے ہوے بس اس حال سے زندان سعیر کو روانہ ہوا اس لیے کہ خار کو آگ سے چاره نہین ہی خار آگ ہی مین ڈالے جاتے ہین سعیر نام دوزخ فرشتے سپاہیون کی طرح آگے پیچھے گھیرے ہوے ہین پہلے تو یہ چھپے تھے سو چوکیدارون کی مثل ظاہر ہوگئے اب لیے جاتے ہین اور نوکین مثل نیش کے چبھوتے ہین اور کہتے ہین اے کتے اپنے کہدان کی طرف چل **قولہ** مے کشد پا بر سر ہر راه او ٭ تا بود کہ برجہد زان چاه او ٭

منتظر مے ایستد تن میزند ٭ بر امیدے روے واپس مے کند ٭ اشک مے ریزد چو باران خزان ٭
خشک امیدے چہ دارد او جز آن ٭ ہر زمانے روے واپس مے کند ٭ رو بدرگاہ مقدس میکند ٭
پس ز حق امر آید از اقلیم نور ٭ کہ بگویید ش کہ اے بطال کور ٭ انتظار چیستی اے کان شر ٭
رو چہ واپس مے کنی اے خیرہ سر ٭ نامہ ات آنیست کت آمد بدست ٭ اے خدا آزار ای
شیطان پرست ٭ چون بدیدے نامہ کردار خویش ٭ منگر از پس بین جزاے کار خویش ٭
بیہدہ چہ مول مولے مے کنے ٭ در چنین چہ کو امید روشنی ٭ نے ترا از روے ظاہر
طاعتے ٭ نے ترا در سر باطن نیتے ٭ **اللغات** مول توقف و درنگ است **المعنی** پھر
اُسی سعی کے جانے والے کا حال ہے کہ اب ہر سر راہ پر رک رک جاتا ہے تا اس چاہ
سے کسی طرح نکل بھاگوں اور منتظر ہو کے کھڑا ہو رہتا ہے اور چپ ہو جاتا ہے اور کسی امید پر
لوٹ لوٹ کے دیکھتا ہے آنسو روتا ہے جیسے خزان کا مینہ جس سے کچھ فائدہ نہیں
اس لیے کہ جو خشک امید ہوتا ہے اور نا امید اس کے پاس سوا رونے کے اور کیا
ہوتا ہے ہر دم منھ پھیر پھیر کے دیکھتا ہے اور درگاہ مقدس کی طرف رخ کرتا ہے بس یہ حال
دیکھ کے امر حق اقلیم نور سے صادر ہوا کہ اس سے پوچھو اے بیہودہ اندھے اے کان
شر کس چیز کا انتظار ہے جو یہ حرکتیں کر رہا ہے اور اے خیرہ سر کیوں منھ لوٹا لوٹا دیکھتا ہے
نامہ تیرا یہ جو تیرے ہاتھ میں ہے دیکھ تو کیسا تو خدا آزار شیطان پرست ہے جب تو نے اپنا
نامہ اعمال دیکھا تو پھر لوٹ کے کیوں دیکھتا ہے اب تو اپنے اعمال کے بدلے کو دیکھ یہ توقف
و تاخیر بیہودہ کیوں کرتا ہے ہرگاہ عمل تیرے ایسے ہیں تو پھر اس چاہ تیرہ میں روشنی کہاں
تیری نہ از روے ظاہر کے کوئی طاعت نہ تیرے پوشیدہ اور باطن میں کوئی نیت خیر **قولہ** نہ ترا
در شب مناجات و قیام ٭ نہ ترا در روز پرہیز صیام ٭ نہ ترا حفظ زبان ز آزار کس ٭ نہ نظر کردن بعبرت
پیش و پس ٭ پیش چہ بود یاد نزع مرگ خویش ٭ پس چہ باشد مردن یاران پیش ٭
نہ ترا بر ظلم توبہ با خروش ٭ اے دغا گندم نما و جو فروش ٭ چون ترازوے تو کج بود و دغا
راست چون جوئے ترازوے جزا ٭ چونکہ پاے چپ بدے در عذر و کاست ٭ نامہ
چون آید ترا در دست راست ٭ چون جزا سایہ است اے قد تو خم ٭ سایہ تو کج فتد
در پیش ہم ٭ زین نسق آید خطابات درشت ٭ کہ شود کہ را از آنہا کوز پشت ٭ بندہ گوید آنچہ فرمودی
بیان ٭ صد چنانم صد چنانم صد چنان ٭ خود تو پوشیدے بتر ہا را ز حلم ٭ ورنہ میدانے فضیحتہا

بعلم ؛ لیک بیرون از جهاد و فعل خویش ؛ و ز ورای خیر و شر و کفر و کیش ؛ و ز نیاز عاجزانہ خویشتن ؛
و ز خیال و وہم من یا صد چو من ؛ بود امیدے بلطف عام تو ؛ از ورائے راست بینی یا عتو ؛
اے لطفے یہ اشعار بھی منجملہ خطابات کے ہین کہ نہ تو نے رات مین کبھی مناجات کی نہ کبھی نماز
مین قیام کیا نہ تیرا ان مین تقوے نہ کبھی روزہ نہ تیری زبان دل آزاری سے محفوظ رہی نہ یہ ہوا
کہ تو نے عبرت سے اپنے پیش و پس پر نظر کی ہو پیش کیا اپنے نزع و مرگ کی یاد
جو تیرے سامنے تھی پس کیا مرنا یاروں عزیزوں کا جو دیکھ چکا تھا تو نے ظلم کیا اور اس
ظلم پر توبہ با جوش و خروش نہ کی تو سراسر دغا ہی اور گندم نما جو فروش جب تیرے
عمل کی ترازو کج اور دغا تھی پھر ترازو جزا کی راست کیسے ڈھونڈھتا ہی جب تو دست راست
نہین بلکہ پائے چپ ہی عذر و توبہ اور طاعت و عبادت مین گھٹا ہوا تو پھر نامہ تیرے دست
راست مین کیسے آئے اے خمیدہ قد جزا ایسی ہی جیسے آدمی کا سایہ ٹیڑھے قد والے کا
سایہ بھی ٹیڑھا ہی ہوگا غرض جب اسی قسم کے خطابات سخت کہ جنکے بار ہیبت سے پہاڑ کی بھی
پشت جھک جائے خدائے تعالے اسے آئینگے تب بار بار بندہ کہے گا کہ اے مالک جو کچھ
تو نے بیان کیا ہین اس سے بھی سو گنا ہون تکرار بنظر مبالغہ ہی مگر تو ہی نے میری برائیان اپنے
حلم سے چھپائین ورنہ تو اپنے علم سے اُن فضیحتون کو خوب جانتا تھا آپ مین عاجزانہی کوشش
و فعل اور خیر و شر و کفر و کیش اور اپنے نیاز عاجزانہ یا خیال و وہم اپنے اور اپنے ہی کیا آپ
جیسے سوان سب سے قطع نظر کرکے کہتا ہون کہ ساری امید مجھکو تیرے لطف کی تھی اور یہ
امید بھی خواہ راست بینی کی راہ سے تھی یا سرکشی سے مین نہین جانتا تیرے نزدیک
کیسی ہی **قولہ** بخشش محضے و لطف بے عوض ؛ بود امید ای کریم بے غرض ؛ رو سپس کردم
بدان محض کرم ؛ سوے فعل خویشتن مے ننگرم ؛ سوے آن امید کردم روے خویش ؛ کہ وجودم
داوۂ از پیش پیش ؛ خلعت ہستی بدادے رائگان ؛ من ہمیشہ معتمد بودم بر آن ؛ چون شمارد
جرم خود را و خطا ؛ محض بخشایش درآید در عطا ؛ کاے ملائک باز آریدش بما ؛ کہ بدستی چشم
دل سوے رجا ؛ لا ابالی وار آزادش کنیم ؛ وان خطاہا را ہمہ خط بر زنیم ؛ لا ابالی را کسے باشد مباح ؛
کش زیان نبود ز جرم واز صلاح ؛ آتش خود بر فروزیم از کرم ؛ تا نماند جرم و زلت بیش و کم ؛
آتشی کز شعلہ اش کمتر شرارہ ؛ مے بسوزد جرم جبر و اختیار ؛ شعلہ در بنگاہ انسانے زنیم ؛ خار را
گلزار روحانی کنیم ؛ ما فرستادیم از چرخ نہم ؛ کیمیا یصلح لکم اعمالکم ؛ خود چہ باشد پیش نور مستقر ؛

کرّ و فرّ و اختیار بو البشر ٭ گوشت پارہ آلت گویاے او ٭ پیہ پارہ منظر بیناے او ٭ مسمع او از دو پارہ استخوان ٭ مدرکش دو قطرہ خون یعنے جنان ٭ کرمکے وا زقذرِ آگندۂ ٭ طمطراقے در جہان افگندۂ ٭ از منے بودے منے را وا گذار ٭ اے ایاز آن پوستین را یاد آر ٭ **اللغات**

لاابالی بمعنے باک ندارم و بمعنے شخص بیباک و بے پروا بنگاہ جاے رخت و اسباب **المعنے**

یہ اشعار بھی بندے کی طرف سے ہین مجھکو اے مالک بخشش محض اور لطف بے عوض کی امید تھی کہ تو کریم بے غرض ہی لہذا مین اُسی محض کرم کی طرف منھ پھیر پھیر کے دیکھتا تھا اپنے فعلون کی طرف نہین دیکھتا خاص اُسی امید کی جانب مین نے منھ کیا کہ پہلے سے تو نے مجھکو وجود دیا تمام مخلوق سے بڑھکے یعنے خلعت ہستی کا مجھکو مفت دیا مین اسی عطا پر تیری ہمیشہ بھروسا کرے رہا بس جب یہ بندہ اس طرح پر جرم شمار کرے گا تو ذات اُسکی کہ محض رحمت ہی عطا مین آجاے گی اور حکم ہوگا کہ اے ملائک اسکو ہمارے پاس لوٹا لاؤ کس واسطے کہ اسکی چشم دل رجا کی طرف تھی یہ ایک لاابالی تھا اسکو ہم آزاد کر دینگے اور اسکی ساری خطائین کاٹ دینگے یہ جو قول ہمارا ہی خلقت ہٰؤلآء للجنۃ ولا ابالی وخلقت ہٰؤلآء للنار ولا ابالی پیدا کیا مین نے انکو واسطے جنت کے اور نہین پروا کرتا ہون اور پیدا کیا مین نے انکو واسطے دوزخ کے اور نہین پروا کرتا یہ اُسی شخص کو حلال و جائز ہی کہ اسکو جرم و صلاح دونون سے زیان نہو یعنے اگر صلاح ہوگی تو زیان خود ہی نہوگا اور جو جرم ہین تب بھی زیان نہوگا اُسوقت ہم آگ اپنے کرم کی بھڑکائینگے تو جرم و ذلت جو کچھ ہو تھوڑی یا بہت سب کو پھونک دے اور وہ آگ ایسی ہی جس کے شعلے کی ادنے اچنگاری جتنے جرم ہین کہ جن مین بحث جبر و اختیار کی ہی سب کو جلا دیتی ہی ہم انسان کی بنگاہ اور رخت خانہ مین جو نامہ اعمال ہی آگ لگا دینگے اور اُسکے خار کو گلزار روحانی بنا دینگے ہمین نے اسکو جرم سے کیمیا یصلح لکم اعمالکم کی بھیجی ہی نیک کرے واسطے تمھارے اعمال تمھارے اور مغفرت کی تمھارے واسطے بھلا یہ کیا ہی ہمارے نور مستقر کے سامنے ابو البشر کا کرّ و فرّ اختیار تو کچھ ہی نہین سو رہا یہ بشر ہمین نے ایک گوشت کا ٹکڑا اُسکو آلہ گویائی کا دے دیا ہمین نے ایک چربی کا ٹکڑا اُسکی آنکھ مین رکھدیا جس سے بینا ہوا دو ٹکڑے ہڈیون کے لگا دیے کہ وہ اسکے مسمع ہوے اور وہ دو قطرے خون کے یعنے جان جو اُسکی مدرک بنی ایک کیڑا گندگی آلودہ ہی جس نے جہان مین کرّ و فرّ ڈال رکھا ہی اب مقولہ مولانا کا ہے کہ تو منی سے پیدا ہی جو نجس ہے تجھکو لازم ہے کہ منی کو چھوڑ دے اور مثل ایاز کے ہو

کہ وہ اپنے پوستین کو نہیں بھولا تو بھی اپنی اصل کو مت بھول یاد رکھ

قصہ ایاز اور اُس کے حجرے کا جس مین پوستین وچارق رکھا تھا اور لوگون کا گمان کہ اس مین دفینہ رکھا ہی

قولہ آن ایاز از زیر کے انگیختہ ٭ پوستین وچارقے آویختہ ٭ میرود ہر روز در حجرہ جلا ٭ چارقست اینست منگر در علا ٭ شاہ را گفتند او را حجرہ ایست ٭ اندران پرسیم وپر زر خمرہ ایست ٭ راہ مے ندہد کسے را اندر او ٭ بستہ مے دارد ہمیشہ آن در او ٭ شاہ فرمود اے عجب آن بندہ را ٭ چیست خود پنہان وپوشیدہ ز ما ٭ پس اشارت کرد امیرے را کہ رو ٭ نیم شب بکشا در و در حجرہ شو ٭ ہر چہ یابے مر ترا یغماش کن ٭ سر او را بر ندیمان فاش کن ٭ با چنین اکرام و لطف بے عدد ٭ از لئیمے سیم وزر پنہان کند ٭ مے نماید او وفا ومہر وجوش ٭ وانگہ او گندم نماو جو فروش ٭ ہر کہ اندر عشق یابد زندگے ٭ کفر باشد پیش او جز بندگی ٭ نیمشب آن میر با سے معتمد ٭ در کشاد حجرۂ او راے زد ٭ مشعلہ بر کردہ چندین پہلوان ٭ جانب حجرہ روانہ شادمان ٭ کامر سلطان است بر حجرہ زنیم ٭ ہر یکے ہمیان زر در کش لکیم ٭ **اللغات** چارق بضم را کفش صحرائیان ٭ حجر بضم اول وفتح جیم جمع حجرہ استعمال جمع کا بجاے مفرد جائز ہی خمرہ بضم و تشدید میم خم کوچک کش بالفتح بغل وسینہ **المعنی** یعنی وہ ایاز جو مشہور ہی کہ زیرکی سے پیدا کیا گیا تھا اُس نے اپنا پوستین اور جوتیان زمان خواری کی ایک مکان مین لٹکا رکھی تھین ہر روز اُس حجرے مین تنہا جاتا تھا اور اپنے آپ کو یاد دلاتا تھا کہ تیرا اصل سامان یہ ہے اب جو بلندی ومرتبہ پایا ہی اُس کے سبب سے اپنی اصل کو مت بھولجا ئیو بدگویون نے بادشاہ سے کہا کہ اسکا ایک حجرہ ہی جس مین مٹکے پر سیم وزر رکھے ہین یہ اُس مین کسی کو جانے نہین دیتا ہی ہمیشہ دروازہ اُسکا بند ہی رکھتا ہی بادشاہ نے متعجب ہو کے کہا کون سی ایسی چیز ہی جسکو اس نے ہم سے چھپا کے اور پوشیدہ کر کے رکھا ہی بس ایک امیر کو حکم دیا جا آدھی رات کو دروازہ حجرے کا کھول اور اُس مین گھس کے دیکھ جو کچھ اس مین پائے اسکو لوٹ لے اور جو مصاحب ہین اُن پر فاش کر دے کہ جس کے ساتھ بادشاہ ایسا اکرام ولطف بیشمار کرے اور وہ لیمی سے سیم وزر چھپائے چرائے اور خود بھی اپنی وفا ومحبت کا جوش جتاتا ہو اُسکو جان کہ وہ گندم نما جو فروش ہی کس واسطے جو کوئی عشق مین زندگی پاتا ہی جیسا کہ مین اُسکا عاشق ہون اسکے سامنے سواے بندگی کے جملہ اشیا کفر ہین بعد اس حکم کے وہ امیر

مع بیتس آدمیون کے جو اُسکے نزدیک معتمد تھے گیا اور اسکا حجرہ کھولنے کی فکر کی مشعلین جلائے ہوئے
یہ سب پہلوان خوش خوش حجرے کی طرف چلے کہ پادشاہ نے حکم لوٹ کا دے ہی دیا ہے
چلو اُسکے حجرے پر حملہ کرین اور ہمیانیان زر کی بغل مین دبا دبا کے لائین **قولہ** آن یکے
مے گفت ہے چہ جاے زر ؛ از عقیق و لعل گوئے وز گہر ؛ خاص خاص مخزن سلطان
ویست ؛ بلکہ اکنون شاہ را خود جان ویست ؛ چہ محل دارد بہ پیش آن عشیق ؛ لعل یا یاقوت
وزمرد یا عقیق ؛ شاہ را بروے نبود این گمان ؛ تسخرے مے کرد بہر امتحان ؛ پاک
مے دانستش از ہر غش و غل ؛ باز از وہمش ہمے لرزید دل ؛ کہ مبادا کین از و خستہ شود ؛ من
نخواہم کہ برو خجلت رود ؛ این نکرد است او وگر کرد او روا است ؛ ہر چہ خواہد گو بکن محبوب ما ہست ؛
ہر چہ محبوبم کند من کردہ ام ؛ او منم من او چہ گر در پردہ ام ؛ **اسکے معنے** کوئی کہتا تھا ہین زر کا کیا
موقع ہی عقیق و لعل و گہر کی باتین کرو کیا پاوینگے جواہرات پاوینگے خاص خزانہ پادشاہی کا
خزانچی خاص وہ ہی بلکہ بالفعل تو وہ پادشاہ کی جان ہی خزانچی کیسا ایسے معشوق کے
سامنے لعل و زمرد و یاقوت کا کیا رتبہ ہی آپ فرماتے ہین کہ پادشاہ کو خود اسپر ایسا
گمان بد نہ تھا لیکن جنھون نے کہا تھا اُن کے مسخرہ بنانے کو یہ امتحان تھا پادشاہ اُس کو
غل و غش سے پاک جانتا تھا لیکن اس وہم سے دل اُسکا لرزتا تھا کہ ایسا نہو جیسا کہا ہی ویسا ہی نکلے
اور وہ اس سے رنج پائے تو مین نہین چاہتا ہون کہ وہ خجل ہو اول تو یہ بات اُس سے
کی نہین ہی اور جو کی بھی ہی تو اسکو روا ہی وہ جو چاہے کرے بہر حال ہمارا محبوب ہی بس جو
کچھ محبوب میرا کرے وہ میرا ہی کیا ہوا ہی اس لیے کہ بحقیقت مین وہ ہون اور وہ مین
دونون ایک ہی ہین اگرچہ بظاہر پردے مین ہون اس پردے سے کیا ہوتا ہے
قولہ باز گفتے دور از آن خود خصال ؛ این چنین تخلیط ژاژ ست و خیال ؛ از ایاز این خود
محال است و بعید ؛ کو یکے دریاست قعرش ناپدید ؛ ہفت دریا اندرو یک قطرۂ ؛
جملہ ہستیہا ز موجش چکرۂ ؛ جملہ پاکیہا ازان دریا برند ؛ قطرہایش یک بیک مینا گرند ؛ یک
دہان خواہم بہ پہناے فلک ؛ تا بگویم وصف آن رشک ملک ؛ در دہان یابم چنین و صد
چنین ؛ تنگ آید در بیان آن امین ؛ این قدر ہم گر نگویم ایسند ؛ شیشۂ دل از ضعیفے بشکند ؛
شیشۂ دل را چو نازک دیدہ ام ؛ بہر تسکین بس قبا بدریدہ ام ؛ من سر ہر ماہ سہ
روز اے صنم ؛ بیگمان باید کہ دیوانہ شوم ؛ ہین کہ امروز اول سہ روزہ است ؛ روز

پیروز ست نے بیروزہ است ٭ ہردے کاندر غم شاہے بود ٭ دمبدم اورا سرماہے بود ٭ قصہ محمود واوصاف ایاز ٭ چون شوم دیوانہ رفت اکنون ز ساز ٭ اللغات چکرہ رشحہ یعنی وہ پانی جو قطرہ قطرہ ٹپکے الضغے یعنی پادشاہ خیالات مذکورہ بالا کرتا تھا اور پھر کہتا تھا کہ یہ باتین ایاز کی خوبی خصلت سے نہایت دور ہین مین جو خلط ملط ان خیالات کا کر رہا ہون سب بیہودہ اور خیال فاسد ہین ایاز سے یہ بات محال وبعید ہی کس واسطے کہ وہ ایک دریا ہی کہ جس کی تھاہ نہین ایسا ظرف والا ہے کہ ساتون دریا اس مین قطرہ ہین اور تمام موجودات اسکی موج سے ایک رشحہ وہ ایسا دریا ہی کہ جملہ مخلوق اس دریا سے پاک ہوتی ہی قطرے اُس دریا کے ایک ایک صناع ونقاش ہین اُسکی وصف کے واسطے مین ایک دہن ایسا وسیع وفسیح چاہتا ہون جیسے فلک تو وصف اسکا جس کی پاکی پر فرشتون کو رشک ہے بیان کرون پھر کہتا ہی اگر ایسا دہن بھی پالون بلکہ ایک دہن کیا ایسے ایسے سیکڑون تب بھی اس امین کا وصف اُن مین نہین سمائے گا اور یہ جو کچھ مین کہ رہا ہون اے سند یہ مجبوری ہی اگر اتنا بھی نہ کہون تو میرے دل کا شیشہ ٹوٹ جائے وہ اسکا بھی متحمل نہین لاجرم اپنے شیشے کو نازک دیکھکر اسکی تسکین کے لیے بہت قبائین مین نے پھاڑی ہین یعنے بہت وصف ظاہر کیے ہین اب فرماتے ہین کہ اے صنم مین ہر مہینے کے شروع مین تین روز دیوانہ ہوجاتا ہون میرے لیے بے شک وگمان یہ حال ضرور ہے کہ دیوانہ ہوجاؤن سو خبردار ہو کہ اُن تین روز سے آج پہلا روز ہے اور یہ مت جان کہ دیوانہ ہونے سے میرا روز بیروز ہو اے ضائع وبیکار مثل مجنونون کے بلکہ روز پیروز ہے اے مبارک وسعید پھر کہتے ہین کہ جو دل کسی شاہ کے غم مین ہوتا ہے اُسکو دمبدم سر ماہ ہی ہوتا ہے بس اب قصہ محمود واوصاف ایاز کا جب کہ مین دیوانہ ہوگیا تو یہ بھی بالفعل اپنے ساز وسامان سے جاتا رہا

اس بیان مین کہ جوکچھ بیان کیا جاتا ہی یہ صورت قصے کی ہے لائق اہل صورت کے اور اُنکے آئینے کے اور جو قدوسی ہین اُن سے کہنے سے نطق شرماتی ہے اور خجالت سے اپنے سر وریش کو کھسوٹتی ہے

قولہ زانکہ پیلم دید ہندستان بخواب ٭ از خراج امید بردہ شد خراب ٭ کیف یاتی النظم

والقافیه ٭ بعد ما ضاعت اصول العافیه ٭ ما جنون واحدے فے الشجون ٭ بل جنون فے جنون فے جنون ٭ ذاب جسمے من اشارات الکنا ٭ منذ عاینت البقاء فے الفنا ٭ اے ایاز از ورد تو گشتم چو موے ٭ ماندم از قصہ تو قصہ من بگوے ٭ بس فسانہ عشق تو خواندم بجان ٭ تو مرا کافسانہ گشتستم بخوان ٭ خود تو مے خوانے یقین را مقتدا ٭ من کہ طورم تو موسے دین صدا ٭ کوہ بیچارہ چہ داند گفت چیست ٭ زانکہ بیچارہ زگفتنہا تہیست ٭ لیک موسے فہم گفتنہا کند ٭ کوہ عاجز خوان چہ داند ایں سند ٭ کوہ ہم داند بقدر خویشتن ٭ اندکے دارد ز لطف روح و تن ٭ تن چو اصطرلاب باشد ز احتساب ٭ آیتے از روح ہمچون آفتاب ٭ آن منجم چون نباشد چشم تیز ٭ شرط باشد مرد اصطرلاب ریز ٭ تاکند بہرش سطرلابے نکو ٭ تا برد از حالت خورشید بو ٭ جان کز اصطرلاب جوید او صواب ٭ چہ قدر داند ز چرخ و آفتاب ٭ **اللغات** شجون غم و اندوہ اصطرلاب گھڑی **المعنی** یہ جو فرمایا تھا کہ مین دیوانہ ہوا قصہ محمود و ایاز کا جاتا رہا اسی کے موافق فرماتے ہین کہ میرے ہیل نے ہندوستان خواب مین دیکھا تھا خراج کی امید مین اور ہو گیا مست ایراد الفاظ ہندوستان و خراج اس تمہید مین برعایت اس کے بھی ہی کہ بادشاہ محمود نے کئی بار حملہ ہندوستان پر کیا ہی اور لوٹ لوٹ کے چلا گیا میرے لیے نظم و قافیہ کیسے ہو بعد اسکے کہ جب اصول عافیت کی برباد ہو گئین عافیت ہی نہ رہی اس سبب سے کہ ایسے غم و اندوہ مین پڑا ہون جسکو ایک جنون نہین کہہ سکتا بلکہ وہ جنون ہی جو جنون در جنون ہے میرا جسم اشارات و کنایات سے گل گیا جبسے مین نے بقا فنا مین دیکھی ہی اب فرماتے ہین اے ایاز تیرے درد مین گھل گھل کے مثل بال کے ہو گیا اور قصہ کہنے سے رہگیا اب تو میرا قصہ کہہ مین نے تیرے عشق کا افسانہ بدل و جان بہت پڑھا تو میرا افسانہ کہہ خود افسانہ ہو گیا ہون پڑھ تو خود اے پیشوا یقین سے کہتا ہے کہ مین کوہ طور ہون تو موسے ہی اور یہ صدا ہی پھر کوہ بیچارہ گفت و کلام کو کیا جانے کہ کیا ہی اسواسطے کہ وہ بیچارہ تو نطق و کلام سے خالی ہی لیکن اے سند موسیٰ ان باتون کو سمجھے کہ وہ بیچارہ کیا جانے کوہ تو اپنے ہی اندازے کے موافق جانے گا کہ تھوڑا سا لطف روح و تن سے اُس مین بھی ہی ہان جو تن کہ احتساب کی اصطرلاب رکھتا ہی یعنے جو باتین عند الشرع ممنوع ہین اُن سے خالی ہی اور شرع کی ترازو کا تلا ہوا وہ ایک آیت روح کی ہی مثل آفتاب روشن کے اور اصطرلاب کے معنے لغوی بھی ترازو آفتاب کے ہین وہ نجومی جس کی آنکھین تیز نہین ہوتین یعنے کم نظر ہے تو اُسی کے لیے

کوئی مرد اصطرلاب ریز شرط ہی جو اُسکے سامنے اصطرلاب بکھیرے یعنے حال ارتفاع و انحطاط کواکب و آفتاب کا ظاہر کرے تا وہ اچھی طرح سطرلابی کرے اور یہ حالت خورشید سے بو پائے کہ کس برج اور کس دقیقے مین ہی بس جو جان کہ اصطرلاب سے صواب کی طالب ہو وہ چرخ و آفتاب کے اندازے کو کیا جانے کہ کیسی وسعت اور نور و فروغ رکھتے ہین **قوله**

توکز اصطرلاب دیدہ بنگری ٭ در جہان دیدن یقین تو قاصری ٭ تو جہان را قدر دیدہ دیدۂ کو جہان سبلت چرا مالیدۂ ٭ عارفان را سرمۂ ہست آن بجوے ٭ تا کہ دریا گردد این چشم چو جوے ٭ ذرۂ از عقل و ہوش ار با منست ٭ این چہ سودا و پریشان گفتن است ٭ چونکہ مغز من ز عقل و ہش تہیست ٭ پس گناہ من درین تخلیط چیست ٭ نے گنہ اور است کہ عقلم برد ٭ عقل جملہ عاقلان پیشش برد ٭ یا مجیر العقل فتان الحجٰے ٭ ما سواک للعقول المرتجٰے ٭ ما اشتہیت العقل مذ جننتنی ٭ ما حسدت الحسن مذ زینتنی ٭ ہل جنونے فی ہواک مستطاب ٭ قل بلیٰ واللّٰہ یجزیک الصواب ٭ گر بتازی گوید و گر پارسے ٭ گوش و ہوشے کو کہ در فہمش رسے ٭ بادۂ او در خور ہر ہوش نیست ٭ حلقۂ او سخرۂ ہر گوش نیست ٭ بار دیگر آمدم دیوانہ وار ٭ رو روا یجان زود زنجیرے بیار ٭ غیر آن زنجیر زلف دلبرم ٭ گر دو صد زنجیر آرے بردرم ٭ ہست بر پاے دلم از عشق بند ٭ سود کے دارد مرا این وعظ و پند ٭ قصۂ عشقش ندارد مطلعے ٭ ہم ندارد ہیچو مطلع مقطعے ٭ **اللغات** سخرہ بالضم مسخر و بیکار مستطاب برگزیدہ **المعنی** یعنے جب تو اُس دیدے کی اصطرلاب سے دیکھے گا جو ظاہری ہی تو جہان کے دیکھنے مین بہت کوتاہی ہوگی تو تو اتنا ہی دیکھے گا جتنا تیرا دیدہ ہے سو وہ جہان کہان ہی کیون اس زعم مین اپنی مونچھین مروڑتا ہے البتہ عارفون کے پاس ایک سرمہ ہی وہ تلاش کر تا یہ آنکھ تیری جو ذرا سی نہر ہی دریا ہو جائے آپ فرماتے ہین اگر ذرہ بھر بھی عقل و ہوش سے ہمکو نصیب ہی تو ہم جانین کہ یہ کیسا سودا اور کیسی پریشان گوئی ہے اور ہر گاہ کہ مغز ہمارا عقل و ہوش سے خالی ہے پھر گناہ ہمارا اس آمیزش مین کیا ہے نہ گناہ اُسکا ہے جس نے میری عقل مجھسے چھین لی اسواسطے کہ اُسکے سامنے تو عقل جملہ عاقلونکی مردہ ہی معنے شعر عربیہ اے پناہ عقل کے اور لے مفتون کرنے والے خرد کے تیرے سوا عقل کو امید پناہ کی جگہ نہین ہی مین عقل کو دوست نہین رکھتا جبسے تو نے مجھکو اپنا دیوانہ بنایا ہے اور کسی کے حسن پر مین نے حسد نہین کیا جب سے تو نے مجھکو زینت دی ہے یعنے تیرے لیے تو دیوانہ ہونا عقل سے بہتر ہے نہ میری سی زینت کسی مین ہی جس کے حسن پر حسد کرون کیا

جنون مجھکو تیرے شوق مین خوش و برگزیدہ نہین ہے اور یہ استفہام اقراری ہے یعنے ہی تو پھر کہ
قسم ہی اللہ کی کہ خدا تجھکو جزا نیک دے آپ فرماتے ہین اگر تازی زبان مین کوئی کہے یا فارسی
مین تیرے نہ گوش ہین نہ تیرے ہوش پھر کیسے سنے اور کیسے سمجھے اس واسطے کہ شراب
اسکی ہر کان کے لائق نہین ہے جو ہر کان مین ڈالی جائے گو شراب بہرے پن کا علاج ہی نہ حلقہ
اسکا ہر گوش کے قابل یہ کچھ ہنسی ٹھٹھا نہین آپ فرماتے ہین کہ اے جان پھر مین
آپ مین آیا جیسے دیوانہ دم بھر مین ہوشیار ہوتا ہے اور دم بھر مین بیہوش جا جا دوڑ آ
جان جلدی میرے واسطے زنجیر لا اگر زنجیر بھی زلف دلبر کی ہو اگر یہ زنجیر عرفی ہوئی
تو ایسی مین سیکڑون توڑ پھاڑ ڈالونگا میرے تو پاے دل پر عشق سے بند ہے مجھکو یہ وعظ
و پند کب سودمند ہوگی اسکے عشق کا قصہ ایسا نہین جس کا مطلع ہو اور نہ مثل مطلع کے اسکا
مقطع جو مراد ابتدا و انتہا سے ہی

حکمت نظر کرنا چارق و پوستین پر فلینظر الانسان مما خلق چاہیئے کہ انسان غور کرے جس چیز سے پیدا کیا گیا ہون

قولہ باز گردان قصہ عشق ایاز ؛ کان یکے گنجست مالامال راز ؛ میرود ہر روز در حجرہ برین ؛ تا بہ بیند
چارقے یا پوستین ؛ زانکہ ہستی سخت مستی آورد ؛ عقل از سر شرم از دل مے برد ؛ صد ہزاران
قرن پیشین راہمین ؛ مستی ہستی بزد رہ ازکمین ؛ شد عزازیلے ازین مستی بلیس ؛ کہ چرا
آدم شود بروے رئیس ؛ خاجہ ام من نیز و خواجہ زادہ ام ؛ صد ہنر را قابل و آمادہ ام ؛ در ہنر
من از کسے کم نیستم ؛ تا بخدمت پیش دشمن بیستم ؛ من ز آتش نادہ ام او از وحل ؛ پیش آتش
مر وحل را چہ محل ؛ او کجا بود اندران دورے کہ من ؛ صدر عالم بودم و فخر زمن ؛ المعنے
مولانا رح فرماتے ہین کہ قصہ عشق ایاز کا پھر لوٹا کس واسطے کہ وہ ایک خزانہ ہما لا مال راز
سے چنانچہ ایاز ہر روز چارق و پوستین دیکھنے اس حجرے مین جسکو لوگون نے بتایا تھا جایا کرتا تھا
اس سبب سے کہ ہستی آدمی کو نہایت ہی مست کر دیتی ہی نہ سر مین عقل رکھتی ہی نہ دل مین شرم
چھوڑتی ہی زمانہ پیشین سے اب تک کہ لاکھون صدیان گذر گئین ان صدیون کی اسی مستی ہستی نے
گھات سے نکل نکل کے راہ ماری ہے لفظ قرن سے اہل قرن مقصود ہین بقاعدہ
ذکر ظرف و ارادہ مظروف دیکھو اسی مستی سے عزازیل کہ فرشتون کا سا نام رکھتا تھا جیسے جبرائیل
و میکائیل اور معلم الملائکہ اس نام و رتبے سے تغیر ہو کے ابلیس ہوا کہ آدم کیسے مجھ پر

رئیس ہوگا مین خواجہ ہون اور خواجہ زادہ بھی کہ وہ آتش ہے جس سے اسکی خلقت ہے اور سیکڑون علم و ہنر کا قابل وآمادہ ہین علم و ہنر مین کسی سے کمتر نہین تا بندگی کی راہ سے دشمن کے سامنے کھڑا ہوؤن مین آگ سے پیدا ہون وہ گل سے پھر آگ کے سامنے گل کا کیا رتبہ ہے وہ اُس زمانے مین کہان تھا جس زمانے مین مین صدر عالم اور فخر زمانے کا تھا

اس آیت کے بیان مین خلق الجان من مارج من نار پیدا کیا جان کو مارج یعنے آتش بے دود سے اور حق تعالےٰ نے ابلیس کے حق مین فرمایا ہے کان من الجن ففسق افتتخذونہ و ذریتہ اولیاء من دونی تھا ابلیس نوع جن سے آیا پکڑتے ہو تم اُسکو اور اُس کی ذریات کو دوست

قولہ شعلہ میزد آتش جان سفیہ ٭ کاتشے بود الولد سر ابیہ ٭ نے غلط گفتم کہ بد قہر خدا ٭ علتے را پیش آوردن چرا ٭ کار بے علت مبرا از علل ٭ مستمر و مستقر ہست از ازل ٭ در کمال صنع پاک مستحث ٭ علت حادث چہ گنجد در حدث ٭ سر آب چہ بود آب ماصنع اوست ٭ صنع مغز ہست و آب صورت چو پوست ٭ عشق دان اے فندق تن دوستت ٭ جانت جوید مغز و گوید پوستت ٭ دوزخے کہ پوست باشد دوستش ٭ داد بدلنا جلودا پوستش ٭ معنے و مغز ت بر آتش حاکم است ٭ لیک آتش را قشورت ہیزم است ٭ کوزۂ چوبین کہ در وے آبجوست ٭ قدرت آتش ہمہ بر ظرف اوست ٭ معنے انسان بر آتش مالک است ٭ مالک دوزخ دران کے ہالک است ٭ پس میفزا تو بدن معنے فزا ٭ تا چو مالک باشے آتش را کیا ٭ پوستہا بر پوست می افزودۂ ٭ لاجرم چون پوست اندر دودۂ ٭ زانکہ آتش را علف از پوست نیست ٭ قہر حق آن کبر را گردن زنیست ٭ این تکبر از نتیجہ پوستست ٭ جاہ و مال آن کبر را زان دوستست ٭ این تکبر چیست غفلت از لباب ٭ منجمد چون غفلت یخ ز آفتاب ٭ اللغات سفیہ احمق و نادان مستحث بالضم برانگیزندہ و برانگیختہ شدہ حدث بفتحتین بے وضو ہو جانا مراد ناپاک سے حادث نو پیدا فندق بضم اول و دال میوہ سرخ رنگ برابر کنار قشورت پوست ہین مالک نام موکل دوزخ اسکے معنے کیسی آگ اس بیوقوف ابلیس کی جان کی بھڑک رہی تھی اور کیون نہ بھڑکتی آخر تھا بھی تو آتش زادہ

اور بیٹے مین صفت باپ کی ہوتی ہے تفسیر فرماتے ہین نہین یہ بات مین نے غلط کہی باپ بیٹا
کیسا اُسپر قہر خدا کا تھا یہ کیا ضرور ہے جو کوئی علت پیش کیجائے کہ آگ سے پیدا تھا لہذا
اُس نے سرکشی کی اس واسطے کہ ازل سے جو کام ہوتے ہین وہ مستمر و مستقر یعنے
ہمیشگی والے لازوال اور قرار گرفتہ بے علت اور جمیع علل سے پاک ہوتے ہین بھلا اُس
صنعت پاک کے کمال مین جو برانگیزندہ ہے سلے پیدا کرنے والی علت حادث در حدوث کی
کیا گنجائش ہے یہ جو کہا ہے الولد سر لابیہ بیٹا باپ کا بھید ہے یہ بھید باپ کا کیا چیز ہے
باپ ہمارا تو خود اُسکی صنع سے ہے اس لیے کہ صنع مغز ہے اور باپ ظاہر کا پوست سے
مثل بس عشق وہ چیز ہے اے فلان کہ فندق تن کا تو نہایت دوست ہے جان و مغز تیرا
ڈھونڈھتا ہے اور پوست کو کچلتا ہے جیسے میوے کا پوست توڑ کے مغز نکالتے ہین اسی
سبب سے وہ دوزخی جسکو اپنا پوست دوست ہے اسکو بدلنا جلود اکا پوست دیا ہو یا بہت
سے پوست پا تا رہے جیسا کہ فرمایا کلما نضجت جلودہم بدلناہم جلودا غیرہا ہر گاہ کہ جلدین دوزخیون کی
پک جائینگی یعنے متحمل عذاب آگ کی نہونگی تو ہم اُن کی جلدین تبدیل کر دینگے اور یہ تبدیل ہر لحظے مین ستر
بار ہو گی مگر تجھین اگر معنے ہین اور مغز تو یہ معنی آگ پر حاکم ہے آگ تیرا کچھ نہین کر سکتی بلکہ محکوم ہے لیکن پوست
وبھوسی اسکا ایندھن ہے مثلاً لکڑی کا کوزہ ہے اور اُس مین پانی نہر کا بھرا ہے تو قدرت آگ کی اسکے ظرف
ہی تک ہو گی علی ہذا معنی انسان کے ایسے ہین جیسے آگ پر مالک موکل ہے پھر بتا تو مالک کو اس مین
ہلاکت کب ہے بس ہر گاہ معلوم ہوا کہ پوست مالک ہے تو تو بدن کو مت بڑھا معنے کو بڑھا تو تو مالک
کی طرح کار گزار آتش کا ہو جائے تو نے تو پوست پر پوست بڑھایا ہے لاجرم پوست کے مثل
آتش و دود مین پڑا ہے بدین وجہ کہ آگ کی خوراک پوست ہی ہے اور قہر حق کا اُس کبر و غرور کا
گردن مارنے والا یہ تکبر نتیجہ پوست کا ہے اسی سے یہ پیدا ہوتا ہے اور جاہ و مال کبر کو اسی سبب سے
دوست ہے کہ یہ سب کار آمد پوست کے ہین اور تکبر کیا ہے خلاصی از مغز سے غفلت کرنا اور
کیسی غفلت کہ منجمد جیسے یخ آفتاب سے غافل ہو کے منجمد ہوتا ہے **قولہ** چون خبر شد ز آفتابش
یخ نماند ٭ گرم گشت و نرم گشت و تیز راند ٭ شد ز دید لب جملہ تن طمع ٭ خار عاشق شد کہ ذل من طمع ٭
چون نہ بیند مغز قانع شد بپوست ٭ بند عز من قنع زندان اوست ٭ عزت اینجا کبر پیست
و ذل دین ٭ سنگ تا فانے نہ شد کے شد نگین ٭ در مقام سنگی و انگہ انا ٭ وقت مسکین
گشتن تست و فنا ٭ کبر زان جوید ہمیشہ جاہ و مال ٭ کہ ز سرگین ست گلخن را کمال ٭ کین دو دانہ

پوست را افزون کند ٭ شحم و لحم و کبر و شهوت آگند ٭ دیده را بر لب لب نفراشتند ٭ پوست را زان روے لب پنداشتند ٭ پیشوا ابلیس بُد این راه را ٭ کو شکار آمد شبیکه جاه را ٭ مال چون مار ست واین جاه اژدہا ٭ سایۂ مردان زمرد این دو را ٭ زان زمرد مار را دیده جهد ٭ کور گردد مار و زہرو وا رہد ٭ چون برین ره خار بنهاد آن رئیس ٭ ہر کہ خست او گفت لعنت بر بلیس ٭ یعنے بر من این غم از عذر وی است ٭ عذر را آن مقتدا اہمل پی است ٭ بعد ازان خود قرن بر قرن آمدند ٭ جملگان بر سنت او پا زدند ٭ ہر کہ بنهد سنت بد ای فتا ٭ تا در افتد بعد او خلق از عما ٭ جمع گردد بر وے آن جملہ بزہ ٭ کو سرے بود ست وایشان دم غزہ ٭ لیک آدم چارق و آن پوستین ٭ پیش می آرد کہ ہستم من ز طین ٭ اللغات شبیکہ دام زمرد ایک جوہر ہے جس سے افعی اندھا ہوجاتا ہے اور افعی ایک قسم مار ہے کہ اسکا زہر آنکھہ مین ہے جس کے دیکھ لینے سے آدمی مرجاتا ہی المعنے یعنے اُس یخ منجمد کو جب آفتاب سے خبر ہوتی ہے تو کچھ نہین رہتا گرم ہوکے پگھلا اور پانی ہوکے بھگیا ایسا تیز کہ جس سے سیلاب اُٹھتا ہے اُس ابلیس نے جو لب وخلاصہ کو دیکھا طلب جاہ مین ہمہ تن طمع ہوگیا اور کبر سے انا خیر منہ کہا بس خار عاشق ہوا کس واسطے کہ ذل من طمع فرمایا ہے یعنے ذلیل ہوا جس نے طمع کی جو کوئی مغز کو نہ دیکھے اور پوست پر قانع ہوگیا تو قید عز من قنع کی اُسکے حق مین زندان ہی یعنے عزت پائی جس نے قناعت کی وہ قناعت سے ایسا گھبراتا ہی جیسے قیدی زندان سے یہان تو عزت کبری ہے اسے کبر پن اور ذلت دین دیکھے پتھر کو جب تک فانی نہین ہوتا نگین نہین ہوتا آخر اُس مین سے چھیلا تراشا جاتا ہے تب نگینہ بنتا ہے اور جو کہ ابھی تو مقام سنگ ہی مین ہی نگینہ نہین بنا اور پھر تو کہے انا کہ مین ہی ہون تو نگینہ کیسے ہوسکے یہ وقت تو تیرے سکین بننے اور فنا ہونے کا ہی جسکو کبر ہے وہ ہمیشہ جویان مال وجاہ کا رہتا ہی اس سبب سے کہ گھوڑے پر جتنا گو بر پڑے اتنا ہی اسکو کمال ہی کس واسطے کہ یہ دونون دانے اسے جاہ ومال پوست کو بڑھاتے ہین گوشت وچربی اور کبر و شہوت سے بھر دیتے ہین ایسے لوگون نے آنکھین لب لب پر نہین اُٹھائی ہین پوست ہی کو پلے سرے کا لب جان لیا ہے لب اول مراد جان سے لب ثانی خداے تعالے اول اس راہ کبر کا پیشوا ابلیس ہوا کہ خود ہی شکار جاہ کے جال کا ہوگیا مال مثل مار کے ہے اور جاہ اژدہا ہے لیکن سایہ مردون کا دونون کے لیے زمرد ہے جس سے یہ مار واژدھا کور ہوجاتے ہین اور راہگیر بچ جاتے ہین کہتے ہین وہ مار جس کے دیکھنے سے آدمی مرجاتا ہے زمرد

سے اندھا ہوجاتا ہے جوکہ اس راہ مین اُس رئیس نے جو طرزاً شیطان کو کہ رہے ہین جہانگڑ لگا رکھے
ہین لہذا جسکو ایذا پہونچتی ہے یہی کہتا ہے لعنت بر ابلیس اسی پھٹکار مین پڑا ہے یعنے کہتا ہے کہ یہ غم و
ایذا مجھکو اُسی کی دغا سے پہونچا اس لیے کہ دغا کا پیشوا وہی مہمل قدم ہے بعد اسکے صدیون پر
صدیان گذرین کہ جو آئے اسی کی راہ پر قدم رکھتے رہے بس آسے فتے جو کوئی راہ بد نکالتا ہے
بدین نظر کہ بعد اس کے مخلوق اندھے پن سے اس راہ مین پڑین تو سارے گناہ مخلوق کے
اُس پر ہی جمع ہوتے ہین کس واسطے کہ یہ سردم ہے اور وہ سب اسکی دم غنزہ ہین
لیکن جو آدم ہے وہ اپنا چارق و پوستین پیش نظر رکھتا ہے کہ مین طین مہین ہی ہون کبر نہین کرتا
قولہ چون ایاز آن چارقش مورود بود ؛ لاجرم او عاقبت محمود بود ؛ ہست مطلق کارساز نیستی ست ؛
کارگاہ ہست کن جز نیست چیست ؛ بر نوشتہ ہیچ بنویسد کسے ؛ یا نہانے کارو اندر مغرسے ؛
کاغذے جوید کہ او بنوشتہ نیست ؛ تخم کارد موضعے کہ کشتہ نیست ؛ اے برادر موضع ناکشتہ
باش ؛ کاغذ اسپید نابنوشتہ باش ؛ تا مشرف گردے از نون والقلم ؛ تا بکارد در تو تخم
آن ذوالکرم ؛ خود ازین پالودہ نالیسیدہ گیر ؛ مطبخے کہ دیدہ نا دیدہ گیر ؛ زانکہ زین پالودہ مستیہا بود ؛
پوستین و چارق از یادت رود ؛ چون در آید وقت نزع آہے کنے ؛ ذکر دلق و چارق آن گاہی
کنے ؛ تا نگردے غرق موج زشتئی ؛ کہ نباشد از بنا ہے پشتئی ؛ یاو نارے
از سفینہ راستین ؛ ننگرے در چارق و در پوستین ؛ چونکہ درمانے بغرقاب بلا ؛ پس ظلمنا
ورد سازے پر دلا ؛ دیو گوید بنگرید این خام را ؛ سر برید این مرغ بے ہنگام را ؛ دور این خصلت
ز فرہنگ ایاز ؛ کہ پدید آید نمازش بے نیاز ؛ او خروس آسمان بودہ ز پیش ؛ نعرہاے او ہمہ
در وقت خویش ؛ **اللغات** مورود بروزن موجود ورد کیا ہوا مغرس ہندی تھالا درخت کا اور جگہ
درخت لگانے کی نون والقلم نون دوات وقلم معروف وکنایہ از دنیا ونام دنیا ونام سورۂ قرآن
المعنے اوپر جو فرمایا ہے کہ آدمی اپنے چارق پوستین کو دیکھے رہے جیسے ایاز کا ورد تھا
کہ ہر روز دیکھتا تھا لاجرم وہ محمود العاقبت تھا اب فرماتے ہین کہ ہست مطلق یعنے خدائے تعالے
کارساز نیستی کا ہے اور یہ کارگاہ اس ہست کن کی جس مین لاکھون قسم کے کام جاری ہین سوا ے
نیستی کے اور کیا ہے یعنے نیست کو ہست کیا ہے اور بے وجود کو وجود مین لایا ہے ظاہر ہے
لکھے ہوے کاغذ پر بھی کوئی کچھ لکھتا ہے یا کسی درخت کے تھالے مین کوئی درخت لگاتا ہے دہی
کاغذ ڈھونڈھتا ہے جو لکھا ہوا نہین ہے اور وہی موضع جہان کسی نے کچھ بویا نہین ہے بس اے برادر

توبھی موضع ناکشتہ بن اور کاغذ سپید نانوشتہ تو تو اس دوات وقلم سے مشرف ہووے جس کا
ذکر قرآن مین ہی کہ تیرے کاغذ سپید پر لکھے اور تیری زمین ناکشتہ مین تخم اپنا وہ ذوالکرم بوئے
تو اس پالودۂ دنیا کو جو مراد نعمتون لذیذ سے ہے ایسا سمجھے کہ مین نے کبھی چاٹا چکھا بھی نہین اور اس
پالودہ چھانے کو جو دیکھ رہا ہے نادیدہ فرض کرے اس واسطے کہ ان پالودون سے تجھکو مستیان
لاحق ہون گی پوستین وچارق کو بھول جائے گا پھر جب وقت نزع کا آئے گا تو ہا ہے
ہاے کرے گا اور اس وقت ذکر دلق وچارق کا کرے گا یعنے عجز وزاری تا موج زشتی مین نہ ڈوب جاؤن
کہ اس وقت مین کسی پناہ کی پشتی نہوگی اس وقت مین تو جو سفینہ راستین مین داخل نہوا کہ وہ طریق
محمدی ہی اور اپنی اصل کو نہین دیکھا جو چارق وپوستین ہے جب غرقاب بلا مین پڑکے عاجز ہوگا
تو ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین کا بڑی محبت سے ورد کرے گا
یعنے اے رب ہمارے ہم نے اپنے نفسون پر ظلم کیا اگر نہین بخشے گا تو ہمکو اور نہین رحم کرے گا تو
ہم زیان کارون سے ہو جائینگے اسوقت مین یہ دیو تیرے سر پر موجود ہوگا اور کہے گا دیکھو تو اس
غلام کو اب کیسی زاری کر رہا ہے یہ بے وقت کا مرغا ہے اسکا سر کاٹو بس ایسی خصلت
فرہنگ ایاز سے دور ہی کہ نماز اسکی بے نیاز کے ظاہر ہو وہ خروس آسمانی ہی اسکے نعرے وقت
کے ہین بے وقت کوئی نہین

اس بیان مین کہ ارنا الاشیاء کما ہے دکھا ہمکو جیسی کہ وہ ہین اور اس
بیان مین لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا اگر کھول دیے جائین پردے
تو ہم اپنے یقین کو نہین بڑھائینگے اس لیے کہ حق الیقین کو پہونچے ہین
اور معنے اس بیت مین سے در ہر کہ تو از دیدۂ بد مے نگری ؛ از چنبرہ وجود خود
مے نگری ؛ دیا یہ کنز کز سایہ افگند

قولہ اے خروسان از وی آموزید بانگ ؛ بانگ بہر حق کند بے بہر دانگ ؛ صبح کاذب آید و
نفریبدش ؛ صبح کاذب عالم نیک وبدش ؛ اہل دنیا عقل ناقص داشتند ؛ تا کہ صبح صادقش
انگاشتند ؛ صبح کاذب کاروانہا را زدہ است ؛ کہ ببوے روز بیرون آمدہ است ؛ صبح کاذب
خلق را رہبر مباد ؛ کہ دہد بس کاروانہا را بباد ؛ اے شدہ تو صبح کاذب را رہین ؛ صبح صادق
را تو کاذب ہم مبین ؛ کہ ندارے از نفاق بدامان ؛ از چہ دارے بر برادر ظن ہمان ؛
بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار ؛ نامہ خود خواند اندر حق یار ؛ آن خسان کاندر کز نہا

مانده اند ٭ انبیا را ساحر و کژ خوانده اند ٭ وان امیران خسیس و قلب ساز ٭ این گمان بردند بر حجرہ ایاز ٭ کو دفینه دارد و گنج اندران ٭ زآئینه خود منگر اندر دیگران ٭ اسے ملعنے اوپر جو خروس آسمانی کہا ہے اسی کے مطابق فرمایا کہ اسے خروسواسی مرغ آسمانی سے بانگ سیکھو کہ وہ خدا کے واسطے بانگ کرتا ہے اور اون کی بانگ واسطے دانگ کے ہے اُس مرغ کے سامنے صبح کاذب آتی ہے اور اسکو فریب نہین دے سکتی اور اُسکے یے صبح کاذب کیا ہے یہی عالم نیک و بد بس مرغ آسمانی مراد اہل اللہ سے ہے ان اہل دنیا ناقص عقلون نے اسی صبح کاذب کو صبح صادق جانا ہی اور اس صبح کاذب نے قافلے کے قافلے مارے ہین جو کہ دن ہونے کی اُمید پر چل کھڑے ہوئے ہین آب دعا کرتے ہین خدایا صبح کاذب خلق کی راہبر نہو کہ قافلے کے قافلے برباد کردے اے فلان تو صبح کاذب مین گو پھنسا ہوا ہے مگر صبح صادق کو بھی کاذب مت سمجھ اور اگر تجھکو نفاق بدون سے امن نہین ہی اس سبب سے بدگمان ہی تو پھر اپنے بھائی پر گمان بد کیون کرتا ہے جو زشتکار ہے وہی بدگمان ہوتا ہے کہ اپنی کتاب یار کے حق مین پڑھتا ہے یعنے جیسا آپ ہی ویسا ہی اُسکو جانتا ہے وہ ناچیز لوگ جو خود کجی مین پڑے تھے وہی انبیا کو ساحر و کج کہتے تھے ایسے ہی ان امیرون خسیس کھوٹون قلب سازنے ایاز کے حجرے پر گمان بد کیا کہ اسکے حجرے مین دفینے اور گنجینے شاہی ہین بس تجھکو لازم ہے کہ اپنے آئینے سے اورون کو نہ دیکھے یعنے اپنی طرح اورون کو نہ سمجھے قولہ شاہ میدانست خود پاکی او ٭ بہر ایشان کرد او آن جستجو ٭ کاے امیران حجرہ بکشائید در ٭ نیم شب کہ باشد او زان بیخبر ٭ تا پدید آید سگالشہاے او ٭ بعد ازان بر راست مالشہاے او ٭ مر شمارا دادم این زر و گہر ٭ من ازان زرہا نخواہم جز خبر ٭ این ہمی گفت و دل او می طپید ٭ از براے آن ایاز بے ندید ٭ کہ منم کاین بر زبانم میرود ٭ این جفا گر بشنود او چون شود ٭ باز می گوید بحق دین او ٭ کہ ازین افزون بود تمکین او ٭ کو بقذف زشت من طیرہ شود ٭ وز غرض در سر من غافل بود ٭ بمبتلا چون دید تاویلات رنج ٭ بر دبیند کے شود او مات رنج ٭ صاحب تاویل ایاز صابرست ٭ کو بحر عاقبتہا ناظرست ٭ ہمچو یوسف خواب این زندانیان ٭ ہست تعبیرش بہ نزد او عیان ٭ خواب خود را چون نداند مرد خیر ٭ کے بود واقف ز سر خواب غیر ٭ گر زنم صد تیغ او را ز امتحان ٭ کم نگردد وصلت آن مہربان ٭ داند او کان تیغ بر خود میزنم ٭ من ویم اندر حقیقت او منم ٭ اللغات قذف دشنام دنیا اور زنا اور کسے بدی سے نسبت کرنا ندید مثل و مانند اسے ملعنے یعنے امیرون نے گو ایاز پر گمان بد کیا لیکن پادشاہ خود اُسکی

باکی کو خوب جانتا تھا مگر یہ جستجو انھین کے معقول کرنے کو کرتا تھا اور کہدیا کہ اے امیرو آدھی رات کو
دروازہ حجرے کا کھولو کہ اُسکو خبر نہوتا جو کچھ اُس نے سوچا اور سمجھا ہی ظاہر ہو جائے بعد اسکے اسکی
مالش و سزا ہمارے ذمے ہے جو کچھ حجرے مین زر و گوہر سے نکلے وہ ہم نے تمھین کو دیدیا ہم تمھین
سے سوا خبر کے کہ یہ نکلا اور کچھ نہین چاہتے اور اس بات کو اپنے دل مین کہتا تھا اور دل اُسکا
ایاز کے واسطے کہ جسکا مثل نہ تھا تڑپتا تھا کہ مین ایسا ہوگیا جو یہ بات میری زبان سے نکلی اگر یہ
ظلم میرا وہ سُنے تو کیسا ہو پھر کہتا تھا کہ قسم ہے اُسکے دین و آئین کی کہ اُس مین وقار و تمکین میرے
خیال سے بہت بڑھکے ہے وہ ایسا ہلکا سبک آدمی نہین ہے کہ میرے قذف زشت سے
غصہ ہو جائے اور میرے غرض اور میرے بھید سے غافل ہو یہ نہ جانے کہ کوئی مصلحت ہوگی اگر
کوئی شخص کسی رنج مین مبتلا ہوا اور اُس سے تاویلین رنج کی بیان کیجائین کہ یہ وجھین تیرے رنج
کی تھین تو اپنی برد دیکھے گا رنج کا مات نہوگا جان لے گا کہ مین تھوڑے رنج سے اور بلیات
مین نہ پڑا نہ کہ ایاز جو بڑا صابر اور بڑا صاحب تاویل ہے اور ناظر دریا عاقبت اندیشون کا جیسے یوسف
اور خواب ان زندانیون کے جسکی تعبیر اُنکے سامنے ظاہر تھی ایسے ہی مین ان امیرون کی کیفیت
سے واقف ہون اور ہر گاہ کہ آدمی اپنے خواب خیر کو نہ جانے تو دوسرے کے خواب شر کو
کیا جانے گا یعنے جب یہ لوگ اپنے حال کو نہین جانتے کہ اچھا ہے یا برا تو اُس کے حال کو کیا
جانین گے ایاز ایسا میرا مہربان محبت والا ہے کہ اگر سیکڑون تلوارین امتحاناً اُسکے مارون
تب بھی تو وصلت اسکی جو مجھسے ہے ہرگز کم نہوگی وہ جان لے گا کہ یہ تیغ وہ اپنے ہی اوپر مارتا ہی
کس واسطے کہ ہم اور وہ ایسے ایک ہو رہے ہین کہ وہ مین ہون اور مین وہ ہون حقیقت مین
جدائی نہین ہے گو بظاہر ہے

حکایت بیان اتحاد حقیقی عاشق و معشوق مین گو بظاہر متزاد ہین اس سبب سے کہ نیاز ضد بے نیازی کی ہے جیسے آئینہ بے صورت و سادہ ضد صورت کی ہے لیکن ان مین ایک اتحاد ہے کہ شرح اُس کی بیان مین نہین آتی

قوله جسم مجنون را ز رنج دوریے ۞ اندر آمد علت رنجوریے ۞ خون بجوش آمد ز شوق و اشتیاق ۞
تا که پیدا شد دران مجنون خناق ۞ پس طبیب آمد بدارو کردنش ۞ گفت چاره نیست غیر از
رگ زنش ۞ رگ زنش باید برای دفع خون ۞ رگ زنے آمد درانجا ذو فنون ۞ بازوش

بست دگشاد آن نیش او ⁂ بانگ برزد بر دے آن معشوق جو ⁂ مزد خود بستان و ترک فصد کن ⁂ گر بمیرم گو برو جسم کہن ⁂ گفت آخر تو چرا مے ترسی ازین ⁂ چون نمے ترسے تو از شیر عرین ⁂ شیر و خرس و خوک و ہر گرگ و دده ⁂ گرد بر گرد تو شب گرد آمده ⁂ مے نیاید شان ز تو بوے بشر ⁂ ز انبہے عشق و وجد اندر جگر ⁂ گرگ و شیر و خرس داند عشق چیست ⁂ کم ز سگ باشد کہ از عشق او تہیست ⁂ گر رگ عشقے نبودے کلب را ⁂ کے بجستے کلب کہف قلب را ⁂ ہم ز جنس او بصورت از سگان ⁂ گر نہ شد مشہور ہست اندر جہان ⁂ تو نبردے بوے دل از جنس خویش ⁂ کے برے تو بوے دل از گرگ و میش ⁂ گر نبودے عشق ہستی کے بدی ⁂ کے زدے نان بر تو و تو کے شدے ⁂ نان تو شد از چہ عشق و اشتہی ⁂ ورنہ نان را کے بدے در جان رہے ⁂ عشق نان مردهٔ را جان کند ⁂ جان کہ فانے بود جاویدان کند ⁂ گفت مجنون من نمے ترسم ز نیش ⁂ صبر من از کوه سنگین ہست بیش ⁂ من یلم بے زخم نا ساید تنم ⁂ عاشقم بر زخمہا بر مے تنم ⁂ لیک از لیلے وجود من پرست ⁂ این صدف پر از صفات آن درست ⁂ ترسم اے فصاد اگر فصدم کنے ⁂ نیش را ناگاه بر لیلے زنے ⁂ داند آن عقلے کہ او دل روشنیست ⁂ درمیان لیلے و من فرق نیست ⁂ من کیم لیلے و لیلے کیست من ⁂ ما یکے روحیم اندر دو بدن ⁂ اسکے معنے فرماتے ہین مجنون کو کہ جو لیلی سے دوری ہوئی تو رنج دوری کے سبب سے جسم مجنون کو بیماری و رنجوری عارض ہوئی یعنے بہ سبب شوق و اشتیاق کے خون اُسکا جوش مین آیا تا آنکہ اسی سبب سے خناق پیدا ہوا پس طبیب دوا کرنے کو آیا اُس نے کہا کہ سوا فصد کے کوئی علاج نہین ہے اس کی فصد کرنا چاہیئے تا خون فاسد دفع ہو جائے آخر ایک فصّاد ذو فنون بھی وہان آیا اور اُس نے بازو مجنون کا باندھا اور نشتر کھولا تو اس معشوق جو یعنے مجنون نے اُس سے للکار کے کہا کہ اپنی مزدوری لے لے مگر فصد میری مت کھول اگر مین مر جاؤن تو کہدے ایک پرانا جسم تھا گیا تو جانے دے کچھ پروا نہین فصّاد نے کہا تو اس نشتر سے کیون ڈرتا ہے جب کہ تو جنگل کے شیر سے نہین ڈرتا آخر یہ اُس سے تو زیادہ نہین شیر اور ریچھ اور گرگ و خوک و ہر درندے رات کو تیرے آس پاس جمع ہوئے اُن کو تجھ سے بو بشر ہی کی نہین آئی ایسا تیرے جسم مین انبوه عشق و وجد کا ہے کہ گویا بشر ہی نہ رہا عشق و وجد ہی ہو گیا آب مقولات مولانا رح کے ہین کہ گرگ و شیر و خرس یہ تو جانتے ہین کہ عشق کیا ہے جیسے کہ

مجنون سے بو عشق کی سونگھتے تھے پھر جو عشق سے خالی ہے سگ سے کمتر ہے دیکھو اصحاب کہف کے
کُتے مین اگر رگ عشق کی نہوتی تو کتا بھلا اُس غار تلب تنگ کو کیون ڈھونڈھتا اور اختیار کرتا اور
اسی کی جنس سے بصورت اور کُتے جہان مین ہین اگرچہ مشہور نہین ہوے آپ انھین
کتون پر طنزاً فرماتے ہین کہ جب تم نے اپنے ہمجنس کے دل کی بو نہین پائی تو تم گرگ و میش
کی بو کیا پاؤ گے غرض عشق سے سب کچھ ہے اگر عشق نہوتا تو ہستی کب ہوتی کب
روٹی تیرے اوپر عاشق ہوکے گرتی اور تو کب عاشق ہوتا روٹی جو تیری عاشق ہوئی کس
سبب سے عشق واشتہا سے ورنہ روٹی کو جان مین دخل ہی کیسے ہوتا عشق ہی نان
مردہ کو جان کردیتا ہے اور جان کہ فانی ہے اُسکو جاودانی بناتا ہے جیسا کہ کہا ہے شعر
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ✲ ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما ✲ پھر استیناف ہی
مجنون نے کہا مین نشتر سے نہین ڈرتا میرا صبر کوہ سے بھی سنگین تر ہے کسی بلا کے ٹالے
نہین ٹلتا مین سرتاپا ایک پھوڑا ہون کہ بے زخم و شگاف کے میرے تن کو چین نہین مین تو
عاشق ہون زخمون کو اپنے اوپر لیتا ہی رہتا ہون لیکن وجود میرا لیلے سے بھرا ہوا ہی
اور اس صدف مین صفات اُس موتی کے ہین بس اے فصاد مین اس سے ڈرتا ہون
کہ تو فصد میری کرے اور ناگاہ نشتر لیلی کے مار دے اس لئے کہ وہ عقل جو روشن دل ہی
وہ جانتی ہے کہ مجھمین اور لیلی مین فرق نہین ہے مین کون ہون لیلے ہون اور لیلے کون ہے مین ہون
ہم دونون ایک روح اور دو بدن ہین

پوچھنا ایک معشوق کا عاشق سے کہ تو آپ کو دوست رکھتا ہے یا مجھکو کہا مین آپ سے مردہ ہون اور تیرے ساتھ زندہ جو اپنا دوست ہون تب دوست ہون اور جو تیرا دوست ہون تب تیرا دوست ہون

قولہ گفت معشوقے بعاشق زامتحان ✲ در صبوحے کاے فلان ابن الفلان ✲ مر مرا تو دوستر داری عجب ✲ یا کہ خود را باز گواے بوالکرب ✲ گفت من در تو چنان فانے شدم ✲ کہ پرم من از تو از سر تا قدم ✲ بر من از ہستی من جز نام نیست ✲ در وجودم جز تو اے خوش کام نیست ✲
زان سبب فانی شدم من این چنین ✲ ہمچو سرکہ در تو بحر انگبین ✲ ہمچو سنگے کو شود کل لعل ناب ✲
پر شود او از صفات آفتاب ✲ وصف آن سنگے نماند اندرو ✲ پر شود از وصف

خور او پشت و رو ۞ بعد از آن گر دوست دارد خویش را ۞ دوستی خور بود آن ای فتا ۞ ور که خور را دوست دارد او بجان ۞ دوستی خویش باشد بے گمان ۞ خواه خور را دوست دارد لعل ناب ۞ خواه با او دوست دارد آفتاب ۞ اندرین دو دوستی خود فرق نیست ۞ هر دو جانب جز ضیاء شرق نیست ۞ تا نہ شد او لعل خور را دشمن ست ۞ زانکہ یک من نیست اینجا دو من ست ۞ زانکہ ظلمانی ست سنگ ای بے حضور ۞ هست ظلمانی حقیقت ضد نور ۞ خویشتن را دوست دارد کافر ست ۞ زانکہ او مناع شمس اکبر ست ۞ پس نشاید کہ بگوید سنگ انا ۞ کو ہمہ تاریکیست اندر فنا ۞ **المعنی** ایک معشوق نے عاشق سے امتحاناً پوچھا کہ اے فلان ابن فلان بتا تو مجھکو زیادہ دوست رکھتا ہے یا اے ابوالکرب آپ کو زیادہ دوست رکھتا ہے اس بات کو ظاہر کر ابوالکرب کے معنے باپ کرب کا بنظر نہایت اتحاد باپ بیٹے کے اسکو باپ کہا گویا تو کرب کا باپ ہی کرب تجھی سے پیدا ہے عاشق نے کہا مین تجھ مین ایسا فانی ہوگیا ہون کہ سر سے پانون تک تجھی مین محو ہون اور تجھی سے بھرا ہون میری جو ہستی ہے ایک برائے نام ہے گر وجود مین میرے سوائے تیرے اے خوش کام کوئی نہین ہے تو ہی سمایا ہوا ہے اور اسی سبب سے کہ تو مجھ مین سمایا ہوا ہی مین ایسا اے بحر انگبین تجھ مین سمایا ہوا ہون جیسے سرکہ سکنجبین مین کہ برائے نام ترشی ہوتی ہے اور ایسا ہون جیسے کوئی پتھر کل لعل ہو جائے اور چمک دمک سے جو صفات آفتاب کی ہی بھر جائے سنگ کا جو وصف ہی وہ اُس مین نہ رہے پشت و رو دونون طرفین اُسکی وصف آفتاب سے مالامال ہو جائین بعد حصول اس اتحاد کے اگر پتھر آپ کو دوست رکھے تو وہ دوستی آفتاب کی ہی اور اگر آفتاب کو دوست رکھے تو دوستی اپنی ہے بیشک و بیگمان آب لعل ناب چاہے آپ کو دوست رکھے چاہے اسکو آفتاب دوست رکھے ان دونون دوستیون مین کچھ فرق نہین ہے دونون طرف سوائے ضیا و روشنی کے کچھ نہین ہے دونون مساوی ہین اور جب تک کہ یہ سنگ لعل نہین ہوا ہی آفتاب کا دشمن ہے اس سبب سے کہ اسوقت مین دو من جمع مین ایک من تو خورشید کہ وہ آپ کو کہتا ہے کہ مین ہون اور سنگ آپ کو کہتا ہے کہ مین ہون اس وجہ سے کہ سنگ ظلمانی شئے ہے پس اے بے حضور اسکو سوچ کہ شئے ظلمانی بہ حقیقت ضد نور کی ہی پھر کیسے دشمن نہوگا اگر یہ آپ کو دوست رکھے تو کافر ہے اس سبب سے کہ شمس اکبر کا مانع ہے اکبر اس سبب سے کہا کہ قرآن شریف مین بھی بقول حضرت ابراہیم کے لفظ اکبر کا اسکی صفت مین وارد ہے

چنانچہ فلما رای الشمس بازغۃ قال ہذا ربی ہذا اکبر ہر گاہ کہ دیکھا ابراہیم نے آفتاب روشن کو کہا یہ
پروردگار میرا ہے اور یہ بہت بڑا ہے بس لائق نہیں ہے کہ سنگ ہو کے انا کہے کس واسطے
کہ وہ بالکل تاریکی ہے اور فنا میں **قولہ** گفت فرعونے انا الحق گشت پست ؛ گفت منصورے
انا الحق او برست ؛ آن انا را لعنت اللہ در عقب ؛ وین انا را رحمت اللہ ای محب ؛ زانکہ آن سنگ
سیہ بد این عقیق ؛ آن عدو نور بود و این عشیق ؛ این انا ہو بود در سر اے فضول ؛ ز اتحاد
نور نز راہ حلول ؛ جہد کن تا سنگیت کمتر شود ؛ تا بلعلے سنگ تو انور شود ؛ صبر کن اندر جہاد و در عنا ؛
دم بدم مے بین بقا اندر فنا ؛ وصف ہستی مے رود از پیکرت ؛ وصف مستی می فزاید
در سرت ؛ وصف سنگے ہر زمان کم مے شود ؛ وصف لعلے در تو محکم مے شود ؛ سمع شو یکبارگے
تو گوش دار ؛ تا ز حلقہ لعل یابے گوشوار ؛ ہمچو چہ کن خاک میکن گر کسے ؛ زین تن خاکے کہ
در آبے رسی ؛ گر رسی جذبہ خدا آب معین ؛ چاہ ناکندہ بجوشد از زمین ؛ کار سگے میکن تو و
کاہل مباش ؛ اندک اندک خاک چہ را مے تراش ؛ خاک میکن گوش آن از بہر آب ؛ اندک
اندک دور کن خاک و تراب ؛ ہر کہ رنجے برد گنجے شد پدید ؛ ہر کہ جدے کرد در جدے
رسید ؛ گفت پیغمبر رکوع است و سجود ؛ بر در حق کوفتن حلقہ وجود ؛ حلقہ آن در ہر آنکو میزند ؛
بہر او دولت سرے بیرون کند ؛ باز گرد و قصہ او باز گو ؛ تا چہ شد حال ایاز نیکخو ؛
اے معنے فرماتے ہیں انا کہنے کے لائق ہر کوئی نہیں ہوتا دیکھو ایک فرعون تھا جس نے
انا کہا انا ربکم الاعلےٰ میں تمہارا پروردگار اعلےٰ ہوں اور کیسا ناچیز ہوا اور ایک منصور تھا کہ اس نے
انا الحق کہا اور وہ جملہ مواخذات محاسبوں سے چھوٹ کے نجات پا گیا اور جو مولانا نے
فرعون کے ذکر میں بھی لفظ انا الحق لکھا مطلب اُس کا اور آیت کا ایک ہی ہے چنانچہ
فرعون کے انا کے پیچھے لعنۃ اللہ ہے اور منصور کے انا کے واسطے رحمۃ اللہ ہے اس
سبب سے کہ فرعون سنگ سیاہ تھا اور منصور عقیق وہ دشمن نور کا تھا اور یہ بہت بڑا عاشق منصور
کی انا ہو تھی جو اسکے سر میں جمی تھی ہو کے معنے وہی ہے اور اتحاد نور ذات سے ہے نہ اے
فضول حلول کی راہ سے جیسے بعض لوگ اپنی روح کو دوسرے کے جسم میں ڈال دیتے ہیں
کہ یہ باطل ہے تجھکو لازم ہے کہ کوشش کرتا سنگ پن تیرا جاتا رہے اور اسکی صورت یہ کہ کسی
لعل کو ڈھونڈھ کہ اُسکے طفیل سے سنگ تیرا روشن ہو جائے اور اُس میں جو کچھ جہاد و رنج
پیش آئیں اُن پر صبر کرو اور اس فنا میں اپنی بقا کو تکے رہ فنا یہی ریاضت و جہاد اور دیکھ کہ

وصف ہستی کے تیرے پیکر سے جاتے ہیں یا نہیں اور مستی تیرے سر میں بڑھتی ہے یا نہیں وصف سنگ کے تجھ سے ہر دم کم اور وصف لعل کے تجھ میں محکم ہوتے ہیں یا نہیں تو کان کی طرح بالکل اس لعل کے سامنے سمع بن جا تو اس لعل کے حلقے سے گوشوارہ پائے یعنی باتیں اُسکی دل لگا کے سن تو چاہکن ہو جا اور چاہ کن کے مثل اگر آدمی ہے تو اس تن خاکی کی خاک کھود کے نکال تا آب تجھکو حاصل ہوئے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کشش خدائے تعالیٰ کی ہوتی ہے تو بے چاہ کنے کے بھی پانی زمین سے اُبلنے لگتا ہے لیکن تو تجھ کام کیے جا کاہل مت بن تھوڑی تھوڑی خاک اپنے کنوئیں کی نکالے جا خبر دار خاک کھودے جا اور کوشش کرے جا اور پانی کی خاطر خاک مٹی تھوڑی تھوڑی دور کرتا رہ اس لیے جس نے رنج اُٹھایا ہے گنج پایا ہے اور جس نے جدکی ہے جد کو پہونچا ہے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رکوع وسجود میں جو آدمی حلقہ بنتا ہے گویا حلقۂ وجود کو دروازہ حق پر کوٹتا ہے بس جو کوئی حلقہ اُس در کا بنتا ہے دولت اسکے واسطے اس دروازے سے سر نکالتی ہے اب فرماتے ہیں کہ اس قصے کی طرف لوٹ جو کہہ رہا تھا اور بتا کہ حال ایاز نیک خو کا پھر کیا ہوا

آنا امیروں کا جو تمام غماز تھے مع سرہنگوں کے اور کھولنا حجرہ ایاز کا اور دیکھنا چارق و پوستین اور کھودنا مکان کا اور پشیمان ہونا

قولہ آن امیران بر در حجرہ شدند ✽ طالب گنج و زر خمرہ شدند ✽ قفل را بر مے کشادند از ہوس ✽ با دو صد فرہنگ و دانش چند کس ✽ زانکہ قفل صعب بر پیچیدہ بود ✽ از میان قفلہا بگزیدہ بود ✽ نے ز بخل سیم و مال و زر خام ✽ از برائے کتم آن سر از عوام ✽ کہ گروہے بر خیالے بر تنند ✽ قوم دیگر نام سالوسم کنند ✽ پیش با ہمت بود اسرار جان ✽ از خسان محفوظ تر از لعل کان ✽ زر بہ از جان است نزد ابلہان ✽ زر نثار جان بود پیش شہان ✽ مے شتابیدند تفت از حرص زر ✽ عقل شان مے گفت ہان آہستہ تر ✽ حرص تازد بیہدہ سوئے سراب ✽ عقل گوید نیک بین کین نیست آب ✽ حرص غالب بود و زر چون جان شدہ ✽ نعرۂ عقل آن زمان پنہان شدہ ✽ حرص غالب بود و زر ہیچو جان ✽ گفت انیست این متاع رائگان ✽ گشتہ صد تو حرص و غوغا ہائے او ✽ گشتہ پنہان

حکمت واپہاے او ٭ تاکہ در چاہ غرور اندر رفتند ٭ وانکہ از حکمت ملامت بشنود ٭ چون ز جنس دام
پاے او شکست ٭ نفس لوامہ بروپا بید دست ٭ تا دیوار بلا ناید سرش ٭ نشنود پند دل آن گوش
کرش ٭ اللغات خرمہ خم کوچک نفس لوامہ ملامت کنندہ کہ بعد صدور بدی کے آپ کو
ملامت کرے ا لمعنے القصہ وہ امیر حجرے کے دروازے پر گئے اور طالب خزانۂ
زر و سیم خم کے ہوے مارے ہوس کے چند آدمی بڑی دانش و فرہنگ کے ساتھ
قفل کو کھول رہے تھے اس سبب سے کہ حجرے پر قفل سخت لگا ہوا تھا اور بہت قفلوں سے
چھانٹا ہوا تھا سو ایسا قفل بنظر بخل سیم و مال و زر خالص کے نہ تھا بلکہ عوام سے اُس بھید
چھپانے کو کہ اگر دیکھین گے تو اپنے اپنے خیال پر رہینگے بعض قوم میرا نام سالوس رکھینگی سالوس
مثل زید عدل کے ہے چنانچہ ہمارے سامنے تو اسرار جان کے لیئے جو ہماری جان مین ہین
ہماری ہمت ہی ہین اے قصہ دل اور خسون سے وہ ایسے محفوظ ہین کہ ایسا محفوظ لعل بھی کان
مین نہو گا احمقون کے نزدیک تو زر جان سے بہتر ہے چاہے جان جائے مگر زر ملے اور
جو شاہ ہین اُن کے سامنے کچھ چیز نہین جان کا نثار ہے بس یہ احمق بھی بڑے
گرما گرم حرص زر مین دوڑے چلے جاتے تھے مگر عقل اُن سے کہتی تھی خبردار ہو
آہستگی کرو بہت دوڑو مت لیکن ہر یہ کہ حرص بیہودہ سراب کی طرف دوڑتی ہے اور عقل
کہتی ہے کہ خوب دیکھ لے یہ پانی نہین ہے اُن لوگون کو حرص زر کی ایسی غالب تھی کہ اُنکی
جان ہو گئی بس عقل نے جو ایسا مغلوب پایا تو اپنے نعرے چھپا لیئے اور جو کہ حرص زر کی
ان کی جان پر غالب ہو کے جان ہو گئی تھی تو وہ ان سے کہہ رہی تھی کہ یہ متاع مفت کی ہے
جانے مت دو جب ان کی حرص اور اُس کی انبوہ صد تو ہو گئی تو حکمت اور اُس کے ایما سب
چھپ گئے کہ جو نہین مانتا ہے تو جانے دو اور چاہ غرور مین گرنے دو جب گر جائے گا تو
پھر ملامت حکمت کی سُنے گا اور جب جال مین پھنسکے پاؤن ٹوٹ جائے گا تب نفس لوامہ
اسیر قابو ملامت کا پائے گا اور جب تک نوبت دیوار سے سر ٹکرانے کی نہ پہونچے گی تب تک
اسکے کان بہرے نصیحت دل کی نہ سُنین گے **قولہ** کودکان را حرص لوزینہ شکر ٭ از
نصیحتہا کند دو گوش کر ٭ چونکہ درد دنبلش آغاز شد ٭ در نصیحت ہر دو گوشش باز شد ٭ حجرہ را
با حرص صد گونہ ہوس ٭ باز کردند آن زمان آن چند کس ٭ اندر افتادند در ہم نازدہا م ٭ ہمچو اندر
دوغ گندیدہ ہوام ٭ عاشقانہ در فتد در کروفرہ خوردن امکان سے وبستہ ہر دو پر ٭

بنگریدند از یسار و از یمین ٭ چارقے بدریدہ بود و پوستین ٭ جملہ گفتند این مکان بے نوش نیست ٭ چارق اینجا غیر بے روپوش نیست ٭ ہین بیاور سیخہاے تیز را ٭ امتحان کن حفرہ و کاریز را ٭ ہر طرف جستند کندند آن فریق ٭ حفرہا کردند گوہاے عمیق ٭ حفرہا شان بانگ میزد ہر زمان ٭ کندہاے خالیم اے کندہان ٭ زان سگالش شرم ہم مے داشتند ٭ کندہارا باز مے انباشتند ٭ باز در دیوارہا سوراخہا ٭ ہمچنین کردند از جہل و عماء ٭ بیعدد لاحول در ہر سینۂ ٭ ماند مرغ حرص شان بے چینۂ ٭ زان ضلالتہاے یاوہ تازشان ٭ حفرہ دیوار و در غماز شان ٭ ممکن اندائے آن دیوار نے ٭ بار یاز امکان ہیچ انکار نے ٭ گر خداع بیگناہے مے کنند ٭ حائط و عرصہ گواہی می دہند ٭ جملہ در حیرت کہ چہ عذر آورند ٭ تا ازین گرداب جان بیرون برند ٭ عاقبت رفتند دست ولب گزان ٭ دستہا بر سر زنان ہمچو زنان ٭ **اسکے معنے** پھر بتائید صدر فرماتے ہین کہ لڑکون کو حرص لوزینہ اور شکر کی بہت ہوتی ہے اور یہ حرص دونون کان اُن کے نصیحت سے بہرے کردیتی ہے اور جب دنبل پیدا ہوکے درد شروع ہوتاہے تب نصیحت کیلئے دونون کان کھلجاتے ہین حجرے کو سیکڑون طرح کی ہوس کے ساتھ چند آدمیون نے اس وقت کھولا حجرے کے کُھلتے ہی تمام بھیڑ کی بھیڑ تلے اوپر گڈ بڈ ہوکے گھسی جیسے سڑے میٹھے پر مکھیان وغیرہ گرتی ہین ہر کوئی چاہتا تھا کہ مین ہی پہلے گھسون اور جو پاؤن لیلون پھر اُسی ہوام کی نسبت فرمایا کہ کیسے عاشقون کی طرح اُس پر گرتے ہین اور جہان اُس مین گرے اور دونون پر اُس مین بند ہوگئے تو اب اسکو کھا بھی نہین سکتے پر چھڑانے مین آلودہ ہوگئے اور چھوٹ بھی نہین سکتے الغرض جب اندر گھسے تو دائین بائین دیکھنے لگے سوائے ایک چارق دریدہ اور پوستین کے کچھ نظر نہین آیا پھر سب کہنے لگے کہ یہ مکان نوش سے خالی نہین ہے ضرور اس مین شہد ہے اور یہ چارق اس مین چھپاؤگے واسطے ہی ہان تیز تیز سیخین لاؤ اور گڑھے اور نالیان کرکے ان سیخون سے اُن کا امتحان کرو غرض ہر طرف اس خلق نے ڈھونڈھا اور کھودا اور گہرے گہرے گڑھے کھودے کہ ان کے گڑھے ہی ہر دم ان کو للکار رکے کہتے تھے کہ یہ جو تم نے ہمکو کندہ کیا ہی سو ہم سب کندہ تمھارے خالی ہین مطلب یہ کہ کچھ نکلتا نہین تھا پھر اس تجویز و فکرون سے شرماکر کھودے ہوؤن کو پاٹتے تھے ایسے ہی اپنی جہالت و کوری سے دیوارون مین سوراخ کرتے تھے اب بیشمار لاحول ہر سینے مین ہے اس سبب سے کہ مرغ حرص کا ان کی بے دانہ چگے رہگیا اور ان کی ہر گمراہیون ہرزہ تازکی وہی سوراخ دیوار کے

چغلی کھا رہے تھے آپ نہ یہ امکان کہ اُن دیواروں کو لیپیں نہ یہ امکان کہ ایاز سے انکار کریں اگر ویکھنا ہی کا
نکر ملاتے ہیں تو دیواریں اور مکان کا میدان گواہی دے رہے ہیں سب حیرت میں کہ
کیا عذر کریں تو اس گرداب سے جان بچائیں آخر کار دست و لب کاٹتے اور عورتوں
کے مثل سر پیٹتے گئے

لوٹنا نماموں کا ایاز کے حجرے سے شرمسار جیسے بدگمان انبیا کے دن یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ قیامت کا دن وہ دن ہے کہ بعض رو سفید ہونگے بعض رو سیاہ

قولہ باز گردیدند سوے شہریار ٭ پر ز گرد و روے زرد و شرمسار ٭ قاصداً شہ گفت این احوال چیست ٭ کہ بغل تان از زر و ہمیان تہیست ٭ ور نہان کردید دینا ر و تسو ٭ فر شادے در رخ و رخسار کو ٭ گرچہ پنہان بیخ پر پیچ آورست ٭ برگ سیما ہم وجوہ اخضر ہست ٭ انچہ خورد آن بیخ از زہر و قند ٭ نک منادے مے کند شاخ بلند ٭ بیخ گرچہ بے برا ز میوہ تہیست ٭ برگ سبزش بر شجر از بہر چیست ٭ بر زبان بیخ گل مہرے زند ٭ شاخ دست و پا گواہے مے دہد ٭ آن امیران جملہ در عذر آمدند ٭ ہمچو سایہ پیش مہ ساجد شدند ٭ عذر آن گرمے و لاف و ما دمن ٭ پیش شہ رفتند با تیغ و کفن ٭ از خجالت جملہ انگشتان گزان ٭ ہر یکے مے گفت کاے شاہ جہان ٭ گر بریزے خون حلال است حلال ٭ ور ببخشے ہست انعام و نوال ٭ کردہ ام ما آن کہ از ما می سزید ٭ تا چہ فرمائی تو اے شاہ مجید ٭ گر ببخشے جرم ما اے دل فروز ٭ شب شبیہا کردہ باشد روز روز ٭ گر ببخشے یافت نومیدے کشاد ٭ ور نہ صد چون ما فداے شاہ باد ٭ گفت نے نے این نواز و این گداز ٭ من نخواہم کرد ہست این از ایاز ٭ این خیانت بر تن و عرض ویست ٭ زخم بر رگہاے آن نیکو پیست ٭ گرچہ نفس واحدیم از روے جان ٭ ظاہرا دوریم از ین سود و زیان ٭ تہمتے بر بندۂ شہ عار نیست ٭ جز مزید حلم و استظہار نیست ٭ متہم را شاہ چون قارون کند ٭ بیگنہ را تو نظر کن چون کند ٭ شاہ را غافل مدان از کار کس ٭ مانع اظہار آن حلم است و بس ٭ **اللغات** تسو ربع دانگ اخضر سبز نواز گداز دونوں حاصل مصدر اسم **المعنے** الحاصل سب لوٹ کے اس حال سے پادشاہ کے پاس گئے کہ گردیں بھرے تھے اور منھ زرد اور نہایت شرمندہ پادشاہ سمجھ تو گیا تھا لیکن قصداً انجان بن کے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے کہ کسی کی بغل میں نہ زر ہے نہ ہمیان سب خالی ہیں بالفرض اگر کہیں دینار

وتسو جو ربع دانگ ہوتا ہے کہ مراد کثیر و قلیل سے ہے چھپا آئے ہو تو آخر ملا ہے پھر اُس کی زیبائی
شادی کی تمھارے رُخ و رخسار مین کیون نہین ہے جو تمھارے چہرون سے عیان نہین اگرچہ
چھپایا ہوا مال بیچ پر پیچ مین ڈالتا ہے تاہم برگ اُن کی پیشانی کا اُن کی صورتون مین نہایت
سبز ہوتا ہے اس شعر مین اقتباس ہے آیت کریمہ سے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود روشن ہونگی
پیشانیان اُن کی نشان سجدون سے مطلب یہ ہے کہ مال والے کی پیشانی سے چمک دمک
اُس مال کی روشن ہوتی ہے جیسے درخت کی جڑ نے جس چیز سے پرورش پائی ہی خواہ زہر خواہ قند
اُس کی شاخین بلند دیکھ لو پکار پکار کے بتاتی ہین زہر کو بھی قند کو بھی جڑ درخت کی اگرچہ پھل اور
میوہ سے خالی ہے لیکن یہ سبز پتے اُسکے جو درخت پر ہین یہ کس واسطے ہین میوے ہی کو
جتاتے ہین کہ اس مین میوہ آئے گا اور میوے کا مادہ ہے گو جڑ کی زبان پر مٹی نے مہر
لگا دی ہے جیسے کہ درخت کی جڑ پر مٹی چڑھا دیتے ہین لیکن شاخین اُس کی جو بمنزلہ دست و
پا کے ہین وہ تو گواہی دیتی ہین اُس کے میوے پر پھر رجوع ہے طرف قصے کے کہ وہ
سب امیر عذر مین آئے اور سائے کی طرح ماہ کے سامنے سجدے کرنے لگے سجدہ سائے کا
سامنے ماہ کے ظاہر ہے کہ اُسکے فروغ پر سر رکھے ہوتا ہے اور اس عذر مین کہ اُسکے سامنے
بڑی تیزی و گرمی اور شیخی ما و من کی کی تھی تیغ و کفن لیے گئے گویا ہم بیشک مجرم ہین اسی سبب
سے ہم اپنے مرنے کا سامان لیے آئے ہین اور شرم سے اپنی اپنی انگلیان کاٹتے تھے اور کہتے تھے
کہ اے شاہ جہان اگر تو ہمارا خون بہائے تو تجھکو بیشک حلال حلال ہے اور جو بخش دے
تو تیرا احسان و نوال ہے ہم سے تو جو ہوا ہے وہ ہوا ہے یعنے ہمارے لائق تھا جیسے کہ ہم
خطاوار ہین وہ ہم سے ہوا اب تو اے شاہ مجید کیا حکم کرتا ہے اگر اے شاہ دل فروز ہمارا
جرم بخش دے تو ایسا ہے کہ رات نے تو اپنی رات پنی کی جو اُسکی خاصیت ہے اے سیہ کاری
اور دن نے اپنی خاصیت جو نور و فروغ ہے اگر بخش دے تو ہماری نومیدی کو کشاد و فتوح حاصل
ہو نہین تو ہماری جان حاضر ہے اور ہم سے سیکڑون آپ پر فدا بادشاہ نے کہا یہ نوازش و
گدازش دونون ایاز سے ہو گئے مین کچھ نہین کرون گا یہ خیانت تمھاری ایاز کے تن اور عرض پر تھی
او اُسی نیک پے کی رگون پر یہ زخم تم نے لگائے ہین اگرچہ از روے جان کے ہم اور
وہ نفس واحد ہین مگر ظاہر مین اس سود و زیان سے دور ہین اگر کوئی تہمت کسی بندہ
شاہ پر رکھے تو عار کی بات نہین ہے اس سے یہی ظاہر ہوگا کہ بادشاہ از بس حلیم ہے اور

بندے کو اُسکے حلم کی پشتی ہے اور جب شاہ متہم کو قارون بناتا ہے تو غور کرکہ بیگناہ کے ساتھ کیا کرے گا مگر بادشاہ کو کسی کے کام سے غافل مت جان فقط حلم ہی اُسکا مانع اظہار کا ہے کہ وہ ظاہر نہین کرتا جانتا سب ہے تم لوگون نے مجھکو غافل جانا

حوالہ کرنا شاہ کا قبول توبہ اور عذر گناہ نماموں سے یعنے سخن چینون اور غمازون کا ایاز کے کہ یہ خیانت تمھاری اُس کی عرض پر ہوئی ہے

قولہ من ہنا تشفع بہ پیش علم او ❊ لاابالے وار الا حلم او ❊ آن گنہ اول زحلمش مے جہد ❊ ورنہ آن ہیبت مجالش کے دہد ❊ خونبہاے جرم نفس قابلہ ❊ ہست بر حلمش دیت بر عاقلہ ❊ مست و بیخود نفس ما زان حلم بود ❊ دیو در مستی کلاہ از ما ربود ❊ ساقیے حلم ار نبودی بادہ ریز ❊ دیو با عالم کجا کردے ستیز ❊ گاہ علم آدم ملائک راکہ بود ❊ اوستاد علم و نقاد نقود ❊ چونکہ در جنت شراب حلم خورد ❊ شد زیکبازے شیطان روے زرد ❊ آن بلادرہاے تعلیم ودود ❊ زیرک ودانا و چستش کردہ بود ❊ یا ازان افیون حلم سخت او ❊ دزد را آورد سوے رخت او ❊ عقل آمد سوے حلمش مستجیر ❊ ساقیم تو بودۂ دستم تو گیر ❊ **اللغات** بلادر بفتح وضم دال ہندی بھلاوان مستجیر پناہ جوئندہ **المعنے** یعنے اُسکا علم کہ عالم جملہ گناہ وخطا کا ہے اُس کے سامنے ایسے موقع پر کہ وہ جانتا ہے بیدھڑک ہوکے لاابالی کی طرح کون شفاعت کرسکتا ہو سوا اس کے حلم کے کس واسطے کہ اول گناہ اُسی کے حلم سے پیدا ہوا ہے ورنہ ہیبت اس کی مجال گناہ ہی کی کب دے لہذا اگر کسی جرم مین نفس قابلہ کا خون کیا جائے اور نفس قابلہ انسان تو اُسکا خونبہا و دیت اُس کے حلم اور اسکی قوت عاقلہ کے ذمے ہے ہمارا نفس اسی حلم سے مست و بیخود تھا جو اسی مستی مین شیطان ہمارے سر سے ٹوپی لے بھاگا اگر ساقی اسکے حلم کا بادہ ریز نہوتا تو شیطان کی بھلا مجال تھی کہ سارے جہان سے ایسا لڑتا پھرتا سب اسی شراب حلم سے مست و بیخود ہو رہے ہین دقت تعلیم کے آدم کہ ملائک کے اُستاد تھے اور علم کے نقدون کے نقاد یعنے پرکھنے والے جب جنت مین گئے اور شراب حلم کی پی تو ایک بازی مین شیطان کی روزرد ہوگئے یا تو اُس معجون بلادر تعلیم ودود نے اُنکو زیرک ودانا اور چست کردیا تھا یا اُسی افیون یعنے حلم سخت سے اُسکے چور کو اُنکے رخت کی طرف لے آئی پھر عقل اُن کی حلم کی طرف آکے پناہ جو

ہوئی کہ توہی میرا ساقی تھا تیرے ہی جام سے بیخود ہوکے گری ہون تو ہی میرا ہاتھ پکڑ

فرمانا شاہ کا ایاز کو کہ تو چاہے عفو اختیار کر چاہے بدلا لے تجھکو اختیار ہے عدل و لطف جو کچھ تو کرے سب بہتر ہے ہر ایک مصالح اور ہر عدل مین ہزارون لطف درج ہین ولکم فے القصاص حیوۃ جو کوئی قصاص کو نکروہ رکھتا ہے شاید حیات قاتل کی دیکھتا ہے و ہزار حیات دیگر

قولہ کن میان مجرمان حکم اے ایاز ٭ اے ایاز پاک با صد احتراز ٭ گرد و صد بارت بجوشم در عمل ٭ در کف جوششت نیابم یک دغل ٭ ز امتحان شرمندہ خلقے بیشمار ٭ ز امتحانہا کردہ ایشان شرمسار ٭ بحر بے قعر است تنہا علم نیست ٭ کوہ صد کوہ است تنہا حلم نیست ٭ گفت من دانم عطائے تست این ٭ ورنہ من آن چارق وان پوستین ٭ بہر این پیغمبران را شرح ساخت ٭ کانکہ خود بشناخت یزدان را شناخت ٭ چارقت نطفہ است وخونت پوستین ٭ باقی اے خواجہ عطائے اوست این ٭ بہر آن دادست تا جوئے دگر ٭ تو مگو کہ نیستش جز این قدر ٭ زان نماید چند سیب آن باغبان ٭ تا بدانے نخل و دخل بوستان ٭ کف گندم زان دہد خر کار را ٭ تا بداند گندم انبار را ٭ نکتہ زان شرح گوید اوستاد ٭ تا شناسی علم او را مستزاد ٭ ور تو خود گوئی ہمینش بود و بس ٭ دورت اندازد چنان کز ریش خس ٭ اللغات مستزاد زیادہ کردہ شدہ المعنے بادشاہ کہتا ہے اے ایاز ان مجرمون کے حق مین تو حکم کر اور تو پاک ہے جرم سے اور سیکڑون احتراز پر ہیز والا اور تو وہ ہے کہ اگر دو سو دفعہ تجھکو چرخ و تاو کسی عمل مین دون تو تیری جوش کی جھاگھ مین ذرا بھی دغل نہ پاؤن یعنی تو ہر دفعہ امتحان مین کھرا ہی نکلے گا اور یون تو بیشمار مخلوق تیرے امتحان مین شرمندہ ہی ہوئی ہے گو اُن کے امتحانون نے اُنھین کو شرمندہ کیا ہے تو ایک دریا بے تھاہ ہے فقط علم ہی نہین ہے تو کوہ صد کوہ ہے تنہا حلم ہی نہین ہے ایاز نے کہا مین جانتا ہون یہ سب تیری عطا ہے ورنہ مین تو وہی چارق اور وہی پوستین ہون اسی واسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی شرح فرمائی ہے کہ جس نے آپ کو پہچانا خدا کو پہچانا چنانچہ حدیث شریف ہے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ معنے اسکے وہی ہین کہ جو اوپر کی سطر مین تحریر ہوئے آپ فرماتے ہین کہ تیرا چارق نطفہ ہے اور خون تیرا پوستین باقی اور یہ جو کچھ ہے اے خواجہ اس کی عطا ہے

اور عطا اسکی بے انتہا تجھکو جو اسقدر دیا ہے اس واسطے کہ اسکو پاکے اور کا طالب ہوئے اور یہ مت کہہ کہ جو
مجھکو دیا ہے بس اتنا ہی ہے سوا اسکے اور نہین ہے یہ تو ایسا ہے جیسے باغبان کسی کو چند سیب
دکھاتا ہے تا وہ نخل و دخل بوستان کو جانے کہ ایسی آمدنی ہے جو کدھا کہ کھیتی کے کام مین رہتا ہے
ایک مٹھی گیہون اسکو بھی دیدیتے ہین تا جانے گیہون کے ڈھیر کے ڈھیر ہوتے ہین استاد
پڑھانے والا ایک نکتہ کسی شرح کا بیان کرتا ہے تو تو اسکے علم متنزاد سے واقف ہوا اور بچا سنے
اور جو تو یہ کہے گا کہ اسکے پاس یہی تھا اور بس تو تجھکو وہ ایسا نکال کے دور پھینک دے گا جیسے
ڈاڑھی سے تنکا نکال ڈالتے ہین **قولہ** اے ایاز اکنون بیا و داد دہ ٭ داد نادر در جہان بنیاد نہ ٭
مجرمانت مستحق کشتنند ٭ و ز طمع بر عفو و حلمت مے تنند ٭ تا کہ رحمت غالب آید یا غضب ٭ آب کوثر
غالب آید یا لہب ٭ از پے مردم ربائی ہر دو ہست ٭ شاخ حلم و خشم از روز الست ٭ بہر
این لفظ الست مستبین ٭ نفی و اثبات است در لفظے دفین ٭ زانکہ استفہام اثباتست این ٭
لیک در وے لفظ لیس ہم ببین ٭ ترک کن تا ماند این تقریر خام ٭ کاسہ خاصان منہ در پیش عام ٭
لطف و قہرے چون صبا و چون وبا ٭ آن یکے آہن ربا این کہربا ٭ مے کشد حق راستان را
تا رشد ٭ قسم باطل باطلان را مے کشد ٭ معدہ حلوائے بود حلوا کشد ٭ معدہ صفرائے بود سکبا کشد ٭
فرش سوزان سردے از جانش برد ٭ فرش افسردہ حرارت را خورد ٭ دوست بینے
از تو رحمت مے جہد ٭ خصم بینے از تو سطوت می جہد ٭ نور بینی روشنی بیرون زہد ٭ نار بینی با دخان
ظلمت دہد ٭ خصم و یار و نور و نار و فخر و عار ٭ تخت و دار و برد و حار و ورد و خار ٭ مور و مار و تار و
پود و زیر و نار ٭ ہر یکے با جنس خود بر بے شمار ٭ **اللغات** مستبین ظاہر و آشکار رشد بفتحتین
راہ راست یافتن زہد اے جوشد و بیرون آید سکبا ایک قسم آش کہ دلیہ اور سرکہ اور نبات
وکشمش سے بناتے ہین **المعنی** یعنے ایاز یہ داد تیرے ذمے ہے اب آ اور یہ داد
تو ہی دے اور نادر داد کی جہان مین بنیاد رکھ جو ایسی کسی نے نہ کی ہو مجرم تو تیرے اس
قابل ہین کہ قتل کیے جائین لیکن ان کو طمع تیرے عفو و حلم پر ہے اسی پر پھول رہے ہین اور
تاک رہے ہین کہ دیکھیے رحمت غضب پر غالب آتی ہے یا غضب رحمت پر آب کوثر غالب پڑتا ہے
یا شعلہ آگ کا کس واسطے کہ روز الست سے یہ دونون شاخین حلم و خشم مردم ربائی کی پھوٹی ہین
یعنے لفظ الست سے ظاہر و آشکار ہے کہ ایک ہی لفظ مین نفی و اثبات دونون مدفون و پوشیدہ
ہین اثبات کیا ہے استفہام اقراری جیسے فرمایا الست بربکم کیا نہین ہون مین

پروردگار تمہارا یعنے ہوں اور اسی ہیں لفظ لیس کا بھی موجود ہے جو نفی ہے غرض یہ کہ اثبات
ونفی دونوں روز الست سے چلے آتے ہیں اب فرماتے ہیں اس تقریر کو ایسے ہی چھوڑتا یہ تقریر خام
سمجھا ئے بہت پختہ مت کر یہ کاسہ خاصوں کے سامنے رکھنے کا ہی عوام کے سامنے مت
رکھے لطف وقہر دونوں ایسے ہیں جیسے صبا اور وبا کہ لطف آہن ربا ہے اور قہر کہربا
حق تو راستوں کو رشد کی طرف کھینچتا ہے اور جو باطل لوگ ہیں اُن کو باطل کھینچتا ہے
آدمی کا معدہ اگر حلوائی ہے اے شیرینی دوست تو حلوا کھینچتا ہی اور جو صفراوی ہے تو سکبا
چاہتا ہے بستر اگر گرم ہے تو جان کی سردی نکال ڈالتا ہے اور اگر ٹھنڈا تو وہ اور حرارت کو کھا لیتا
ہے تو اگر اپنے دوست کو دیکھتا ہے تو تیری طرف سے رحمت اچھلتی ہے اور دشمن کو دیکھتا ہے تو
سطوت وشدت پیدا ہوتی ہے نور دیکھتا ہے روشنی جوش کرتی ہے نار دیکھتا ہی تو وہ اور اُس کا
دھواں ظلمت دیتا ہے غرض دشمن اور یار اور نور و نار اور فخر و عار اور تخت و دار اور سرد و
گرم اور گل و خار اور مور و مار اور تار و پود اور زیر و زار ہر ایک اپنے جنس کے ساتھ ہے
ایسے ہی شمار کیے کہ بیشمار ہیں

تعجیل فرمانا شاہ کا ایاز کو کہ جلدی اس حکم کو فیصل کر

قولہ ای ایاز این کار را زو تر گذار ✿ زانکہ نوعی ز انتقام ست انتظار ✿ گفت اے شہ جملگی فرمان
تر ست ✿ با وجود آفتاب اختر فنا ست ✿ زہرہ کہ بود یا عطارد یا شہاب ✿ کہ برون آید بہ پیش
آفتاب ✿ گر ز دلق و پوستین بگذ شتمے ✿ کے چنین تخم ملامت کشتمے ✿ قفل کردن بر در حجرہ چہ بود ✿
در میان بدگمانان حسود ✿ دست در کردہ و روان آنجہ ✿ ہر یکے ز ایشان کلوخ خشک جو ✿ پس
کلوخ خشک در جوکے بود ✿ ماہے باآب عاصے کے شود ✿ بر من مسکین جفا دارند و
ظن ✿ کہ وفا را شرم مے آید ز من ✿ گر نبودے زحمت نامحرمے ✿ چند حرفے از وفا
وا گفتمے ✿ چون جہان پر شبہت و اشکال جوست ✿ حرف مے رانیم مابیرون پوست ✿ گر تو خود
را بشکنے مغزے شوے ✿ داستان مغز نغزے بشنوے ✿ جوز را در پوستہا آوازہا ست ✿ مغز و
روغن را خود آوازے کجا ست ✿ **المعنے** پادشاہ نے کہا اے ایاز اس کام کو جلدی بجا لا
اس سبب سے کہ انتظار بھی ایک قسم انتقام سے ہے جیسا کہ فرمایا ہے الانتظار اشد الموت یعنے
انتظار موت سے سخت تر ہے ایاز نے کہا اے پادشاہ جملہ فرمان تیرے واسطے مخصوص ہیں مصرعہ
کھولی گیا ہے جیسے آفتاب کے سامنے جملہ اختر فنا ہوتے ہیں بھلا زہرہ یا عطارد

یا شہاب ثاقب کیا چیز ہین جو آفتاب کے سامنے طلوع کرین ہین اگر دلق و پوستین سے درگذر کرتا
تھا یا تخم ملامت کا کب بوتا کوئی مجھکو ملامت کیون کرتا اور حجرے کے دروازے پر قفل لگانا
ہی کیا ضرور تھا اس حال مین کہ ایسے حاسد موجود تھے یہ وہ بدگمان حاسد ہین کہ نہر مین
ہاتھ ڈالے ہوے ہین اور سوکھا ڈھیلا ڈھونڈتے ہین بھر نہر مین سوکھا ڈھیلا کیسے ملے
بھلا کوئی مچھلی بھی پانی کے ساتھ عاصی و نافرمان ہوسکتی ہے یہ لوگ مجھپر کہ ایک مسکین و
غریب ہون جفا و گمان کرتے ہین ایسے کہ وفا مجھسے شرماتی ہے کہ تو ایسا ہے جس پر
یہ گمان ہو رہے ہین آپ جو کچھ وفا مجھسے کہہ رہی ہے مین کیسے کہون کہ نامحرمون کا انبوہ ہے
ورنہ چند باتین وفا کی کہتا لیکن اس صورت مین کہ جہان پر شبہہ ہے اور شکلین ڈھونڈھتا ہی
تو ہم بھی وہ باتین بیان کرتے ہین جو پوست کے علاوہ ہین اور وہ یہ کہ اگر تو آپ کو توڑیگا
یعنے عجز و انکسار کرے گا تو مغز ہوجائے گا اور جب مغز ہوجائے گا تو مغز نغز سے باتین سُنیگا
جوز کے پوست مین تو آوازین ہین کہ جمع ہونے سے نکلتی ہین اور وہ جو اُسکے اندر مغز ہے
اور مغز کے اندر روغن اُسکی آواز کہان ہے پوست کی آواز تو تونے سُن لی قولہ دارد
آوازے نہ اندر خورد گوش ٭ ہست آوازش نہان در گوش ہوش ٭ گرنہ خوش آوازے مغزی بود ٭
ژغژغ آواز قشرے کہ شنود ٭ ژغژغ آن زان تحمل مے کنی ٭ تاکہ خاموشانہ بر مغزے
زنے ٭ چندگاہے بے لب و بے گوش شو ٭ وان گہے چون لب حریف نوش شو ٭
چند گفتے نظم و نثر و راز فاش ٭ خود یکے روز امتحانرا گوش باش ٭ چند پختے تلخ و شور و
تیز و کز ٭ ہم یکے بار امتحان شیرین بپز ٭ چند خوردے چرب و شیرین از طعام ٭ امتحان
کن چند روزے در صیام ٭ چند روزے خواب را گشتی اسیر ٭ یک شبی بیدار شو
دولت بگیر ٭ روزہا بردے بسر در ہزل و جد ٭ روزکے دو جہد را شو مستعد ٭ آن یکے را در قیامت
ز انتباہ ٭ در کف آید نامۂ عصیان سیاہ ٭ سر سیہ چون نامہاے تعزیہ ٭ پر معاصے متن آن
با حاشیہ ٭ اللغات ژغژغ آواز دانتون کی کہ جاڑے یا غصے یا سخت چیز چابنے سے ہو
یا گون ہلانے سے ہوئے اور یہ جو کہا ہی کہ جوز کے پوست کی آواز تو تونے سُن لی مغز و روغن کی آواز
کہان ہی بس مغز و روغن کی وہ آواز ہے جس کے سُننے کے لائق تیرے کان کہان ہین وہ آواز گوش
ہوش مین چھپی ہوئی ہی ہوش اُسکو سُنتا ہے اگر خوش آوازی مغز کی کسی مین نہو تو ژغژغ
آواز پوست کی کون سُنے تو جو تحمل اُسکی ژغژغ کا ہوتا ہے تو یہی بات تو ہی کہ چھلکے سے اُسکا مغز

حاصل کرون تھوڑے ہی دنون تو بے گوش و بے لب بنجا نہ کسی کی سُن نہ کسی سے کچھ کہہ پھر دیکھ تو
کیسا حریف اُس لب کا جو سراسر نوش ہی ہوتا ہے کب تک نظم و نثر کہے گا اور راز فاش
کرے گا ایک روز امتحانون کا بھی ہے اُسکو بھی سُن لے کتنی دفعہ تو نے تلخ و شور اور تیز و کنز
پکایا ہے ایک دفعہ امتحاناً شیرین بھی پکا بار ہا چرب و شیرین طعام کھائے ہین اب
اسکا امتحان کر روزون مین کتنے دنون خواب کا مقید ہو کے خوب دل بھر بھر کے سویا ہے
ایک ہی رات جاگ لے اور دولت حاصل کر بہت دن تو نے ہزل و جد مین تیر کیے ہین دو ہی
دن جہد و کوشش کو مستعد ہو یہ بھی جانتا ہے کہ قیامت کے دن کوئی تو ایسا ہوگا کہ دا سطے
آگاہی اعمال کے نامہ اعمال سیاہ عصیان کا اُسکے ہاتھ مین دینگے جس کا سر سیاہ
مثال نامہ تعزیت کے ہوگا اور گناہون سے بھرا اور متن اُس کا مع حاشیہ کے یعنے

خوب مفصل و مشرح

خاموشی کی فضیلت اور اُسکے بیان مین جیسے کہ حدیث شریف سے ہے من سکت سلم جو کوئی خاموش ہوا سلامت رہا اور اس بات مین کہ اپنے نامہ اعمال کو دیکھ کہ کون سے ہاتھ کے قابل ہے

قولہ جملہ فسق و معصیت آن یکسرے ٭ ہمچو دار الحرب پر از کافرے ٭ آن چنان نامہ پلید پر وبال ٭
در یمین ناید در آید از شمال ٭ خود ہم اینجا نامۂ خود را ببین ٭ دست چپ را شاید او یا در یمین ٭ موزۂ چپ
کفش چپ ہم در دکان ٭ آن چپ دانیش پیش از امتحان ٭ چون نباشد راست میدان کہ چپے ٭
ہست پیدا نعرۂ شیر و کپے ٭ آنکہ گل را شاہد و خوشبو کند ٭ ہر چپے را راست فضل او کند ٭
ہر شمالے را یمینے او دہد ٭ بحر را ماء معینے او دہد ٭ گر چپے با حضرت او راست باش ٭ تا نہ بینے
دست برد لطفہاش ٭ تو روا داری کہ نامہ آن ہمین ٭ بگذرد از چپ در آید در یمین ٭ این چنین
نامہ کہ پر ظلم و جفا ست ٭ کے بود خود در خور آن دست راست ٭ المعنی اور وہ نامہ ایسا کہ بالکل
فسق اور بالکل معصیت اور ایسا کفر سے بھرا جیسے دار الحرب کفر سے بھرا ہوتا ہی پھر ایسا نامہ پلید و
پر وبال کبھی داہنی طرف سے نہین آئے گا بائین طرف سے آئے گا آپ تجھکو لازم ہے کہ اپنے
نامے کو آپ ہی یہان دیکھ لے کہ اُلٹے ہاتھ کے لائق ہے یا سیدھے کے اگر موزہ اُلٹا ہے
یا جوتی اُلٹی تو اُسکو دکان ہی مین دیکھ لے جو چپ ہے اُس مین اور چپ کی قبل امتحان سے معلوم
ہو جائے گی اگر راست نہین ہے تو جان لے کہ تو چپ سے ہے اس لیے کہ نعرہ شیر کا اور ہر

اور آواز بند رکی اور ہی کچھ چھپی بات نہین ہر آن اللہ تعالی کہ گل کو معشوق خوش رنگ وخوشبو کرتا ہی
اور فضل اُسکا ہر چپ کو راست کر دیتا ہی اگر شمال ہوا اُسکو یمین بخشتا ہی اور دریا کو ما معین کرتا ہی
لاجرم اگر چپ ہے تو اُسکے حضور مین سیدھا رہ تب تجھکو اُسکے لطفون کی دستبرد معلوم ہوگے
تو کیسے روا رکھتا ہے کہ ایسا نامہ ناچیز خوار بایان ہاتھ چھوڑکے سیدھے ہاتھ مین آجائے
لیکن ایسا نامہ جو ظلم وجفا سے بھرا ہے وہ خود لائق دست راست کے کب ہی

اس بیان مین کہ کوئی ایسی بات کہے کہ مناسب اُسکے دعوے نہو چنانچہ ولئن سالتہم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ اگر تو اُن سے پوچھے گا کس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ضرور کہین گے اللہ نے پھر بت کی بندگی کرنا اور جان وزر نثار کرنا کب مناسب اُسکے ہے جو خدا کو خالق زمین وآسمان کا جانتا ہے اور سمیع وبصیر و نگہبان وغیرت والا

قولہ زاہدے را بد یکے زن ہیچ حور ۞ رشک ناک اندر حق او بس غیور ۞ زانکہ بد زن را کنیزے مہوشے ۞ در دل زاہد بُد از وے آتشے ۞ زن زغیرت پاس شوہر داشتی ۞ باکنیزک خلوتش نگذاشتے ۞ مدتے شد زن مراقب ہر دو را ۞ تا کہ شان فرصت نیفتد در خلا ۞ تا در آمد حکم تقدیر الہ ۞ عقل حارس خیرہ سرگشت وتباہ ۞ حکم تقدیرش چو آید بے وقوف ۞ عقل کہ بود در قمر افتد خسوف ۞ بود در حمام آن زن ناگہان ۞ یادش آمد طشت در خانہ بدان ۞ باکنیزک گفت رو ہان مرغ وار ۞ طشت را از خانہ برگیر و بیار ۞ آن کنیزک زندہ شد چون این شنید ۞ کہ بخواجہ این زمان خواہد رسید ۞ خواجہ در خانہ است وخلوت این زمان ۞ پس دوان شد سوے خانہ شادمان ۞ عشق شش سالہ کنیزک را بدین ۞ کہ بیابد خواجہ را خلوت چنین ۞ گشت پران جانب خانہ شتافت ۞ خواجہ را در خانہ خلوت بیافت ۞ ہر دو عاشق را چنان شہوت ربود ۞ کاحتیاط ویاد در بستن نبود ۞ ہر دو با ہم در خزیدند از نشاط ۞ جان بجان پیوست آن دم ز اختلاط ۞ یاد آمد در زمان زن را کہ من ۞ چون فرستادم ورا سوے وطن ۞ پنبہ در آتش نہادم من بخویش ۞ در فگندم من قُچ نر را بمیش ۞ گل فرو شست از سر و بیخود دوید ۞ از پے او رفت وچادر مے کشید ۞ آن ز عشق جان دوید این ز بیم ۞ عشق کو بیم کو فرقے عظیم ۞ اللغات مراقب بضم نگہبان حارس چوکید ار قُچ مخفف توج ہندی

یہ ندھا اس طعنے ایک زاہد کی ایک عورت ایسی حسین تھی جیسے حور اور اپنے شوہر کے حق مین بڑی رشک ناک وغیرت والی اس سبب سے کہ اس عورت کی ایک چھوکری ہمجولی تھی اور زاہد کے دل مین اس کے عشق کی آگ تھی عورت غیرت کے سبب سے شوہر کی نگہبانی رکھتی تھی ایسا نہین ہونے دیتی تھی کہ شوہر کنیز کو اکیلا پالے ایک مدت عورت نگہبان دونون کی رہی تا ایسا نہو کہ تنہائی مین دونون کو فرصت ملجائے یہان تک کہ حکم تقدیر خدائے تعالے کا نازل ہوا بس عقل حارس کی جو عورت تھی دیوانی و تباہ ہوگئی ظاہر ہے حکم تقدیر کا جب آتا ہے تو عقل کیا چیز ہے ماہ جیسی شئے روشن وکامل تاریک ہوجاتا ہے اور گہن مین پڑتا ہے اتفاقاً وہ عورت حمام مین تھی ناگہان طشت اسکو یاد ہوا جو گھر مین تھا چھوکری سے کہا جا چڑیا کی طرح اڑجا اور طشت جو گھر مین رکھا ہے اٹھا لا چھوکری یہ سنتے ہی زندہ ہوگئی اور جانا کہ اب وقت ہے کہ خواجہ سے ملجاؤنگی خواجہ گھر مین موجود ہے اور گھر اس وقت خالی بس خوش خوش دوڑتی ہوئی گھر کو چلدی دیکھو تو کنیز کے عشق کو کہ چھ برس سے عاشق تھی کیسے خواجہ کو اس وقت خلوت مین پائی ہے بس اڑتی ہوئی گھر کو آئی اور کیسی شاد وشاد اور خواجہ کو خالی خلوت مین پایا چونکہ دونون عاشق تھے ایسا انکی خواہش وشہوت نے انکو بیخود کردیا کہ کچھ احتیاط نہ کی حتے کہ دروازہ بند کرنا بھی بھول گئے بس دونون مارے مستی وخوشی کے ایسے چمٹ گئے کہ گویا ایک دوسرے مین گھس گئے اور ایسے مختلط ہوئے کہ جان سے جان چپک گئی آب اس عورت کو اس وقت یہ بات یاد ہولی کہ مین نے اسکو گھر کیون بھیجا یہ تو مین نے اپنے آپ سے روئی مین آگ رکھدی اور بز نر میش پر ڈالدیا سر مین جو مٹی ڈالی تھی جھٹ پٹ دھو ڈالی اور بے اختیار چھوکری کے پیچھے چادر سنبھالتی دوڑی آب خیال تو کرو چھوکری تو عشق مین دوڑی تھی اور یہ خوف سے دوڑی پھر یہ اسکو کب پاتی عشق اور بیم مین تو بہت بڑا فرق ہے کہان عشق کہان بیم

قولہ سیر عارف ہر دمے تا تخت شاہ ٭ سیر زاہد ہر مہے یک روزہ راہ ٭ گرچہ زاہد را بود روزے شگرف ٭ کے بود یک روزہ خمسین الف ٭ قدر ہر روزے ز عمر مرد کار ٭ باشد از سال جہان پنجہ ہزار ٭ عقلہا زین سر بود بیرون در ٭ زہرۂ وہم از بدرد گو بدر ٭ ترس موئے نیست اندر پیش عشق ٭ جملہ قربانند اندر کیش عشق ٭ عشق وصف ایزدست آیا کہ خوف ٭ وصف بندہ مبتلائے فرج وجوف ٭ چون یحبونہ بخواندے از نبے ٭ با یحبہم

شور قرین در مطلی ٭ پس محبت وصف حق عشق نیز ٭ خوف نبود وصف یزدان اے عزیز ٭ وصف حق کو وصف مشت خاک کو ٭ وصف حادث کو و وصف پاک کو ٭ شرح عشق ار من بگویم بر دوام ٭ صد قیامت بگذرد و ان ناتمام ٭ زانکہ تسبیح قیامت را حد ست ٭ حد کجا آنجا کہ وصف ایزد ست ٭ عشق را پانصد پر ست و ہر پرے ٭ از فراز عرش تا تحت الثرے ٭ زاہدے با ترس مے تازد بپا ٭ عاشقان پران تراز باد صبا ٭ چہ مجال باد پا برق اے پسر ٭ چونکہ او در راہ حق بکشاد پر ٭ کے رسد این خائفان در گرد عشق ٭ کآسمان را فرش سازد درد عشق ٭ جز مگر کاید عنایتہاے ضو ٭ کز جہان و این روش آزاد شو ٭ از فش خود وز وش خود باز رہ ٭ کہ سوے شہ یافت آن شہباز رہ ٭ این فش و وش ہست جبر و اختیار ٭ از ورا ے این دو آمد جذب یار ٭ **اللغات** فش مرادف وش مانند و شملۂ دستار و موے یال اسپ ضو روشنی آفتاب **معنے** عشق ایسی چیز ہی کہ عارف ہر دم مین تخت شاہ تک پہونچتا ہی اور زاہد کہ بے عشق ہی یہ ایک دن کی راہ ایک مہینے مین چلتا ہے غرض دونون کی سریع السیری و بطی السیری کے بیان سے ہے اگرچہ زاہد کا بھی ایک دن عجیب و غریب ہو جائے تاہم ایک روز برابر پچاس ہزار برس کے کب ہوگا کس واسطے کہ جو مرد کاروانے ہین یعنے اولیا مور بجذبات باطنی اُن کی عمر کا ایک دن بقدر پچاس ہزار برس اس جہان کے ہوتا ہے آپ عقلین اس بھید سے اگر گھر چھوڑ کے باہر دروازے کے نکلجا ئین تو بڑی نکل جائین اور وہم اگر اپنا کلیجہ پھاڑے تو کہدے پھاڑا اگر اس لیے کہ یہ بات دونون کی حد سے باہر ہے عشق کے سامنے بال بھر خوف و ترس نہین ہے اور سب مذہب و کیش عشق پر قربان ہین ہتا تو عشق وصف خداے تعالے کا ہے یا خوف تو وصف بندے کا ہے جو مبتلا فرج و جوف یعنے شکم کا ہی دیکھ تو جب تونے یحبونہ و یحبہم قرآن سے پڑھا ہی یعنے دوست رکھتے ہین وہ اسکو اور دوست رکھتا ہے وہ انکو تو اسی مطلب کو اسکا قرین و ہمنشین بنا بس محبت ہی کو وصف حق کا جان اور نیز عشق کو نہ خوف کو کہ اے عزیز خوف وصف یزدان کا نہین ہے بھلا وصف حق کا کہان اور وصف خاک کا کہان اور وصف حادث کا کہان کہان وصف پاک کا آپ فرماتے ہین کہ یہ عشق وہ بے انتہا شے ہے کہ اگر وصف اس کا ہمیشہ مین کرتا رہون تو سو قیامتین گذر جائین اور یہ وصف ویسا ہی ناتمام رہے اس واسطے کہ تاریخ قیامت کی حد ہی

کہ وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا لیکن وہان صد کمان ہے جہان کہ وصف ایزد تعالے کا ہی عشق کے پانسو پر ہین ہر ایک پر بالا ہے عرش سے تحت الثرے تک تب یہ زاہد بیچارہ تو با خوف پانون سے دوڑتا ہے اور عاشق باد صبا سے زیادہ پران پھر فرماتے ہین کہ باد صبا یا برق کی مجال کب ہے جو اے پسر یہ راہ حق مین اپنے پر کھول سکین یہ خالف ہین یہ تو عشق کی گرد کو بھی نہین پہونچتے عشق کا درد تو وہ ہے کہ آسمان کو فرش وزمین بنا دے خالف اس سبب سے کہا کہ روز ازل مین سارے مخلوق عشق سے ڈر گئے تھے جیسا کہ آیہ انا عرضنا الامانۃ الخ سے ثابت ہے مگر سوا ے اُس کے کہ جس پر آفتاب ازل نے اپنی عنایتون کی روشنی ڈالی اور کہا کہ اس جہان اور اس کی روشنی سے آزاد ہو جا اور اپنی فش ودش سے یعنے فرد زیبائی کی راہ کو لوٹ دے اُس شہباز نے اپنے شاہ کی طرف راہ پائی اور فش و دش کیا ہے جبر و اختیار کہ کسی نے جبر اختیار کیا کسی نے اختیار اختیار کیا لیکن جذب یار کا ان دونون کے اُس پار ہے ان کو نصیب نہین

پہونچنا عورت کا گھر پر اور جدا ہونا زاہد کا کنیزک سے

قولہ چون رسید آن زن بخانہ در کشاد ٭ بانگ در در گوش ایشان در فتاد ٭ آن کنیزک جست آشفتہ زساز ٭ مرد برجست و ستاد اندر نماز ٭ زن کنیزک را پژولیدہ بدید ٭ درہم و آشفتہ دنگ و مرید ٭ شوے خود را دید قائم در نماز ٭ در گمان افتاد و اندر اہتزاز ٭ شوے را برداشت دامن بے خطر ٭ دید آلودہ منی خصیہ ذکر ٭ از ذکر باقے نطفہ مے چکید ٭ ران و زانو گشتہ آلود و پلید ٭ بر سرش زد سیلے و گفت اے لعین ٭ خصیہ مرد نمازے باشد این ٭ لائق ذکر و نماز است این ذکر ٭ وین چنین ران و زہار پر قذر ٭ نامہ پر ظلم و فسق و کفر و کین ٭ لائق است انصاف وہ اندر یقین ٭ گر بپرسے گبر را کین آسمان ٭ آفریدہ کیست وین خلق جہان ٭ گوید اینہا آفریدہ آن خدا است ٭ کافریش بر خلائش گواست ٭ کفر و ظلم و ستم بسیار او ٭ ہست لائق با چنین اقرار او ٭ ہست لائق با چنین اقرار رست ٭ آن فضیحتہا و آن کردار کاست ٭ فعل او کردہ دروغ آن قول را ٭ تا شد او لائق عذاب ہول را ٭ پس دروغ آمد ز سر تا پاے او ٭ کرد روش کرد ہم اعضاے او ٭ **اللغات** ساز موافقت پژولیدہ بکسر بے رونق و بے طراوت اہتزاز جنبش کرنا قذر نجاست **المعنے** جب وہ عورت گھر پہونچی اور دروازہ کھولا چھوکری تو اُس موافقت سے پریشان ہو کے جلدی سے علیحدہ ہو گئی

اور مرد جھٹ پٹ نماز مین کھڑا ہو گیا عورت نے جو چھوکری کو دیکھا تو بے رونق پایا اور رنجیدہ اور پریشان وحیران وسرکش آور شوہر کو دیکھا کہ نماز مین کھڑا ہے یہ دیکھکر گمان واہتمزاز مین پڑ گئی یعنے خیالات مین آخر بے خطر ہو کے دامن شوہر کا اُٹھا دیا دیکھا تو خصیے اور ذکر سب منی سے آلودہ تھے وہ جو منی سے کچھ باقی رہگیا تھا خصیون سے ٹپک رہا تھا ران و زانو سب اُس سے بھرے ہوے اور پلید تھے ایک سیلی اُس کے سر پر مار کے کہا اے لعین خصیے مرد نمازی کے ایسے ہی ہوتے ہین آور یہ ذکر لائق ذکر و نماز کے ہے اور یہ رانین اور موے زہار پر نجاست آب مقولہ مولانا کا ہے کہ تیرا نامۂ اعمال جو ظلم وفسق وکفر وکین سے بھرا ہے کب سید سے ہاتھ مین آنے کے لایق ہے تو ہی انصاف کر مثلاً اگر تو کسی گبر سے پوچھے کہ یہ آسمان اور تمام خلق وجہان کس کا پیدا کیا ہوا ہے تو یہی کہے گا کہ سب پیدا کیا ہوا خدا کا ہے جس کی خدائی پر ساری مخلوق گواہ ہے آب بتاؤ وہ کفر وظلم اس کا اور ستم بسیار لائق اس گفتگو کے ہے بھلا ایسے ایسے سچے اقرار کے ساتھ وہ فضیحتین اور وہ ناکارہ کام اُسکے اُس اقرار کے لائق ہین لاجرم اُسکے فعل ہی نے اُسکے قول کو جھوٹا ٹھہرایا تو وہ لائق عذاب ہولناک کے ہوا بس سر سے پاؤن تک وہ گبر دروغ ہے کہ اُسکے اعضا ہی اُسکو دروغ کردین گے **قولہ** روز محشر ہر نہان پیدا شود ❊ ہم ز خود ہر مجرمے رسوا شود ❊ دست وپا بدہد گواہے با بیان ❊ بر فساد او بہ پیش مستعان ❊ دست گوید من چنین وزدیدہ ام ❊ لب بگوید من چنین بوسیدہ ام ❊ پاے گوید من شدستم تا سنا ❊ فرج گوید من بکردستم زنا ❊ چشم گوید غمزہ کردستم حرام ❊ گوش گوید چیدہ ام سوء الکلام ❊ پس دروغ آمد ز سر تا پاے خویش ❊ چون گواہے مے دہد اعضا ز پیش ❊ آن چنان کاندر نماز نا فروغ ❊ از گواہ خصیہ شد زرقش دروغ ❊ پس چنان کن فعل کان خود بے زبان ❊ باشد اشہد گفتن وعین بیان ❊ تا ہمہ تن عضو عضوت اے پسر ❊ گفتہ باشد اشہد اندر نفع وضر ❊ رفتن بندہ پئے خواجہ گواہ است ❊ کہ منم محکوم واین مولاے ماست ❊ گر سیہ کردے تو نامہ عمر خویش ❊ توبہ کن زانہا کہ کردستی بہ پیش ❊ عمر اگر بگذشت بیخش آیند ست ❊ آب توبہ اش دہ اگر او بے نمست ❊ بیخ عمرت را بدہ آب حیات ❊ تا درخت عمر گردد باثبات ❊ جملہ ماضیہا ازین نیکو شوند ❊ زہر پارینہ ازین گردد چو قند ❊ سیاتت را مبدل کردہ حق ❊ تا ہمہ طاعت شوند آن ما سبق اسکے **معنے** اوپر جو کہا ہے اُسکے اعضا ہی اُسکو جھوٹا کردین گے ہوا فوق

اُسی کے فرماتے ہین کہ محشر کے دن ہر ڈھکا چھپا ظاہر ہوجائیگا اور اپنے ہی آپ سے
ہر مجرم رسوا ہوجائیگا ہاتھ پاؤن خوب ہین گواہی دینگے ہر کسی کے فساد پر سامنے اُس مستعان کے
ہاتھ مفصل کہے گا کہ مین نے اس طور سے چرایا ہے اور لب صاف صاف کہین گے کہ ہم نے
اس طرح بوسہ لیا ہے پاؤن کہینگے کہ ہم ایسے اپنی آرزو تک پہونچے ہین فرج کہے گی
مین سے زنا کیا ہے آنکھین کہینگی ہم نے غمزے حرام کیے ہین کان کہینگے ہم نے بُری باتین سُنی ہین
بس اپنے ہی آپ سے سر تا پا دروغ ہوگیا جبکہ اگلی باتون سے خود اپنے اعضا گواہی دیتے
ہین جیسے نماز بے فروغ مین زاہد کے خصیے گواہ ہوے جن کی گواہی سے نماز اُس کا
دروغ ہوگیا بس ایسا فعل کر کہ وہ جو تو نے اشہد کہا ہے اسی کہنے کا یہ سب بے زبان فعل
عین بیان ہو گویا یہ فعل وہی اشہد ہو تو ایسا ہوجائے کہ جیسے کسی کے عضو عضو نے ہر نفع
وضرر مین اشہد کہا ہے دیکھ تو بندے کا پیچھے پیچھے خواجہ کے چلنا یہی گواہ ہے کہ مین محکوم
ہون اور یہ میرا صاحب ہے آپ فرماتے ہین کہ اگر تو نے نامہ اپنی عمر کا سیاہ کیا ہے
تو توبہ کر اُن سب سے جو پہلے کیے ہین عمر اگر تیری گذر گئی تو گذر جانے دے جڑ تو ابھی
اُس کی موجود ہے اگر بے نم ہے تو توبہ کا پانی اُسکو دے کے تازہ کر اور اُسی جڑکو آب حیات
سے شاداب کر تو درخت تیری عمر کا ثابت وقائم ہوجائے تمام گذری ہوئی
باتین اُس سے نیک ہوجائین گی اور سب پُرانے زہر اُس سے قند بن جائینگے
اللہ تعالے تیرے سیٔات کو ایسا مبدل کردے گا کہ وہ اگلے گناہ سب تیرے طاعت
وبندگی ہوجائین گے

توبہ نصوح کے بیان مین کہ جیسے شیر پستان سے نکلتا ہے پھر پستان مین نہین جاتا بس جس نے توبہ نصوح کی پھر اُس گناہ کو یاد نکرے بطور رغبت کے بلکہ ہر دم اُس سے نفرت بڑھے کہ یہ نفرت دلیل قاطع توبہ کی ہے کس واسطے کہ شہوت اول بے لذت ہوگئی اور لذت توبہ کی اُسکی جانشین ہوئی اور جس نے قبول توبہ کو نہ پایا اس حال سے بیخبر ہے

قولہ خواجہ بر توبہ نصوحے خوش بتن ۞ کوششے کن ہم بجان وہم بتن ۞ شرح این توبہ نصوح از من
شنو ۞ بگرویدستی دے از نو گرو ۞ بود مردے پیش ازین نامش نصوح ۞ بُد ز دلاکے زنان اورا
فتوح ۞ بود روے او چو رخسار زنان ۞ مردے خود را ہمے کردے نہان ۞

او بکام زنان دلاک بود ٭ در دغا و حیلہ بس چالاک بود ٭ سالہا مے کرد دلاکے وکس ٭ بو نبرد از حالت آن بوالہوس ٭ زانکہ آواز و رخش زن وار بود ٭ لیک شہوت کامل و بیدار بود ٭ چادر و سربند پوشیدی نقاب ٭ مرد شہوانے و در غرہ شباب ٭ دختران خسروان را زین طریق ٭ خوش ہمالیدے دم شست آن عشیق ٭ توبہا مے کرد و پا در مے کشید ٭ نفس کافر توبہ اش را مے درید ٭ رفت پیش عارفے آن زشت کار ٭ گفت ما را در دعائے یاد دار ٭ سر او دانست آن آزاد مرد ٭ لیک چون حلم خدا پیدا نکرد ٭ بر لبش قفل است و در دل رازہا ٭ لب خموش و دل پر از آوازہا ٭ عارفان کہ جام حق نوشیدہ اند ٭ رازہا دانستہ و پوشیدہ اند ٭ ہر کرا اسرار حق آموختند ٭ مہر کردند و دہانش دوختند ٭ سست خندید و بگفت اے بد نہاد ٭ زان چہ دانے ایزدت توبہ دہاد ٭ **المعنی** یعنی یہ توبہ کہ توبہ سے سیئات طاعت ہو جاتے ہین لیکن اے خواجہ اگر تیری توبہ نصوحی ہے جب بھی اُس پر مت بھول اور جان و تن سے کوشش کیے جا اور بیان اس توبہ نصوح کا مجھسے سُن گر دیدہ تو تو شوق خدا مین ہو ہی رہا ہے از سر نو پھر گرد ہو چنانچہ فرمایا کہ ایک شخص نصوح نامے تھا عورتون کی دلاکی یعنے اُنکو نہلایا دھلایا کرتا تھا یہی اُسکی آمدنی تھی صورت اُسکی تھی جیسے رخسار عورتون کے مردی اپنی چھپائے عورتون کے لباس مین رہتا تھا اور عورتون کے حمام مین دلاک تھا نہلانے بدن ملنے والا اور دغا و حیلہ مین بڑا چالاک چلتا ہوا برسون دلاکی کرتے ہوگئی تھین مگر اس بوالہوس کی حالت سے کسی نے بو بھی نہ پائی اُسی سبب سے کہ اُسکی آواز اور اُسکی صورت عورتون کی طرح تھی مگر شہوت پوری اور خوب جاگتی ہوئی تھی چادر اور سربند اوڑھتا تھا اور نقاب بھی مرد شہوتی تھا اور غرہ شباب یعنے آغاز جوانی مین بادشاہون کی لڑکیون کو یہ عشیق بڑے شوق اور اچھی راہ سے ملتا دلتا تھا اور خوب نہلاتا تھا بارہا توبہ کرتا تھا اور اس بات سے رُکنا چاہتا تھا لیکن نفس کافر اُسکا توبہ کو پھاڑ ڈالتا تھا آخر وہ بدکار ایک عارف کے پاس گیا اور خواستگار ہوا کہ مجھکو دعا مین یاد رکھو اُس عارف نے بھید تو اُسکا جان لیا لیکن مثل حلم خدا کے کہ دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے ظاہر نہ کیا کس واسطے کہ اُس کے یعنے عارف کے لب پر تو قفل ہے اور دل مین راز بھرے ہین بس لب تو خاموش ہین اور دل مین سیکڑون آواز جن عارفون نے کہ جام حق پیا ہے بھید جانتے ہین اور جان بوجھ کے چھپائے ہین اور جن کو قضا و قدر نے بھید حق کے سکھائے ہین اُنکے منھ بند کر دیے ہین اور مہر لگا دی ہے الغرض عارف نے اُسکی خواستگاری سُن کے تبسم کیا اور کہا کہ جو کچھ

تو جاتا تا ہو یعنی اپنا مرد ہونا اور عورت بننا خدا اس سے تجھکو توبہ بخشے کہ تو باز آئے

اس بیان میں کہ دعا عارف واصل کی حق سے ایسی ہے جیسے درخواست حق کی آپ سے کہ کنت له سمعا وبصرا ولسانا ویدا یعنی میں اسکی کان وآنکھ اور زبان اور ہاتھ ہوں وقولہ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی نہیں تیر پھینکا تو نے جس وقت پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا

قولہ آن دعا از ہفت گردون در گذشت ٭ کار آن مسکین باخر خوب گشت ٭ کان دعاے شیخ نے چون ہر دعاست ٭ فانی ہست او گفت او گفت خداست ٭ چون خدا از خود سوال وگد کند ٭ پس دعاے خویش را چون رد کند ٭ یک سبب انگیخت صنع ذو الجلال ٭ کہ رہانیدش ز نفرین و وبال ٭ اندران حمام پر مے کرد طشت ٭ گوہرے از دختر شہ یاوہ گشت ٭ گوہرے از حلقہای گوش او ٭ یاوہ گشت و ہر زنے در جستجو ٭ پس در حمام بربستند سخت ٭ تا بجویند اول اندر پیچ و رخت ٭ رختہا جستند وآن پیدا نہ شد ٭ دزد گوہر نیز ہم رسوا نہ شد ٭ پس بجد جستن گرفتند از گزاف ٭ از دہان وگوش اندر ہر شگاف ٭ در شگاف فوق و تحت و ہر طرف ٭ جستجو کردند در از ہر صدف ٭ بانگ آمد کہ ہمہ عریان شوند ٭ ہر کہ ہستند از عجوزہ وار لوند ٭ یک بیک را حاجبہ جستن گرفت ٭ تا پدید آید گہر بنگر شگفت ٭ آن نصوح از ترس شد در خلوتے ٭ روے زرد و لب کبود از خشیتے ٭ پیش چشم خویشتن مے دید مرگ ٭ سخت مے لرزید بر خود ہمچو برگ ٭ گفت یارب بارہا برگشتہ ام ٭ توبہا و نذرہا بشکستہ ام ٭ کردہ ام آنہا کہ از من مے سزید ٭ تا چنین سیل سیاہے در رسید ٭ نوبت جستن اگر من در رسد ٭ وہ کہ جان من چہ سختیہا کشد ٭ در جگر افتادہ استم صد شرر ٭ در مناجاتم ببین خون جگر ٭ اللغات گد مخفف گدیہ لوند مراد جوان سے خشیتہ خوف اسے المعنی فرماتے ہیں وہ دعا جو عارف نے کی تھی کہ اللہ تجھکو توبہ بخشے یہ ساتون آسمانون کے پار نکلگئی اور انجام کار اس مسکین کا خوب ہوگیا کس واسطے کہ دعا شیخ کی مثل دعا اور لوگون کے نہین ہی اس لیے کہ وہ فانی بحت ہی بس بات اُسکی خدا ہی کی بات ہی اور ہرگاہ خداے تعالے اپنا سوال وگدیہ آپ سے کرے پھر اپنی دعا کو آپ کیسے رد کرے گا لہذا اس ذو الجلال کی صنع نے ایک سبب پیدا کیا کہ مقتضا عالم اسباب یہی ہی اور بذریعہ اُس سبب کے اُسکو اُس نفرین و وبال سے چھڑا دیا یہ اُس حمام مین طشت بھر رہا تھا ناگہان ایک گوہر بادشاہ کی لڑکی کا گم گیا اُسکے کانون مین جو حلقے تھے اُن مین کا وہ گوہر تھا اب ہر عورت اُسکی جستجو مین پڑگئی دروازہ حمام کا خوب مضبوط کر کے بند کر دیا کہ کوئی جانے نہ پائے تا اول ہر پیچ

دیوار وغیرہ اور ہر ایک کے رخنے مین ڈھونڈھین جو جو سوراخ تھے اُن مین ڈھونڈھا لیکن نہ کوئی
گوہر ملا نہ کوئی چور گوہر کا معلوم و رسوا ہوا پھر بڑی کوشش و گزاف سے ڈھونڈھنے لگین کان
مین اور منھ مین اور ہر شگاف مین نیچے اوپر کے شگاف جا شارہ قبل و دبر سے اور ہر طرف
ہر صدف سے اُس دُر کی جستجو کی اُس مین آواز آئی کہ سب ننگی ہو جائین جو بڑھیان ہین وہ بھی
اور جو جوانین ہین وہ بھی اور ایک ایک کو دربانین ڈھونڈھنے لگی تا گوہر ظاہر ہوئے اب عجیب
معاملہ یہ دیکھو کہ نصوح ڈر کے مارے ایک خلوت مین جا چھپا اور مارے خوف کے یہ حال ہوا
کہ منھ زرد ہوگیا ہونٹھ نیلے پڑ گئے موت کو اپنے سامنے دیکھتا تھا اور بید سا اپنے
حال پر کانپتا تھا اور کہتا تھا اے رب میرے بارہا مین اپنے عہد سے پھر گیا ہون اور
توبہ اور نذرین توڑی ہین مین نے ہمیشہ وہ کام کیے ہین جو میرے لائق تھے جب تو ایسی بلائے سیل
سیاہ نے مجھکو آلیا آخر نوبت جستجو کی مجھ تک پہونچی تو ہائے جان میری کیسی سختیان اُٹھاویگی
میرے جگر مین اس وقت سیکڑون چنگاریان پھیلی ہوئی ہین میری مناجات ہی کو دیکھو کیسا
خون جگر اس مین ہے **قولہ** این چنین اندوہ کافر را مباد ❊ دامن رحمت گرفتم داد داد ❊ کاشکے
مادرم نزادے مرمرا ❊ یا مرا شیرے بخوردے در چرا ❊ اے خدا آن کن کہ از تو مے سزد ❊ کہ زہر
سوراخ مارے میگزد ❊ جان سنگین دارم و دل آہنین ❊ ورنہ خون گشتے درین دردے چنین ❊
وقت تنگ آمد مرا و یک نفس ❊ بادشاہی کن مرا فریاد رس ❊ گر مرا این بار ستاری کنے ❊
توبہ کردم من ز ہر ناکردنے ❊ توبہ ام بپذیر این بار دگر ❊ تا بہ بندم بہر توبہ صد کمر ❊ من اگر زین بار
تقصیرے کنم ❊ پس دگر مشنو دعا و گفتنم ❊ او ہمی زارید صد قطرہ روان ❊ کاندر افتادم بجلاد
و عوان ❊ تا نمیرد ہیچ افرنگے چنین ❊ ہیچ ملحد را مباد این حنین ❊ نوحہ ہا می کرد او بر جان خویش ❊ روے
عزرائیل دیدہ پیش پیش ❊ اے خدا و اے خدا چندان بگفت ❊ کان در و دیوار با او گشت جفت ❊
در میان یارب و یارب بد او ❊ بانگ آمد از میان جستجو ❊ **معنے** کبھی کہتا تھا ایسا اندوہ خدا کسی
کافر کو بھی نہ دے مگر مین نے تیرے دامن رحمت کو پکڑا ہے اور داد داد کرتا ہون کیا اچھا ہوتا جو مادر
مجھکو نہ جنتی یا مجھکو کسی چراگاہ مین شیر کھا لیتا اے بار خدایا تو میرے ساتھ وہ کر جو تیرے لائق ہے
کس واسطے کہ ہر سوراخ سے مجھکو سانپ کاٹ رہے ہین کیسی سخت جان میری ہے اور کیسا
دل آہن کا نہین تو اس درد غمناک سے خون ہو جاتا اب مجھپر بڑا تنگ وقت آگیا ایک دم کو
بادشاہ بن اور میری فریاد رسی کر اگر اب کی دفعہ میرا عیب اپنی ستاری سے چھپائے گا تو

تیری رحمت ہی کہ مین نے جملہ ناکردنی سے توبہ کی میری توبہ قبول کر اور اس دفعہ بخش دے تو مین توبہ کے پیے سیکڑون ٹکڑے اپنی کمر پر باندھون پھر اگر اس دفعہ سے کوئی کوتاہی وتقصیر کرون تو ہرگز میری دعا مت سنیو نہ میری بات مانیو ایسا ہی روتا تھا اور سیکڑون آنسو بہتے تھے کہ اب جلاد وسپاہیون سے کوئی دم مین پالا پڑتا ہے جیسا مین مرتا ہون خدا کرے ایسا کوئی فرنگی بھی ہرگز نہ مرے اور کسی ملحد کو بھی یہ رنج وغم نصیب نہو غرض عزرائیل کو اپنے سامنے ہی دیکھتا تھا اور اپنی جان پر نوحہ کرتا تھا اس قدر اے خدا اور اے خدا کہا کہ دیوار و در بھی اس کے جفت ہو گئے اور ان سے بھی یہی نکلتا تھا جیسا کہ لداؤ کے مکان مین جیسی آواز کرو ویسی ہی اس مکان سے آتی ہی بس یہ تو اسی یارب یارب مین تھا کہ اسی جستجو سے ایک آواز آئی جو آیندہ مذکور ہے

توبہ ڈھونڈھنا نصوح کا اور آواز آنا کہ سب کو ڈھونڈھ لیا اب نصوح کو لاؤ اور بیہوش ہو جانا نصوح کا

قولہ جملہ راجستیم پیش آ اے نصوح ✽ گشت ہوشش آن زمان پرید روح ✽ ہمچو دیوارے شکستہ درفتاد ✽ ہوش وعقلش رفت وشد ہمچون جماد ✽ چونکہ ہوشش رفت از تن آن زمان ✽ سر او با حق بہ پیوست از نہان ✽ چون تہی گشت وخودے او نماند ✽ باز جانش را خدا در پیش خواند ✽ چون شکست آن کشتے او بیمراد ✽ در کنار رحمت دریا فتاد ✽ جان بحق پیوست چون بیہوش شد ✽ موج رحمت آن زمان در جوش شد ✽ چونکہ جانش وارہید از ننگ تن ✽ رفت شادان پیش اصل خویشتن ✽ جان چو باز و تن مراو را کندہ ✽ پائے بستہ پر شکستہ بندہ ✽ چونکہ ہوشش رفت بالش برکشاد ✽ مے پرد آن باز سوئے کیقباد ✽ چونکہ آن دریائے رحمت جوش کرد ✽ سنگہا ہم آبحیوان نوش کرد ✽ ذرہ لاغر شگرف وزفت شد ✽ فرش خاکی اطلس وزربفت شد ✽ مردہ صد سالہ بیرون شد زگور ✽ دیو ملعون شد بخوبی ہمچو حور ✽ جملگی روئے زمین سرسبز شد ✽ شاخ خشک اشگوفہ گیر وگبز شد ✽ گرگ بابرہ حریف مے شدہ ✽ ناامید آن خوش رگ وخوش پے شدہ ✽ **اللغات** گبز بکاف فارسی وبافتح فربہ وسطبر **المعنی** اور وہ آواز یہ تھی کہ سب کو ڈھونڈھ چکے اے نصوح اب تیری باری ہی تو سامنے آ سنتے ہی ہوش اس کے اڑ گئے اور روح ہوا ہو گئی ایسا گر پڑا جیسے ٹوٹی دیوار نہ ہوش رہا نہ عقل رہی پتھر کے مثل ہو گیا جبکہ ہوش اسکے تن سے جاتا رہا تو بھید اسکا اسوقت جو پوشیدہ تھا خدا سے جا ملا بھید پوشیدہ

مراد جان سے ہے اور ہر گاہ کہ آپ سے خالی ہوگیا اور خودی اسکی نہ رہی تو خداے تعالے نے بھیجر اسکی جان کو اپنے سامنے بلایا جیسے روز الست مین سب ارواحون کو بلایا تھا اور جب یہ کشتی بے مراد اسکی جو تن ہے ٹوٹ گئی تو بحر رحمت کے کنارے جا پڑا جان اسکی بیہوش ہوتے ہی حق سے وصل ہوگئی اور موج رحمت اُس وقت جوش مین آئی جو کہ جان اسکی ننگ تن سے کہ اس دربار مین اسکا گذر نہین ہے چھٹ گئی خوش بخوشش اپنی اصل کی طرف گئی جان تو ایسی تھی جیسے باز اور تن اسکے حق مین ایسا تھا جیسے قیدی کے پانون مین کاٹھہ کہ جب تک یہ تن ہے تو جان پابستہ اور پرشکستہ قیدی ہے جب ہوش جاتے رہے اور بازو کھولے تو اب کیقباد یعنے بادشاہ کی طرف اُڑنے لگے اور جب اُس دریاے رحمت نے جوش مارا تو اور کیا ہی تھا ناچیزون نے بھی آب حیات پیا ذرہ ناچیز عجیب وقوی ہوگیا یا تو خاک پر فرش کی طرح پڑا تھا یا اطلس و زربفت اے قدر و قیمت والا ہوگیا گویا سو برس کے مردے نے قبر سے سر نکالا دیو ملعون خوبصورت حور بنا ایسی سر سبزی اُسکو حاصل ہوئی کہ گویا تمام زمین سرسبز ہوگئی اور سوکھی شاخ مین شگوفہ آیا جو میوے کے پھول کو کہتے ہین اور شاخ محکم وسطبر ہوگئی بھیڑیا برے کے ساتھ شراب پینے لگا یعنے معاملہ بالعکس ہوگیا اور اُمید کے ساتھ وہ خوش رگ وخوش پے ہوگیا یعنے اُمید کے اور اُسکے رگ پٹھے ایک ہوگئے اور خوب وصل ہوگیا

ملجانا گوہر کا اور معافی چاہنون کی نصوح سے

قوله بانگ آمد ناگمان کہ رفت بیم ؛ شد پدید آن گم شدہ در یتیم ؛ بعد از ان خوف ہلاکت جان مدہ شود ہا آمد کہ اینک گم شدہ ؛ حزن رفت و در فرح در تافتیم ؛ مژدگانے دہ کہ گوہر یافتیم ؛ از غریو و نعرہ و دستک زدن ؛ پر شدہ حمام قد زال الحزن ؛ آن نصوح رفتہ باز آمد بخویش ؛ دید چشمش تابش صد روزہ بیش ؛ مے حلالے خواست از وے ہر کسے ؛ بوسہ مے دادند بر دستش بسے ؛ بدگمان بودیم ما راکن حلال ؛ گوشت تو خوردیم اندر قیل و قال ؛ زانکہ ظن جملہ بروے بیش بود ؛ زانکہ در قربت ز جملہ پیش بود ؛ خاص دلاکش بد و محرم نصوح ؛ بلکہ ہمچون دو تن یک گشتہ روح ؛ گوہر از ہمدست او بردست بس ؛ زو ملازم تر بخاتون نیست کس ؛ اول او را خواست جستن در شبرد ؛ بہر حرمت داشتن تاخیر کرد ؛ تا بود کان را نہندار دبجا ؛ اندران مہلت رہاند خویش را ؛ بس حلالیہا از وے خواستند ؛ وز براے عذر برمے خاستند ؛

اللغات مژدگان جو عوض مژدے کے مژدہ رسان کو دین حلالے خواستن معافے چاہنا جیسے کہ مرنے کے وقت عادت ہے اسعنے یعنے نصوح تو بجنود رہورہا تھا یکایک آواز آئی کہ لواب خوف وبیم جاتا رہا وہ دریتیم جو گم گیا تھا ملگیا آپ اُس خوف ہلاکت سے مرے مت جاؤ خوشخبری آگئی کہ وہ گم شدہ یہ موجود ہے بس غم گیا اور ہم خوشی کی طرف دوڑے کچھ مژدگان دے کہ گوہر ہم نے پالیا جیسے یہان کا محاورہ ہے کہ لو مٹھائی کھلاؤ شور اور نعرے اور تالیان بجانے سے حمام بھر گیا ہر کوئی کہتا تھا کہ بیشک حزن دور ہوگیا یہ نصوح جو بیخود پڑا تھا آپ مین آیا آنکھین اسکی تابش وروشنی سے ایسی بھری ہوئین کہ سو روز مجموع مین بھی یہ تابش نہوگی اُس سے بھی زیادہ آپ اس سے سب حلالی چاہتی تھین یعنے ہمارا قصور معاف کردے اور ہاتھ اسکے چومتی تھین اس واسطے کہ ہمکو بدگمانی تجھپر بہت تھی ہمکو معاف کردے ہم نے تیرا گوشت اپنے قیل وقال مین بہت کھایا ہے یعنے غیبت بہت کی ہے جیسا کہ غیبت کرنے والے کے حق مین فرمایا ہی ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتۃ آیا دوست رکھتا ہی اپنے بھائی مردے کے گوشت کھانیکو اور اس سبب سے سب کا گمان اسی پر زیادہ تھا کہ یہ زیادہ مقرب اُس شاہزادی کا تھا خاص ولاک اسکا اور محرم راز یہ نصوح تھا بلکہ ایسا کہ دو تن اور ایک روح بس سب کہتی تھین کہ اگر گوہر لیا ہے تو اسی نے لیا ہے کہ ایسا ملازم خاتون کا اور کوئی نہین ہی چنانچہ اب بھی رعایت اُسکی مرعی تھی کہ اس جھگڑے مین اول اُسکی تلاشی چاہی تھی پھر اُسکی حرمت کا لحاظ کرکے اُس مین تاخیر کی تا شاید کہین اُسکو خود ڈالدے اور اس مہلت مین آپ کو بچالے لابد بہت سی معافیان اُس سے چاہتی تھین اور ہر کوئی عذر کے واسطے کھڑی ہوتی تھی قولہ گفت

بد فضل خداے داد گر ٭ ورنہ زانچم گفتہ شد ہستم بتر ٭ چہ حلالی خواست مے باید زمن ٭ کہ منم مجرم ترا زاہل زمن ٭ انچہ گفتندم بدان از صد یکیست ٭ بر من آن کشف است اگر بر کس شکیست ٭ کس چہ مے داند زمن جز اندکے ٭ وز ہزاران جرم وبد فعلے یکے ٭ من ہمے آن دانم وستار من ٭ جرمہا وزشتی کردار من ٭ اول ابلیسی مرا استاد بود ٭ بعد از ان ابلیس پیشم باد بود ٭ حق بدید آن جملہ ونادیدہ کرد ٭ تا نہ گردم در فضیحت روے زرد ٭ تا ز رحمت پوستین دوزیم کرد ٭ توبہ شیرین چو جان روزیم کرد ٭ ہرچہ کردم جملہ نادیدہ گرفت ٭ طاعت نا دردہ آوردہ گرفت ٭ ہمچو سرو وسوسنم آزاد کرد ٭ ہمچو بخت ودولتم دلشاد کرد ٭ نام من در نامۂ پاکان نوشت ٭ دوزخے بودم بخشیدم بہشت ٭ عفو کرد آن جملگی جرم وگناہ ٭ شد سپید آن نامہ ورو سے

سیاہ ؛ آہ کردم چون رسن شد آہ من ؛ گشت آویزان رسن در چاہ من ؛ آن رسن بگرفتم و
بیرون شدم ؛ شاد و زفت و فربہ و گلگون شدم ؛ در بن چاہے ہمے بودم اسیر ؛ روز و شب
اندر فغان و در نفیر ؛ از ہوس در تنگ نابودم زبون ؛ در ہمہ عالم نگنجم کنون ؛ آفرینہا بر تو بادا
اے خدا ؛ ناگہان کردے مرا از غم جدا ؛ گر سر ہر موے من یابد زبان ؛ شکرہائے تو نیاید
در بیان ؛ مے زنم نعرہ درین روضہ و عیون ؛ خلق را یا لیت قومی تعلمون ؛ اسکے معنے نصوح نے
اسکے جواب مین کہا کہ یہ سب فضل خدا عادل حاکم کا تھا ورنہ مین تو جو کچھ تم نے کہا ہے اُس سے
بھی بدتر ہون مجھ جیسے سے معافی مانگنے کی ضرورت کیا ہو کہ سارے زمانے سے زیادہ مجرم مین ہی ہون
مجھکو جو کچھ تم سب نے کہا ہے میرے کل جرمون سے سوان حصہ ہے مجھپر تو وہ سب کھلا ہوا ہے
اگر یہ تمہارے نزدیک کچھ شک ہے بھلا کوئی میرے جرمون سے کیا جانتا ہے مگر تھوڑا سا اور
ہزار دن گناہون اور بدفعلیون سے سوا ایک کے کیلئے مین خوب جانتا ہون اور میرے عیب
چھپانے والا جو جو جرم اور بدکرداریان میری ہین اول مین اس فن کا ایک ابلیس میرا استاد
تھا پھر تو خاص ابلیس میرے سامنے باد و بیہودہ ہو گیا مین ایسا چالاک ہوا حق سبحانہ نے
یہ سب میرا دیکھا اور دیکھے ہوے کو بے دیکھا کر دیا تا مین رسوا ہو کے زرد رو نہو جاؤن جیسے
اپنی رحمت سے پوستین میرا سیاہ عیب سے مجھکو توبہ جان سے میٹھی روزی کی جو کچھ مین نے
کیا تھا سب اُس نے نادیدہ فرض کر لیا مین نے طاعت نہین کی اُس نے بے طاعت کو
طاعت کر دیا مجھکو مثل سرو و سوسن کے آزاد کر دیا اور مانند بخت و دولت کے دلشاد میرا نام
پاکون کی کتاب مین لکھدیا مین فی نفسہ ایک دوزخ تھا مجھکو بہشت عطا کی سارے جرم و
گناہ میرے معاف کر دیے جس سے نامہ اور رو سیاہ میرا دونون سپید ہو گئے مین نے
ایک آہ کی وہ آہ میرے حق مین رسی ہو کے کنوئین مین لٹک گئی کہ مین اسکو پکڑ کے باہر نکل آیا اور
خوش اور موٹا اور مضبوط اور گلرنگ و سرخ رو ہو گیا ورنہ چاہ بن مین اسیر تھا اور
رات دن فغان و نفیر مین تنگ ہوس کے سبب سے عاجز ایک تنگ گلی مین پڑا تھا
اب وہ ہون کہ تمام عالم مین نہین سماتا اے خدا لاکھون آفرین تجھپر کیسا کہ ایک
مجھکو غم سے جدا کر دیا اگر میرا ہر سر بال زبان ہو جائے اور تیرا شکر کرون کبھی بیان مین نہ آئے
اب مین اس روضہ اور چشمون مین خلق سے نعرے مار مار کے کہتا ہون یا لیت قومی
تعلمون کاش اے قوم میری تم جانتے

پھر بلانا شاہزادی کا نصوح کو اور عذر کرنا اسکا

قوله بعد ازان آمد کسے از مرحمت ✽ دختر سلطان ما می خواندت ✽ دختر شاہت ہمی خواہد بیا ✽ تا سرش شوئے کنی اے پارسا ✽ جز تو دلاکے نمے خواہد دلش ✽ کہ بمالد یا بشوید با گلش ✽ گفت رو رو دست من بیکار شد ✽ این نصوح تو کنون بیمار شد ✽ رو کسے دیگر بجو تعجیل و تفت ✽ کہ مرا واللہ دست از کار رفت ✽ با دل خود گفت کز حد رفت جرم ✽ از دل من کے رود آن ترس و گرم ✽ من بمردم یکرہ و باز آمدم ✽ من چشیدم تلخی مرگ و عدم ✽ توبہ کردم حقیقت با خدا ✽ نشکنم تا جان شود از من جدا ✽ بعد ازین محنت کرا بار دگر ✽ پا رود سوے خطر الا کہ خر ✽ **اللغات** کرم بالضم غم و اندوہ **معنے** بعد اس واقعہ کے ایک شخص آیا اور بڑی مرحمت سے کہا کہ ہمارے بادشاہ کی دختر تجھکو بلاتی ہے میرے ساتھ آ دختر ہمارے پادشاہ کی تجھکو بلاتی ہے تو اے پارسا تو اسکا سر دھلائے سوا تیرے اور کسی دلاک سے دل اسکا راضی نہین ہے جو اسکو نہلائے اور مٹی سے سر دھلائے کہا جا چلا جا میرا ہاتھ بیکار ہو گیا ہے کہدے نصوح تیرا بیمار ہے جا جلدی اور گرما گرم اور کسی کو ڈھونڈھ لے واللہ میرا ہاتھ کام سے جاتا رہا اور دل مین کہا میرے جرم تو حد سے بڑھ گئے بھلا میرے دل سے وہ خوف و غم کب جائے گا مین تو ایک دفعہ مر کے پھر لوٹ آیا ہون اور تلخی مرگ و عدم کی چکھ چکا ہون اور وہ توبہ خدا سے کی ہے جو حقیقت توبہ کی ہے کہ جب تک جان تن سے نہ نکلے گی توبہ نہین توڑون گا اس لیے کہ جب ایسی محنت کوئی اٹھائے اور پاؤن اسکا پھر خطر کی طرف جائے تو وہ سوائے گدھے کے اور کون ہے

اس شخص کے بیان مین کہ توبہ کرے اور پشیمان ہوئے پھر اس پشیمانی کو بھلا دے اور خسارت مین پڑے جیسا کہ کہا ہے من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ

قوله گازرے بود و مرا اورا یک خرے ✽ پشت ریش اشکم تہی چون لاغرے ✽ درمیان سنگلاخی بے گیاہ ✽ روز تا شب بینوا و بے پناہ ✽ بہر خوردن غیر آب آنجا نبود ✽ روز و شب خر بد در آن کور و کبود ✽ آن حوالے نیستان و بیشہ بود ✽ شیرے آنجا بود و صیدش پیشہ بود ✽ شیر را با پیل نر جنگی فتاد ✽ خستہ شد آن شیر ماند از اصطیاد ✽ مدتے واماند زان ضعف از شکار ✽ بینوا ماندند دد از چاشت خوار ✽ زانکہ باقی خوار شیر ایشان بدند ✽ شیر چون رنجور شد تنگ آمدند ✽ شیر یک روباہ را فرمود رو ✽ در خرے را

بهر من صیاد شو ؛ گر خرے یابے بگرد مرغزار ؛ رو فسونش خوان فریبانش بیار ؛ یا خرے یا گاؤ بہر من بجو ؛ زان فسونہا ئیکہ مے دانی بگو ؛ چون بیابم قوتے از لحم خر ؛ پس بگیرم بعد از ان صید دگر ؛ اندکے من مے خورم باقے شما ؛ من سبب باشم شما را در نوا ؛ از فسونہا و در سخنہائے خوشش ؛ نرم گردان زود تر انجا کشش ؛ اللغات اصطیاد بالکسر صید کرنا ۔ المعنے ایک دھوبی تھا اور ایک اُسکا گدھا پشت ریش تھا لاغر آدمی کی طرح پیٹ خالی پیٹھ کو لگا ہوا ایک سنگلاخ بیگیاہ مین رہتا تھا رات دن بھوکا اور بے پناہ سوائے پانی کے اور کچھ وہان کھانے کو نہ تھا اُس مین وہ گدھا خوار خستہ رہتا تھا اُس حوالی مین ایک نیستان و بیشہ بھی تھا اُس نیستان مین ایک شیر تھا جسکا پیشہ شکار ہے اتفاقاً شیر و پیل نر کی لڑائی ہوئی شیر زخمی ہوکے شکار سے عاجز ہوا ایک مدت مارے ضعف کے شکار سے رہگیا اور شکار نہ کرنے سے اور درندے بھی چاشت کی خورش سے بے توشہ ہوئے اس سبب سے کہ شیر کا بچا ہوا یہ کھاتے تھے جب شیر بیمار ہوگیا تو یہ تنگ ہوئے شیر نے ایک روباہ کو حکم دیا جا تو کسی گدھے کی میرے واسطے شکاری بن اگر تجھکو اس مرغزار کے گرد کوئی گدھا ملجائے تو جا کر فسون سے فریب دے کے میرے پاس لے آ اب چاہیے کوئی گدھا ہو یا کوئی بیل میرے لیے ڈھونڈھ اور جو فسون کہ تجھکو آتے ہین وہ اُس سے کہ جب مین قوت گدھے کے گوشت سے پا جاؤنگا تو پھر اور شکار پکڑنے لگونگا مین تو ذرا سا کھا لیتا ہون باقی تمھین سب کھاتے ہو مین تمھارے توشے مین ایک سبب ہون تو اپنے فسون اور باتون سے نرم کرکے اُسکو مجھہ تک جلدی لگا لا

تشبیہ کرنا قطب جو عارف واصل ہے راتبہ دینے مخلوق مین قوت رحمت اور مغفرت سے اُس مرتبے پر جیسا کہ حق نے اُسکو الہام کیا کہ سب باقی خوار اُسکے ہین موافق مراتب قرب بشر کے تقرب مکانی بلکہ قرب صفتی اور اسکی تفصیلین بہت ہین

قولہ قطب شیر و صید کردن کار او ؛ باقیان این خلق باقی خوار او ؛ تا توانی در رضاے خود بکوش ؛ تا قوے گردد کند در صید جوش ؛ چون بر نجد بینوا مانند خلق ؛ کز کف عقلست چندین رزق خلق ؛ زانکہ جملہ خلق باقے خوار اوست ؛ این نگہدار دل او صید جوست ؛ او چو عقل و خلق چون اجزاے تن ؛ بستہ عقل است تدبیر بدن ؛ ضعف قطب از تن بود از روح نے ؛ ضعف در کشتی

بود در نوح نے ٭ قطب آن باشد کہ گرد خود تند ٭ گردش افلاک گرد او زند ٭ یارے کن در مرمت کشتیش ٭ گر غلام خاص و بندہ گشتیش ٭ یاریت در تو فزاید نے در و ٭ گفت حق ان تنصروا اللہ ینصروا ٭ ہمچو روبہ صید گیر و کن فدیش ٭ تا ہزاران در عوض گیرے تو بیش ٭ روبہانہ باشد اے صید مرید ٭ مردہ گیرد صید کفتار مرید ٭ مردہ پیش او کشے زندہ شود ٭ چرک در فالیز روئیدہ شود ٭ المعنی

٭ تطبیق صدر فرماتے ہین کہ قطب ایسا ہے جیسے شیر اور شکار کرنا اُسکا کام یعنے خدا سے فیض حاصل کرنا اور باقی لوگ جو مخلوق کے ہین اُسکے باقی خوار ہین یعنے جو اُس سے بچا بس تا امکان قطب کی خوشنودی مین کوشش کر تو قوی ہوئے اور شکار مین خوب جوش کرے اگر وہ رنجیدہ ہوا تو مخلوق بینوا رہجا ئینگے کس واسطے کہ وہ عقل ہے اور یہ سب رزق خلق کا عقل ہی سے ہے بس تو اس بات کو جان کہ جملہ خلق اُسکا بچا ہوا کھاتی ہے اور باقی خوار ہے اور یہ جو اُسکے دل کا نگہدار صید جو مثل عقل کے ہے اور خلق ایسی جیسے اجزاے تن بس تدبیر بدن کی ساری عقل کے متعلق ہے اور جو بظاہر اُس مین ضعف ہی تو وہ ضعف تن ہے نہ ضعف روح جیسے ضعف اگر ہے تو کشتی مین ہے نہ نوح مین قطب وہ ہوتا ہے جو اپنی گرد پھرتا ہے جیسے اس قطب کے گرد فرقدین اور بنات النعش پھرتے ہین اور وہ جنبش نہین کرتا ایسا ہی اُسکا حال ہے کہ گردش افلاک کی گرد اُسی کے پھرتی ہے تو اُسکی کشتی کی مرمت مین جو تن ہے مدد کر اگر اُسکا غلام خاص اور بندہ ہوگیا ہے تو کچھ یاری اُسکی کرے گا تو ہی ترقی پائے گا نہ وہ جیسے حق تعالے نے فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کروگے وہ تمھاری مدد کرے گا اور تمکو ثابت قدم کردے گا تو روباہ کے مثل شکار پکڑ اور اُس پر قربان کر اور ہزارون بیشیان اُسکے عوض مین لے مرید جو صید اُسکے سامنے لیجاتا ہے وہ اُس روباہ کا سا شکار ہے اور جو مثل بجو کے ہے وہ مردے کو شکار کرتا ہے لیکن وہ ایسا شخص ہی اگر تو مردہ اُسکے سامنے لائے گا وہ زندہ ہو جائے گا دیکھ رے چرکین فالیز مین جا پڑتا ہے جتنا اُو ہو جاتا ہے

اطاعت شیر کی حکم کرنا روباہ کا اور روانہ ہونا اور دیکھنا ایک گدھے کا

قولہ گفت روبہ شیر را خدمت کنم ٭ حیلہا سازم ز عقلش بر کنم ٭ حیلہ و افسون گرے کار من است ٭ کار من دستان و از رہ بردن است ٭ از سر کہ جانب جو مے شتافت ٭ آن

خر سکین لاغرا بیافت ✽ پس سلامی گرم کرد و پیش رفت ✽ پیش آن سادہ دل درویش رفت ✽ گفت چونے اندرین صحرائے خشک ✽ درمیان سنگلاخ و جائے خشک ✽ گفت خر گر در غم و گر در ارم ✽ قسمتم حق کرد من زان شاکرم ✽ شکر گویم دوست را در خیر و شر ✽ زانکہ ہست اندر قضا از بد بتر ✽ چونکہ قسام اوست کفر آمد گلہ ✽ صبر باید صبر مفتاح الصلہ ✽ باز گفت اے صبر مفتاح الفرج ✽ صابران را کے رسد جور و حرج ✽ راضیم من قسمت قسام را ✽ کو خداوند است خاص و عام را ✽ بہرہ ور از نعمت او خاص و عام ✽ میرساند روزے وحش و ہوام ✽ مرغ و ماہے قسمت خود مے خورند ✽ مار و مور از نعمت او مے چرند ✽ خوان او سر تا سر عالم گرفت ✽ پر سر خوانش خلائق در شگفت ✽ مے خورند و ہیچ کم نایدازان ✽ کیست بے روزے بگو اندر جہان ✽ باش راضی گر توئی دل زندۂ ✽ کو رساند روزے ہر بندۂ ✽ غیر حق جملہ عدو و دوست اوست ✽ با عدو از دوست کے شکوہ نکوست ✽ شکر کن تا نایدت از بد بتر ✽ ورنہ مانے ناگہان در گل چو خر ✽ تا دہد و غم نخواہم انگبین ✽ زانکہ ہر نعمت غمے دارد قرین ✽ گنج بے مار و گل بے خار نیست ✽ شادیٔ بے غم درین بازار نیست ✽ یک حکایت یاد دارم از پدر ✽ در نصیحت گفت روزے کاے پسر ✽ **معنے** روبہ نے شیر سے کہا مین تیری طاعت کرونگی اور حیلے کرکے اُسکو عقل سے اُکھیڑ دونگی حیلے اور افسون گری میرا ہی تو کام ہے اور باتین بنا کے بہکا دینا القصہ ایک روز پہاڑ سے اُتر کے نہر کی طرف جاتی تھی کہ اُس گدھے مسکین لاغر کو پالیا پس سلام گرم بڑے تپاک سے کرکے سامنے گئی اور اُس احمق محتاج سے کہا کہ تو اُس صحرائے خشک اور سنگلاخ و جائے خشک مین کہ نہ سبزہ ہے نہ گیاہ کیسے رہتا ہے اور تیرا کیا حال ہے گدھے نے کہا کہ اگر غم مین ہون یا ارم مین ہر حال مین شکر گزار ہون حق تعالے نے جو حصہ میرا کر دیا ہے مین اُس پر شاکر ہون مین اپنے دوست کا ہر خیر و شر مین شکر کرتا ہون اس سبب سے کہ حکم الٰہی مین وہ چیزین بھی ہین جو بد سے بدتر ہین یعنے جب تو کسی بد مین مبتلا ہو اور شکایت کرے تو ایسا نہو کہ وہ بد سے نکال کے بدترین ڈال دے اور ہر گاہ کہ قسام وہ ہے تو گلہ کرنا کفر ہے صبر چاہیئے کس واسطے صبر کنجی عوض و انعام کی ہے پھر کہا ہے کہ صبر کنجی کشودگی ہے تو صابرون کو اُس مین ظلم و تنگی ہی کیا ہے مین اپنے قسام کی قسمت پر راضی ہون کس واسطے کہ وہ خداوند خاص و عام کا ہے جس کی نعمت سے خاص و عام حصہ پارہے ہین اور ہر وحشی و مگس کو روزی پہونچاتا ہے تمام مرغ و ماہی اپنا حصہ کھاتے ہین اور مار و مور اسکی نعمت چرتے ہین اُس کا خوان نعمت

اس سرے سے اُس سرے تک عالم کو گھیرے ہوے ہی اور ساری مخلوق اُس خوان پر خوشش
روزمرہ کھاتے ہین اور ذرا کم اُس سے نہین ہوتا اب بتا تو ایسا جہان مین کون ہے جو بے روزی
ہے بس اگر تو زندہ دل ہے تو اسیر راضی ہو کہ وہ روزی ہر بندے کی پہونچاتا ہے سوائے
حق کے سب دشمن اُسکے ہین اصل دوست وہی ہی پھر دشمن سے شکوہ دوست کا کرنا کب
اچھا ہے تو اپنے اس حال پر شکر کر جو موجود ہے تا مبادا اس سے بدترین نہ پڑجائے اور ناگہان
گدھے کی طرح کیچڑ مین اندھا رہے جب تک وہ مجھکو مٹھا دے گا جو ترش ہے شہد ہرگز نہین
مانگون گا کس واسطے کہ ہر نعمت کا مصاحب غم ضرور ہی بھلا کہین بھی گنج بے مار اور گل بیخار ہوتا ہی
کوئی شادی بھی اس بازار مین بے غم کے ہے اب ایک حکایت جو مجھسے میرے باپ نے
ایک روز نصیحتاً کہی تھی مجھکو یاد ہے وہ تجھسے کہون

دیکھنا گدھے سقا کا گھوڑون تازی بانوا کا آخر پر اور تمنا کرنا اُس نوا کی اور تمنا سوائے مغفرت کے اور کی نہین چاہیئے اگر تو سیکڑون برنج مین ہے تمنا مغفرت کی شیرین کرے

قوله بود سقائی مرادر ایک خرے ؛ گشت از محنت دوتا چون چنبرے ؛ پشتش از بارگران صد
جاے ریش ؛ عاشق جوتا بروز مرگ خویش ؛ جو کجا از کاہ خشک او سیر نے ؛ در عقب
زخمے ز سیخ آہنے ؛ میر آخر دید او را رحم کرد ؛ کاشناے صاحب خر بود مرد ؛ پس
سلامش کرد و پرسیدش زحال ؛ کز چہ این خر دوتا شد چون ہلال ؛ گفت کز درویشے و تقصیر
من ؛ خود نے یابد جو این بستہ دہن ؛ گفت بسپارش بمن تو روز چند ؛ تا شود در آخر شہ زورمند ؛
خر بدو بسپرد و از رحمت برست ؛ درمیان آخر سلطانش بست ؛ خر زہر سو مرکب
تازے بدید ؛ با نوا و فربہ و خوب و جدید ؛ زیر پاشان رفتہ و آبے زدہ ؛ کہ بوقت و جو بہنگام آمدہ ؛
خارش و مالش مراسپان را بدید ؛ پوز بالا کرد کاے رب مجید ؛ آنکہ مخلوق توام گیرم خرم ؛
از چہ زار و پشت ریش و لاغرم ؛ شب ز درد پشت و از جوع شکم ؛ آرزومندم بمردن دمبدم ؛
حال این اسپان چنین خوش با نوا ؛ من چہ مخصوصم بتعذیب و بلا ؛ المعنے ایک سقا تھا
اور اسکا ایک گدھا کہ محنت کے مارے مثل دائرے کے دوہرا ہو رہا تھا بھاری بوجھ اُٹھاتے
اُٹھاتے پیٹھ اُسکی دس جگہ زخمی تھی عاشق دانے کا مرتے دم تک تھے فرماتے ہین جو
کہان سوکھی گھانس بھی تو پیٹ بھر نہین ملتی تھی اور پیچھے اُسکے ایک زخم سیخ آہنی کا تھا

پادشاہی میر آخور نے جو اُس گدھے والے کا آشنا تھا گدھے کو دیکھکر اُس پر رحم کیا اور اُسکو سلام کر کے پوچھا کہ یہ گدھا تیرا کیوں ایسا ہلال کی طرح دُھرا ہو گیا ہے کہا میری محتاجی و نقیری سے دانہ اسکو نہیں ملتا منھ باندھے کھڑا رہتا ہے اور خود وہ بستہ دہن ہے بھی اے غیر ناطق کہا چند روز کو میرے حوالے کر دے تو میں آخر پادشاہی میں لیجاؤں تا قوی ہو جاے اُس نے گدھا اُسکے حوالے کیا اور زحمت سے چھوٹ گیا میر آخور نے اُسکو آخر سلطان میں باندھ دیا اب اس گدھے نے جو دیکھا کہ ہر طرف تازی گھوڑے بندھے ہیں اچھے اچھے خوب فربہ اور نئے سے اور دانہ گھانس موجود پانوں کے تلے جھاڑا ہوا چھڑکا و کیا ہوا وقت پر گھانس پڑتی ہی وقت پر دانہ آتا ہے خوب کھرہرا ہوتا ہے اور مالش کی جاتی ہے یہ دیکھکر اُس نے منھ اوپر اٹھایا اور کہا کہ اے پروردگار بزرگ میں نہیں کہتا کہ تیری مخلوق ہوں آخر ایک ناچیز گدھا تو تیرا ہوں پھر میں کیوں ایسا پشت ریش درنجور ہوں رات بھر پیٹھ کے درد اور پیٹ کی بھوک سے یہ حال کہ ہر دم آرزو مند موت کا ہوں اور ان گھوڑوں کا ایسا اچھا حال کیسے با نوا ہو رہے ہیں مجھکو تو نے تعذیب و بلا سے مخصوص کیا ہے **قولہ** ناگہان آوازۂ پیکار شد ؛ تازیان را وقت زین و کار شد ؛ زخمہاے تیر خوردند از عدو ؛ رفت پیکانہا در ایشان سو بسو ؛ از غزا باز آمدند آن تازیان ؛ اندر آخر جملہ افتادہ ستان ؛ پایہاشان بستہ محکم با نوار ؛ نعلبندان ایستادہ در قطار ؛ مے شگافیدند تنہاشان بہ نیش ؛ تا برون آرند پیکانہا ز ریش ؛ چون خر آن را دید پس گفت اے خدا ؛ من بفقر و عافیت دادم رضا ؛ زان نوا بیزارم و زین زخم زشت ؛ ہر کہ خواہد عافیت دنیا بہشت ؛ **اللغات** نوار بالضم و بالفتح ہندی نواڑ بکسر خطا **المعنی** یعنے گدھا تو خداے تعالے سے اپنی شکایت کر رہا تھا کہ یکایک اسی اثنا میں آواز لڑائی کی ہوئی اور گھوڑوں کے زین و وقت کام کا آگیا کہ لڑائی میں گئے اور دشمنوں سے تیر کھاے ایسے کہ ہر طرف سے پیکان زخموں میں رہگئے جب وہ گھوڑے غزا سے لوٹ کے آئے آتے ہی سب اپنے تھانوں پر لیٹ گئے اب پانوں اُنکے نواڑ سے مضبوط باندھے اور نعلبند قطار باندھے کھڑے تھے نشتر سے بدن اُنکے چیرتے تھے تا پیکان اُنکے زخموں سے نکالیں جب گدھے نے یہ حال دیکھا تو کہا اے خدا میں اپنی محتاجی پر راضی ہوں کہ وہ با عافیت تو ہے میں اُس کھانے سے بیزار ہوں جس کی بدولت یہ زخم بد کھانا پڑیں ایسے ہی جس نے عافیت چاہی دنیا چھوڑ دی

جواب روباہ کا خر کو

قولہ گفت روبہ جستن رزق حلال ❊ فرض باشد از برائے امتثال ❊ عالم اسباب رزق بے سبب ❊ مے نیاید پس مہم باشد طلب ❊ وابتغوا من فضل حق کردست امر ❊ تا نباید غصب کردن ہمچو نمر ❊ گفت پیغمبر کہ بر رزق ای فتا ❊ در فرو بستست و بر در قفلہا ❊ جنبش و آمد شد ما و اکتساب ❊ ہست مفتاحے برین قفل و حجاب ❊ بے کلید این در گشادن راہ نیست ❊ بے طلب نان سنت اللہ نیست ❊ گر تو بنشینی بجائے اندرون ❊ رزق کے آید برت اے ذو فنون ❊ **المعنی** روباہ نے گدھے سے جواب مین کہا کہ رزق کا ڈھونڈھنا فرض ہے بس فرمانبرداری حکم کی ہما کو ضرور ہے یہ دنیا عالم اسباب کا ہے بس رزق بے سبب نہین مل سکتا لاجرم طلب ضرور چاہیئے اللہ تعالے نے فرمایا ہے فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا وابتغوا من فضل اللہ جب ادا کر لو نماز تو پھیلے اپنے کام کو چلے جاؤ اور ڈھونڈھو فضل خدا سے یہ امر سب حق نے کیے ہین تو کوئی شیر کی طرح کسی سے کچھ غصب کرنے نہ پائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اے فتا فرمایا ہے کہ رزق کا دروازہ بند ہے اور ہر دروازے پر قفل پڑے ہین یہ حرکت اور آمد شد ہماری اور کسب کرنا یہی اُس قفل و حجاب کی کنجی ہے بے اس کنجی کے اُس دروازے کے کھلنے کی کوئی راہ نہین ہے بے طلب کے روٹی کا ملنا سنت اللہ تعالے کی نہین اگر تو کسی کوئین کے اندر بیٹھ جائے تو اے ذو فنون رزق تیرے پاس خود تو آنے سے رہا

جواب خر کا روباہ کو

قولہ گفت از ضعف توکل باشد آن ❊ ورنہ بدہد نان کسی کو داد جان ❊ ہر کہ جوید پادشاہے و ظفر ❊ کم نیابد لقمۂ نان اے پسر ❊ دام و دد جملہ شدہ اکال رزق ❊ نے پے کسب اندوے حمال رزق ❊ جملہ را رزاق روزے مے دہد ❊ قسمت ہر یک بہ پیشش مے نہد ❊ رزق آید پیش ہر کہ صبر جست ❊ رنج کوشش ہا ز بے صبرے تست ❊ گفت روبہ آن توکل نادرست ❊ کم کسے اندر توکل ماہرست ❊ گرد نا در گشتن از نادانیست ❊ ہر کسے را کے رہ سلطانیست ❊ **المعنی** گدھے نے جواب دیا کہ یہ بات جو تو نے کہی حسب اقتضائے ضعف توکل کے ہے تیرے توکل مین ضعف ہے اگر نہین تو جس نے جان دی ہے وہ روٹی بھی ضرور دے گا خیال تو کر جان آدمی کی کہ طالب پادشاہی اور ظفر کی ہوتی ہے تو اے پسر کیا وہ لقمۂ نان بھی نہ پائیگی اُس سے بھی کیا کم ہوگی تمام دام و دد رزق خوار ہین لیکن نہ کسی کے پیچھے کسب لگایا ہے نہ کوئی رزق لادے پھرتا ہے سب کو وہ رزاق

روزی دیتا ہی اور ہر ایک کا حصہ ہر ایک کے سامنے رکھتا ہے جس نے صبر اختیار کیا اُسکا رزق اُسکے سامنے بھی آتا ہے لیکن رنج و کوشش یہ سب تیری بے صبری سے ہے پھر روباہ نے کہا وہ توکل نادر ہے کم ایسے لوگ ہین جو اُس سے واقف ہین بس نادر کے گرد پھرنا اور نادر پر تمسک کرنا نادانی ہے اس لیے کہ ہر کسی کو راہ سلطانی کی کہان ملی ہے یہ تو اُن کا حصہ ہے جو پادشاہ معنے کے ہین

پھر جواب دینا روباہ کا گدھے کو

قولہ چون قناعت را پیمبر گنج گفت ٭ ہر کسے را کے رسد گنج نہفت ٭ حد خود بشناس و بر بالا میر ٭ تا نیفتی در نشیب شور و شر ٭ جہد کن اندر طلب سے نما ٭ چون ندارے در توکل صبر ہا ٭ اے ملغنے روباہ کہتی ہے جب پیمبر نے قناعت کو گنج کہا ہی تو یہ گنج پوشیدہ ہر کسے کو تھوڑی ملا جاتا ہے تو اپنی حد کو پہچانے رہ بہت اونچی اُڑا مین مت اُڑے تا شور و شر کی پستی مین نہ پڑے تو طلب مین سعی و کوشش کر اس لیے کہ توکل کے صبر شافتہ تجھ مین کہان ہین

جواب خر کا روباہ کو

قولہ گفت خر معکوس می گوئی بدان ٭ شور و شر از طمع آید سوے جان ٭ از قناعت ہیچ کس بیجان نہ شد ٭ وز حریصے ہیچ کس سلطان نہ شد ٭ نان ز خوکان و سگان نبود دریغ ٭ کسب مردم نیست این باران و میغ ٭ آن چنانکہ عاشقی بر رزق و زار ٭ ہست عاشق رزق ہم بر رزق خوار ٭ گر تو نشتابے بیاید بر درت ٭ ور تو بشتابے دہد درد سرت ٭ اے ملغنے پھر گدھے نے کہا یہ تو اُلٹی بات کہتی ہی جان لے کہ شور و شر مین ہر کوئی لالچ سے پڑتا ہی قناعت سے کبھی کوئی مر نہین گیا اور حریص بن کے کوئی پادشاہ نہین ہو گیا کتے سور سے بھی تو روٹی دینے مین دریغ نہین یہ ابر و باران تو کسی آدمی کے کسب سے نہین ہے جو بالکل روٹی کا سامان اور اصل ہے خوب جان لے جیسا تو رزق پر عاشق نار ہے ایسے ہی رزق رزق خوار پر عاشق ہے اگر تو دوڑا دوڑا نہ پھرے رزق ضرور تیرے دروازے پر خود آئے گا اور جو تو دوڑے گا تو تجھکو درد سر دے گا

حکایت ایک زاہد کی جس نے توکل کا امتحان کیا تھا اور اسباب ترک کر کے شہر سے نکل گیا اور راہ سے دور ایک پہاڑ مین مہجور

ایک پتھر پر سر رکھ کے کہا کہ مین نے خدا پر توکل کیا دیکھون کیسے رزق مجھکو ملتا ہے

قولہ آن یکے زاہد شنید از مصطفےؐ ٭ کہ بجان آید یقین رزق خدا ٭ گر تو خواہے ور نخواہے رزق تو ٭ پیش تو آید دوان از عشق تو ٭ از براے امتحان این مرد رفت ٭ در بیابان نزد کوہی خفت تفت ٭ کاے بہ بینم رزق چون آید بمن ٭ تا قوے گردد مرا در رزق ظن ٭ کاروانے راہ گم کردہ رسید ٭ سوے کوہ آن ممتحن راخفتہ دید ٭ گفت این مرد آن طرف چون است عور ٭ در بیابان از رہ و از شہر دور ٭ اے عجب مردست یا زندہ است او ٭ مے نترسد ہیچ از گرگ و عدو ٭ آمدند و دست بروے میزدند ٭ قاصداً چیزے نگفت آن ارجمند ٭ ہم بجنبید و بجنباید سرے ٭ وانکرد از امتحان ہیچ او نظر ٭ بس بگفتند این ضعیف بے مراد ٭ از مجاعت سکتہ اندر او فتاد ٭ نان بیاوردند در دیگے طعام ٭ تا بریزندش بحلقوم و بکام ٭ بس بقاصد مرد دندان سخت کرد ٭ تا بداند صدق آن میعاد مرد ٭ رحم شان آمد کہ از بس بینواست ٭ از مجاعت ہالک مرگ و فناست ٭ **المعنے** ایک زاہد نے حضرت مصطفےؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا کہ یقینی بات ہے کہ رزق ہر کسی کی جان کے واسطے ضرور آئے گا اگر تو چاہے یا نہ چاہے رزق تیرا تیرے عشق سے بیشک تیرے سامنے دوڑتا ہوا آئے گا زاہد یہ سن کے اور امتحانا ایک بیابان مین ہو کے پہاڑ کے پاس جا کے خوب گرم و مستعد ہو کے سو رہا اور دل مین کہا دیکھون تو کیسے رزق میرے پاس آتا ہے تا جو گمان کہ مجھکو رزق مین ہے قوی ہو جائے اتفاقاً ایک قافلہ راہ بھول کے اس پہاڑ کی طرف پہونچا اور اس ممتحن کو سوتے دیکھا کہا یہ شخص یہان کیسا ننگا پڑا ہے اس بیابان مین کہ راہ سے بھی دور ہے اور شہر سے بھی دور اے عجب مردہ ہے یا زندہ نہ کسی دشمن سے ڈرتا ہی نہ بھیڑیے سے غرض سب اسکے پاس آئے اور ہاتھ اس پر مارتے تھے اس ارجمند نے قصداً کچھ نہ کہا نہ خود ہلا نہ سر ہلایا اور ذرا بھی آنکھ نہ کھولی اس لیئے کہ اپنے امتحان مین تھا بس سب نے کہا کہ یہ بیمراد ضعیف بھوک کے مارے سکتے مین پڑا ہی روٹی لائے اور ایک ہانڈی مین کھانا لائے تو اسکے منھ اور حلق مین ڈالین اس نے قصداً دانت بند کر لیے تا یہ شخص صدق اس وعدے کا دریافت کرے یہ دیکھکر انکو رحم آیا کہ نہایت ہی بھوکا ہے بھوک کے مارے مرتا و مرگ و فنا کا ہو رہا ہے قولہ کارد آوردند قوم اشتافتند ٭ بستہ دندانہاش

راشگافتند ❊ ریختند اندر دہانش شوربا ❊ مے فشرد دندان نان یار ہا ❊ گفت اے دل گرچہ خود تن مے زنے ❊ رازے دانے و نازے مے کنے ❊ گفت دل دانم بقاصد مے کنم ❊ رازق است اللہ بر جان و تنم ❊ امتحان زین بیشتر خود چون بود ❊ رزق سوے صابران خود مے رود ❊ تا بداے وز توکل نگذرے ❊ حرص آوردن چہ باشد از خرے ❊ بعد ازان بکشاد این مسکین دہن ❊ گفت کردم امتحان رزق من ❊ ہرچہ گفتست آن رسول پاک جیب ❊ ہست حق نیست درو ہیچ ریب ❊ المعنی جب اسکے دانت بند دیکھے تو دوڑ کے چھری لائے اور اسکے منھ کو جو بند تھا چیرا اور چھری سے دانت کھول کے شوربا منھ مین ڈالا اور اسمین پھر روٹی کے ٹکڑے بھی ملائے تھے جب یہان تک نوبت پہونچی تو اس نے اپنے دل سے کہا کہ اب کیا سبب ہے جو تو خاموش ہورہا ہے بھید تو تو جانتا ہے کہ اللہ نے رزق تیرے منھ مین ڈال دیا پھر بھی نازکیے جاتا ہے دل نے کہا مین جانتا ہون کہ اللہ میرے جان و تن کا رازق ہے مگر قصداً کرتا ہون اس سے زیادہ اور امتحان کیسا ہوگا بیشک رزق صابرون کے پاس خود جاتا ہے تو تو جان لے اور توکل سے الگ نہوئے اور جانے کہ حرص کرنا گدھا پن ہے پھر اس مسکین نے منھ کھولا اور کہا کہ مین نے اپنے رزق کا امتحان کیا تھا سو بیشک جو اس رسول پاک جیب نے فرمایا ہے سب حق ہے کچھ شک و شبہہ نہین

پھر جواب روباہ کا خر کو اور تحریص کسب

قولہ گفت روبہ این حکایت را بہل ❊ دست را در کسب زن جہد المقل ❊ دست داد ستت خدا کارے بکن ❊ مکسبی کن یارے یارے بکن ❊ ہر کہ او در مکسبے پا مے نہد ❊ یاری یاران دیگر مے دہد ❊ زانکہ جملہ کسب ناید از یکے ❊ ہم درو گر ہم سقا ہم حائکے ❊ چون بانباز یست عالم برقرار ❊ ہر کسے کارے گزیند ز افتقار ❊ طبل خوارے درمیانہ شرط نیست ❊ راہ سنت کار و مکسب کردنیست ❊ اللغات افتقار بالکسر محتاجی المعنی پھر روباہ نے کہا یہ حکایتین چھوڑ اور ہاتھ کسب مین ڈال اور تھوڑی جد و کوشش تو کر خدا نے تجھکو ہاتھ دیے ہین چاہیئے کہ کچھ کام کر کسب کر اور یاری اپنے کسی یار کی کر جو کوئی کسی کسب مین قدم رکھتا ہے تو اپنے اور یارون کا مددگار ہوتا ہے اس واسطے کہ جملہ کسب ایک شخص سے نہین ہوسکتے چاہیے بڑھئی ہو چاہے سقا چاہے کوئی جلاہا اور ہر گاہ کہ یہ عالم ایک دوسرے کی شرکت سے

نہ غم و بے قرار ہے لاجرم ہر کوئی اپنی حاجت سے کام اختیار کرتا ہی طبل خواری ہی بسیار خواری یہان شرط نہین ہے جو چاہے کہ سب سے بچا کے مین ہی کھالون یعنے سب کام آپ ہی کرلون کسی کو کچھ نہ دون طریقہ سنت یہی ہی کہ کوئی پیشہ یا کسب کرے تا اورون کو بھی کچھ نفع پہونچے

جواب خر کا روباہ کو

قولہ گفت خر و از توکل بر ربے ٭ من ندانم در دو عالم مکسبے ٭ کسب شکرش را بخواہم من مزید ٭ تا کشد شکر خدا رزق جدید ٭ خود توکل بہترین کسبہا ست ٭ زانکہ در ہر کسب دست بر خدا ست ٭ کاے خدا کار مرا تو راست آر ٭ وین دعا ہست از توکل پر سرار ٭ در توکل ہیچ نبود احتیاج ٭ فارغی از نقص و ربح از خراج ٭ بحث شان بسیار شد اندر خطاب ٭ ماندہ گشتند از سوال و از جواب ٭ بعد ازان گفتش کہ اندر مہلکہ ٭ نہے لاتلقوا بایدے تہلکہ ٭ صبر در صحراے خشک سنگلاخ ٭ احمقے باشد جہان حق فراخ ٭ نقل کن زینجا بسوے مرغزار ٭ میچر آنجا سبزہ گرد جوبار ٭ مرغزار سبز مانند جنان ٭ سبزہ رستہ اندر آنجا تا میان ٭ خرم آن حیوان کہ آن آنجا رود ٭ کاشتر اندر سبزہ ناپیدا شود ٭ ہر طرف در وے یکے چشمہ روان ٭ اندران حیوان مرفہ در امان ٭ **یعنے** گدھے نے کہا مین دونون عالم مین توکل سے جو اپنے خاص رب پہ رکھتا ہون کوئی کسب بہتر نہین جانتا ہون میرا بڑا کسب اسکا شکر ہے جسکا کوئی مثل نہین جس سے نیا نیا رزق سامنے آئے یہ توکل خود سارے کسب و پیشون سے بہتر کسب ہی اس واسطے کہ ہر کسب مین یہی ہاتھ اٹھا اٹھا کے تو دعا مانگتا رہتا ہے کہ اے خدا میرے کام کو ٹھیک کر بس دعا مین توکل ہی کے تو بھید بھرے ہین تو جانتی ہے توکل بڑی نچنت شے ہی نہ نقصان کا خوف نہ کسی محصول و خراج کا کھٹکا القصہ بڑی بحث اس خطاب مین دونون سے ہوئی دونون سوال و جواب سے تھکے بعد اسکے روباہ نے کہا کہ اس محل ہلاکت مین پڑا ہی تو نے نہی لاتلقوا بایدیکم الے التہلکۃ نہین سُنی مت ڈالو ہاتھ اپنے طرف ہلاکت کے ایسا فراخ ملک حق تعالے کا ہے اور تو ایسے سنگلاخ خشک و صحراے بے گیاہ مین صبر کیئے پڑا ہے تیری بڑی حماقت ہی یہان سے کسی مرغزار کو چلا جا وہان نہرون کے اُس پاس سبزہ چرا کرو وہ مرغزار سبز جو مثل جنت کے ہو جس مین سبزہ کمر کمر تک جما ہوا ہو گیا اچھا وہ حیوان ہے جو وہان جا پڑے جسکے سبزے مین اونٹ سا طویل القامت غائب ہو جاوے ہر طرف اس مین چشمہ روان اور اُس مین حیوان آسودہ اور در امان **قولہ** از خرے اورا نمی گفت

اے لعین چون تو نانجائے چرا زارے چنین کو نشاط و فربہے و فر تو چیست این لاغر تن مضطر تو
شرح روضہ گر دروغ و زور نیست پس چرا چشمت ازان مخمور نیست این گدا چشمے و این
نادیدگی از گدائے است نے بکلر بگے چون ز چشمہ آمدی چونے تو خشک گر تو ناف آہوی
کو بوے مشک گر تو سے آئے ز گلزار جنان دست گل کو از براے ارمغان وانچہ
ے گوئی و شرحش مے کنی چہ نشانہ ہست تو ماندراے سنی اللغات بکلر بگے سردار و سپہ سالار
اے لعنے مولانا فرماتے ہین یہ بحث وقیل وقال تو کرتا تھا مگر گدھے پن سے یہ نہین کہتا تھا کہ
اے لعین اگر تو ایسے مرغزار سے ہے تو تو ایسی زار ولاغر کیون ہے تیری وہ خوشی وفربہی زیبائی
وہان کی کہان ہے اور یہ تن لاغر و مضطر تیرا کیون ہے تو جو شرح روضے کی کرتا ہے اگر
جھوٹ اور فریب نہین تو تیری آنکھین اُس سے مخمور کیون نہین ہین بس یہ گدا چشمی اور
نادیدہ ہونا تیرا تیری گدائی سے ہے نہ سرداری سے تو تو چشمے مین سے آئی ہے پھر خشک
کیون ہے تو اگر ناف آہو ہے تو بتا بوے مشک کہان ہے اور جو گلزار جنت سے آتی ہے
تو دست گل تیرے پاس بطور تحفہ کیون نہین ہین بہر حال جو کہتی ہے اور جو بیان کرتی ہی اُسکا
کوئی نشان بھی تجھمین اے سنی ہستی بزرگی روشن

اس بیان مین کہ مخبر جو بیان کرے اور اُسکا اثر اُس مین نہ دیکھے تو قابل متہم رکھنے کے ہی اس لیے کہ وہ مقلد ہی

قولہ آن یکے پرسید اشتر راکہ ہے از کجا مے آئے اے اقبال پے گفت از حمام
گرم کوے تو گفت خود پیداست از زانوے تو مار موسے دید فرعون عنود مہلتے می خواست
نرمے مے نمود زیرکان گفتند بایستی کہ این تند تر گشتی چو ہست او رب دین معجزہ کر اژدہا
گر مار بُد نخوت و خشم خدائیش چہ شد رب اعلے گر ویست اندر جلوس بہر یک کرمے
چیست این چاپلوس نفس تو تا مست نقل است و نبید دانکہ روحت خوشہ غیبی نچید
کہ علامات ہست زان دیدار نور التجافی منک عن دار الغرور مرغ چون بر آب شور سے
سے تند آب شیرین را ندیدہ ست او مدد بلکہ تقلیدست آن ایمان او روے ایمان را ندیدہ جان
او پس خطر باشد مقلد را عظیم از رہ و رہزن ز شیطان رجیم چون بہ بیند نور حق ایمن شود
ز اضطرابات شک او ساکن شود لعنے ایک شخص نے اونٹ سے پوچھا کہ اے اقبال
قدم بتا تو کہان سے آتا ہے کہا تیرے کوچے مین جو حمام گرم ہے وہان سے آتا ہون کہا

بیشک تیرے زانوؤن سے خود یہ بات ظاہر ہے پس جیسا جواب لغو اونٹ کا ہے ویسا ہی اس کا
ایجاب ہے طنزاً کہ کہان حمام کہان اونٹ اور کہان زانو اسکے جیسے یہان کسی سے کسی بات پر
کہتے ہین تمھاری صورت ہی کہ رہی ہے جیسے فرعون سرکش نے مار کو دیکھا ڈرا اور مہلت چاہی
نرمی کی لیکن اسکے یہان جو دانا تھے انھون نے علامتین ڈھونڈھین اور کہا کہ یہ اگر رب دین ہی
تو چاہیئے تھا کہ نہایت تند ہوتا اس سے جیسا کہ اب ہے یہ معجزہ اگر اژدھا ہے جب اور مار ہی
جب اسکی نخوت کیا ہوئی اور خشم خدا کہان گیا جو نہین ہے اگر وہ رب اعلےٰ ہے تو پھر اس نے
ایک کیڑے کے پیے یہ مکر و فریب کیون کیا اور باتین بنائین ایسے ہی نفس تیرا جب تک نقل و
شراب است مین ہے روح تیری ایک خوشہ بھی غیبی نہ پائے گی اس واسطے کہ جو دیدار اسکا پاتا ہی
وہ نور والا ہوتا ہے اور جدائی ہو جاتی ہے اس سے اس دار الغرور دنیا کی جو مرغ کہ آب شور پر
پھولا ہوا ہے اس نے آب شیرین کی مدد نہین دیکھی ہے بس مرغ آب شور کا مقلد ہے کہ اسکی
جان نے صورت بھی ایمان کی نہین دیکھی بلکہ تقلید اسکا ایمان ہے لابد مقلد کے واسطے بڑے
اندیشے راہ و رہزن یعنے شیطان رجیم کے ہین اور جو نور حق دیکھ لیتا ہے وہ جملہ اضطرابات شک
سے ساکن ہو جاتا ہے اسکو اضطراب شک کا نہین ہوتا **قولہ** تا کف دریا نیاید سوے خاک ؛
کاصل او آمد بود در اصطکاک ؛ خاکیست آن کف غریب است اندر آب ؛ در غریبی چارہ نبود
ز اضطراب ؛ چونکہ چشمش باز شد وان نقش خواند ؛ دیو را بروے دگر دستی نماند ؛ گرچہ با روباہ خر
اسرار گفت ؛ سرسری گفت و مقلد وار گفت ؛ آب را بستود و تایق نبود ؛ رخ درید و جامہ
او عاشق نبود ؛ از منافق حذر رد آمد نخوب ؛ زانکہ در لب بود نے آن در قلوب ؛ بوی سیبش
ہست جزو سیب نے ؛ بود در وے جز از پے آسیب نے ؛ حملہ زن در میان
کارزار ؛ نشکند صف بلکہ گردد کارزار ؛ گرچہ مے بینی چو شیر اندر صفش ؛ تیغ بگرفتہ ہمے اندر کفش ؛
وا ے آنکہ عقل او مادہ بود ؛ نفس زشتش نر و آمادہ بود ؛ لاجرم مغلوب باشد عقل او ؛ جز سوے
خسران نباشد نقل او ؛ حملہ مادہ بصورت ہم جریست ؛ آفت او ہمچو آن خر در خریست ؛ **اللغات**
اصطکاک وہ آواز جو برہم کرنے دو چیز سے نکلے تایق بروزن و معنے شایق **المعنی** جب تک
جھاگ دریا کی خاک کی طرف نہین آتی جو اصل جھاگون کی ہے اصطکاک مین رہتی ہین یعنے شور و
اضطراب مین اور ظاہر کہ پتھرون پر پانی گرنے سے جھاگ اٹھتی ہین اور شور بھی ہوتا ہی
درحقیقت جھاگ خاکی ہین پانی مین ایسی ہین جیسے مسافر پھر مسافر کو مسافرت مین

اضطراب سے کیا چارہ ہے اور جب اسکی آنکھیں کھلیں اور اُس نقش کو پڑھا یعنے اپنی اصل کو جانا پھر
دیو کا اُسپر قابو نہیں رہتا ایسے ہی یہ گدھا تھا اگرچہ اس نے روباہ سے بھید کی باتیں کہیں لیکن
سرسری کہیں اور مقلد کی طرح پانی کی تعریفیں توکیں مگر شائق اسکا نہ تھا مُنھ تو چاکیر ٹے پھاڑے
لیکن عاشق اُسکا نہ تھا منافق تھا اور منافق کا عذر رد ہوتا ہے نہ خوب اُس واسطے کہ وہ عذر
اُسکے لب میں ہے نہ قلوب میں اور جو بات دلی نہیں ہوتی مردود ہوتی ہے اُس لیے کہ
بو سیب کی تو اُس میں ہو مگر جز سیب کا نہیں ہو پس بوجہ اُسمیں سیب کی ہو وہ آسیب ہی آسیب ہو عورت
اگر صف جنگ میں حملہ کرے تو حملہ اسکا صف شکن نہیں ہوگا بلکہ کام اور لڑائی دونوں خراب ہونگے
اگرچہ تو اُسکو ایسا صف جنگ میں دیکھے جیسے شیر تیغ ہاتھ میں لیے ہوے یہ دونوں شعر
تمہید واسطے اشعار مابعد کے ہیں پس وائے اُس شخص پر جس کی عقل مادہ ہو اور نفس زشت
اُسکا نر اور آمادہ کہ ضرور ہی عقل اُسکی مغلوب ہوگی اور اُسکی نقل خاص زیان کاری کی طرف ہوگی سوا
زیانکاری کے کچھ نہیں حملہ مادہ کا اگر بظاہر جری ہے لیکن آفت اُس کی مثل اُس خر کے
خر ہی میں ہے **قولہ** وصف حیوانے بود بر زن فزون ؞ زانکہ سوے رنگ و بو دارد رکون
اے خنک آن کس کہ عقلش نر بود ؞ نفس زشتش مادۂ مضطر بود ؞ عقل جزویش نر و غالب بود ؞
نفس انثے را خرد سالب بود ؞ رنگ و بوے سبزہ زار آن خر شنید ؞ جملہ حجتہا ز طمع
اور میدہ ؞ تشنہ محتاج مطر شد وابر نے ؞ نفس را جوع البقر بد صبر نے ؞ اسپر آہن بود
صبر اے پسر ؞ حق نوشتہ بر سپر جاء الظفر ؞ صد دلیل آرد مقلد در بیان ؞ از قیاسے گوید اورا
نز عیان ؞ مشک آلودہ است اما مشک نے ؞ بوے مشکستش ولے جز پشک نے ؞
تاکہ پشکے مشک گردد اے مرید ؞ سالہا باید دران روضہ چرید ؞ کہ نباید خورد و جو ہمچون خران ؞
آہوانہ در ختن چرا رغوان ؞ رو بصحراے ختن با آن نفر ؞ جز قرنفل یا سمن یا گل مخور ؞ معدہ را خو کن
بدان ریحان و گل ؞ تا بیابے حکمت قوت رسل ؞ خوے معدہ زین کہ و جو باز کن ؞ خوردن
ریحان و گل آغاز کن ؞ معدۂ تن سوے کہدان مے کشد ؞ معدۂ دل سوے ریحان می کشد ؞
ہر کہ کاہ و جو خورد قربان شود ؞ ہر کہ نور حق خورد قرآن شود ؞ نیم تو مشک است و نیمے
پشک ہین ؞ ہین میفزا پشک افزا مشک چین ؞ آن مقلد صد دلیل و صد بیان ؞ بر زبان آرد ندارد
ہیچ جان ؞ چونکہ گوئیدہ ندارد جان و فر ؞ گفت او را کے بود برگ و ثمر ؞ مے کند گستاخ
مردم را براہ ؞ او بجان لرزان ترست از برگ کاہ ؞ گر حدیثش نیز ہم با فر بود ؞ در حدیثش

رزنہ ہم مضر بود بغیاث اللغات بمعنی بشدت میل کرنا جوع البقر ایک مرض ہے جس مین تمام
اعضا بھوکے ہوجاتے ہین کتنا ہی کھائے سیر نہین ہوتا اسلئے فرماتے ہین وصف حیوانے
عورت مین زیادہ ہوتا ہے اس سبب سے کہ اسکی رغبت و میل رنگ و بو کی طرف ہوتی ہے
پس کیسا خوش اور آرام مین وہ شخص ہے کہ جس کی عقل نر ہے اور نفس بد اسکا مادہ مضطر ہے
عقل جزوی تو اسکی نر و غالب ہے اور نفس جو مونث ہے اسکی خود کی نیست و نفی کنندہ اُس
گدھے کی عقل بھی مونث تھی اس سبزہ زار کا رنگ و بو سونگھتے ہی جملہ حجتین اسکی مارے طمع کے بھاگ گئین
حالانکہ یہ تو تشنہ اور محتاج باران کا ہوا اور وہان ابر نہین نفس مونث کو جوع البقر تھی اور اسکو
صبر ہی نہ تھا آے پسر صبر لوہے کی سپر ہے حق تعالےٰ نے اس سپر پر جاء الظفر لکھدیا ہے
یعنے جہان صبر آیا بس ظفر یاب ہوا مقلد کی عادت ہے کہ سیکڑون دلیلین اپنے بیان مین لاتا ہے
مگر سب قیاس سے کہتا ہے نہ آنکھ کا دیکھا ہوا وہ دلیلین ہین تو شک آلودہ یعنے فصاحت
و بلاغت کے ساتھ لیکن مشک نہین بو مشک کی تو اُس مین ہے مشک آلودہ ہوئے
سے مگر سواے پشک کے کچھ نہین آب اے مرید اگر چاہے کہ یہ پشک مشک ہوجائے
تو برسون روضۂ عشق مین چرنا چاہیے گھانس دانہ گدھون کی طرح چرنا چھوڑکے آہو کے مثل ختن مین
ارغوان چر اور صحراے ختن کو اُس نفر کے ساتھ جو بیر ہے جا اور سواے لونگ اور سمن
اور گل کے اور کچھ مت کھا کہ ان سب سے مراد ذکر یا انوار دارادات قلبی ہین تو اپنے معدے کو
خوگر اُسی ریحان و گل کا کر تو حکمت اُس قوت کی جو رسولون کا ہے حاصل کرے اُس
گھانس دانے سے عادت معدے کی توڑدے بس ریحان گل کھانا شروع کردے تو
خیال نہین کرتا معدہ تن کا تجھکو کہ دان کی طرف گھسیٹتا ہے اور معدہ دل کا ریحان کی
طرف کھینچتا ہے دیکھو تو گاے بکری جو دانہ گھانس خوب کھاتی ہین قربان کی جاتی ہین اور
جو نور حق کا کھاتا ہے قرآن ہوجاتا ہے اے کتاب اللہ جو مستدام ہے ظاہر ہے کہ
نصف تیرے جسم کا مشک ہے اور نصف پشک بس خبردار ہو پشک مت بڑھائے مشک
چین بڑھا مقلد کی مت سُن گو سیکڑون دلیل اور سیکڑون بیان اپنی زبان پر لائے اسلیئے
کہ وہ سب بیجان ہین ذرا جان نہین کیونکہ جب گوینده ہی جان وفر سے خالی ہی تو اسکے
کلام و بیان مین برگ و ثمر کہان سے آئینگے ہر چند گستاخ ہوکے لوگون کو اپنی راہ پر لگاتا ہی
لیکن جان کے ڈر سے تنکے کے مثل کانپ رہا ہے بلکہ تنکے سے

بھی زیادہ اگرچہ باتین اسکی کیسی ہی بظاہر با فریب ہون لیکن ان مین بھی وہ لزرہ ضرور پوشیدہ ہوگا

فرق درمیان سخن کامل واصل و سخن ناقص مقلد جو آپ اپنے اوپر لگالین

قولہ شیخ نوراے زرہ آگہ کند ؛ با سخن ہم نور راہمرہ کند ؛ جہد کن تا مست نورانی شوے ؛ تا حدیثت را شود نورش روے ؛ ہرچہ در دوشاب جوشیدہ شود ؛ در عقیدہ طعم دوشابش بود ؛ از گزر و از سیب و بہ و از گردگان ؛ لذت دوشاب یابے تو ازان ؛ علم چون در تو بحق سرغزدہ شد ؛ پس ز علمت نور یابد قوم لد ؛ ہرچہ گوئی باشد آنہم نور پاک ؛ کآسمان ہرگز نبارد سنگ و خاک ؛ آسمان شو ابر شو باران ببار ؛ ناودان بارش کند نبود بکار ؛ آب باران باغ صد رنگ آورد ؛ ناودان ہمسایہ در جنگ آورد ؛ باز گردیم سوے آن روباہ و خر ؛ تا چسان از راہ رفت آن خر بگو ؛ اللغات سرغزدہ سرشتہ و پیچیدہ دوشاب شیرۂ انگور و خرما جس پر ایک شب گذرکے ترش ہوگیا ہو لُد جمع الد سرکش ناودان ہندی پرنالا معنے جو شیخ کہ نورانی ہے اسکو ڈھونڈھ وہ تجھکو راہ راست سے آگاہ کرے گا اور جو جواب دے گا اسکے ساتھ نور ہوگا تو کوشش کر اور ایسے نورانی کا عاشق بن جس کی بات کا نور روی ہو روی وہ حرف جس پر بنا قافیے کی ہوتی ہے مطلب یہ کہ نور اسکی بات کے ساتھ لگا ہوا ہے قاعدہ ہے جو چیز دوشاب مین جوش کیجاتی ہے وہ عقیدے مین طعم دوشاب کہلاتی ہی چاہے اس مین گزر ہو چاہے سیب چاہے بِہی چاہے گردگان سب سے تو لذت دوشاب ہی کی پائے گا ایسے ہی علم بھی جب نور حق مین سرشتہ و پیچیدہ ہوگیا تو اس علم سے کیسی ہی کوئی قوم سرکش ہو ضرور نور پائے گی اور جو کچھ تو کہے گا وہ بھی نور پاک ہوگا کس واسطے کہ آسمان سے خاک پتھر نہین برستے ہین بس تو آسمان ہوجا ابر ہوجا اور باران برسا نہ مثل پرنالے کے کہ وہ بھی بارش تو کرتا ہے لیکن کسی کام کی نہین آب باران سے تو باغ سیکڑون رنگ کے رنگ لاتا ہے اور آب پرنالے سے اکثر پڑوسی لڑنے کو مستعد ہوتا ہے آب ہم پھر حکایت روباہ و خر کی طرف لوٹین کہ وہ روباہ دیکھو تو کیسی اُس گدھے کو راہ سے بے راہ لے گئی

عاجز ہونا گدھے کا روباہ کے ہاتھ مین حرص علف سے

قولہ زد دو نوبت بر روبہ حملہ کرد ✱ چون مقلد بد فریب او بخورد ✱ خط ادراک و بینائی ترا ✱ شست و دادہ
روبہ پیر سگ گماشت ✱ حرص خورد آن چنان کردش ذلیل ✱ کہ زبونش کرد با انصد دلیل ✱
اسکے معنے گدھے نے دو نوبت بار روباہ پر حملہ کیا لیکن مقلد تھا فریب اسکا کھا گیا خط
ادراک و بینائی کا اسمین نہ تھا روباہ کے فریب نے اسکو سمجھنے مین تبدیل دیا حرص علف نے اسکو
ایسا اسکو ذلیل کیا کہ پانسو دلیلین لا کے عاجز کر دیا

حکایت مخنث کی اور پوچھنا لوطی کا اس سے حالت لواطت مین کہ تیری
کمر مین خنجر کیوں ہے کہا اس واسطے کہ اگر میرے ساتھ بداندیشی کرے
تو اسکا پیٹ پھاڑ ڈالوں لوطی اس پر آمد و شد کرتا تھا اور کہتا تھا
الحمد للہ مین نے تیرے ساتھ کوئی بداندیشی نہین کی شعر بیت من
بیت نیست اقلیمست ✱ ہزل من ہزل نیست تعلیمست ✱ ان اللہ
لا یستحیی ان یضرب مثلا ما بعوضۃ فما فوقہا اس تفسیر مین جو منکرون سے
ماذا اراد اللہ بہذا مثلا پس فرمایا کہ ہم نے یہ چاہا یضل بہ کثیرا و یہدی
بہ کثیرا کہ ہر فتنہ مثل میزان کے ہے بہت اس سے سرخرو
ہوئے ہین اور بہت زرد رو اگر تو اس مین تامل کرے گا تو بہت
نتائج شریف پائے گا پس سمجھ اور جس نے سمجھا اسکو اللہ الہام
کرنے والا ہے اور سلام

قولہ کندہ را لوطے درستانہ برد ✱ سرنگون افگندہ در دوست نے فشرد ✱ از میانش خنجرے دید آن
لعین ✱ پس بگفت اندر میانت چیست این ✱ گفت آنکہ با من از یک بدکنش ✱ بد بیندیشد بدرم
اشکمش ✱ گفت لوطی حمد للہ را کہ من ✱ بد نیندیشیدہ ام با تو بفن ✱ چونکہ مردے نیست خنجرہا چہ سود ✱
چون نباشد دل نداردسود خود ✱ از علی میراث دارے ذوالفقار ✱ بازوے شیر خدا
ہستت بیار ✱ گر فسونے یاد دارے از مسیح ✱ کو لب و دندان عیسے اے وقیح ✱ کشتی سازی
ز توزیع و فتوح ✱ کو یکے ملاح کشتی ہمچو نوح ✱ بت شکستی گیرم ابراہیم وار ✱ کو بت تن را
فدا کردن بنار ✱ گر دلیلت ہست اندر فعل آر ✱ تیغ چوبین را مکن ذوالفقار ✱ آن وسیلے
کو ترا مانع شود ✱ از عمل آن تہمت ضائع شود ✱ الغیاث توزیع پراگندہ کرنا اور تقسیم کرنا
فتوح کشائش و شادی وقیح بے شرم اسکے معنے پوشیدہ نہ رہے کہ اس حکایت کی

سرخی مین جو ایک شعر اور آیۂ کریمہ ایراد فرمائی ہے اس نظر سے ہے کہ کوئی حکایت کی ہزل پر معترض نہو
بلحاظ اسکے کہ خود اللہ تعالے نے فرمایا ہے ان اللہ لا یستحیی ان یضرب مثلا ما بعوضة

فما فوقها فاما الذین آمنوا فیعلمون انہ الحق من ربہم واما الذین کفروا فیقولون ماذا اراد اللہ بہذا
مثلا یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا بیشک اللہ نہین شرماتا ہے مثال دینے سے کسی مثال مچھر
وغیرہ یا اس سے زیادہ کے سو جو لوگ کہ ایمان لائے ہین وہ جانتے ہین کہ بیشک وہ حق ہے
اور اُن کے پروردگار کی طرف سے ہے اور جو لوگ کافر ہین وہ کہین گے کیا ارادہ کیا
اللہ نے اس مثل سے اور وہ گمراہ کرتا ہے اُس سے بہتون کو اور ہدایت کرتا ہے بہتون کو چنانچہ
مولانا رح بھی فرماتے ہین کہ ایک گندے کو ایک لوطی گھر مین لے گیا اور اُسکو سرنگون کیے اغلام
کرتا تھا اُس لعین نے اُسکی کمر مین ایک خنجر دیکھا پوچھا یہ خنجر تیری کمر مین کیون ہے کہا اسواسطے
کہ اگر کوئی بدمنش میرے ساتھہ بداندیشی کرے تو اُسکا پیٹ پھاڑ ڈالون لوطی نے کہا الحمد للہ
کہ مین نے تیرے ساتھہ کوئی بدی اور بداندیشی اپنے پیشے مین نہین کی ہے آب مقولات
مولانا رح کے ہین کہ اگر تجھمین مردی نہین ہے تو کتنے ہی خنجر ہون اُن سے کیا فائدہ اور
دل نہین رکھتا ہے اور جو رکھتا ہے تو خود محض بے سود ہی ہم نے مانا کہ ذوالفقار حضرت علی سے
تیری ہی میراث مین چلی آتی ہے لیکن بازو شیر خدا کے سے بھی تو لا بالفرض تو نے افسون حضرت
مسیح سے یاد کیا مگر اے بے شرم مسیح کے سے لب و دندان بھی تو پیدا کرے لب و دندان تیرے
کہان ہین تو نے خرج کرکے خوشی سے نوح کی سی کشتی بنائی لیکن کوئی ملاح نوح سا تیرے
پاس کہان ہے اور فرض کیا کہ تو نے ابراہیم کی طرح بت تو توڑا لیکن اُس تن کے بت کو
آگ پر تو کب کیا ہے اگر تیرے پاس دلیل ہے تو اپنے فعل مین اُسکو لا یعنی اُس پر
عمل کر تو یہ تیغ چوبین تیری بدولت اسکے ذوالفقار ہو جائے اور جو دلیل کہ تیری مانع ہوئے اور
عمل نہ کرنے دے اُسکو جان سے کہ یہ ایک بلا صانع کی طرف سے تجھپر پڑی ہے قولہ خالقان
راہ را کردے دلیر ؛ از ہمہ لرزان ترے تو زیر زیر ؛ بر ہمہ درس توکل مے کنے ؛
در ہوا تو پشہ را رگ میزنے ؛ لے مخنث پیش رفتہ از سپاہ ؛ بر دروغ ریش تو کیر گواہ ؛
چون زنا مردے دل آگندہ بود ؛ ریش و سبلت موجب خندہ بود ؛ توبہ کن اشک باران چون
مطر ؛ ریش و سبلت را زخندہ باز خر ؛ داروے مردے بجو را اندر عمل ؛ تا شوی
خورشید گرم اندر حمل ؛ معدہ را بگذار و سوے دل خرام ؛ تا کہ بے پردہ ز حق آید سلام ؛

رستمی گر بایدت خنجر بگیر ٭ ور مخنثی راے نے چادر بگیر ٭ رستمی گر بایدے جوشن بپوش ٭ ور مخنثی راے نہ روکون فروش ٭ یک دوگامے رو توکل ساز خوش ٭ تا ترا معشوق کشد اندر برش ٭ بر سر میدان چو مردان پائدار ٭ تا بگردے مبتلا در پاے دار ٭ تا کہ از جامہ زنان ہمچون زنان ٭ در صف مردان درآ ہمچون سنان ٭ اے مخنث جو لوگ اس راہ مین ڈرتے تھے انکو تونے اپنی باتون سے دلیر کردیا اور ان سب سے زیادہ تو چپکے چپکے ڈر رہا ہے اور کانپتا ہے سب کو سبق توکل کا پڑھاتا ہے گویا اڑتے مچھر کی فصد کھولتا ہے اے مخنث تو نے مخنث ہوکے سب سپاہ سے قدم آگے بڑھایا تیری ریش کے دروغ پر خود گواہ گرفت کرے گا جب نامردی سے دل بھرا ہوتا ہے داڑھی مونچھ دونون سبب خندہ کی ہوتی ہین خوب توبہ کر اور مینھ کی طرح اشک برسا اور اپنی ڈاڑھی مونچھ کو خندہ سے چھڑا اپنے فعل وعمل کے سیے وہ دوا کھا جس سے تو فعل وعمل مین مرد ہو جائے اور جیسے خورشید برج حمل مین جاکے گرم ہو جاتا ہے ایسا ہی گرم ہو جائے معدے کو چھوڑ دل کی طرف رجوع ہو تا ظاہر بے پردہ حق سے تجھکو سلام آئے اگر رستم بنا چاہتا ہے خنجر پکڑ اور جو حیزی کی طرف راغب ہے چادر اوڑھ لے جیسا کہ طالب الدنیا مؤنث وطالب العقبے مخنث وطالب المولے مذکر اگر رستمی کی طرف مائل ہو جوشن پہن اور اگر حیزی کی طرف جھکا ہوا ہے جاکون بیچتا پھر دو ایک قدم چل اور اچھی طرح توکل کر تو عشق اسکا تجھسے بغلگیر ہوئے مردون کی طرح برسر میدان کھڑا ہو تو پاے دار مین مبتلا ہوئے کب تک عورتون کے کپڑے عورتون کی طرح پہنے رہے گا مردون کی صف مین مثل سنان کے داخل ہو

غالب ہونا مکر روباہ کا گدھے پر اور لیجانا اُس کا

قولہ روبہ اندر چارہ پاے خود فشرد ٭ ریش خر بگرفت وپیش شیر برد ٭ مطرب آن خانقہ کو تا کہ تفت ٭ دف زند کہ خر برفت وخر برفت ٭ چونکہ خرگوشے برد شیرے بچاہ ٭ چون نیارد روبہی جنسر تا گیاہ ٭ گوش را بر بند و افسونہا مخور ٭ جز فسون آن ولے داد گر ٭ آن فسون خوشتر از حلواے او ٭ نانکہ صد حلواست خاک پاے او ٭ خمہاے خسروانے پر زمے ٭ مایہ بردہ از دم لبہاے وے ٭ عاشق مے باشد آن جان بعید ٭ کو مے لبہاے لعلش را ندید ٭ آب شیرین چون نہ بیند مرغ کور ٭ چون نگردد گرد چشمہ آب شور ٭ موسئے جان سینہ را سینا کند ٭ طوطیان کور را بینا کند ٭ خسرو شیرین جان نوبت زدہ است ٭ لاجرم

در شهر قند ارزان شده است ٭ یوسفان غیب لشکر مے کشند ٭ تنگہاے قند و مصر سے چشند ٭ اشتران مصر را روسوے ماست ٭ بشنوید اے طوطیان بانگ درست ٭ اللغات ٭ گفتا اے لطفے فرماتے ہین اُس روباہ نے ایسا قدم اس تدبیر مین جمایا کہ آخر ڈاڑھی گدھے کی پکڑکے شیر کے پاس سے ہی گئی آپ فرماتے ہین مطرب اُس خانقاہ کا کہان ہو جو گرا گرم دف بجا کے کہے کہ خر برفت خر برفت اسکا قصہ آگے دفتر مین مذکور ہو چکا ہے اور یہ بھی تو یہ کہ جب خرگوش شیر کو کنوئین پر سے گیا تو روباہ گدھے کو گھانس تک کیون نہ سے آتی اسکا قصہ بھی دفتر اول مین گذرا آیندہ مقولات ان کے ہین تو اپنے کان بند کرلے اور کسی کے افسون مین مت آسواے افسون دلی دادگر کے اُس کے وہ افسون خوشتر از حلوا ہین کہ سیکڑون حلوے اُس فسون کی خاک پا ہین یہ تخم خسروانی پر از مے اُسکے لب میگون سے مایہ پاے ہوے ہین لیکن عاشق اُس سے کی وہ جان بعید دور افتادہ ہے جس نے کہ شراب اُن لب لعل کی نہ دیکھی جو مرغ کا اندھا ہے اور آب شیرین اُس نے نہین دیکھا وہ اندھا اگر دآب شور کے کیسے نہ پھرے نگر موسے جان کا وہ ہے جو سینے کو طورسینا بناتا ہے جس پر تجلی حق کی پڑی تھی اور اندھی طوطیون کو بینا کرتا ہے خسرو شیرین جان سے نوبت بجادی ہو اسی سبب سے اس شہر مین قند ارزان ہو رہا ہے معمول ہے کہ سوداگر جب کوئی متاع گران بہا لاتا ہے تو نقارہ واسطے اطلاع خریدارون کے بجاتا ہے غیبی یوسف جو انوار تجلیات ہین لشکر کشی کر رہے ہین اور گونین قند و مصری کی چکھتے ہین اور مصر کے اونٹ ہماری طرف متوجہ ہین اے طوطیو آواز اُن کے گھنٹون کی سنو قولہ شہر ما فردا پر از شکر شود ٭ شکر ارزان است وارزان تر شود ٭ در شکر غلطید اے حلوائیان ٭ ہمچو طوطی کورے صفرائیان ٭ نے شکر کو بید کار انیست وبس ٭ جان برافشانید یار انیست وبس ٭ یک ترش در شہر ما اکنون نماند ٭ چونکہ شیرین خسروان را بر نشاند ٭ نقل بر نقل است و مے بر مے ہلا ٭ بر منارہ رو بزن بانگ صلا ٭ سرکہ نہ سالہ شیرین مے شود ٭ سنگ مر لعل زرین مے شود ٭ آفتاب اندر فلک دستک زنان ٭ ذرہا چون عاشقان بازی کنان ٭ چشمہا مخمور شد از سبزہ زار ٭ گل شگوفہ مے کند بر شاخسار ٭ چشم دولت سحر مطلق مے کند ٭ روح شد منصور انا الحق مے زند ٭ شد زیوسف آن زلیخا نوجوان ٭ عشرت از سر گیر خوش خوش شادمان ٭ با آتشے اندر دل خود بر فسرو ٭ در تغ چشم بد سپند را مے بسوز ٭ تو بحال خویشتن مے باش شاد ٭ تا بیابے

در جهان جان مراد ٭ گر خرے را مے برد روبہ ز سر ٭ گو ببر تو خر مباش و غم مخور ٭ یعنی شہد ہمارا کل کو شکر سے بھر جائیگا ویسی ہی شکر یہان ارزان ہے اور زیادہ ارزان ہو جائیگی آپ اسے حلوا یعنی تم شیرینی مین لوٹو مثل طوطیون کے حلوائی مراد خوش اخلاقون سے اور کوری سے صفرائیون کو صفرائی ترشخوکوری اس سبب سے کہ شکر صفراوی کو مضر ہے آپ نیشکر جا بوس یہی کام ہو اور جان قربان کرو بس یاریہی ہے کوئی ترش ہمارے شہرین اب نہین رہا کہ شیرین نے اپنے خسرو بٹھا دیے جن سے سب شیرین کار ہوگئے آپ نقل بر نقل ہے اور مے برسے دونون باقراط خبردار ہو منارے پر چڑھ جا اور بانگ صلا کی پکار دے کہ او کو سرکہ نو برس والا پرانا شیرین ہوتا ہے اور جو سنگ مرمر ہے لعل ندین ہوتا ہے آفتاب آسمان مین تالیان بجاتا ہے ذرے عاشقون کی طرح لوٹ پوٹ ہوتے ہین چشم دولت کی سحر مطلق کرتی ہے روح منصور ہوگئی نعرہ انا الحق کا مار رہی ہے یوسف سے وہ زلیخا جو بوڑھی پرانی تھی کہ مراد روح سے ہے نوجوان ہوگئی آپ تو از سر نو عشرت اختیار کر بڑی خوشی و شادمانی سے یوسف مراد معشوق حقیقی سے ایک آگ اپنے دل مین بھڑکا اور واسطے دفع چشم بد کے سپند جلا تو اپنے حال مین شادرہ تو جہان جان مین اپنی مراد پائے اگر گدھے کی روباہ عقل کاٹے لیئے جاتی ہے لے جانے دے

بلکہ کہدے لیجا تو گدھا مت بن اور اسکا غم مت کھا

حکایت اُس شخص کی کہ خوف سے ایک گھر مین گُھس پڑا صاحبخانہ نے پوچھا کیا خوف ہے کہا گدھے بیگار پکڑتے ہین کہا تو گدھا نہین ہے پھر کیون ڈرتا ہے

قولہ آن یکے در خانۂ ناگہ گریخت ٭ زرد رو ولب کبود و رنگ ریخت ٭ صاحب خانہ گفتش خیر ہست کہ ہمے لرزد ترا چون پیر دست ٭ واقعہ چون است چون بگریختی ٭ رنگ رخسارہ بگو چون ریختے ٭ گفت بہر سخرہ شاہ حرون ٭ خر ہمے گیرند از مردم برون ٭ گفت مے گیرند خرا ے جان عم ٭ چون نۂ خر رو ترا زین چیست غم ٭ گفت بس جدند و گرم اندر گرفت ٭ گر خرم گیرند ہم نبود شگفت ٭ بہر خر گیرے برآوردند دست ٭ جد جد تمیز ہم برخاستست ٭ چونکہ بے تمیزیان سرورند ٭ صاحب خر را بجاے خر برند ٭ نیست شاہ شہر ما بیہودہ گیر ٭ ہست تمیزش سمیع ہست و بصیر ٭ آدمے باش و ز خرگیران مترس ٭ خر نۂ اے عیسے دوران مترس ٭ چرخ چارم ہم ز نور تو پرست ٭ حاشا للہ کہ مقامت آخرست ٭ تو ز چرخ و اختران ہم برترے ٭

گرچہ بہر مصلحت در آخرے ؛ میر آخر دیگر و خر دیگرست ؛ نے ہر آنکو کاندر آخر شد خرست ؛ **المعنی**
ایک شخص ناگاہ ایک گھر مین بھاگ کے گھس گیا اور یہ حال کہ منھ زرد ہونٹھ نیلے رنگ اڑا ہوا
صاحب خانہ نے دیکھکر کہا خیر ہے کیون تیرے ہاتھ بوڑھون کی طرح کانپتے ہین کیا واقعہ ہی
جس سے تو بھاگا اور تیرے منھ کا رنگ کیون اڑا ہوا ہے کہا باہر لوگ بادشاہ سرکش کے
واسطے گدھے لوگون کے بیگار پکڑتے ہین کہا اے جان عم جب تو گدھا نہین ہے تو
تجھکو کیا غم ہے تو چا آخر وہ تو گدھے پکڑتے ہین کہا وہ بڑی جد جہد بین ہین گویا خود ہی جد بین
اور نہایت گرم ہین اس پکڑ دھکڑ مین اگر مجھی کو گدھا فرض کرلین تو ان سے کچھ عجب نہین
ان لوگون نے گدھے پکڑنے مین ہاتھ نکالا ہے ایسا کہ جد ہی جد ہے تمیز بھی اٹھ گئی ہے اور
جب کہ ہمارے سردار ہی بے تمیز ہین تو ایسا ہو کہین صاحب خر کو بجاے خر کے لیجائین
آپ مقولات مولانا درج کرتے ہین کہ ہمارا شہر اور ہمارا شاہ بیہودہ گیر نہین ہے بلکہ
اسکو تمیز ہے اور سمیع و بصیر ہے تو آدمی بن پھر خر گیرون سے مت ڈر تو گدھا نہین ہی
عیسے وقت ہے تو ہرگز مت ڈر تیرے ہی نور سے چوتھا آسمان بھرا ہے حاش للہ تیرا
مقام یہ آخر نہین ہے تو تو چرخ اور جملہ اختروں سے برتر ہے اگرچہ مصلحتاً چندے اس آخر
مین ہے خیال تو کر میر آخر اور ہی اور خر اور ہے نہ یہ کہ جو کوئی آخر مین گیا وہ خر ہے **قولہ میر آخر گرچہ**
در آخر کو دے ؛ ہر کہ او در آخر بگوید خر بود ؛ چہ در افتادیم در دنبال خر ؛ از گلستان گوے و ز
گلہاے تر ؛ از انار و از ترنج و شاخ سیب ؛ وز شراب و شاہدان بے حسیب ؛ یا ازان بادان
کہ کبکان پرورند ؛ ہم نگون اشکم ہم آسمان سے چرند ؛ یا ازان دریا کہ موجش گوہر است ؛ گوہرش
بینندہ بینش ور است ؛ یا ازان مرغان کہ گلشن مے کنند ؛ بیضہا زرین و سیمین مے کنند ؛
نرد باہا ئیست پنہان در جہان ؛ پایہ پایہ تا عنان آسمان ؛ ہر گرہ را نردبانے دیگر است ؛
ہر روش را آسمانے دیگر است ؛ ہر یکے از حال دیگر بیخبر ؛ ملک با پہنا و بے پایان و سر ؛
این دران حیران کہ او از چیست خوش ؛ وان درین خیرہ کہ حیرت چیستش ؛ صحن ارض اللہ واسع
آمدہ ؛ ہر درختے از زمینے سر زدہ ؛ بر درختان شکر گویان برگ و شاخ ؛ کہ زہے ملک و
وزہے عرصہ فراخ ؛ این سخن پایان ندارد کن رجوع ؛ سوے آن روباہ و شیر
و سقم و جوع ؛ **اللغات** عنان نواحے آسمان و ابر **المعنی** بتائید صدر پھر فرماتے ہین کہ میر
آخر اگرچہ آخر مین ہو لیکن اسکو جو کوئی خر کہے وہ خود خر ہے آپ فرماتے ہین عجب حال ہی

کیسے ہم خوگر کے پیچھے پڑ گئے ہین کہ خود ہی نا ذکیے کئے جاتے ہین اے دل اسکو چھوڑ کچھ گلستان کا
یا گلون تر و تازہ کا یا انار و ترنج اور شاخ سیب کا اور شراب و معشوقون بے حساب کا ذکر کر
گلستان عبارت جنت سے ہے یا ان بازون کا ذکر جو کبک پرور ہین کہ اپنے شکم کو نگون
کیے ہوے ہین اور سیل طور پہ چرتے ہین کہ عبارت انبیا سے ہے یا اُس دریا سے کچھ کہ
جس کی موج گوہر ہے اور گوہر اسکے بیان کرنے والا بیش در ہے بس دریا سے ارادہ
کتاب اللہ کا ہے یا اُن مرغون سے جو گھُورا کریدتے ہین اور انڈے زرین و سیمین دیدیتے ہین
جن سے مرغ زرین اور سفید پیدا ہوتے ہین یہ سب سیڑھیان جہان مین چھپی ہوئی ہین اور
پایہ پایہ حوالی آسمان تک ہین پھر ایک آسمان کی گرہ سے دوسرے آسمان
کی گرہ تک ہر گرہ کی دوسری سیڑھیان ہین اور ہر روش کا آسمان دوسرا ہے ہر ایک
ایک دوسرے کے حال سے بیخبر اور ہر ایک ایک ملک پہنا و فراخ جس کی نہ حد نہ سرا
یہ تو اس مین حیران کہ یہ کس بات مین خوش ہیں اور وہ اس پر حیران کہ یہ حیران ہی کیون ہے
ایسے ہی صحن زمین کا نہایت وسیع ہے جیسا کہ فرمایا ارض اللہ واسعۃ اور ہر درخت نے
زمین سے سر نکالا اور درختون پر شاخ و برگ جو شکر خدا کا کہہ رہے ہین کہ عجب ملک ہے اور
عجب میدان فراخ آپ فرماتے ہین اس سخن کی تو نہایت نہین لہذا تو حکایت شیر و روباہ
اور سقم بھوک کی طرف رجوع ہو کہ بھوک سے کیا سقم پیدا ہوا

لیجانا روباہ کا خر کو سامنے شیر کے اور جست کرنا خر کا شیر سے اور عتاب روباہ کا شیر پر کہ کیون جلدی کی اور خوشامد شیر کی کہ اب کی دفعہ پھر اسکو لگا کے لا

قولہ چونکہ روباہش بسوے مرج برد ٭ تا کند شیرش بحملہ خرد مرد ٭ دور بود از شیر و آن شیر از نبرد ٭
تا بہ نزدیک آید آن صبرش نکرد ٭ گنبدے کرد از بلندے شیر ہول ٭ خود نبودش
قوت امکان حول ٭ خر ز دورش دید و برگشت و گریخت ٭ تا بپاے کوہ تازان نعل
ریخت ٭ گفت روبہ شیر را اے شاہ ما ٭ چون نکردے صبر در وقت دغا ٭ تا بہ نزدیک تو
آید آن غوے ٭ بس باندک حملۂ غالب شوے ٭ مکر شیطانست تعجیل و شتاب ٭ لطف
رحمانست صبر و احتساب ٭ دور بود و حملۂ دید و گریخت ٭ ضعف تو ظاہر شد و آب تو ریخت ٭
گفت من پنداشتم بر جاست زور ٭ خود بدم از ضعف خود نادان و کور ٭ نیز جوع و حاجتم

از عهد گذشت * عهد و عشقم از تجربه یاد گذشت * گر تو اے بار دیگر از خرد * باز آوردن مرا و رامی سزد *
منت بسیار از من [illegible] * بعد کن باشد بیایش بلفن * گر خدا روزے کند آن خر مرا * بعد از ان
[illegible] باشم تا * گفت آرے گر خدا [illegible] دهد * بر دل او از عے مهرے نهد * پس
فراموشش شود هولیکه دید * از غری او نباشد این بعید * اللغات مرج بالفتح چیراگاه
[illegible] چار [illegible] پائون سے جست کرنا جیسے ہرن جست کرتا ہی نقل ریختن دونا اور
رفتار سے رہجانا المعنی جب روباہ گدہے کو چراگاہ کی طرف لیگئی تا شیر اسکو ریزہ ریزہ
کرے یہ تو شیر سے ابھی دور تھا اور شیر نے نزدیک آنے تک مارے تیزی کے صبر نہ کیا
ایک جست تو بلندی سے اس شیر نے کہ بذاتہ ہول وہیبت تھا کی لیکن خود اُس مین
قوت وطاقت بازگشت کی نہی گرتے سے دور سے اُسکو دیکھا اور لوٹ کے پاے کوہ
تک ایسا بھاگا کہ تھک کے چلنے سے عاجز ہوگیا روباہ نے شیر سے کہا اے پادشاہ
ہمارے تو نے لڑائی کے وقت صبر کیون نہین کیا کہ وہ گمراہ تیرے پاس آجاتا کہ ذرا حملے مین تو اسکو
دبا لیتا یہ جلدی و شتابی مگر شیطان سے ہے اور صبر و نگہداشت لطف رحمان سے
آب وہ دور تھا تیرا حملہ دیکھتے ہی بھاگ گیا اور تیرا ضعف ظاہر ہوا اور تجھکو بے رونقی ہوئی
شیر نے کہا کہ مجھکو گمان تھا کہ میرا زور ابھی بدستور ہے مین خود ہی اپنے ضعف سے نادان
واندھا تھا اور یہ بھی تھا کہ بھوک اور حاجت میری حد سے گذر گئی صبر و عقل میری بھوکا ہونے
سے کم ہوگئی تھی آب ہو سکے تو اپنی عقل سے دور سے اسکو پھر لا اور یہ امر تیری خرد کو لائق ہی وہ
کر سکتی ہی مین تیرا بڑا احسانمند ہون پھر کوشش کر شاید اپنے داو بیچ سے اسکو لے آئے اگر خدا
اُس گدہے کو میری غذا کردے گا تو بعد اسکے بہت سے شکار تجھکو بخشونگا روباہ نے کہا دیکھو
اگر خدا مدد کرے اور اُسکے دل پر اندھے پن کی مہر لگادے تو اس ہول کو جو دیکھ گیا ہی بھولجائے
اور یہ بات اُسکے گدہے پن سے بعید بھی نہین ہے قولہ لیک چون آرم مرا او را تو متاز *
تا بیادش ندہی از تعجیل باز * گفت آرے تجربہ کردم کہ من * سخت رنجورم مخلخل گشتہ تن *
تا بنزدیکم نیارے خر تمام * من نجنبم خفتہ باشم بردوام * رفت روبہ گفت اے شہ ہمتے * تا بپوشد
عقل او را غفلتے * توبہ ہا کردست خر با کردگار * کو نگردد غرہ بر ہرنا بکار * توبہ او را بفن برہم زنیم *
ما عدو عقل و عہد روشنیم * کلہ خر گوے فرزندان ماست * فکرتش بازیچہ دستان ماست *
عقل کان باشد ز دوران زحل * پیش عقل ماند داں آن مخل * از عطارد و ز زحل دانا شد او *

بار دادہ کردگار لطف خو ٭ علم الانسان خم طغرائے ماست ٭ علم عند اللہ مقصدہائے ماست تربیہ آن آفتاب روشنیم ٭ ربی الاعلیٰ ازان برمے زنیم ٭ تجربہ گر دارد او با اینہمہ ٭ بشکنند صد تجربہ زین دمدمہ ٭ بو کہ توبہ بشکند آن سست خو ٭ در رسد شومے اشکستن درو اللغات تخلخل بعض جس کے اعضا خوب چسپان نہون ترجمہ اسے تربیت المعنی روباہ کہتی ہو مین اسکو لائون تو لیکن تو اسپر جلدی مت دوڑ پڑ تو پھر اسکو جلدی کرکے نہ کھودے شیر نے کہا سچ کہتی ہے مین نے بھی تجربہ کیا ہین سخت رنجور ہون میرا جسم مخلخل ہوگیا یعنے اعضا اپنی جگہ نہین رہے قوت باطل ہوگئی ہے جب تک تو اسکو پورا پورا میرے پاس نہ لے آئیگی مین ہلونگا نہین ایسا ہو جاؤن گا جیسے خفتہ بر دوام یعنے مردہ آب روباہ چلی اور شیر سے کہا دعا کرنا اسکی عقل کو غفلت خوب چھپالے اس نے خدا کے سامنے بہت سی توبہ کی ہین کہ پھر مین فریفتہ کسی ناکارہ شے پر نہونگا اگر مین اسکی توبہ کو دیکھے گا کیسے خراب کرتی ہون مین عقل اور عہد دشمن کی دشمن ہون یہ تو ایک ہی گدہا ہی میرے تو گلے کے گلے گدھون کے ایسے ہین جیسے فرزند اسے پروردہ مثل بچون کے گود ا مین انکو پھسلا لیتے ہین اور اسکی جو کچھ فکر ہی میری فکر و فریب کی کھلونا ہے آپ فرماتے ہین جو عقل کہ دور زحل سے حاصل ہوتی ہے کہ جس سے دورہ سیارون کا شروع ہوتا ہی اور سب سے بلند فلک ہفتم پر اس عقل کا ہماری عقل کے آگے کیا رتبہ ہے وہ تو عطارد اور زحل سے دانا ہوا ہے کہ عطارد دبیر فلک ہی اور ہم داد خدائے تعالےٰ سے کہ لطف جس کی خو ہی ہمارے طغرے پیچ دخم خلق الانسان علمہ البیان سے ہین اور العلم عند اللہ کل مقصد ہمارے ہین ہمکو تربیت وتعلیم اس آفتاب روشن سے ہی اسی سبب سے ہم ربی الاعلیٰ کہتے ہین ایسا ہی تجربہ اسکو ہے باوصف اسکے سیکڑون تجربے اسکے اس دمدمے سے بگڑ جاینگے مجھکو امید ہے کہ وہ سست خو توبہ توڑ دے اور شومی شکست کی خود بخود اسکو پہونچے

اس بیان مین کہ عہد و توبہ کا توڑنا بلا ہے بلکہ موجب مسخ جیسا کہ اصحاب سبت کے حق ہوا فقلنا لہم کونوا قردۃ خاسئین اور مایدہ مسیح کے مقدمے مین فرمایا وجعل منہم القردۃ والخنازیر وعبد الطاغوت اور کیے ہم نے ان سے بندر اور خوک اور عبد الطاغوت

قولہ نقض میثاق شکست توبہا ٭ موجب لعنت بود در انتہا ٭ نقض عہد و توبہ اصحاب سبت ٭ موجب مسخ آمد و اہلاک و کبت ٭ پس خدا آن قوم را بوزینہ کرد ٭ چونکہ عہد خود شکستہ از نبرد ٭

اندرین امت نہ بد مسخ بدن ٭ لیک مسخ دل بود اے ذو الفطن ٭ چون دل بوزینہ گردد آن دلش ٭ از دل بوزینہ شد خوار آن گلش ٭ گر ہنر بودے دلش را زاختیار ٭ خوار کے بودے زصورت آن حمار ٭ آن سگ اصحاب خوش بد سیرتش ٭ ہیچ بودے منقصت زان صورتش ٭ مسخ صورت بود اہل سبت را ٭ تا بہ بیند خلق ظاہر کبت را ٭ اندرہ شر صد ہزاران دگر ٭ گشتہ از توبہ شکستن خوک وخر ٭ اللغات نقض توڑنا میثاق عہد سبت روز شنبہ مسخ اچھی صورت بری صورت سے بدل جانا منقصت نقصان کبت بالفتح خوار کرنا المعنی فرماتے ہین عہد وتوبہ کا توڑنا آخر مین موجب لعنت کا ہوجاتا ہے دیکھو اصحاب سبت نے عہد و توبہ توڑے موجب مسخ وہلاک وخواری کے ہوے اور یہ اصحاب سبت امت داؤد علیہ السلام سے ہین کہ ان کو سنیچر کے دن مچھلی کے شکار کھیلنے کو نہی کی گئی تھی اور یہ داؤ پیچ کرکے کھیلتے رہے آخر کار مسخ ہوکے بندر ہو گئے جیسا کہ فرمایا ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لہم کونوا قردۃ خاسئین تحقیق جانا تم نے اُن لوگون کو جنھون نے تم مین سے زیادتی کی تھی ہفتے کے دن مین سو ہم نے کہا بندر ہو جاؤ پھٹکارے ہوے اور اُن کو خدائے تعالی نے بندر کردیا اسی سبب سے کہ اُنھون نے عہد اپنا لڑائی سے توڑا اُس امت محمدیہ مین مسخ بدن نہین ہے لیکن اے دانا مسخ دل ہی اور جب کہ اُسکا دل مسخ ہوکے بندر کا دل ہوجاتا ہی بس اُس بندر کے دل سے اسکی مٹی خوار ہوتی ہی اگر اُسکے دل کو ہنر اختیار ہوتا یعنے ہنرمند دل ہوتا تو صورت سے وہ گدھا خوار کیون ہوتا دیکھو اصحاب کہف کا کتا خوش سیرت اُسکو اُسکی صورت نے کیا نقصان کیا اور مسخ صورت کا اہل سبت کو اس سبب سے ہوا تو مخلوق ظاہران کی خواری وخرابی کو دیکھ لے اور اُن کے سوا لاکھون اپنی شر سے خوک وخر ہو گئے جنھون نے توبہ توڑی

عتاب کرنا خر کا روباہ سے

قولہ پس بیامد زود روبہ پیش خر ٭ گفت خر از چو تو یاری الحذر ٭ ناجوانمردا چہ کردم من ترا ٭ کہ بہ پیش شیر بردے مرا ٭ موجب کین تو با جانم چہ بود ٭ غیر خبث گوہر تو اے عنود ٭ ہمچو کژدم کو گزد پائے فتے ٭ نارسیدہ از وے اورا آفتے ٭ یا چو دیوے کو عدوے جان ماست ٭ نارسیدہ زحمتش از ما وکاست ٭ بلکہ طبعاً خصم جان آدمیست ٭ از ہلاک آدمی در خر میست ٭ جدپے ہر آدمی او نگسلد ٭ خوے وطبع زشت خود را کے ہلد ٭ زانکہ خبث ذات او بی موجبے ٭

بست سوے ظلم و عدوان جاذبے ❊ چون زبان خواند ترا تا خیرگی ❊ کا میرا اندر سر تا اندر بیچے قوی قند ترق
حوض آب بست و چشمہا بود ❊ تا در اندازد بحیلت سرنگون ❊ آدمی را با ہزاران کر و فر ❊ اندر اندر آنکہ
آن لعین با شور و شر بے گناہ ❊ ہر گزند ساختے ❊ کے رسید ایذا زآدم تا بشی ❊ سے کے بہ سعی
اور اوہ مردم زشتے ❊ بود اوہم از دادر تشمم پیشی ❊ الحق ترجمہ بجاری رہے رہا گنجے مے کو بین
آن لعین نے کہا کہ تو وہ ہو گدھا جیسے یار سے تھا بچانے رکھتے آئے نا چار اور رہو ہے شیر کیا جاتا تھا
شیر ہو کے ساتھ سے کبھی آیا نہیں جانتا تجھکو میری جان ہے کیا کیسا تھا مین آنکہ پانا بچا لہ
سرکش کہ یہ جزا خبث ذاتی تھا جیسے بچھو کہ کسی آدمی کے پاؤں مین کاٹتا ہے اور اس آدمی سے پہلے سے
اسکو نہین پہونچی ہے یا جیسے شیطان کہ وہ دشمن ہماری جان کا ہے اور ہم سے نکلنا اسکو جنت سے پہونچا تھا
سب سے گھٹایا گیا ایک بہشت تھا سے طبیعت دشمن جان آدمی کا ہے اور یا کہ اندر سے زیادت ہے
خوش آدمی کا پیچھا ہی نہین چھوڑتا اور کیسے چھوڑے اسکی خو اور طبیعت نشست کب کچھ کوئی سبب
اس سبب سے کہ خبث ذاتی اسکا بے سبب بھی ظلم و دشمنی کی طرف کھینچتا تو ہر وقت مجھے کی
فریب سے ایک خرکا رہ کی طرف بلاتا ہے کسی چاہ مین تجھکو ڈال دے اور کہتا ہے کہ فلان جگہ پانی کا حوض ہے
اور چشمے ہین تو اسکا حوض مین تجھکو دھکیل دے آدمی کو با وجود ہزارون کر و فر کے اس لعین نے
کیسا شور و شر مین ڈالا ہے بے گناہ رنج سابق ہے جو وہ وقت سجدہ حضرت آدم کا ہے کہ وہ بھی آدم سے
اس پر کچھ ناحق نہین ہوا بعد ان کے اور مخلوق سے اسکو کب برائی پہونچی کہ وہ مسبب اسیر غم کی
پیشی کرتا رہتا ہے

جواب روباہ کا خر کو

قول گفت روبہ آن طلسم سحر بود ❊ کہ ترا در چشم آن شیرے نمود ❊ ورنہ من از تو بتن مسکین ترم ❊ چون
شب و روز اندران جا کے چرم ❊ گر نہ زانگونہ طلسمے ساختے ❊ ہر شکم خوارے بدانجا تاختے ❊
یک جہانے بینوا پر پیل وار ❊ بے طلسمے کے بماند سبز مرج ❊ من ترا خود خواستم گفتن بدرس ❊
کاین چنین شکلے اگر بینی مترس ❊ لیک رفت از یاد علم آموزیت ❊ کہ بدم مستغرق دل سوزیت ❊
دیدمت در جوع کلب و بے نوا ❊ مے شتابیدم کہ آئی تا دوا ❊ ورنہ با تو گفتمے شرح طلسم ❊ کان
خیالے مے نماید نیز جسم ❊ شد فراموش آنکہ گویم مر ترا ❊ حال آن شکل مہیب و لربا ❊ **اللغات**
مرج مبدل از قیمت و مرتبہ و قدر وگر گردن **اسکے** روباہ نے کہا کہ وہ شیر نہ تھا طلسم جادو کا تھا کہ
تجھکو شیر معلوم ہوا ورنہ مین تو اپنے جسم مین تجھسے زیادہ حقیر ہون پھر وہان کیسے رات دن چرتی رہتی

ساده دل * ورنه با تو نے مشفقے دارم غل * از خیال زشت خود منکر مشو * بر محبان از چه داری سوءِ ظن * نیکو بر اخوان صفا * گرچه آید ظاهر از ایشان جفا * آن خیال و وهم بد چون شد پدید * صد هزاران یار را از هم برید * مشفقے گر کرد جور و امتحان * عقل باید کو نباشد بدگمان * خاصه من بدرگ نبودم زشت قسم * آنچه دیدی بد، بد نبود آن طلسم * ور بدی بد آن سگالش قدر را * عفو فرمایید از یاران خطا * عالم وهم و خیال و طمع و بیم * هست رهرو را یکے سد عظیم * نقشهاے این خیال نقشبند * چون خلیلے را که کہ بد شد گزند * گفت هذا ربی ابراهیم راد * چونکه اندر عالم وهم او فتاد * ذکر کوکب را چنین تاویل گفت * آن کسی کو گوهر تاویل سفت * عالم وهم و خیال چشم بند * آن چنان کہ را ز جای خویش کند * تا کہ هذا رب آمد قال او * خربط و خر را چه باشد حال او * اللغات تنزیل قرآن مجید خربط بط کلان

اے مشفقے دوبارہ نے کہا ہم صاف ہین ہم مین کا دو کدورت نہین ہو لیکن تیرے خیالات وہمی کا کیا علاج کہ وہ بڑے بڑے ہین اے احمق سادہ دل یہ سب تیرے وہم ہین ورنہ ہین تو تیرے ساتھ کوئی دغا اور فریب نہین رکھتی تو اپنے خیال بد سے مجھکو مت دیکھے دوستون کی بدگمانی کا کیا موقع ہے چاہیے کہ جو اخوان صفا ہین اُن پر گمان نیک کرے اگرچہ بظاہر اُن سے کوئی جفا بھی ہوئے یہ جو یارون مین جدائی ہوجاتی ہی کیا لاکھون بار ایسا ہوا ہی یہی خیال وہم بد تھا جو ظاہر ہو ہوئے ایسا ہوا ہے اگر کسی مشفق نے جور و کا امتحان کیا آزمائش کے واسطے تو عقل چاہیئے کہ وہ بدگمان نہو خاص کر مین بد اصل اور بد قسم سے نہ تھی جو ایسی بُرائی کرتی تو نے جو کچھ دیکھا وہ کوئی بد نہ تھا طلسم تھا اور جو وہ سگالش اے تجویز اپنے قدر و اندازہ مین بد ہی تھی تو ایسی بات کی یارون سے امید عفو خطا کی ہوئی ہی تو بھی معاف کر وہ عالم جو وہم و خیال و طمع و بیم کا ہے خوب جان لے کہ راہرو کے حق مین یہ سب ایک موانع عظیم ہین اس دنیا کے نقشون نے جو خود ایک خیال نقشبند ہی خلیل اللہ جیسے کوہ کو جو اپنی جگہ سے ہلنے والے نہ تھے اُنکو بھی گزند مین ڈالا تھا یعنے ابراہیم نے جو بڑے جوانمرد و سخی تھے ہذا ربی کہا کیسے عالم وہم مین پڑے تھے اور ایسے ہی کوکب کی نسبت اُنھون نے تاویل کی ہی جنھون نے گوہر قرآن مجید کے پروئے ہین یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پس اس عالم وہم و خیال چشم بند نے ایسے کوہ کو اپنی جگہ سے ہلا دیا جسکے سبب سے ہذا ربی اُنھون نے کہا پھر اگر کوئی خربط ہو یا خر تو اُسکا کیا حال **قولہ** غرق گشته عقلهاے چون جبال * در بحار وهم و گرداب خیال * کوه ها را هست زین طوفان فضوح * کو امانے جز که در کشتی نوح * زین خیال راهزن راه یقین * گشت هفتاد و دو ملت زاهل دین * مرد ایقان رست از وهم و خیال * موی ابروی را نمی گوید

هلال * وانکه را نور عمر نبود سند * موی ابروی کجی راهش بود * صد هزاران کشتی با هول و شکوه * تخته تخته
گشته در دریای وہم * کمترین فرعون چستی فیلسوف * ماه او در برج وہمی در خسوف * تا کسی نداند روبہی زن
کیست آن * وانکه داند بود شی برخود گمان * چون ترا وہم تو دارد خیرہ سر * از چہ گردی گرد وہم آن دگر
عاجزم من از منی خویشتن * چہ نشینی پیش من تو پیش من * از منی دیا ہر ما ہی ان در سیزند * عاشق خویش است
در بالا تنند * بی من و با من ہمی جویم بجان * تا شوم من گوی آن خوش صولجان * ہر کہ بی من شد
ہمہ شہا و دوست * یار جملہ شد چو خود را نیست دوست * آئینہ بی نقش شد یابد بہا * زانکہ شد حاکی
جملہ نقشہا * **اللغات** نضوح بفتحتین سوار عمر نام خلیفہ دوم رضی ... بکسر تجیہ صولجان معرب
چوگان حاکی حکایت کنندہ * **معنے** ہمت عقلیں ایسی جیسے پہاڑ مستحکم اس وہم کے دریا میں اور گرداب
خیال میں ڈوبے ہیں یہ وہم وخیال ایسا طوفان ہے کہ پہاڑ جس سے رسوا وفضیحت ہوتے ہیں جیسے
کنعان نے پہاڑ پر بھروسا کیا تھا لیکن امان کہاں ہے سوائے کشتی نوح کے اور اسی خیال و وہم میں
راہ یقین کی اہل دین میں بہتر ملت پر ہوگئی مگر جو مرد ایقان کے ہیں وہ وہم وخیال سے چھوٹے ہیں
وہ ابرو کے بال کو ہلال نہیں کہتے اور جسکو نور عمر سے سند نہیں ہے وہ ٹیڑھے بال ابرو کو ہلال کہتا ہے
یہ موے کج اسکی راہ مارتا ہے اور اس سے یہ اشارہ ہے کہ حضرت عمر رض کے وقت میں ماہ صیام
دیکھتے تھے ایک شخص نے کہا کہ ہلال وہ ہے حضرت عمر رض نے آسمان پر نظر کرکے کہا کہ ہلال نہیں ہے
تیرے ابرو کے موے کج شدہ کو تیرا خیال ہلال بتا رہا ہے چنانچہ یہ نقل بفصل سابق مذکور ہوچکی ہے انتہی
لاکھوں کشتیاں بڑی ہول وہیبت والی تختہ تختہ ہوکے دریاے وہم میں ہوگئی ہیں آدمی جن میں
فرعون چست وفیلسوف تھا کیسا ماہ اسکا برج وہم میں پڑکے خسوف میں آیا کوئی نہیں جانتا کہ
روبہی زن کون ہے اور جو جانتا ہے اسکو اپنے اوپر گمان نہیں ہوتا اور جب تجھکو تیرا وہم دیوانہ بنا رہے
تو تو اوروں کے وہم کے گرد کیوں پھرے مثلاً میں تو اپنے ہی منی سے عاجز ہو رہا ہوں تو منی سے
بھرا میرے سامنے کیا بیٹھا ہے خوب جان رکھ کہ ما و من کے ساتھ جو کوئی یہ دروازہ بجاتا ہے وہ عاشق
اپنا ہی بالا تنی کرتا ہے یعنے لبیان لیتا ہے میں تو اسکو بے من وما کے بجان ڈھونڈھتا ہوں تو اسکے چوگان
خوش کا گیند بنوں چاہیے جدھر وہ پھینکے اور یہ بھی ہے کہ جو کوئی بے من ہو جاتا ہے سب من والے
اسکے ہوتے ہیں اور جو شخص اپنا دوست نہیں ہے وہ سب کا یار ہے دیکھ لے آئینہ جب بے نقش ہوتا ہے
روشنی پاتا ہے اسی سبب سے کہ اس نے جملہ نقش حک کردیے

حکایت شیخ محمد سررزی کی اور اسکی ریاضت کی کہ ہر شب برگ رز سے

افطار کرتا تھا

قوله زاہدے در غزنے از دانش مزی ٭ بد محمد نام و کنیت سررزی ٭ بود افطارش سر رز ہر شبی ٭ ہفت
سال او دائم اندر مطلبی ٭ بس عجائب دید از شاہ وجود ٭ لیک مقصودش جمال شاہ بود ٭ بر سر کہ
رفت آن از خویش سیر ٭ گفت بنما یا فتادم من بزیر ٭ گفت نامد نوبت آن مکرمت ٭ در فرو افتی نمیرے
نکشمت ٭ او فرو افگند خود را از وداد ٭ در میان عمق آبے در فتاد ٭ چون نمرد از نکس انجا سیر مرد ٭
از فراق مرگ با خود نوحہ کرد ٭ کاین حیات او را چو مرگی مے نمود ٭ کار پیشش بازگونہ گشتہ بود ٭ موت را
از غیب مے کرد او گدے ٭ آن فی موتی حیاتی میزدی ٭ موت را چون زندگی قابل شدہ ٭ با ہلاک جان
خود یکدل شدہ ٭ سیف و خنجر چون علی ریحان او ٭ نرگس و نسرین عدوی جان او ٭ بانگ آمد روز صحرا
سوے شہر ٭ طرفہ بانگی از دوای سر وجہر ٭ گفت ای دانای رازم مو بمو ٭ چہ کنم در شہر خدمت گوے تو ٭
گفت خدمت آنکہ بہر ذل نفس ٭ خویشتن را سازی تو عباس دس ٭ مدتے از اغنیا زر مے ستان ٭
پس بدرویشان و مسکین میفشان ٭ خدمتت اینست تا یکچند گاہ ٭ گفت سمعاً طاعةً اے جان پناہ ٭
بس سوال و بس جواب و ماجرا ٭ بد میان زاہد و رب الورے ٭ کہ زمین و آسمان پر نور شد ٭ در مقالات
ایشان مذکور شد ٭ لیک کوتہ کردم آن گفتار را ٭ تا نیوشد ہر خسی اسرار را ٭ **اللغات** مزی فزیدن چو سنا
نکس بالفتح سرنگونی عباس دس بفتح دال نام ایک گدا کا کہ بڑا مانگنے والا تھا کنیت بالضم فارسی مین
معنی لقب ۱ **مطلب** ایک زاہد غزنی مین تھا بڑا دانش چوسنے والا یعنے علم والا محمد اسکا نام تھا
اور کنیت سررزی ہر شب رزگی کوپل سے روزہ افطار کرتا تھا اسی سبب سے اُسکی کنیت سررزی
تھی سات برس ہوگئے کہ وہ ہمیشہ اپنے مطلب مین رہا اس درمیان مین بہت عجائب پادشاہ عالم
وجود سے دیکھے لیکن مقصود اسکا یہ تھا کہ جمال شاہ کا دیکھون ایک دن پہاڑ پر چڑھ گیا آپ سے
سیر تو ہو ہی رہا تھا کہا کہ تو مجھکو اپنا یا تو جمال دکھایا مین نیچے گرا پڑتا ہون حکم ہوا ابھی اس مکرمت کی نوبت
نہین پہونچی ہے اور اگر تو گر پڑے گا تو نہ مرے گا نہ ہم تجھکو مار ڈالینگے اُس نے مارے محبت کے آپ کو
پہاڑ سے گرایا گرتے ہی ایک آب عمیق مین پڑا مرنے سے بچ گیا جب وہ از جان سیر اوندھا گرنے سے
نہ مرا تو فراق مرگ سے بہت ہی نوحہ کیا کس واسطے کہ یہ حیات اُسکو مثل مرگ کے معلوم ہوتی تھی
اس سبب سے کہ یہ معاملہ اُسکے سامنے اُلٹا ہوگیا تھا یعنے موت حیات تھی اور حیات موت اپنی
موت غیب سے مانگتا تھا اور کہتا تھا بیشک موت مین میری حیات ہے جب زندگی اسکی موت کے
قابل ہوگئی تھی لہذا ہلاک جان سے یکدل ہو رہا تھا مثل علی شیر خدا کے کہ سیف و خنجر انکو ریحان و گل سے

اور نرگس و نسرین دشمن انکی جان کے ناگہان آواز آئی کہ جنگل چھوڑ اور شہر کی طرف جا اور عجیب آواز تھی کہ نہ یہ لطف کسی آواز ظاہر مین ہی نہ پوشیدہ مین اس نے کہا کہ اے دانا تو میرے بال بال کا بھید جانتا ہی شہر مین جا کے کیا خدمت بجا لاؤن یہ بھی تو بتا حکم ہوا کہ خدمت یہ ہی اپنے نفس کے ذلیل کرنے کو عباس دبس بنجا کہ اس جیسا کوئی مانگنے والا نہ تھا ایک مدت آسودہ لوگون سے زر لیا کر اور درویشون مسکینون کو دیا کر چند زمانہ یہی تیری خدمت ہی کہا اے جان پناہ مین نے بطوع و خوشی اسکو سُنا ضرور یہ خدمت بجا لاؤن کا غرض بہت سے سوال و جواب اور معاملے اس مین اور حضرت رب الورے مین ہوے ایسے جنکے نور سے آسمان و زمین بھر گئے اور اُن کا ذکر ہم نے مقالات مین کیا ہی اور یہ جو مقالات کا لفظ ہی اس سے ایسا معلوم ہوا کہ انھین کی کتاب ہے لیکن اُن باتون کو مین نے کوتاہ کیا تو ہر خس اُن اسرار کو سُننے نہ پائے

آنا شیخ کا بعد چند سال کے غزنین مین اور حسب اشارت غیبی زنبیل لیکر گدائی کرنا اور اُسکو گداؤن پر بانٹنا اور بخشنا شعر ہر کرا جان ز عز لبیک ہست ٭ نامہ بر نامہ پیک بر پیک است ٭

قولہ رو بشہر آورد آن فرمان پذیر ٭ شہر غزنین گشت از درویش منیر ٭ از فرح خلقے باستقبال رفت ٭ و در آمد او ز دزدیدہ تفت ٭ جملہ اعیان و مہان برخاستند ٭ قصرہا از بہر او آراستند ٭ گفت من از خودنمائے نادرم ٭ جز بخواری و گدائی نادرم ٭ نیستم بر عزم قال و قیل من ٭ دربدر گردم بکف زنبیل من ٭ بندہ فرمانم کہ امر است از خدا ٭ تا گدا باشم گدا باشم گدا ٭ از گدائی لفظ نادر نادرم ٭ جز طریق جز گدایان نسپرم ٭ تا شوم غرق مذلت من تمام ٭ تا سقطہا بشنوم از خاص و عام ٭ امر حق جان است و من او را تبع ٭ او طمع فرمود ذل من قنع ٭ چون طمع خواہد ز من سلطان دین ٭ خاک بر فرق قناعت بعد ازین ٭ او مذلت خواست کی عزت تنم ٭ او گدائی خواست کی میری کنم ٭ بعد ازین گدیہ و مذلت جان من ٭ بست عباس است در انبان من ٭ شیخ در می گشت و زنبیلے بدست ٭ شئے للہ خواجہ توفیقیت ہست ٭ برتر از کرسی و عرش اسرار او ٭ شئے للہ شئے للہ کار او ٭ انبیا ہر یک ہمین فن میزدند ٭ خلق مفلس کدیہ ایشان می کنند ٭ اقرضوا اللہ اقرضوا اللہ میزنند ٭ باز گون بر تنصروا اللہ می تنند ٭ دربدر این شیخ ے آرد نیاز ٭ بر فلک صد در برائے شیخ باز ٭ المعنے بموجب فرمان کے وہ فرمان پذیر متوجہ طرف شہر کے ہوے شہر غزنین انکی صورت سے روشن ہوگیا مارے خوشی کے ایک مخلوق انکے استقبال کو گئی اور یہ اُن سے دزدیدہ راہ پر گرم و تیز چلے آئے سب سردار و بزرگ لوگ اُٹھے اور قصر انکے واسطے آراستہ کیے کہا مین خودنمائی سے نہین

آیا ہوں مین تو تواری و گدائی کو آیا ہون امیر ارادہ کسی سے قال و قیل کا نہین ہی تو در بدر زنبیل لیے
گدائی کرونگا مجھکو حکم خدا کا یہی کہ گدا ہوؤن اور تکرار بنابر تاکید مبالغہ ہی بس مین بندہ قربان ہون اور گدائی
مین کوئی نقطہ اور ذرہ لاؤن جیسے بغیر قسم قسم کی صدا بنا لیتے ہین سوا اسکے کہ جیسے بڑے بڑے
گدا گدائی کرتے ہین سوا ے گدائی کے اور کوئی راہ ہی نہ چلونگا تا مین ذلت مین ڈوب جاؤن اور
نیچی باتین لوگون سے سنون خاص کی بھی عام کی بھی آمر حق کا جان ہی اور مین اسکا اسیر و اسکے حکم کو حکم
طمع کا دیا اور ہر ذل مین ترجیح یعنی ذلیل ہوا جسنے سوال کیا لیکن ہرگاہ سلطان نے مجھکو طمع کا حکم دے تو قناعت
سر پر خاک پڑے مین ایسی قناعت کو کیا کرون جب وہ مجھے ذلت چاہے تو مین عزت اپنی کیسے کسی پر
رکھون اور خواہان اعزاز کا ہوؤن وہ گدائی مجھے چاہے پھر مین امیر کب ہون آپ جو اسکی یہ رضا ہو
تو بعد اسکے گدائی ہے اور میری جان اور ذلت اور عباس دس جیسے بیس میری جھولی مین پڑے
ہین مین وہ گدائی کرنے والا ہون بس شیخ پھرتے تھے اور زنبیل ہاتھ مین لیے کہتے تھے اے خواجہ
کچھ توفیق ہی جو اللہ کے واسطے دے مولانا فرماتے ہین دیکھو وہ شخص کہ جسکے اسرار عرش و کرسی سے برتر
تھے اسکا کام تھے للہ شئے للہ ہوا انبیاؤن نے بھی یہ ہنر و پیشے کیے ہین اور باوجود اسکے کہ مخلوق اُسکے
مقابل مفلس تھی اُن سبے گدائی کی ہی اقرضوا اللہ اقرضوا اللہ کہتے ہین یعنی قرض دو اللہ کو اور بتکرار اور الٹا
سعاملہ تنصروا اللہ مدد کرو اللہ کی لاجرم یہ شیخ بھی اب دربدر حاجت لیجاتا ہی اور حال یہ کہ فلک پر اُسکے لیے
سیکڑون دروازے کھلے ہین **قولہ** کان گدائی کہ بجد میکرد او ⁂ بہر یزدان بود نے بہر گلو ⁂ ور بکردی نیز از
بہر گلو ⁂ آن گلو از بہر حق دارد علو ⁂ در حق او خوردنان و شہد و شیر ⁂ بہ ز چلہ و ز سہ روزہ صد فقیر ⁂ نور می نوشد
مکونان می خورد ⁂ لالہ می کارد بصورت می چرد ⁂ چون شراری کو خورد روغن ز شمع ⁂ نور افزاید ز خورد وش
بہر جمع ⁂ تا نخوری را گفت حق لاتسرفوا ⁂ نور خوردن را نگفتست اکتفوا ⁂ این گلوی ابتلا بد وان گلو ⁂ فارغ
از اسراف وامین از غلو ⁂ مرد فرمان بود نے حرص و طمع ⁂ آن چنان جان حرص را نبود تبع ⁂ گر بگوید کیمیا
مس را بدہ ⁂ تو بمن خود را طمع نبود فرہ ⁂ آن گدائی کہ بجد می کرد او ⁂ بود از آثار حکمتہاے ہو ⁂ گنجہاے خاک
تا ہفتم طبق ⁂ عرضہ کردہ بود پیش شیخ حق ⁂ شیخ گفتا خالقا من عاشقم ⁂ گر بجویم غیر تو پس فاسقم ⁂ ہشت جنت
گر بدارم در نظر ⁂ ور کنم خدمت من از خوف سقر ⁂ مومنی باشم سلامت جوی من ⁂ زانکہ این ہر دو بود حظ بدن ⁂
عاشقی کز عشق یزدان خورد قوت ⁂ صد بدن پیشش نیرزد تره توت ⁂ **اللغات** فرہ بوزن گرہ زیادتی
و غلبہ وافزونی است **المعنی** یعنے شیخ جو گدائی بجد کرتا تھا خدا کے واسطے کرتا تھا نہ اپنے حلق و گلو کے واسطے
اور بالفرض اگر وہ اپنے حلق و گلو کے واسطے کرتا تو وہ گلو بھی اُسکا ایسا تھا کہ حق کے واسطے بڑا اعلو

رکھتا تھا وہ جو روٹی یا شہد و شیر کھاتا تھا وہ ایسا تھا کہ جیسے سونٹھ چلہ یا خلوت میں رہنے مین بیٹھ کے
کھائین اور انکو نفع بخشے وہ نور نوش کرتا ہی اسکی روٹی نور نہی مت کہو وہ لا الہ بولا ہو کو بٹھلا ہر چہ تا ہی جیسے
شمع کے شرار کہ روغن کھاتے ہین اور مجلس کے لیے نور بڑھاتے ہین اللہ تعالے نے نان خوری کے
واسطے لا تسرفوا کہا ہی کہ بیہودہ مت خرچ کرو لیکن نور خوری کے واسطے اکتفوا نہین کہا کہ بس کرو یہ کلوا کہا
کا ہی کہ بسیار خوری سے ہر طرح درد و بیماری مین مبتلا ہوتا ہی اس سبب سے لا تسرفوا کہا ہی اور یہ کلو ا ہراث و
غلو سب سے فارغ و مجتنب ہی یہ شیخ مرد فرمان بر تھا حرص و طمع کا نہ تھا اس لیے کا ایسی جان تابع حرص
کی نہین ہوتی مثلاً اگر کیمیا اس سے کہے کہ تو اپنے آپ کو میرے حوالے کر دے تو یہ طمع نہوگی بلکہ غلبہ اور افزونی
ہوگی وہ گدائی جو وہ کرتا تھا اللہ تعالیٰ کی آثار حکمتون سے تھی اللہ تعالے نے خزانے خاک کے
ہفتم طبق تک اسکے سامنے کیے تھے شیخ نے کہا اے خالق مین عاشق ہون اگر تیرے سوا کسی اور کا طالب
ہون تو عاشق نہین فاسق ہون اگر بہشت جنت کو دیکھون اور دوزخ کے خوف سے طاعت کرون تو
ایک مومن سلامت جو ہون بچا ڈھونڈھنے والا اس سبب سے کہ یہ دونون حصہ بدن سے ہین اور جس
عاشق نے عشق یزدان سے قوت کھایا ہی اسکے سامنے سیکڑون ایسے بدن قوت کے ساگ برابر بھی
نہین ہے قولہ وین بدن کہ دارد آن شیخ فطن ٭ چیزدیگر بود کم خوانش بدن ٭ عاشق عشق خدا وانگاہ مزد ٭
جبرئیل مؤتمن وانگاہ دزد ٭ عاشق آن لیلی کور و کبود ٭ ملک عالم پیش او یک تره بود ٭ نزد او یکسان شدہ
بہ خاک و زر ٭ زر چہ باشد کہ نبد جان را خطر ٭ شیر و گرگ و دد ازو واقف شدہ ٭ ہمچو خویشان گرد او جمع آمدہ ٭
کین شدہ از خوے حیوان پاک پاک ٭ پر ز عشق و لحم و شحمش زہرناک ٭ زہر دد باشد شکر زہر خرد ٭ زانکہ نیک و
نیک باشد ضد بد ٭ لحم عاشق را نیارد خورد دد ٭ عشق معروف ہست پیش نیک و بد ٭ ور بخورد خود فے المثل
دام و دد ش ٭ زہر گردد لحم عاشق بکشدش ٭ ہر چہ جز عشق ست شد ماکول عشق ٭ دو جہان یکدانہ پیش نول عشق ٭
دانہ مر مرغ را ہر گز خورد ٭ کا بدان مر اسب را ہر گز چرد ٭ بندگی کن تا شوی عاشق لعل ٭ بندگی کسب است آید در
عمل ٭ بندہ آزادی طمع دارد ز جد ٭ عاشق آزادی نخواہد تا ابد ٭ بندہ دائم خلعت و ادرار جوست ٭ خلعت عاشق ہمہ
دیدار دوست ٭ در نگنجد عشق در گفت و شنید ٭ عشق دریائیست قعرش ناپدید ٭ قطرہای بحر را نتوان شمرد
ہفت دریا پیش آن بحرست خرد ٭ این سخن پایان ندارد ای فلان ٭ باز رو در قصہ شیخ زمان ٭ اللغات
نول بواد مجہول منقار لعل بمعنی شاید و امید ا لمعنے اور یہ بدن جو اس شیخ فطن اے دانا کا ہی اسکو
کچھ اور کہہ یہ اور ہی چیز ہی جو عاشق عشق خدا کا ہی بھلا وہ اور مزدوری کہان جبرئیل امین اور پھر چور دیکھو
تو مجنون جو عاشق لیلی کور و کبود کا تھا اسکے سامنے ملک عالم کا ایک ادنی ساگ کی طرح تھا اور خاک و زر یکسان

ہوگیا تھا بلکہ زر گیا چیز ہی جان کا اندیشہ نہ تھا گرگ وشیر اور سارے درندے اُس سے واقف تھے مثل اپنون کے اُسکے پاس جمع ہوتے تھے کہ یہ خوے حیوان سے بالکل پاک ہوگیا ہی عشق سے بھرا ہی اسکا لحم شحم زہرناک ہی اُس لیے کہ عشق بھی زہر ہی خرد کا زہر شکر ہے اور ایسا زہر جیسے دو کا زہر اس سبب سے شکر اچھی چیز ہی اور شیرین اور اچھی چیز کی ضد بُری چیز ہوتی ہی یہان کے لذائذ وہان کے لیے سراسر تلخ ہین مگر عاشق کے گوشت کو کوئی درندہ نہین کھا سکتا کہ یہ ہر نیک و بد مین مشہور ہی اور مثلاً اگر دام و دد اُسکو کھا بھی لین تو وہ گوشت عاشق کا اسکے حق مین زہر ہوکے اُسکو مار ڈالیگا اس لیے کہ عشق کے سوا جو چیز ہی سب خوراک عشق کی ہی اسکی منقار کے سامنے دونون جہان ایک دانہ ہین پھر بتا وتو دانہ بھی کسی مرغ کو کھا لیتا ہی اور گھوڑا بھی کہین کا ہران کو چرلیتا ہی جو عشق کو کوئی کھاے یا چرے تو اگر عاشق ہونا چاہتا ہی تو بندگی کر شاید عشق تجھکو حاصل ہوجا بندگی حصول عشق کے واسطے کسب ہی کہ یہی اس کام مین آتی ہی یہ بندگی ایسی ہی کہ کوئی بندہ جو کسی کا ہوتا ہے ہمیشہ آزادی کی بکوشش تمام طلب رکھتا ہی عاشق اپنی آزادی ابد تک نہین چاہتا وہ بندگی مین آزادی جانتا ہی بندہ اپنے مالک سے ہمیشہ خلعت و روزینہ ڈھونڈھتا ہی عاشق کا خلعت بس اُسکا دیدار ہی آب فرماتے ہین عشق ایسی چیز نہین ہی جو گفت وشنید مین سما جاے عشق ایک دریاے تھاہ ہی پھر دریا کے قطرون کو کون شمار کر سکتا ہی ساتون سمندر اسکے سامنے ایک چھوٹی سی ندی ہین غرض عشق کی تو کچھ حد نہین ہی اب اے فلان پھر قصہ شیخ زمان کی طرف چل

حکایت لولاک لما خلقت الافلاک کے معنے مین

قولہ شد چنین شیخ گدای کو بکو ✤ عشق آمد لاابالی اتقوا ✤ عشق جوشد بحر را مانند دیگ ✤ عشق ساید کوہ را مانند ریگ ✤ عشق بشگافد فلک را صد شگاف ✤ عشق اندازد زمین را از گزاف ✤ با محمدؐ بود عشق پاک جفت ✤ بہر عشق او را خدا لولاک گفت ✤ منتہے در عشق او چون بود فرد ✤ پس مر او را ز انبیا تخصیص کرد ✤ گر نبودے بہر عشق پاک را ✤ کی وجودی دادمی افلاک را ✤ من بدان افراشتم چرخ سنی ✤ تا علو عشق را فہمی کنی ✤ منفعتہاے دگر آید ز چرخ ✤ آن چو بیضہ تابع آمد این چو فرخ ✤ خاک را من خار کردم یکسری ✤ تا ز ذل عاشقان بودے برے ✤ خاک را دادیم سبزی و نوی ✤ تا ز تبدیل فقیر آگہ شوے ✤ با تو گویند این جبال راسیات ✤ وصف حال عاشقان اندر ثبات ✤ گرچہ آن عینست این نقش ای پسر ✤ تا بفہم تو شود نزدیک تر ✤ غصہ را با خار تشبیہے کنند ✤ آن نباشد لیک تنبیہے کنند ✤ آن دل قاسی کہ سنگین خوانند ✤ نا مناسب ہد مثالے رانند ✤ در تصور دنیاید عین آن ✤ عیب بر تصویر نقشش مدان ✤ اللغات سنی بزرگ فرخ جوزہ مرغ راسیات بلند قاسی سخت المعنے فرماتے ہین دیکھو عشق ایسی شے ہی کہ ایسے شیخ کو گلی گلی کا گدا بنایا یہ عشق بڑا لاابالی ہی

کسی سے ڈرتا ہی نہین بس اس سے بچتے رہو عشق سمندر جیسی چیز کو ایسا کھولا ڈالتا ہی جیسے دیگ کھولتی ہی
اور پہاڑ کو ریگ کے مثل گھس ڈالتا ہی عشق آسمان سی مستحکم محفوظ شے مین سو شگاف کرتا ہی اور اسکے پار
ہوتا ہی اور عشق زمین کو شیخی سے گرا دیتا ہی کوئی شیخی نہین چلنے دیتا یہ عشق پاک محمد کے ساتھ جفت تھا اسی عشق کے
سبب سے خدای تعالی نے انکو لولاک کما محمد ہی عشق مین منتہی اور یکتا تھے اسی واسطے آپکو انبیا سے
مخصوص کیا کہ اگر تم عشق پاک کے واسطے نہوتے تو مین افلاک کو کب عالم وجود مین لاتا مین نے اسی
واسطے چرخ کو بلند کیا ہی اور بزرگ تو تو اسکے علو عشق کو سمجھے اور سوا اسکے اور منفعتین ہین جو اس چرخ
سے ہوتی ہین کہ وہ مثل بیضے کے تابع ہین اور یہ مثل مرغ کے خاک کو مین نے بالکل مثل خار کے کردیا
تو اسکو دیکھ کے دل عاشقون سے بو حاصل کرے کہ ایسے ہی اس مین خار بھرے ہین پھر خاک کو سبزی و
تازگی بھی دی تا جانے کہ فقیر کو بھی ایسی ہی تبدیل ہوتی ہے یہ پہاڑ بلند جو پر ثبات و قرار ہین وصف حال
عاشقون کے ہین کہ وہ بھی ایسے ہی عشق مین ثابت و قائم ہین اگرچہ وہ ثبات سے مغنے ہی اور یہ ظاہر
صورت پہاڑ کی نقش نگر آئے پسر یہ اس واسطے کہا کہ تو اسکو خوب سمجھ لے اور تیری فہم کے
نزدیک تر ہو جیسے غصے کو خار سے تشبیہ کرتے ہین غصہ خار نہین ہوتا مگر آگاہی کے واسطے ایسا
کہتے ہین ایسے ہی دل سنگین کو جو قاسی کہتے ہین وہ دل کہ مناسب دل کے نہ تھا ایک مثال
قاسی کے ساتھ جاری کردی اسلیئے کہ جب تصور مین ذات کسی شئے کی نہین آتی تو ایسے کہدیتے ہین

بس عیب تصور کا ہی نفی عین کی مت جان

جانا شیخ کا ایک امیر کے مکان پر گدائی کو ایک دن مین چار دفعہ باشارت اور عتاب امیر کا شیخ پر

قوله شیخ روزی چار کرت چون نقیر ٭ بهر کدیه رفت بر قصر امیر ٭ در کفش زنبیل شئ لله زنان ٭ خالق
جان مے بجوید تلے نان ٭ نقلها ے بازگونه است ای پسر ٭ عقل کلی را کند ہم خیرہ سر ٭ چون امیرش دید
گفتش اے وقیح ٭ گویمت چیزے منه نام شیخ ٭ ای خس بے شرم چندین گفتگو ٭ تا کے وتا چند این زرق دو تو
انچه سغری وچه رو نیست وچکار ٭ که بروزی اندر آئی چند بار ٭ کیست اینجا شیخ اندر بند تو ٭ من ندیدم نر گدا
مانند تو ٭ حرمت وآب گدایان برده ٭ این چه عباسی زشت آورده ٭ غاشیه بر دوش آن عباس نحس ٭ ای شیخ
ملحد را مبادا این خس نفس ٭ گفت امیرا بنده فرمانم خمش ٭ تا آتشی آگه نه چندین مکوش ٭ بهر نان در خویشتن
حرص ار دیدے ٭ اشکم نان خانه را بدریدے ٭ هفت سال از سوز عشق جسم بذ ٭ در بیابان خوردہ ام من
برگ رز ٭ اللغات تا بمعنی عدد جیسے یکتا دوتا شیخ بخیل سغری بالفتح سخت رو ولی دھیائی اسے لمعنے

فرماتے ہین ایک دن شیخ چار دفعہ دن مین فقیر کی طرح ایک امیر کے مکان پر مانگنے گیا زنبیل ہاتھ مین لیے
شیئا للہ کہتا کہ خالق جان کا ایک عدد روٹی مانگتا ہی دیکھو ایسے اُلٹے معاملے ہین جس مین عقل کلی بھی حیران
و دنگ ہوئی اور عقل کلی عقل کل جو کہتا یہ حضرت جبرئیل ع سے ہی اور حیرانی یہ کہ خالق جان کا روٹی مانگے
جب امیر نے اسکو دیکھا کہا اے بے شرم اگر مین تجھکو کچھ کہون کہ تو چار دفعہ آچکا ہی تو مجھکو بخیل مت کہیو تیری
حرکت قابل کہنے کے ہی اے ناچیز بے شرم کتنی باتین تجھکو آتی ہین کب تک اور کہان تک اس مکر کو دُہرا
اور مضبوط کرے گا یہ کیسی بیحیائی و کیسی تیری صورت ہی اور کیسے تیرے فعل ہین کہ ایک دن مین بار بار مانگنے کو
آتا ہے اے شیخ یہان کون ایسا ہی جو تیری فکر مین بیٹھا ہی اور تیرے بند مین ہی مین نے تجھ سا دلیر فقیر
فقیرون مین کوئی نہین دیکھا تو نے تو عزت و آبرو اور فقیرون کی بھی آتار لی یہ کیسی عیاسی ید تو نے ظاہر کی ہی
اور کہان سے لایا ہے تو تو عباس بخس کا بھی مرشد ہی اور وہ تیرا غاشیہ بردار مثل غلام اور خدمتگار کے
جیسے تیرے نفس مین ناچیزی ہی خدا کسی ملحد مین بھی نہ کرے شیخ نے کہا اے امیر چپ رہ مین بندہ
فرمان کا ہون تو میری آتش درونی سے آگاہ نہین ہی پھر کیون بہت سی کوشش گفتگو مین کرتا ہی مین وہ
ہون کہ اگر آپ مین روٹی کے واسطے یہ حرص پاتا تو اس شکم نان خوارہ ہی کو پھاڑ ڈالتا مین نے تو سات
برس جنگل مین بہ سبب سوز عشق کے جو جسم کا پکانے والا ہی پتے انگور کے کھائے ہین پھر حرص کیسی **قوله**
تا ز برگ خشک و تازہ خوردہ ام ٭ سبز گشتہ بود این رنگ تنم ٭ تا تو باشی در حجاب بوالبشر ٭ سرسری در
عاشقان کمتر نگر ٭ زیرکان کہ موی را بشگافتند ٭ علم ہیئت را بجان در یافتند ٭ علم نیرنجات و سحر و فلسفہ ٭ گرچہ
نشناسند حق المعرفہ ٭ لیک کوشیدند تا امکان خود ٭ برگذشتند از ہمہ اقران خود ٭ عشق غیرت کرد و خود را در
کشید ٭ شد چنین خورشید زایشان ناپدید ٭ نور چشمے کو بروز استارہ دید ٭ آفتابی چون از و رو در کشید ٭ زین
گذر کن پند من بپذیر ہین ٭ عاشقان را تو بچشم عشق بین ٭ وقت نازک گشتہ و جان در رصد ٭ با تو نتوان گفت
این دم عذر خود ٭ فہم کن موقوف این گفتن مباش ٭ سینہاے عاشقان کمتر خراش ٭ بے کمالی بردہ تو زین
نشاط ٭ حزم را مگذار و میکن احتیاط ٭ واجبست و جائزست و مستحیل ٭ تو وسط را گیر در حزم و دخیل ٭ **اللغات**
نیرنجات سحر و افسون و شعبدہ و طلسم رصد امید رکھنا و منتظر ہونا فلسفہ حکمت مستحیل محال و ناممکن وحیلہ گزار
وسط نفختین میانہ حقیقی ہر چیز کا یا طول عرض فربہی لاغری وغیرہ مین درمیانی ہو دخیل وہ کہ کسی کے کار و عمل
مین دخل رکھتا ہو اور دوست و خاص **المعنے** مین نے اس قدر خشک و تازہ پتے کھلائے ہین کہ میرے
جسم کا رنگ سبز ہو گیا تو جب تک حجاب بوالبشر مین یعنے زندہ بصورت بشری ہی تب تک سرسری
نظر سے عاشقون کو مت دیکھ اُن زیرکون نے کہ بال کی کھال نکالی ہی اور علم ہیئت کو بجان و دل برطبی

توجہ سے حاصل کیا ہی اور علم طلسم وسحر اور حکمت سیکھی ہی اگرچہ جو حق اسکے پہچاننے کا تھا ویسا نہین پہچانا لیکن
حتی الامکان نہایت کوشش کی ایسی کہ اپنے اقران وامثال سے گو بڑھ گئے لیکن عشق نے جو اصل شئے ہی
غیرت کی اور اُن سے آپ کو کھینچ بچایا اور ایسا آفتاب اُن سے ناپدید ہوگیا وہ نورچشم کا جو دن کو تارے دیکھے
دیکھ تو آفتاب نے اُس سے کیسا منھ پھیر لیا کہ وہ اُس نورچشم کو نہین سوجھتا یہ طعن ہیئت وفلسفہ والون پر ہی
آپ اسکو جانے دے اور خبردار میری نصیحت مان عاشقون کو جب دیکھے تو چشم عشق ہی سے دیکھ وقت
نازک ہوگیا اور مین بجان اپنی امید وانتظار مین ہون اسوقت عذر اپنا تجھسے نہین کہہ سکتا تو سمجھ
میرے کہنے پر موقوف مت رکھ اور سینے عاشقون کے مت نوچ عاشقون کو جو نشاط حاصل ہی اسکا
کچھ نہ کچھ تو آخر تجھکو گمان ہی اسی کے موافق ہوشیاری کو مت چھوڑ اور احتیاط کیے جا تین باتون سے کوئی
شئے خالی نہین ہی واجب ہی یا جائز یا محال وممتنع تو اپنے حزم مین اور جس کام مین دخیل ہو وسط کو اختیار کر
جیساکہ فرمایا ہے خیر الامور اوسطہا

گریان ہونا امیر کا نصیحت شیخ سے اور عکس اسکے صدق کا اس پر پڑنا اور ایثار کرنا مخزن اپنا شیخ پر اور قبول نہ کرنا شیخ کا بے امر غیب سے

قولہ این بگفت وگریہ در شد ہای ہای ❊ اشک غلطان بر رخ او جای جای ❊ صدق او ہم بر ضمیر میر زد ❊
عشق ہردم طرفہ دیگسے پزد ❊ صدق احمد بر جمال ماہ زد ❊ بلکہ بر خورشید رخشان راہ زد ❊ صدق عاشق
بر جمادی مے تند ❊ چہ عجب گر بردل دانا زند ❊ صدق موسیٰ بر عصا و کوہ زد ❊ بلکہ بر دریائے پر اشکوہ زد ❊
ردبرو آوردہ ہر دو در نفیر ❊ گشت گریان ہم امیر و ہم فقیر ❊ ساعتی بسیار چون بگریستند ❊ گفت میر اورا کہ
خیز ای ارجمند ❊ ہرچہ خواہی از خزینہ برگزین ❊ گرچہ استحقاق داری صد چنین ❊ خانہ آن تست ہرچیت
میل ہست ❊ برگزین خود ہر دو عالم اندکست ❊ گفت دستوری ندادندم چنین ❊ کہ بدست خویش چیزے
برگزین ❊ من زخود نتوانم این کردن فضول ❊ کہ کنم من این دخیلانہ دخول ❊ این بہانہ کرد و مہرہ در ربود ❊ مانع
آن بد کہ عطا صادق نبود ❊ گرچہ صادق بود و بیعل بود دخشم ❊ شیخ را ہر صدق می ناید بچشم ❊ گفت فرمانم
چنین دادہ است آہ ❊ کہ گدایانہ بر و چیزی بخواہ ❊ ما گدایانہ ازان در خواستیم ❊ ورنہ از اموال بے پروا ستیم ❊
اللغات فضول اپنی طرف سے کچھ زیادتی کرنا المعنے شیخ نے جو اوپر مذکور ہوا کہا اور ہائے ہائے
کرکے ایسا رویا کہ آنسو اُسکے چہرے پر جابجا بہنے لگے اسکی گریہ کے صدق نے امیر کے دل پر بھی اثر
کیا اس واسطے کہ عشق بھی عجیب عجیب ہانڈیان پکاتا ہے اور مزے چکھتا ہی دیکھو حضرت احمد کے
صدق نے جمال ماہ پر کیسا حملہ کیا کہ دو ٹکڑے کردیا جیساکہ معجزہ شق القمر کا ہوا اور ماہ کیا بلکہ خورشید رخشان کی

راہ ماری کہ چلنے نہ دیا چنانچہ عصر کے وقت آپ کی نماز تک ٹھہرا رہا تھا عاشق کا صدق تو جمادی پر اثر کرتا ہی
جو کہ دانا و جاندار نہین مثلاً مہرو ماہ پھر دانا و جاندار کے دل پر کیسے نہ اثر کرے ایسے ہی موسیٰ کے
صدق نے عصا و پہاڑ مین اثر کیا کہ عصا سوا اژدہا بننے کے ہر جہت کی چیز اُن کی بنجا لاتا تھا
مثل کشتی و گھوڑے وغیرہ کے اور پہاڑ یعنے طور انھین کے سبب سے ہنگام تجلی الٰہی ناچنے لگا اور
دریائے نیل جو پر شکوہ ہی پھٹ گیا راہین خشک اُس مین بن گئین اور سوائے کوہ طور کے پتھرون سے
چشمے جاری ہوے علےٰ ہذا شیخ کے صدق نے دونون مین اثر کیا دونون روبرو ہو گئے یعنے امیر و
فقیر چلا چلا کے رونے لگے ایک ساعت جب بہت سا رو لیے تو امیر نے اُس فقیر سے کہا کہ
ے آب اُٹھ اے ارجمند جو چاہے سو میرے خزانے سے لے لے اگرچہ میرا خزانہ تیرے لائق نہین ہی
تو تو ایسے ایسے سیکڑون کا مستحق ہی میرے گھر کا تو مالک ہی جو تیری خواہش ہو لے لے اور یہ کیا ہے
تیرے مقابلے مین تو دونون جہان کچھ چیز نہین شیخ نے کہا مجھکو یہ اجازت نہین دی ہی کہ اپنے ہاتھ
سے کوئی چیز کسی کی لیلون مین اپنی طرف سے یہ زیادتی نہین کر سکتا ہون کہ دخیلون کی طرح اپنا
دخل کرون بس یہ بہانہ کرکے مہرہ اپنا بچا لیا اور مانع اسکی یہ بات ہوئی کہ وہ عطا صادق نہ تھی اگرچہ نفسِ
نفسہ صادق اور بغل و خشم تھی یعنے گستاخی و برائی اور بے رضا نہ تھی تاہم شیخ کی نظر مین ہر صدق کب
آتا ہی کہا مجھکو تو خدائے تعالیٰ کا یہ حکم ہی کہ فقیرون کی طرح پھر کے مانگ اسی سبب سے فقیرون کی طرح مانگتا ہون

ورنہ مین جملہ اموال دنیا سے بے پروا ہون

اشارہ ہونا شیخ کو کہ دو برس تو تو نے ہمارے حکم سے لیا اور دیا بعد اسکے
نہ کسی سے لے نہ کسی کو دے بس بوریے کے نیچے ہاتھ ڈال کہ ہم اُسکو
انبان ابوہریرہ کی کردین تا جو کچھ تو اُس سے مانگے پائے تا لوگون کو یقین ہو کہ
سوائے اس جہان کے دوسرا جہان بھی ہی کہ خاک ہاتھ مین تیرے زر
ہو جائے اور مردہ اس مین آئے زندہ ہو جائے نحس اکبر سعد اکبر ہو جائے
اور کفر ایمان اور زہر تریاق اور وہ عالم نہ اس عالم مین داخل ہی نہ خارج نہ
فوق نہ تحت نہ متصل نہ منفصل بیچون و چگون ہر لحظہ اُسکے ہزار ثمر اور نمونے
جیسے صنعت ہاتھ کی ہاتھ کے ساتھ اور غمزہ چشم کا چشم کے ساتھ اور فصاحت
زبان کی زبان کے ساتھ نہ داخل ہی نہ خارج نہ متصل نہ منفصل

قولہ تا دو سال این کار کردآن مرد کار ÷ بعد از ان امر آمدش از کردگار ÷ بعد ازین میدہ ولی از

کس نخواه ٭ تا بدادیت زغیب این دستگاه ٭ هر که خواهد از تو از یک تا هزار ٭ دست در زیر حصیرت کن برآر ٭
هین ز گنج رحمت بی مر بده ٭ در کف تو خاک گردد زر بده ٭ هرچه خواهندت بده مندیش از آن ٭ داد یزدان
تو بیش از بیش دان ٭ در عطای ما نه تخسیر و کم ٭ نه پشیمانی نحسرت نه ندم ٭ دست زیر بوریا کن ای
سند ٭ از برای روی پوش چشم بد ٭ پس ز زیر بوریا پر کن تو مشت ٭ ده بدست سائل اشکسته پشت ٭
بعد ازین از اجر نا ممنون بده ٭ هر که خواهد گوهر مکنون بده ٭ رو ید الله فوق ایدیهم تو باش ٭ همچو دست حق
گزافه رزق پاش ٭ وام دارا را ز عهده وار هان ٭ همچو باران سبز کن فرش جهان ٭ بود یکسال دگر کارش
همین ٭ که بدادی زر ز کیسه رب دین ٭ زر شدی خاک سیه اندر کفش ٭ حاتم طائی گدای در صفش ٭ حاجت
خود گر نه گفتی آن فقیر ٭ او بدانستی و دادی از حصیر ٭ **اللغات** تخسیر خسارہ ہونا حصیر بوریا سند تکیہ گاہ
گزافہ بضم بیوزن و بے تخمین **المعنے** فرماتے ہین دو برس اُس مرد کار نے یہ کام کیا بعد اسکے حکم
کردگار کا آیا کہ اب کسی سے مت لے مت مانگ لیکن تو اورون کو دیا کر ہم نے تجھکو غیب سے یہ مقدور دیا
جو کوئی تجھسے ایک سے ہزار تک مانگے چٹائی کے نیچے ہاتھ ڈال اور نکال دے میری رحمت کا
گنج بیشمار ہی دے تیرے ہاتھ مین خاک زر ہوگی زر کیا کر اور دیے جا جو کوئی تجھسے مانگے دے اور ڈر
مت خدا کی دین بیش از بیش ہی ہماری عطا مین نہ کوتاہی ہے نہ کمی نہ پشیمانی نہ حسرت نہ ندامت کہ یہ سب
اورون کی عطا کے ساتھ لگی ہوئی ہین تو ہاتھ بوریے کے نیچے ای تکیہ گاہ خلائق ڈال اور نکال ورنہ ہاتھ چٹائی
کے نیچے ڈالنا ایک روپوشی ہے چشم بد کے لیے کہ وہ نہ دیکھنے پائے تو بوریے کے نیچے سے مٹھی بھر کے
نکال لے اور جو سائل پشت شکستہ ہو اُسکے ہاتھ مین دے دے تیری گدائی کا جو ہم نے تجھکو اجر
نا ممنون دیا ہے اب اُس مین سے تو دے اگر کوئی دُرِ مکنون تجھسے مانگے تو وہ بھی دے آپ تو ید اللہ فوق
ایدیہم بنجا یعنے اللہ کا ہاتھ ہی تمہارے ہاتھون پر اور مثل دست خدا کے بے وزن و تخمین رزق دے
قرضدارون کو قرضداری سے چھڑا اور مثل باران کے فرش جہان کو سبز کر بس ایک سال اُسکا
یہی کام رہا کہ اُسکو رب دین اپنے کیسے سے مدد دیتا تھا کہ خاک سیاہ اُسکے ہاتھ مین زر ہوتی تھی
اور ایسی سخاوت کرتا تھا کہ حاتم طائی اُسکی صف گدایان سے ایک گدا تھا یعنے گدا غنی ہو کے
حاتم کی طرح سخی ہو گئے تھے جو فقیر حاجتمند جاتا وہ اپنی حاجت کہنے نہین پاتا تھا کہ یہ جان کے
چٹائی کے نیچے سے نکال دیتا تھا

جاننا شیخ کا ضمیر سائلون کو بدون کہے کہ اخراج بصفاتی الی خلقی فمن رآک فقد رآنی

قوله پیش او روشن ضمیرے هر کسی ؛ از فقیر و وام داری و مفلسی ؛ هر چه در دل داشتی آن پشت خم ؛ قدر آن دادے نه بسیار و کم ؛ پس بگفتندش چه دانستی که او ؛ این قدر اندیشه وارد ای عمو ؛ او بگفتی خانهٔ دل خلوتست ؛ خالے از گدیه مثال جنت است ؛ اندران جز عشق یزدان کار نیست ؛ جز خیال وصل دیدار نیست ؛ خانه را من روفتم از نیک و بد ؛ خانه ام پر گشت از نور احد ؛ هر چه بینم اندرو غیر خدا ؛ آن من نبود بود عکس گدا ؛ گر در آبے نخل یا عرجون نمود ؛ جز ز عکس نخله بیرون نبود ؛ در تگ آب ار ببینی صورتے ؛ عکس بیرون باشد آن نقش اے فتے ؛ لیک تا آب از قذر خالی شدن ؛ تنقیه شرطست در جوی بدن ؛ تا نماند تیره گے و خس درو ؛ تا امین گردد نماید عکس رو ؛ جز گلابه در تنت کو ای مقل ؛ آب صافی کن تو زود ای خصم دل ؛ تو برابی هر دمے کز خواب و خور ؛ خاک ریزی اندرین جو بیشتر ؛ چون درون آب از انها خالی است ؛ عکس روها از برون در آب جست ؛ اللغات ضمیر راز دیار باشندهٔ خانه عرجون چوب خشک خرما قذر گندگی گوبر وغیره مقل بضم وکسر قاف درویش اے لمعنے یعنی شیخ کے سامنے ضمیر هر کسی کا یعنی جو جسکے دل مین ہوتا تھا روشن تھا چاہے فقیر ہو چاہے قرضدار چاہے کوئی مفلس جو کچھ کسی بوڑھے ضعیف کے دل مین ہوتا تھا اُتنا ہی اُسکو دیدیتا تھا نہ تھوڑا نہ بہت لوگ کہتے کہ تو نے کیا جانا ای عمو کہ اتنا ہی اُس نے سوچا تھا تو شیخ کہتا کہ خانہ دل کا ایک خلوت ہی گداگری وحاجت سے خالی مثل جنت کے اُس مین سوائے عشق خدا کے اور کا کام نہین ہی سوائے وصل یار کے کوئی اس گھر کا گھر والا نہین سو مین نے اس گھر کو جملہ نیک وبد سے جھاڑ کے صاف کیا اور یہ گھر نور پاک احد سے بھر گیا اب جو کچھ اُس مین علاوہ نور خدا کے دیکھتا ہون وہ میری ملکیت سے نہین ہی ملکیت گدا سے ہی مثلاً پانی مین اگر درخت خرمے کا معلوم ہو یا کوئی سوکھی لکڑی اُسکی تو وہ جو باہر پانی سے درخت ہی اُسکا یہ عکس ہی ایسے ہی اگر پانی کی تھاہ مین کوئی صورت دکھائی دے تو اے فتے وہ عکس اُس نقش بیرون کا ہے لیکن پانی کا قاذورات سے خالی ہونے تک تنقیہ اپنی نہر بدن کا ضرور ہی تو گاد و کوڑا اس مین نہ رہے اور وہ امین ہو جائے اور عکس رو کو دکھائے آب اے درویش تیرے تن مین تو سوائے گلابہ کے اور کچھ ہے یعنے نور کہان ہی تجھکو اے دشمن دل کے لازم ہی کہ آب صافی کر لیکن تو تو ہر دم اس بات پر زیادہ مستعد ہی کہ خواب و خور سے اس نہر مین خاک ہی ڈالتا رہون اور جب درون آب کا ان سب سے خالی ہی تو ضرور عکس صورت بیرونی کا اس سے ظاہر ہوگا

بیان اس سبب مین جس سے ضمیر دل خلق جانا جائے

قوله پس مصفا کن ضمیر خویش را ؛ تا بدانی سر هر درویش را ؛ پس ترا باطن مصفا نا شده ؛ خانه پر از دیو و نسناس

وده ۔ اے خرانا ستیزہ ماندہ از خری ۔ گر ز ارواح مسیحا بو بری ۔ شناسی گر خیالی سر کند ۔ کز کدامی مکمنے سر بر زند ۔ چون خلالی می شود ز ہد تن ۔ تا خیالست از درونہ رفتن ۔ اے ملعنے یعنے اگر ضمیر دل مخلوق کا جاننا چاہتا ہے تو اپنے درونہ کو مصفا کر تو بھید ہر درویش کا جانے گا اور جب تیرا باطن مصفا نہین ہوا اور گھر مین تیرے دیو اور نسناس اور درندے بھرے ہین جو عبارت خیالات بیہودہ وغیرہ سے ہی تو کیسے یہ بات میسر ہو اے گدھے تو اپنے گدھے پن سے اس ستیزہ مین تھکا ہوا ہی پھر تو مسیحا کی ارواح سے بو کیسے پائیگا اور کیا جانے گا اگر کوئی خیال ظاہر ہوگا کہ یہ کس ٹھکانے سے ہی آیا دیو اور نسناس وغیرہ سے ہے یا ارواح سے اور یہ بات کب حاصل ہوتی ہی کہ جب زہد سے تن مثل خلال کے لاغر ہو جائے تو خیال درونہ سے صاف ہو جاتے ہین

غالب ہونا مکر روباہ کا اور عاجز ہونا گدھے کا حرص سے

قولہ خر بسے کوشید و اورا دفع گفت ۔ لیک جوع الکلب با خر بود جفت ۔ غالب آمد حرص و صبرش شد ضعیف ۔ بس گلو ہا بر دعشق رغیف ۔ زان رسولی کش حقائق داد دست ۔ کاد فقر ان یکن کفر آمدہ است ۔ گشتہ بود آن خر مجاعت را اسیر ۔ گفت اگر مکر ست یکرہ مردہ گیر ۔ زین عذاب جوع یکرہ وا رہم ۔ گر حیات انیست من مردہ بہم ۔ خر گز اول توبہ و سوگند خورد ۔ عاقبت ہم از خری خبطی بکرد ۔ حرص کور و احمق و نادان کند ۔ مرگ را بر احمقان آسان کند ۔ نیست آسان مرگ بر جان خران ۔ کہ ندارند آب جان جاودان ۔ چون ندارد جان جاویدان شقیست ۔ جرأت او بر اجل ز احمقیست ۔ جہد کن تا جان مخلد گردوت ۔ تا بروز مرگ برگی باشدت ۔ اعتمادش نیز بر خالق نبود ۔ کہ برافشاند بر واز غیب جود ۔ تاکنونش فضل بی روزی نداشت ۔ گرچہ گہ گہ بر تنش جوعی گماشت اے ملعنے فرماتے ہین گدھے نے بہت کوشش کی اور اسکے قول کو دفع کیا لیکن یہ بھی تھا کہ جوع الکلب سے خود بھی جفت ہو رہا تھا بس حرص غالب پڑی صبر کو اسکے ضعیف پاکے دبا لیا اور کیون نہو روٹی کے عشق نے یہ کیا بہت سے گلے کاٹے ہین وہ رسول جن سے حقیقتین اشیا کی ہمکو حاصل ہوئی ہین یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھون نے فرمایا ہی کاد الفقران یکون کفرا قریب ہی یہ کہ فقر کفر ہو جائے یہ گدھا بھی بھوک مین اسیر تھا دل مین کہا کہ اگر روباہ کا مکر ہی تو بلا سے آخر ایک دفعہ مرنا ہی اس بھوک کے عذاب سے جو ہر وقت ہی ایک بارگی چھوٹ جاؤن اس لیے کہ اگر یہی زندگی ہی تو اس سے مرنا ہی اچھا دیکھو خر نے پہلے توبہ کی ہی اور قسم خدا کی کھائی تھی جیسا کہ اوپر گذرا اب اس خبط مین پڑگیا لاجرم حرص ایسی چیز ہی کہ آدمی کو اندھا اور نادان و احمق کر دیتی ہے یہان تک کہ مرنے کو احمقون پر آسان ٹھہرا دیتی ہی اور حالانکہ مرگ جان احمقون پر آسان نہین ہی اس لیے کہ اب

حیات جان جاودان کی انکو حاصل نہین ہے اور جب جان جاودان نہین ہے یعنے عشق تو شقی ہی پھر شقی اگر جرأت مرنے پر کرے تو اسکی حماقت ہی اس واسطے کہ بحالت حیات عذابات الٰہی سے بچا ہوا ہی اور عاشق دیدار الٰہی سے مرنے تک فراق مین ہی لابد اسکا مرگ کو آسان جاننا صحیح ہی تا جلدی وصل کو پہونچے لہذا کوشش کر تو جان تیری مخلد ہوجائے اور بروز مرگ تیرے واسطے برگ وسامان بنجائے اُس گدھے کو اعتماد خالق پر بھی نہ تھا کہ وہ غیب سے جو دا سیر ٹھونسیگا اب تک تو اُسکے فضل نے اُسکو بیروزی نہین رکھا گو کبھی کبھی بھوک کو اُسکے تن پر تعین کیا

جوع واحتما کی فضیلت مین

قولہ گر نباشد جوع صد رنج دگر ؛ از پئے ہیضہ برآرد از تو سر ؛ رنج جوع اندیجها پاکیزہ تر ؛ خاصہ در جوعست صد فضل وہنر ؛ رنج جوع اولے بود خود زان علل ؛ ہم بلطف وہم بخفت وہم عمل ؛ جوع خود درمان ودارو ہاست ہین ؛ جوع بر جان نہ چنین خوارش مبین ؛ جوع نور چشم باشد در بصر ؛ جوع باشد قابلیت در نظر ؛ جملہ ناخوش از مجاعت خوش شود ؛ جملہ خوشہا بے مجاعتہاست رد ؛ **اللغات** ہیضہ مرض معروف علل جمع علت بیماری بصر بینائی مجاعت بھوکا ہونا رد بتشدید دال شے ناگوار **المعنے** اگر بھوک نہو تو اور سیکڑون رنج ہیضے کے واسطے تجھسے سر نکالین اس رنج بھوک کا سب رنجون سے پاکیزہ تر ہی کہ مذمت نفی اور خصوص بھوک مین سیکڑون فضل وہنر ہین لہذا رنج بھوک کا اولے ہی اس راہ سے سب علتون سے پاک ہتا ہی اور سبکی کی راہ سے بھی اور عمل کی راہ سے بھی خبردار ہوجانا ہے کہ بھوک خود علاج ودوا ہر مرض کی ہی تو بھوک کو اپنی جان پر رکھ اور ذلیل وخوار مت جان بھوک بینائی کے واسطے نور چشم ہی اور بھوک ہی بصر مین قابلیت نظر کی ہی جتنی چیزین ناخوش ہین بھوک سے سب خوش ہوجاتی ہین اور جتنی خوش ہین بے بھوک کے سب رد ہوجاتی ہین

تمثیل صبر ومجاعت مین

قولہ آن یکی می خورد نان فخفرہ ؛ گفت سائل چون بدین داری شرہ ؛ گفت جوع از صبر چون دوتا شود ؛ نان جو در پیش من حلوا شود ؛ پس توانم کہ ہمہ حلوا خورم ؛ چون کنم صبر صبوری لاجرم ؛ خود نباشد جوع ہر کس را زبون ؛ کاین علف زار یست زاندازہ برون ؛ جوع مر خاصان حق را دادہ اند ؛ تا شود از جوع شیر زورمند ؛ جوع ہر جلف گدا را کے دہند ؛ چون علف کم نیست پیش او نہند ؛ کہ بخور تو ہم بدین ارزانیے ؛ تو نہ مرغاب مرغ نانیے ؛ ہنود اندر سرت اجز فکر نان ؛ ناید اندر خاطرت جز ذکر آن ؛ بعد چندین سال حاصل چیستت ؛ جوع مردن بہ بود زین زیستت **اللغات** فخفرہ بالفتح جو وبھوسی جو وگندم **المعنے** ایک شخص روٹی بھوسی کی کھاتا تھا

ایک سائل نے کہا کہ مجھکو اسکے کھانے پر حرص کیون ہی کہا بھوک جب صبر سے عاجز ہوجاتی ہی تو جو کی روٹی میرے سامنے حلوا ہوجاتی ہی پس جب کہ مین صبر صبوری کا کرون تو ضرور ہی کہ ہر شئے سے حلوا اٹھا سکتا ہون ہر شئے حلوے کا مزا دے گی یہ بھوک چاہیئے کہ کسی کو زبون نہو اس سبب سے کہ یہ خود ایک علت نزار بے اندازہ ہی جس مین ہر قسم کے مزے ہین یہ بھوک ایسی پسندیدہ چیز ہی کہ قضا وقدر نے خاصون کو دی ہی نہ عوام کو تا وہ اسکی بدولت شیر زورمند ہوجائین اور ہر مسخرے گدا کو بھوک کب دیتے ہین جو کہ علف کی خدا کے یہان کمی نہین ہی لہذا بہت سی اُسکے سامنے رکھدیتے ہین اُس مین بھی فاعل قضا وقدر ہین کہ کے کھا تو اسی کے لائق ہی تو مرغ آب کا نہین ہی جیسے آنحضرت اکثر چاہ زمزم پر تشریف لیجاتے تھے اور پانی پر اکتفا فرماتے تھے تو مرغ روٹی کا ہی اے شکم بندہ تیرے سر مین بجز فکر نان کے اور کچھ نہین ہی اور ہر وقت اسی کا ذکر تیرے دل مین گذرتا ہی خدا کے ذکر و فکر سے کچھ خبر نہین لیکن یہ ابھی ہے بعد چند سال کے دیکھا جائے گا کہ تیرا حاصل و آمدنی اس قدر کھانے سے کیا ہی بس بھوک مرنے کی اچھی جس قدر رہو اور ایسی زیست اچھی نہین

حکایت ایک مرید حریص اور شیخ کی

قولہ شیخ مے شد با مریدے بیدرنگ ۞ سوی شہری نان درانجا بود تنگ ۞ ترس جوع وقحط در جان مرید ۞ ہر دمی می گشت از غفلت مزید ۞ شیخ واقف بود و آگاہ ضمیر ۞ گفت اورا چند باشی در زحیر ۞ از برای غصہ نان سوختی ۞ دیدہ از صبر و توکل دوختی ۞ تو نہ زان نازنینان عزیز ۞ کہ ترا دارند بے جوز و مویز ۞ جوع رزق جان خاصان خداست ۞ کے زبون ہمچو تو گیج گداست ۞ باش فارغ تو ازانہا نیستی ۞ کاندرین مطبخ تو بے نان بیستی ۞ کاسہ بر کاسہ است خوان بر خوان مدام ۞ از برای این شکم خواران عام ۞ چون بمیری می دود نان پیش پیش ۞ کاے زبیم بینوائی کشتہ خویش ۞ تو برفتی ماند نان برخیز گیر ۞ ای بکشتہ خویش را اندر زحیر ۞ بر سر ہر لقمہ بنوشتہ عیان ۞ کز فلان بن فلان بن فلان ۞ ہین توکل کن بلرزان پا و دست ۞ رزق تو بر تو ز تو عاشق ترست ۞ عاشق است و میزند او مول مول ۞ کو ز بے صبریت داند ای فضول ۞ گر ترا صبری بدی رزق آمدی ۞ خویش را چون عاشقان بر تو زدی ۞ این تب و لرزہ ز خوف جوع چیست ۞ در توکل سیر مے تا یند زیست ۞ **اللغات** زحیر پیچش مول درنگ وتاخیر **المعنے** ایک شیخ مرید کے ساتھ بے تامل ایسے شہر کی طرف جاتا تھا جہان روٹی کی تنگی تھی یعنی قحط تھا اُس مرید کے دل مین جوع وقحط کا بڑا خوف تھا اور ہر دم بسبب غفلت کے بڑھتا جاتا تھا شیخ واقف تھا اور ضمیر سے اُسکی آگاہ اس سے کہا کہ کہان تک اس پیچش مین پڑا رہے گا تو روٹی کے غم مین جلتا ہی اور صبر و توکل سے آنکھین بند کرلی ہین

کیا تو ان نازنینون عزیزون سے نہین ہی جو تجھکو بے جوز و مویز کے رکھین تجھکو نہ دین اے احمق جوع تو رزق خاصان خدا سے ہی تجھ سے احمق گدا کا رزق جوع کب ہی تو جو کا نہین رہے گا نچنت رہ اس لیے تو ان سے نہین ہی جنکا رزق جوع ہی تو اس مطبخ مین بھوکا بے نان نہین کھڑا رہجائیگا یہان کاسے پہ کاسہ اور خوان پر خوان ہین ہمیشہ ان کے لیے جو شکم خوار ہین اور عام جب تو مرتا ہی تو روٹی تیرے آگے آگے دوڑتی ہی اور کہتی ہی کہ اے شخص تو نے بینوائی کے خوف سے آپ کو مارا ہے تو تو چلدیا اور روٹی رہگئی اب اٹھ اور لے کہ تو نے آپ کو اسی روٹی کی پیچش مین مارا ہی اور روٹی کا آگے آگے ہونا یہ کہ بعض جہلا مردے کے ساتھ روٹی بنام نہاد توشے کے رکھ دیتے ہین تو نہین جانتا ہے لقمے کے سر پر لکھا ہی کہ یہ لقمہ فلان بن فلان بن فلان کا ہے پھر تیرا لقمہ اور کون لے سکتا ہے اور اور کا تو کب لے سکتا ہے خبردار ہو توکل کر بہت ہاتھ پانون مت کپکپا ہے تیرا رزق تجھسے زیادہ تجھپر عاشق ہے عاشق تو ہے مگر وہ ناز و غمزے کرتا ہے اس لیے کہ تیری بے صبری سے اے فضول خوب واقف ہے کہ اس سے رہا نہین جائے گا ورنہ اگر تجھکو صبر ہوتا تو رزق خود آتا اور عاشقون کی طرح آپ کو تجھپر ڈالتا تجھکو یہ تپ و لرزہ بھوک کے خوف سے کیون ہی توکل کر توکل مین زیست سیری سے کرسکتا ہی

حکایت اس گاو حریص کی کہ ہر روز صحرا پر علف دیکھتی ہی اور چرتی ہی تا فربہ ہووے اور غم روزی فردا سے لاغر ہوتی ہی

قولہ یک جزیرہ سبز ہست اندر جہان ؛ اندرو گاویست تنہا خوش دہان ؛ جملہ صحرا را چرد او تا بشب ؛ تا شود زفت و عظیم و منتجب ؛ شب ز اندیشہ کہ فردا چہ خورم ؛ گردد او چون تار مو لاغر زغم ؛ چون برآید صبح بیند سبز دشت ؛ تا میان رستہ قصیل و سبز گشت ؛ اندر افتد گاو با جوع البقر ؛ تا بہ شب آن را چرد او سر بسر ؛ تا کہ زفت و فربہ و لمتر شود ؛ آن تنش از پیہ و قوت پر شود ؛ باز شب اندر تپ افتد از فزع ؛ تا شود لاغر ز خوف منتجع ؛ کہ چہ خواہم خورد فردا وقت خور ؛ سالہا اینست خوف آن بقر ؛ ہیچ نندیشد کہ چندین سال من ؛ می خورم زین سبزہ زار وزین چمن ؛ ہیچ روزی کم نیامد روزیم ؛ چیست این ترس و غم و دلسوزیم ؛ باز چون شب می شود آن گاو زفت ؛ می شود لاغر کہ آوہ رزق رفت ؛ نفس آن گاو ست و این دشت این جہان ؛ کو ہمی لاغر شود از خوف نان ؛ کہ چہ خواہم خورد مستقبل عجب ؛ لوت فردا از کجا سازم طلب ؛ سالہا خوردی و کم نامد ز خور ؛ ترک مستقبل کن و ماضی نگر ؛ لوت و پوت خوردہ را ہم یاد آر ؛ منگر اندر غابر و کم باش زار ؛ قصۂ این گاو را یکسو بنہ ؛ نان خر زان شیر زر پیغام دہ ؛ **اللغات** قصیل خوید لمتر فربہ و قوے فزع غم و اندوہ منتجع جائے گاہ آب و گیاہ آوہ کلمۂ افسوس لوت نعمت لذیذ لوت و پوت نعمت غابر آیندہ

اے المعنے بطور تمثیل فرماتے ہین کہ مثلاً ایک جزیرہ سبز ہی جہان ہین اور اس ہین ایک گاؤ ہی خوب تنہا چرنے والی تمام صحرا کو وہ رات تک چرتی ہی تا خوب فربہ اور جسیم اور منتخب سب مین برگزیدہ ہوجاے لیکن رات بھر اس سوچ مین کہ کل کیا کھاؤنگی تار موکی طرح لاغر ہوجاتی ہی جب صبح ہوئی دشت کو ویسے ہی سبز دیکھا کمر کمر تک خوید اور کھیت خوب سبز جمے ہوے ہین پھر اس ہین جوع البقر پڑگئی جو تمام اعضا کا بھوکا ہوجاتا ہی اب رات تک خوب اسکو چرتی رہی یہانتک کہ بالکل چرلیا تا قوی اور فربہ اور موٹی ہوجاے اور جسم اسکا چربی وقوت سے بھرجاۓ پھر رات کو اسی غم واندوہ کی تپ مین مبتلا ہوئی کہ خوف آب گیاہ سے لاغر ہوئی کہ کل کو وقت خورش کیا کھاؤنگی ایسے ہی برسون اس گاؤ کا بھی خوف ہی اور ذرا انہین سوجھتی کہ برسون سے اس سبزہ زار اور اس چمن سے کھایا ہی اور کسی دن میری روزی سے ذرا کم مجھکو نہین ملا پھر مین کیون ڈرون کیون غم کرون کیون اپنا دل جلاؤن مین بعد جب رات ہوتی تو وہ گاؤ فربہ لاغر ہوگئی کہ افسوس رزق گیا بس اب فرماتے ہین کہ وہ گاؤ یہ نفس ہے اور دشت یہ جہان کہ یہ نفس روٹی کے غم سے جو روز پاتا ہے تا ہم لاغر ہوتا ہے کہ آیندہ کیا کھاؤنگا آب نعمت کل کے واسطے کہان سے پاؤن کہان ڈھونڈھون یہ خیال نہین ہی کہ برسون کھاتا رہاہے اور خوراک سے کبھی کم نہین ملا لہذا آیندہ کو ترک کرا اور گذشتہ پر نظر ڈال کیسا پاتا رہا ہی جو جو نعمتین لذیذ کھاچکا ہی انکو بھی تو یاد کر آیندہ کو دیکھ دیکھ کے کیون لاغر و زار ہوا جاتا ہی اب فرماتے ہین اس گاؤ کے قصے کو الگ رکھو اے اس خر اور شیر نر کا ذکر سنا

لیجانا روباہ کا خر کو اور مار لینا شیر کا

قولہ بردخر را روبہک تا پیش شیر ٭ پارہ پارہ کردش آن شیر دلیر ٭ تشنہ شد از کوشش آن سلطان دو ٭ رفت سوے چشمہ تا آبے خورد ٭ روبہک خورد آن جگر بند دلش ٭ چون زمان فرصتے شد حاصلش ٭ شیر چون واگشت از چشمہ بخور ٭ جست دل از خر ندل بد نے جگر ٭ گفت روبہ را جگر کو دل چہ شد ٭ کہ نباشد جانور را زین دو بد ٭ گفت اگر بودی ورا دل یا جگر ٭ کے بدینجا آمدی بار دگر ٭ آن قیامت دیدہ و آن رستخیز ٭ وان زکوہ افتادن وہول گریز ٭ گر ورا بودی جگر یا دل بدی ٭ بار دیگر کے بدینجا آمدے ٭ چون مدارد نور دل دل نیست آن ٭ چون نباشد روح جز گل نیست آن ٭ آن زجاجی کو ندارد نور جان ٭ بول قارورہ است قندیلش مخوان ٭ نور مصباحست داد ذوالجلال ٭ صنعت خلق ست آن شیشہ سفال ٭ لاجرم در ظرف باشد اعتداد ٭ در لہبا نبود الا اتحاد ٭ نور شش قندیل چون آمیختند ٭ نیست اندر نور شان اعداد و چند ٭ آن جہود از ظرفہا مشرک شدہ است ٭ نور دید آن مومن و مدرک

شدہ است ٭ چون نظر بر روح افتد مرد را ٭ پس یکی بیند خلیل و مصطفا ٭ چون نظر بر ظرف افتد روح را ٭ پیش دو بیند شیث و نوح را ٭ چون دلش آینست خود چون آن بود ٭ آدمی آنست کو را جان بود ٭ این نہ مرد مردانند اینہا صورتند ٭ مردہ نانند و کشتہ شہوتند ٭ **اللغات** قارورہ شیشہ و بول شیث نام پیغمبر **المعنے** القصہ وہ روباہ نا چیز گدھے کو پاس شیر کے لے گئی شیر نے اسکو پھاڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا شیر نے جو اسکے مارنے مین بہت کوشش و محنت کی تھی پیاسا ہوا لہذا ایک چشمے کی طرف پانی پینے گیا تا پانی پیے روباہ نا چیز نے کہ اسکو تھوڑی فرصت مل گئی اسکا دل و جگر بند کھا لیا جب شیر لوٹ کے اپنے ٹھکا نے آیا اس نے جو ڈھونڈھا تو اُس کا دل ملا نہ جگر بند ملا روباہ سے پوچھا اسکا دل جگر کیا ہوا کہ ہر جانور کے ضرور ہی ہوتا ہے ہر جانور کو ان دونون سے لابد ہے کہا اگر اسکا دل ہوتا یا جگر ہوتا تو دوبارہ یہان کیون آتا وہ قیامت اور وہ رستخیز اور وہ پہاڑ سے گرنا اور ہیبت کا بھاگنا تو ایک دفعہ اٹھا چکا تھا اگر دل جگر ہوتا تو دوبارہ یہان کیون آتا اب مقولات مولانا کے ہین جو دل کہ نور نہین رکھتا وہ دل دل ہی نہین ہے جیسے روح نہو تو پھر کیا ہے مٹی ہے جو شیشہ کہ اس مین نور جان نہو اسکو قارورہ بول کا کہ قندیل مست کہو نور چراغ کا جو دل ہی داد ذوالجلال ہی اور شیشہ اور سفال یہ صنعت مخلوق کی ہی اسی سبب سے ظرف مین عدد و تعدد ہی اور وہ جو روشنی ہی اُن سب مین اتحاد ہی وہ سب ایک ہین مثلاً چھ قندیلون کا نور ملادین تو اُنکے نور مین گنتی اور چندگی نہوگی سب کا نور یکسان ہوگا پس جو جہود ہین وہ ظروف کو دیکھکر مشرک ہوے ہین اور جس نے نور دیکھا وہ مومن اور مدرک ہی اس لیے کہ جب نظر آدمی کی روح پر پڑے گی تو خلیل و مصطفے کو وہ ایک ہی دیکھے گا اور جب روح کی نظر ظرف پر پڑے گی تو وہ شیث و نوح کو دو دیکھے گا پس جب دل اُسکا ایسا ہی تو پھر کیسا ہوگا لاجرم آدمی وہی ہے جس مین جان ہو اب جو مرد نظر آتے ہین یہ مرد نہین ہین صورت ہی صورت ہین مردہ نان کے اور کشتہ شہوت کے ہین

حکایت راہب کی جو دن کو شمع لیے آدمی کی جستجو مین پھرتا تھا

قولہ آن یکی با شمع بر می گشت روز ٭ گرد ہر بازار دل پر عشق و سوز ٭ بو الفضولے گفت او را کاے فلان ٭ ہین چہ می جوئی بپیش ہر دکان ٭ ہین چہ می جوئی تو ہر سو با چراغ ٭ در میان روز روشن چیست لاغ ٭ گفت مے جویم بہر سو آدمی ٭ کہ بود حی از حیات آن دمے ٭ گفت من جویای انسان گشتہ ام ٭ بے نیا یم ہیچ و حیران گشتہ ام ٭ نیست مردی گفت این بازار پر ٭ مرد مانند آخر ای دانا ے حر ٭ گفت خواہم مرد بر جادہ دو رہ ٭ در رہ خشم و بہنگام شرہ ٭ وقت خشم و وقت شہوت مرد کو ٭ طالب مرد دوانم کو بکو ٭

کو درین دو حال مردی در جهان ؛ تا فدا ے او کنم امروز جان ؛ گفت نادر چیزے جوئی ولیک ؛ غافل از حکم خدای
نیک نیک ؛ ناظر فرعے ز اصلے بیخبر ؛ فرع مائیم اصل احکام قدر ؛ چرخ گردان را قضا گره کند ؛ صد عطارد
را قضا ابله کند ؛ تنگ گرداند جهان چاره را ؛ آب گرداند حدید و خاره را ؛ اے قراری داده ره را گام گام
خام خامے خام خامے خام خام ؛ چون بدیدی گردش سنگ آسیا ؛ آبجو را هم ببین آخر بیا ؛ خاک را دیدی
بر آمد بر هوا ؛ درمیان خاک بنگر بادرا ؛ **اے عزیز** ایک شخص دن کو بازار مین شمع لیے پھرتا تھا
اس حال سے کہ دل پر عشق و سوز تھا ایک بوالفضول نے اُس سے کہا کہ فلان بتا تو ہر دکان کے
سامنے کیا ڈھونڈھتا ہے اور خبردار ہو بتا تو چراغ لیے کیا ہر طرف ڈھونڈھتا پھرتا ہے روز روشن
مین یہ کیسی تیری بیہودگی ہے کہا ہر طرف مین اُس آدمی کو ڈھونڈھتا ہون کہ خاص اُس دم کی حیات
سے وہ زندہ ہو یعنی نفخت فیہ سے پھر کہتا ہی کہ مین انسان کا تلاشی ہون اور کہین کسی کو آدمی نہین پاتا
حیران ہون ایک شخص نے کہا کیا یہ بازار آدمیون سے بھرا نہین ہے یہ سب آخر اے
دانا آزاد مرد آدمی ہی ہین کہا مین وہ مرد چاہتا ہون جو دو راہ کی راہ کا مرد ہو اور وہ دو راہین یہ ہین ایک
تو مرد راہ خشم کا اور دوسرا وقت حرص کے آپ بتا مرد وقت خشم و شہوت کا کون ہے ان دونون کے
مرد کا طالب ہون گلی گلی پھرتا ہون آن دونون حال کا مرد جہان مین کون ہی تو مین اپنی جان اسپر آج
فدا کرون کہا تو نادر چیز کو ڈھونڈھتا ہی لیکن حکم خدا سے نہایت ہی غافل ہی تو فرع کو دیکھ رہا ہی اصل سے
بیخبر ہے اور وہ فرع تو ہم ہین اور اصل حکم قدر کا اور حکم قضا کا وہ ہی کہ چرخ کو بھی کہ جس کی گردش مین غلطی
نہین بھکا دیتا ہی اور سیکڑون عطارد منشی فلک کو احمق بناتا ہی جہان چارہ و تدبیر کا گو کیسا ہی فراخ ہے
اسکو تنگ کر دیتا ہی لوہے پتھر کو پانی کر کے بہا دیتا ہی اے فلان تو نے ایک راہ کو قدم قدم کر کے ٹھہرایا ہی
اور ایک راہ وہی حکم قضا و قدر گام گام خشم و شہوت بس تو خام ہی خام ہی خام ہی تکرار بنظر مزید تاکید و مبالغہ
جب تو نے گردش آسیا کی دیکھی تو آبجو کو بھی تو دیکھ جس سے آسیا کو گردش ہی خاک کو تو تو دیکھتا ہی کہ جو
فلک تک چڑھ گئی اور اُسکے بیچ مین جو ہوا بھری ہی کہ اُسکو چڑھا لے گئی اُسکو نہین دیکھتا **قولہ** دیگہا ے
فکر مے بینی بجوش ؛ اندر آتش هم نظر میکن بهوش ؛ گفت حق ایوب را در مکرمت ؛ من بہر موے تو
صبرے دادمت ؛ هین بصبر خود مکن چندین نظر ؛ صبر دیدے صبر دادن را نگر ؛ چند بینی گردش دولاب را
سر برون کن هم ببین میر آب را ؛ تو ہمے گوئے کہ مے بینم ولیک ؛ دید آن را بس علامتہا ست نیک ؛
گردش کف را چو دیدے مختصر ؛ حیرتت باید بدریا در نگر ؛ آنکہ کف را دید سر گویان بود ؛ وانکہ دریا دید او
حیران بود ؛ آنکہ کف را دید نیتہا کند ؛ وانکہ دریا دید دل دریا کند ؛ آنکہ کف را دید باشد در شمار ؛

وانکه دریا دید شد بے اختیار ؛ آنکہ کف را دید در گردش بود ؛ وانکہ دریا دید او بیغش بود ؛ آنکہ کف را دید بیکارش کند ؛ وانکہ دریا دید بر وارش کند ؛ آنکہ کف را دید گرد و مست او ؛ وانکہ دریا دید باشد غرق ہو ؛ آنکہ کف را دید آید در سخن ؛ وانکہ دریا دید شد بے ما و من ؛ آنکہ کف را دید پالودہ شود ؛ وانکہ دریا دید آسودہ شود ؛ **المعنی** ہانڈیان فکر کی تو پکاتا رہتا ہی لیکن آگ مین بھی تو نظر کر تارہ جس سے پکتی ہین فکر سے مراد فکر پخت طعام اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو براہ مکرمت فرمایا کہ مین نے تیرے بال بال کو صبر دیا ہی خبردار اپنے صبر کی طرف بہت سی نظر مت کرنا تو نے صبر تو دیکھا مگر ہمارے صبر دینے کو بھی دیکھ تو گردش چرخ کی کب تک دیکھے گا ذرا سر غفلت سے نکال اور میرآب کو بھی دیکھ چرخ سے مراد وہ چرخ جو کوئون پر ہوتے ہین میرآب باغبان یا باغ کا پانی دینے والا اگرچہ تو کہتا ہے کہ مین دیکھتا ہون لیکن کچھ نہین دیکھتا اگر دیکھتا ہی تو اسکی علامتین اچھی کہان ہین تو نے دریا کی جھاگون کی گردش دیکھ لی جو ایک مختصر بات ہی نہین تجھکو ہوشیار ہی چاہیئے دریا کو دیکھ اس لیے کہ جس نے کف کو دیکھا ہی وہ اپنا سر پیٹیگا اور جس نے دریا دیکھا ہی وہ حیران ہی پھر کہتے ہین جس نے کف دیکھے ہین وہ نیتون اور ارادون باطل مین پڑا ہی اور جس نے دریا دیکھا اسکا دل دریا ہو جاتا ہی ایسے ہی جو کف دیکھتا ہی وہ تعدد و شمار مین پڑتا ہی اور جس نے دریا دیکھا بے اختیار ہوا علی ہذا جس نے کف کو دیکھا گردش مین پڑا جس نے دریا دیکھا وہ بغش و غل ہو گیا جس نے کف کو دیکھا کف نے اسکو بیکار کر دیا اور جس نے دریا دیکھا سولی پر چڑھا جیسے منصور اور جس نے کف کو دیکھا اسی مین مست ہو گیا اور جس نے دریا دیکھا وہ ذات ہو مین ڈوب گیا جس نے کف کو دیکھا وہ لسان زبان دراز ہوا اور جس نے دریا دیکھا بے ما و من ہوا جس نے کف کو دیکھا پالودہ ہوا یعنے رنج و محنت اٹھائی اور جس نے دریا کو دیکھا آسودہ ہوا

دعوت کرنا ایک مسلمان کا ایک مغ کو اور جواب اسکا

قولہ مر مغے را گفت مردے کای فلان ؛ ہین مسلمان شو بباش از مومنان ؛ گفت اگر خواہد خدا مومن شوم ؛ ور فزاید فضل ہم موقن شوم ؛ گفت می خواہد خدا ایمان تو ؛ تا رہد از دست دوزخ جان تو ؛ لیک نفس زشت و شیطان لعین ؛ مے کشندت جانب کفران و کین ؛ گفت ای منصف چو ایشان غالبند ؛ یار او باشم کہ باشد زورمند ؛ یار او خواہم بدن کہ غالبست ؛ آن طرف افتم کہ غالب جاذبست ؛ چون خدا می خواست از من صدق زفت ؛ خواستش چہ بد کہ چون پیشش نرفت ؛ نفس و شیطان خواہش خود پیش برد ؛ این عنایت قہر گشت و خرد مرد ؛ تو یکے قصر و سرائے ساختی ؛ اندرو صد نقش خوش افراختی ؛ خواستی مسجد بود آنجائے خیر ؛ دیگرے آمد مر او را ساخت دیر ؛ یا تو بافیدی یکے کرپاس تا ؛ خوش لباسی بہر پوشیدہ قبا ؛ تو قبا مے خواستی خصم از نبرد ؛ زعم تو کرپاس را شلوار کرد ؛ چارہ کرپاس چہ بد جان من ؛ جبر زبون این و آن

غالب شدن :؛ **المعنے** ایک مغ سے ایک مرد نے کہا کہ ای فلان خبردار مسلمان ہو اور مومنون سے ہو جا کہا خدا چاہے تو مومنون سے ہو جاؤن اور جو زیادہ فضل کرے تو ایقان و یقین والون سے ہو جاؤن کہا خدا تو ایمان تجھ سے چاہتا ہی تو دوزخ کے ہاتھ سے جان تیری بچ جائے لیکن تیرا نفس بد اور شیطان لعین تجھکو کفر و کینہ کی طرف کھینچتے ہین کہا ای منصف جب یہ دونون غالب ہین تو مین اسی کا یار ہونگا جو زور آور ہو مین اسی کا یار ہونا چاہتا ہون جو غالب ہی اور اسی طرف گرون گا اس لیے کہ غالب کھینچنے والی شے ہی سب غالب کی طرف کھینچتے ہین خدا نے مجھسے ہر چند صدق مستحکم چاہا لیکن وہ چاہنا ہی اسکا کیا ہے جو پیش نہ گیا نفس و شیطان خواہش اپنی پیش لیگئے وہ عنایت اسکی قہر ہوگئی اور چور چور ریزے ریزے مثلاً تو نے ایک محل و مکان بنایا اور اس مین سیکڑون نقش و نگار بنائے اور چاہا کہ اس اچھی جگہ کو مسجد بناؤن اور دوسرا آیا اس نے اسکو تبخانہ کر دیا تو نے ایک کپڑا بنا تو اسکی پوشیدہ قبا بناؤن اور ہوا یہ کہ تو قبا بنانا چاہتا تھا اور دشمن نے تیرے لڑکے برخلاف اس کپڑے کا پاجامہ بنالیا آپ بتا وہ کپڑا کیا کرے اسکو کیا بن پڑتا ہی سوائے اپنے مغلوب ہونے اور اسکے غالب ہونے کے **قولہ** گر زبون شد جرم آن کرباس چیست :؛ واکہ او مغلوب غالب نیست کیست :؛ چون کسے ناخواہ وے بروے براند :؛ خارین در باغ ملک او نشاند :؛ صاحب خانہ بدین خواری بود :؛ کاین چنین بروی خلاف میرود :؛ ہم خلق گردم من از کارہ بوم :؛ چونکہ یاری این چنین خواری شوم :؛ چون کہ خواہ نفس آمد مستعان :؛ تسخر آمد ایش شاء اللّٰہ کان :؛ من اگر ننگ مغان یا کافرم :؛ آن نیم کہ بر خدا این ظن برم :؛ کہ کسے ناخواہ او و رغم او :؛ گردد اندر مملکت او حکم جو :؛ ملکت او را فرو گیرد چنین :؛ کہ نیارد دم زدن دم آفرین :؛ دفع او مے خواہد و می بایدش :؛ دیو ہر دم غصہ می افزایدش :؛ بندہ آن دیو می باید شدن :؛ چونکہ غالب او ست در ہر انجمن :؛ تا مبادا کین کشد شیطان زمن :؛ پس چہ دستم گیر دانجا ذو المنن :؛ انچہ او خواہد مراد او شود :؛ از کہ کار من دگر نیکو شود :؛ حاش للّٰہ ایش شاء اللّٰہ کان :؛ حاکم آمد در مکان و لامکان :؛ ہیچکس در ملک او از امر او :؛ در نیفزاید سر یکتا رمو :؛ **المعنے** بتائید سابق یہ معنی کہ اگر وہ کپڑا اس غالب سے مغلوب ہوگیا تو اسکا جرم ہی کیا ہی اسوجہ سے وہ کون ہی جو مغلوب غالب کا نہین ہو جاتا کوئی شخص بیخواہش کسی کے کسی پر دوڑ گیا اور اسکے ملک کے باغ مین اس نے کانٹے لگا دیے تو صاحب خانہ اس سے ضرور خوار و ذلیل ہوگا کہ اس پر ایسی تیرے خلاف چل جاتے ہین اور مین بھی برے مکروہ و ناگوار ملاستون سے پارہ پارہ ہونگا کیونکہ ایسا یار موجود ہو اور مین ذلیل و خوار ہون پس جب کہ خواہش نفس کی مستعان ٹھہری تو یہ بات ایش شاء اللّٰہ کان یعنی جو بات اللّٰہ نے چاہی سو ہوئی تمسخر و استہزا ہی ایش مخفف ای شئ کا ہی مین اگر ایسا بد ہون کہ ننگ مغون کا ہو ن

یا کافر ہی ہون مگر ایسا پھر بھی نہین ہون کہ خدا پر ایسا گمان کرون کہ کوئی بے مرضی اور برعکس اُسکے اس کی مملکت مین اپنا حکم ڈھونڈھے اور حکمرانی کرسکے اور ایسا اسکی سلطنت پر محیط ہو جائے کہ وہ دم آفرین اسکے سامنے دم نہ مار سکے وہ تو اُس دم زفت کا دفع کرنا چاہے اور وہ دفع نہو سکے اور دیو ہر دم اُسکے رنج وغصہ کو قابو نہ پانے سے بڑھائے تو بس بندہ اسی دیو کا ہونا چاہیے کس واسطے کہ ہر انجمن اور ہر مخلوق پر غالب ہی وہ ڈرتا ہی اس سے کہ ایسا نہو شیطان مجھسے کینہ کشی کرے پھر ایسے موقع پر میری دستگیری ذوالمنن کیا کرے گا جب سرکش اُسپر غالب ہو رہا ہی اور وہ اپنی حسب مراد اپنا کام کر رہا ہی لاجرم ایسے غالب کے سوا اور کس سے میرا کام سنبھلے گا جو کہ اوپر کے کلمات مین نوع سوء ادبی نسبت حضرت رب العزت کے عتی لہذا مولانا رح بایراد کلمہ تنزیہ حاش للہ کے فرماتے ہین کہ حاش للہ ایش شاء اللہ کان مکان و لامکان کا حاکم ہے کوئی شخص اُسکے حکم اور اُسکے ملک مین بال کے سر برابر نہین بڑھا سکتا

در بیان مثل شیطان بر درگاہ رحمٰن

قولہ ملک ملک اوست فرمان آن او ٭ کمترین سگ بر درش شیطان او ٭ ترکمان را گر سگے باشد بدر ٭ بر درش بنہادہ باشد روے وسر ٭ کودکان خانہ اش دم می کشند ٭ باشد اندر دست طفلان خوارمند ٭ باز اگر بیگانۂ معبر کند ٭ حملہ بروے ہمچو شیر نر کند ٭ کو اشداء علی الکفار شد ٭ با ولی گل با عدو چون خار شد ٭ زاب تتماجی کہ دادش ترکمان ٭ آن چنان وافی شدست و پاسبان ٭ پس سگ شیطان کہ حق ہشتش کند ٭ اندرو صد فکرت و حیلہ تند ٭ آبروہا را غذای او کند ٭ تا برد او آبروی نیک و بد ٭ آب تتماجست آب روی عام ٭ کہ سگ شیطان ازو یابد طعام ٭ بر در خرگاہ قدرت جان او ٭ چون نباشد حکم سا قربان او ٭ گلہ گلہ از مرید و از مرید ٭ چون سگ باسط ذراعیہ بالوصید ٭ بر در کہف الوہیت چو سگ ٭ ذرہ ذرہ امر جو بر جستہ رگ ٭ ای سگ دیو امتحان میکن کہ تا ٭ چون درین رہ می نہد این خلق پا ٭ حملہ میکن منع مے کن مے نگر ٭ تا کہ باشد مادہ اندر صدق و نر ٭ پس اعوذ از بہر چہ باشد چو سگ ٭ گشتہ باشد از ترفع تیز تگ ٭

اللغات ترکمان ایک قوم ہی ترکون سے کمتر معبر بالفتح گذرگاہ تتماج نوعے از آش مرید بالفتح مردود

المعنے فرماتے ہین ملک اُسکی ملک ہی ایسے ہی حکم کا بھی وہی مالک ہی یہ شیطان اُسکے در کا ایک کتا ہی دیکھو ترکمان کے دروازے پر جو کتا ہوتا ہی اسکے دروازے پر منھ اور سر رکھے پڑا رہتا ہی اُسکے گھر کے لڑکے دُم پکڑ پکڑ کے کھینچتے ہین اور وہ اُن لڑکون کے ہاتھ مین نہایت خوار ہوتا ہے کان نہین ہلاتا پھر اگر وہ دروازہ کسی بیگانے کا گذرگاہ ہوتا ہے تو شیر نر کی طرح اُسپر حملہ کرتا ہی کس واسطے کہ وہ کفار پر

سختی کرنے والا ہی ولی و دوست کے ساتھ گل ہی اور دشمن کے حق مین خار اُس ترکمان نے جواب تماج
سے اسکو دیدیا اُسکے سبب سے ایسا وفادار اور ایسا پاسبان ہوا ہی سو رہگیا سگ شیطان کہ حق تعالے اُسکو
ہشت کرے اور وہ اسوقت مین اپنے سیکڑون حیلے اور فکر مین بنائے اور لوگون کی آبرو کو کھاجائے
اور اپنی غذا کرے اور نیک و بد کی آبرو اُتارے یہ آبرو جو عوام کی ہے یہ اُسکے لیے آب تماج ہی
البتہ اُس سے وہ طعام پاتا ہی نہ آبروے خواص اُسکے خیمہ قدرت پر تو اُس کی جان ہی یعنے اُسکے
قبضۂ قدرت مین پھر کیسے اُسکے حکم کا قربان ہوئے گلے کے گلے مرید بھی اور مردود بھی دونون
ایسے جیسے کلبہم ذراعیہ بالوصید یعنے کتا اصحاب کہف کا دونون ہاتھ بڑھائے اور منھہ رکھے
بیٹھا ہی ایسے ہی اُسکے کہف الوہیت کے دروازے پر سگ کی طرح پڑے ہین اور ذرہ ذرہ اُسکے
امر کا جویا اور ہر جبہ رگ کہ رگ رگ اُنکے امر کے لیے پھڑک رہی ہی اُسکو بھی حکم ہی کہ ای سگ دیو امتحان
کرتا رہ کہ تو جو کوئی مخلوق سے اس راہ مین قدم رکھے تو حملہ کرتا رہ اور اُنے مت دے اور دیکھے رہ تو
صدق مین مادہ ونر معلوم ہوئے اور اس نظر سے کہ اپنے ترفع مین جو مراد اُسکے بھونکنے سے ہی تیز قدم
ہوجائے اعوذ ہی جو اسی واسطے نازل ہوئی اور حکم ہی استعذ باللہ من الشیطان الرجیم **قولہ** این اعوذ
آنست کاے ترک خطا ٭ بانگ برزن برسگت رہ برکشا ٭ تا بیایم بر در خرگاہ تو ٭ حاجتے خواہم
زجود وجاہ تو ٭ چونکہ ترک از سطوت سگ عاجزست ٭ این اعوذ واین فغان ناجایزست ٭ ترک
ہم گوید اعوذ از سگ کہ من ٭ ہم زسگ درماندہ ام اندر وطن ٭ تو نمی یاری بدین درآمدن ٭ من نمی یارم
زدر بیرون شدن ٭ خاک اکنون برسر ترک وقنق ٭ کہ یکے سگ ہر دو را بندد عنق ٭ حاش للہ ترک
بانگے برزند ٭ سگ چہ باشد شیر نرخون قی کند ٭ ایکہ خود را شیر یزدان خواندۂ ٭ سالہا شد با سگی درماندۂ ٭
چون کند آن سگ برای تو شکار ٭ چون شکار شد ستی آشکار ٭ **المعنی** یہ اعوذ ایسی ہی شیطان کے لیے
جیسے کتے کے لیے للکار مثلاً کوئی شخص کسی ترک خطا کے گھر گیا اور کتا مانع ہوا تو وہ کہتا ہی کہ اے ترک خطا
اپنے کتے کو للکار اور میری راہ کھول دے تو تیرے در خیمہ پر آؤن اور تیری جود و جاہ سے حاجت
روائی کرون اور حال یہ کہ ترک خود غلبہ سگ سے عاجز ہو رہا ہے بس جب یہ خود تو عاجز ہے
یہ اعوذ و فریاد سب ناجائز ہے ترک خود سگ سے عاجز ہے اور اعوذ کہتا ہی کہ مین اس سگ سے
آپ عاجز ہون اپنے وطن مین تو تو اس دروازے پر کتے کے مارے نہین آسکتا اور مین دروازے
سے نکل نہین سکتا بس فرماتے ہین ایسے ترک و مہمان دونون کے سر پر خاک پڑے کہ ایک کتے
نے دونون کی گردن باندھی ہی لیکن وہ ترک ہی نہین ہی ورنہ حاش للہ کہ ترک للکارے اور کتا

نہ مانے اسکی للکار سے تو کتا گیا چینر ہو شیر نر خون کی قے کر دے اور اسکا دل ہیبت سے خون ہو کے
نکل پڑے یہ اشعار نسبت پیر و مرید زمانہ کے معلوم ہوتے ہین چنانچہ فرمایا کہ اے فلان تو شیر یزدان آپ کو
کہلاتا تھا اور برسون سے ایک کتا تا چینر کا مغلوب ہو رہا ہے پھر ایسا سگ تیرے واسطے شکار کیسے
کرے گا جب کہ تو خود اسکا شکار ہے

جواب مومن سنی کا کافر جبری کو ثابت کرنے اختیار مین اور دلیل کہنا کہ سبب ایک راہ انبیا کے قدمون کی گھوندی ہوئی داہنی طرف اسکے راہ بیابان جبر کی ہے کہ اپنا اختیار نہ دیکھے اور امر و نہی کا منکر ہو اور تاویل کرے اور امر و نہی کے منکر ہونے سے انکار بہشت کا اور دوزخ کا کہ بہشت بدلا مطیعون کا ہے اور دوزخ جزا مخالفون کی والعاقل تکفیہ الاشارۃ اور بائین طرف اسکے راہ بیابان قدر کی ہے کہ قدرت خالق کو مخلوق کی قدرت کا مغلوب جانے

قولہ گفت مومن بشنوای جبری خطاب ٭ آن خود گفتی نک آوردم جواب ٭ بازے خود کردے اے
شطرنج باز ٭ بازی خصمت ببین پہن و دراز ٭ نامۂ عذر خودت بر خواندی ٭ نامۂ سنی بخوان چہ ماندی ٭ نکتہ
گفتی جبریانہ در قضا ٭ سر آن بشنو زمن وز ماجرا ٭ اختیارے ہست مارا در جہان ٭ حس را منکر تانے شد
عیان ٭ اختیاری خود ببین جبرے مشو ٭ رہ رہا کردی براہ کج مرو ٭ سنگ را ہر گز نگوید کس بیا ٭ در کلوخی
کس نے جوید وفا ٭ آدمی را کس نگاگوید ہیر ٭ یا بیا ای کور و در من درنگر ٭ گفت یزدان ما علی الاعمی
حرج ٭ کہ نہرید ماحرج رب الفرج ٭ کس نگوید سنگ را دیر آمدی ٭ یا کہ چوباتو چرا برمن زدی ٭ ہمچنین واجتہا
مجبور را ٭ کس نگوید یا زند معذور را ٭ امر و نہی و خشم و تشریف و عتیب ٭ نیست جز مختار را اے
پاک جیب ٭ اختیارت ہست در ظلم و ستم ٭ من ازین شیطان و نفس این خواستم ٭ اختیار اندرونت ساکن
است ٭ تا ندید او یوسف کف رانخست ٭ **اللغات** جبریہ بفتحتین ایک فرقہ ہے کہ بندے کو بے اختیار
کہتے ہین کہ خیر و شر سب خدا سے ہے بندے کو ان دونون مین کچھ اختیار نہین ہے واجتہا مین واز ائد ہے
المعنے مومن نے اس مغ سے کہا کہ اے جبری اب میرا خطاب سن تیرے پاس جو کچھ تھا تو کہہ چکا
اب مین جواب اسکا لایا تو تو اے شطرنج باز اپنی چال چل چکا اب حریف کی لمبی چوڑی چالین دیکھ تو
تو کتاب اپنے عذر کی پڑھ چکا اب کتاب سنی کی پڑھ کیون عاجز بن رہا ہے تو نے جو کچھ جبریون کی
طرح حکم الٰہی مین کہا اسکا بھید و ماجرا مجھسے سن لے کہ ہمکو اس جہان مین قضا و قدر نے اختیار دیا پھر
تو حسی باتون کا جو ظاہر ہین کیسے منکر ہو سکے گا تجھکو چاہیئے کہ اختیار کو بھی اپنے دیکھ لے

جبری مت ہوجا یہی راہ ہی جسکو تونے چھوڑدیا اور ٹیڑھی راہ چلنے لگا بس ٹیڑھی راہ مت چل پتھر کو جو بے اختیار ہے ہرگز کوئی نہین کہہ سکتا کہ میرے پاس آیا کسی کلوخ سے کوئی وفا کا کب طالب ہوتا ہی آدمی سے کون کہتا ہے کہ تو اُڑ یا اندھے سے کہے کہ مجھکو دیکھ خیال نہین کرتا کہ اللہ تعالے نے بھی ماعلی الاعمے حرج یعنے اندھے پر کچھ تنگی نہین ہو اسی سبب سے کہا ہی کہ وہ بہت باتون سے بے اختیار ہو پھر ایسا خیال کرنے والا با وصف بے اختیاری کے ہمکو تنگی مین ڈالتا کس واسطے کہ وہ آفریدگار کشود و فتوح کا ہی کوئی بھی پتھر سے کہتا ہے کہ دیر مین کیون آیا یا لکڑی سے کہے کہ میرے کیون لگ گئی ایسے ہی مجبور سے کون کہتا ہے کہ تو اُچھل کود یا کسی معذور کو کوئی کچھ کہتا ہی یا مارتا ہے سارا امرونہی اور خشم و عتاب اور خلعت و عنایت اے پاک جیب سوائے مختار کے اور کسی کو نہین ہی پاک جیب اس سبب سے کہا کہ تیری جیب نقد ایمان سے خالی ہی تجھکو اختیار ہی کہ تو ظلم و ستم کرسکے اور ہم نے اس اختیار کو اُس شیطان و نفس سے ارادہ کیا ہی اور وہ جو درونی اختیار تیرا ہے وہ ساکن ہے اور ایسا کہ جب تک اُس نے یوسف کو نہین دیکھا ہاتھ نہین کاٹے اندرونی اختیار عقل جسکو حکما نے فرشتہ کہا ہی جو مانع شر سے ہے اور راجع اے الخیر یوسف اعمال حسنہ **قولہ** اختیار و داعیہ در نفس بود ؛ روش دید آنگہ پر و بالے کشود ؛ سگ بخفتہ اختیارش گشتہ گم ؛ چون شکنبہ دید جنبان کردم ؛ اسپ ہم جو جو کند چون دید جو ؛ چون بہ بیند گوشت گربہ کرد مو ؛ دیدن آمد جنبش آن اختیار ؛ ہمچو نفخے ز آتش انگیز و شرار ؛ پس بجنبد اختیارت چون بلیس ؛ شد دلالہ آردت پیغام وبس ؛ چونکہ مطلوبی برین کس عرضہ کرد ؛ اختیار خفتہ بکشاید نبرد ؛ وان فرشتہ خیرہا بر رغم دیو ؛ عرضہ دارد مے کند در دل غریو ؛ تا بجنبد اختیار خیر تو ؛ زانکہ پیش از عرضہ خفتہ است این دو تو ؛ پس فرشتہ و دیو گشتہ عرضہ دار ؛ بہر تحریک عروق اختیار ؛ مے شود ز الہامہا و وسوسہ ؛ اختیار خیر و شرت وہ کسہ ؛ وقت تحلیل نماز ای بانمک ؛ زان سلام آوردہ باید ما ملک ؛ کہ ز الہام و دعا سے خوب تان ؛ اختیار این نمازم شد روان ؛ باز از بعد گنہ لعنت کنی ؛ بر بلیس از زاکہ از وے منحنی ؛ این دو ضد عرضہ کنندہ در سرار ؛ در حجاب غیب آمد عرضہ دار ؛ چونکہ پردہ غیب برخیزد ز پیش ؛ تو بہ بینی روی دلالان خویش ؛ ز سخن شان و اشناسی بے گزند ؛ کان سخنگو در حجاب اینہا بدند ؛ **اللغات** شکنبہ بکسر معدہ حیوانات ہندی اوجھ **المعنے** مثلا ایک ارادے کا اختیار تیرے نفس مین تھا بس جہان اُس ارادے کی صورت نفس نے دیکھی لعینہ باز و کھولے جیسے کوئی کتا سو رہا ہی اور اسوقت مین اختیار اُسکا گم ہی اور جہان شکنبہ دیکھا دم ہلانے لگا یا مثل گھوڑے کے کہ جو دیکھتے ہی جو جو کرنے لگتا ہی یا جیسے بلی گوشت کو دیکھکے مو کرتی ہی یہ حال ہوتا ہی پس دیکھنا اُس داعیے کا بھی جنبش اختیار کی ہی اسی سے

اختیار حرکت کرتا ہی جیسے پھونکنے سے آگ چنگاریان اُٹھاتی ہی پھر وہ اختیار تیرا ایسی جنبش کرتا ہے جیسے ابلیس کہ
دلالہ بن کے پیغام دیس کا لائے اور جو بعد پیغام آوری کے مطلوب کو تیرے سامنے پیش کر دیا تو وہ اختیار
خفتہ تیرا لڑائی و آفت اُٹھاتا ہی اب اس وقت مین وہ فرشتہ خیر کا برخلاف دیو کے امر خیر تیرے سامنے
پیش کرتا ہی اور دل مین شور ڈالتا ہی تا اختیار خیر کا تجھ مین جنبش کرے اس سبب سے کہ قبل ان کے
پیش کرنے سے وہ سوتا تھا غافل پس فرشتہ اور دیو دونون پیش کرنے والے ہوے تا تیرے اختیار کی رگین
ہلین آب فرشتہ تو الہامات کر رہا ہی اور دیو وسوسے ڈال رہا ہی جن سے تیرا اختیار خیر و شر مین دو دلہ کیا وہ
کسہ ہو گیا یعنے نہایت ہی بٹ گیا اسی واسطے جب نماز کے احرام سے تحلیل پائے تو اُسے با نمک ان فرشتون پر
سلام کرنا چاہیئے جیسے کہ بعد نماز السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ اس سلام سے شرعًا ارادہ سلام کا
فرشتون اور مقتدیون اور امام پر ہوتا ہی تحلیل احرام نماز سے باہر آنا کہ تمھارے ہی الہامون اور تمھاری ہی
دعا و دعوت سے اختیار نماز مجھسے روان ہوا اور بعد گناہ کے ابلیس پر لعنت کرتا ہے کس واسطے کہ
اُس سے تو نخنی ہو رہا از را مخفف از برا لیکن یہ دونون پیش کرنے والے کہ باہم ضد ہین پوشیدہ ہین اور
پردۂ پوشیدگی مین عرضہ دار ہین جس وقت یہ پردۂ غیب کا تیرے سامنے سے اُٹھ جائے گا تو اپنے ان دلالون کی
صورت دیکھے گا اور اُن کی باتون کو بے گزند پہچانے گا کہ وہ جو پردے مین مجھسے گفتگو کرتے تھے یہی ستھے

قولہ دیو گوید اے اسیر طبع و تن ✽ عرضہ می کردم نکردم زور من ✽ وان فرشتہ گویدت من گفتمت ✽ کہ ازین
شادی فزون گردد غمت ✽ این فلان روزی نگفتم من چنان ✽ کہ ازان سویست رہ سوے جنان ✽ ما محب
روح و جان افزای تو ✽ ساجدان و مخلص بابای تو ✽ این زمانت خدمتی ہم مے کنیم ✽ سوے مخدومے
صلایت می زنیم ✽ این گرہ بابات را بودہ عدی ✽ در خطاب اسجدوا کردہ ابا ✽ آن گرفتی وان ما را ماختی ✽ حق خدمتہاے
ما نشناختی ✽ این زمان ما را و ایشان را عیان ✽ در نگر بشناس در لحن و بیان ✽ نیم شب چون بشنوی زاری
دوست ✽ چون سخن گوید سحروانی کہ اوست ✽ ور دو کس در شب خبر آرد ترا ✽ روز از گفتن شناسی ہر دو را ✽
بانگ شیر و بانگ سگ شب در رسید ✽ صورت ہر دو ز تاری ناپدید ✽ روز شد چون باز در بانگ
آمدند ✽ پس شناسد شان ز بانگ این ہوشمند ✽ مخلص آنکہ دیو و روح عرضہ دار ✽ ہر دو استند از تتمہ
اختیار ✽ اختیاری ہست در ما ناپدید ✽ چون دو مطلب دید آید در مزید ✽ **اللغات** کرہ بچۂ اسپ و خر
عدی بکسر جمع عدو **المعنی** یعنے بعد حجاب اُٹھ جانے کے دیو تو کہے گا کہ تو تو خود گرفتار طبع و تن کا تھا مین نے
تیرے سامنے ایک بات عرض کی تھی کچھ زور تو نہین کیا تھا اور فرشتہ کہے گا کہ مین نے تجھسے نہین کہا تھا
یہ شادی اسوقت کی غم بڑھائیگی خبردار ہو فلان روز مین نے تجھسے نہین کہا تھا کہ ادھر آؤ ادھر ہو کے

راہ جنت کی ہے ہم تیری روح جان افزا کے دوست ہین ہم نے تیرے بابا کو سجدہ کیا ہے اور ہم اُس کے دوست ہین جیسا کہ قرآن مجید مین ہے واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس جب ہم نے فرشتون سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے نہ کیا اسی کے موافق اُسوقت بھی ہم تیری اطاعت کرتے ہین اور اُدھر تجھکو بلاتے ہین کہ تو مخدوم ہوئے یہ گدھے کا بچہ تیرے باپ کا دشمن تھا اور جب خطاب اسجدوا کا ہوا تو انکار کیا چنانچہ فرمایا ابی و استکبر انکار کیا ابلیس نے اور آپ کو بڑا جانا تو نے افسوس دشمن کے کہنے کو مان لیا اور جو ہم نے کہا تھا اُسکو پھینک دیا اب یہ وقت ہے اسوقت ہمکو اور اُسکو دونون کو ظاہر دیکھ اور لحن و بیان کو ہمارے اُسکے دیکھ بس ایسا حال ہوگا کہ جیسے تو آدھی رات کو کسی دوست کی زاری سنے اور جب صبح ہوئے اور وہ بات کرے تو جان لے گا کہ یہ وہی رات والا زاری کنندہ ہے یا دو آدمی تیرے لیے رات مین کوئی خبر لائین جب دن ہوگا تو انکی گفتگو سے دونون کو پہچان لے گا رات کا وقت ہے اور شیر کی آواز آئی اور کتے کی آئی لیکن اندھیرے کے سبب سے صورت دونون کی نہین معلوم ہوتی اور جب دن ہوا اور پھر دونون کی آواز آئی بس اُنکی آواز سے ہوشمند اُنکو پہچان لے گا الغرض خلاصہ یہ ہے کہ دیو و روح دونون عرضہ دار ہین اور دونون تتمہ اختیار کے آختیار ایسی چیز ہے کہ ہے ہم ہین اور ناپدید جب دو مطلب اپنے دیکھتا ہے تو جو زیادہ ہوتا ہے تمنّا اُسی مین رجوع ہوتا ہے **قولہ** اوستادان کودکانرا میزنند ❊ آن ادب سنگ سیہ را کی کنند ❊ ہیچ گوئی سنگ را فردا بیا ❊ ور نیائی من دہم بد را سزا ❊ ہیچ عاقل مر کلوخی را زند ❊ ہیچ با سنگی عتاب کس کند ❊ در خرد جبر از قدر رسواترست ❊ زانکہ جبری حس خود را منکرست ❊ منکر حس نیست آنمرد قدر ❊ فعل حق حسی نباشد اے پسر ❊ منکر فعل خداوند جلیل ❊ ہست در انکار مدلول دلیل ❊ آن بگوید دود ہست و نار نی ❊ نور شمعی نے و شمع روشنی ❊ وین ہمی بیند معین نار را ❊ نیست میگوید ہمین انکار را ❊ دامنش سوزد بگوید نار نیست ❊ جامہ اش دوزد بگوید تار نیست ❊ پس تسفسط آمد این دعوی جبر ❊ لاجرم بدتر بود زین ہر دو گبر ❊ گبر گوید ہست عالم نیست رب ❊ یا ربے گوید کہ نبود مستحب ❊ این ہمی گوید جہان خود نیست ہیچ ❊ ہست سوفسطائی اندر پیچ پیچ ❊ جملہ عالم مقر در اختیار ❊ امر و نہی این بیار و آن میار ❊ او ہمی گوید کہ امر و نہی لاست ❊ اختیاری نیست و ینجملہ خطاست ❊ حس را حیوان مقرست ای رفیق ❊ لیک ادراک دلیل آمد دقیق ❊ زانکہ محسوست مارا اختیار ❊ خوب مے آید برو تکلیف کار **اللغات** تسفسط سوفسطائی ہونا اور سوفسطائی ایک فرقہ ہے باطلہ ہے کہ منکر حقائق اشیا کے ہین اور وہ تین قسم ہین عنادیہ کہ قائل حقائق باشیا کے نہین ہین کہتے ہین یہ عالم ایک وہم و خیال ہے عندیہ منکر ثبوت اشیا اور تابع اپنے اعتقاد کے ہیئے جیسا ہم کسی

شئے کو اعتقاد کرلین وہ ویسی ہی ہی اگر جوہر اعتقاد کرین جوہر ہی اور عرض تو عرض اور قدیم تو قدیم اور حادث تو حادث لا اور یہ کہ منکر ہین نہ ثبوت کے نہ نفی کے مستجب استجابت سے قبول کرنا اور جواب دینا قدریہ ایک فرقہ ہے کہتے ہین بندہ فاعل مختار ہے تمام امور مین خداے تعالی کا محتاج نہین ہی **المعنی** استاد جو تعلیم و ادب لڑکون پہ کرتے ہین وہ ادب او رزد و ضرب سنگ سیاہ پر کب کرتے ہین تو پتھر سے یہ کب کہے گا کہ جا کل کو آ جیسا کہ لڑکون سے کہدیتے ہین اور اگر نہین آئیگا تو بری سزا تجھکو دونگا اور کوئی عاقل بھی کلوخ کو مارتا ہی کہ کیون میرے لگ گیا یا پتھر پر غصہ کرتا ہے جیسا کہ آدمی پر کرتا ہے عقل کے نزدیک جبر قدر سے بہت ہی رسوا تر ہی اس سبب سے کہ جبری خود اپنے حس کا منکر ہی ہر بات کو خدا پر ٹالتا ہی لیکن جو مرد قضا کا یعنی قدری ہی وہ منکر حس کا نہین ہی یان یہ ضرور کہ خدا کے فعل حسی نہین ہین واضح ہو کہ جب شخص واحد مقصود ہوگا تو جبری کہینگے بیا اور جب عام مقصود ہوگا تو جبر ایسے ہی قدری و قدر بس جو منکر فعل خداوند جلیل کا ہی اُسکے انکار ہی مین مدلول و دلیل موجود ہی وہ ایسا کہتا ہی جیسے کوئی کہے دھوان تو ہی آگ نہین ہی جو اصل دھوئین کی ہی نور شمع کا نہین ہی شمع سے روشنی ہی اور یہ یعنے مرد قدر کا کہتا ہی اور آگ کو مقرر دیکھتا ہی یہ نہین ہی کہ اُسکے انکار کے لیے کہتا ہو جیسا وہ کہتا ہی حالانکہ دامن تو اُسکا جل رہا ہی اور کہتا ہی نار نہین ہی اور کپڑا سِل رہا ہی اور کہتا ہی تار نہین ہی بس یہ دعوی جبر کا تسفسط ہی یعنے سوفسطائی ہونا ہی لاجرم آتش پرست ان دونون سے بدتر ہی یہ کہتا ہی عالم تو ہی لیکن اسکا رب یعنے پیدا کرنے والا کوئی نہین ہی اب کون یا رب کہے جب کوئی جواب دینے والا نہین ہی یہ یعنی سوفسطائی کہتا ہی کہ جہان خود کچھ نہین ہی اور ہیچ در ہیچ مین پڑا ہی تمام جہان مقر ہی اختیار کا اور امر و نہی کا کہ یہ عمل مین لا اور وہ مت لا وہ کہتا ہی کہ امر و نہی سب لا و نیست ہین کسی کا کچھ اختیار نہین ہی سب غلطا ہی لیکن حس کے سب حیوان مقر ہین مگر ادراک دلیل ای یا دلیل کا بہت باریک ہی اس سبب سے کہ اختیار اپنا ہمکو خوب محسوس ہی جسپر تکلیف کا رد عمل کی ہی

اس بیان مین کہ درک وجدانی جیسے اختیار و اضطرار اور خشم و اصطبار بجاے حس کے ہی کہ زرد سرخ سے اور تلخ شیرین اور پشک مشک اور سخت نرم اور سرد گرم سے معلوم کرے بس منکر وجدان کا منکر حس کا ہی اور زیادہ کس واسطے کہ منکر وجدان کا حس سے ظاہر تر ہی کہ حس کو احساس سے باز رکھ سکتا ہی اور راہ و مدخل وجدان کا روک نہین سکتا

قولہ درک وجدانی بجاے حس بود ٭ ہر دو در یک جدول ایعم میرود ٭ نغز سے آید بر و کن یا مکن ٭ امر و نہی و ماجراہا در سخن ٭ اینکہ فردا آن کنم یا این کنم ٭ این دلیل اختیار ست اے صنم ٭ وان پشیمانے کہ خوردے

از بدے ؛ ز اختیار خویش گشتی مهتدی ؛ جمله قرآن امر و نهیست و وعید ؛ امر کردن سنگ مرمر را که دید ؛
هیچ دانا هیچ عاقل این کند ؛ با کلوخ و سنگ خشم و کین کند ؛ که بگفتم کین چنین کن یا چنان ؛ چون نکردید ای موات
و عاجزان ؛ عقل کے حکمی کند بر چوب و سنگ ؛ مرد جنگے چون زند بر نقش رنگ ؛ کاے غلامے بسته
دست اشکسته پا ؛ نیزه برگیر و بیا سوے وغا ؛ خالقے کو اختر و گردون کند ؛ امر و نهی جاہلانه چون کند ؛
احتمال عجز بر حق راندی ؛ جاہل و گیج و سفیهش خواندی ؛ عجز نبود در قدر ور خود شود ؛ جاہلے از عاجزی بدتر بود ؛
ترک می گوید قنق را از کرم ؛ بے سگ و بے دلق آ سوی درم ؛ و ز فلان سو اندر آ هین با ادب ؛ تا سگم
بندد ز تو دندان و لب ؛ تو بعکس آن کنی بر در روی ؛ لاجرم از زخم سگ خسته شوی ؛ آن چنان رو که
غلامان رفته اند ؛ تا سگش گردد حلیم و مهر مند ؛ تو سگے با خود بری یا روبہی ؛ سگ بشورد از بن هر خرگہے ؛
غیر حق را گر نباشد اختیار ؛ خشم چون می آیدت بر جرم دار ؛ چون همی خائی تو دندان بر عدو ؛ چون همی بینے
گناه و جرم ازو **اللغات** درک بالفتح دریافتن وجدان بالکسر گم شده کو پانا اور دریافت کرنا اور جاننا **المعنی**
درک یعنے پالینا کسی بات کا یا وجدان قائم مقام حس کے ہین اور دونون الہم ایک ہی جدول ہین روان
ہین یعنے درک وجدانی اور حس ایس اسپر کین کن خوب ٹھیک آتا ہی یعنی امر و نہی اور راہ اجو سخن ہین ہوتے ہین
یہ جو تو کہتا ہی کہ کل کو یہ کرونگا یا وہ کرونگا ای صنم یہ دلیل اختیار کی ہی یا نہین اور جو کوئی بدی تجھسے ہوئی اسپر
تو پشیمان ہوا تو اپنے ہی اختیار سے ہدایت یافتہ ہوا بلکہ قرآن کہ جس مین امر و نہی و وعید ہین یہ انسان ہی کے
واسطے ہین سنگ مرمر کو کوئی امر نہین کرتا ہی نہ کسی نے کسی کو امر کرتے دیکھا کوئی دانا کوئی عاقل بھی ایسا
کرتا ہی کہ ڈھیلے پتھر سے خشم کینہ کرے کہ مین نے تم سے نہین کہا کہ ایسا کرو یا ویسا کرو پھر تمنے اے مردود
عاجزو ویسا ہی کیون نہ کیا عقل چوب و سنگ پر کوئی حکم کب کرتی ہی اور مرد جنگی تصویر رنگ کو کیسے مارے
کہ اے غلام بستہ دست شکستہ پا نیزہ ہاتھ مین لے اور میرے ساتھ لڑائی مین چل پھر کب ہو سکتا ہی
کہ وہ خالق جس نے آسمان و ستارے پیدا کیے وہ جاہلون کی طرح حکم امر و نہی کا کرے تو نے اے گبر
احتمال عجز کا حق پر جاری کیا جاہل یا و راحمق اور نادان اسکو کہا بھلا قدر مین جو حکم الٰہی ہی عجز کب ہو سکتا ہے
اور جو ہو تو جاہلی عاجزی سے بدتر ہی یا ایسا کہ مثلاً ترک کرم کی راہ سے اپنے مہمان کو کہے کہ بے سگ اور
بے دلق کے میرے دروازے کی طرف آ اور خبردار با ادب فلان طرف سے آ تو میرا کتا تجھسے
اپنے لب و دندان بند کرے اور تو برعکس اسکے کرے کہ دروازے پر اسکے جائے تو ضرور اسکے کتے کے
زخم سے زخمی ہوگا تو تو ایسا جا جیسے کہ اور غلام اسکے گئے ہین تو اسکا کتا بھی تجھپر حلیم ہو جائے اور محبت
کرنے لگے اور اگر تو اپنے ساتھ ایک کتا لیجائے اور ایک روباہ بھی تو کیسے نہین خرگاہ سے کتے چلا اٹھینگے

گناہ ور باہ مراد نفس وشیطان سے اگر سواے حق کے اور کسی کو اختیار نہین ہی تو اپنے قصوروار پر تجھکو غصہ کیون
آتا ہے اور کیون اپنے دشمن پر دانت چبا بتاہے جب کہ اُس سے گناہ وجرم دیکھتا ہی اُسکا کیا اختیار ہی
قولہ گر ز سقف خانہ چوبے بشکند ✤ بر تو افتد سخت مجروحت کند ✤ ہیچ خشمے آیدت بر چوب سقف ✤
ہیچ اندر کین او باشی تو وقف ✤ کہ چرا بر من زد و دستم شکست ✤ یا چرا بر من فتاد و کرد پست ✤ او
عدو جان وخصم تن بدست ✤ قاصد اندر بند خون من بدست ✤ کودکان خرد را چون میزنی ✤ چون بزرگان را
منزہ میکنی ✤ آنکہ دزدد مال تو گوئی بگیر ✤ دست و پایش را ببر سازش اسیر ✤ وانکہ قصد عورت تو مے کند ✤
صد ہزاران خشم از تو سر زند ✤ ور بیاید سیل و رخت تو برد ✤ ہیچ با سیل آورد کینے خرد ✤ گر بیاید باد و دستارت
ربود ✤ کے ترا با باد دل خشمے نمود ✤ خشم در تو شد بیان اختیار ✤ تا نگوئی جبریانہ اعتذار ✤ گر شتربان اشتری را میزند ✤
آن شتر قصد زنندہ میکند ✤ خشم اشتر نیست با آن چوب او ✤ پس ز مختاری شتر بردست بو ✤ ہمچنین گر بر سگے
سنگی زنے ✤ بر تو آرد رو و گرد دشمنے ✤ سنگ را گر گیرد از خشم تو است ✤ چون تو دور سے و ندارد بر تو دست ✤
عقل حیوانے چو دانست اختیار ✤ این مگو ای عقل انسان شرم دار ✤ روشنست این لیک از طمع
سحور ✤ آن خورندہ چشم بربندد ز نور ✤ چونکہ کلی میل آن نان خوردنیست ✤ رو بہ تاریکے کند کہ روزنیست ✤
حرص چون خورشید را پنہان کند ✤ چہ عجب گر پشت بر برہان کند ✤ این مثل بشنو مشو منکر بدان ✤ اختیار
خویش را در امتحان ✤ **اللغات** منتہی بالضم دوتا و سرنگون طعم سحور سحری کھانا **المعنے** بتائید صدر فرماتے ہین اگر
تیرے گھر کی چھت سے کوئی کڑی ٹوٹ کے تجھپر گر پڑے اور تجھکو سخت زخمی کرے تو تجھکو کچھ بھی غصہ
اُس کڑی پر آئے گا اور تو ذرا بھی اُسکے کینے پر سیدھا ہوگا کہ کیون مجھپر گر پڑی اور میرا ہاتھ توڑ دیا یا کیون مجھپر
گری اور مجھکو پست کر دیا اور کہے کہ وہی دشمن میری جان وتن کی ہی قاصد اُس نے میرے خون کی فکر کی
چھوٹے چھوٹے لڑکون کو قصور پر کیون مارتا ہی جب بڑون کو اُس سے پاک کرتا ہے جو کوئی تیرا مال چرا آتا ہے
کیسا اُسکو کہتا ہی کہ اُسکو پکڑو ہاتھ پاؤن کاٹو قید کرو اور جو کوئی تیری عورت کا قصد کرے تو کیسے کیسے لاکھون
غصے تجھسے ظاہر ہونگے اور جو ہلا آئے اور اسباب تیرا بہا لیجائے تو کچھ بھی تیری عقل اُس سے کینہ
کرے گی اور جو ہوا تیرے کپڑے اُڑا لیجائے تو تیرا دل کب ہوا پر کچھ غصہ کرے گا بس یہی غصہ جو تجھمین ہو گا
خود بیان اختیار کا ہی ہرگز جبریون کی طرح عذر مت کر اگر شتربان کسی شتر کو مارتا ہے تو وہ بھی قصد اُسی
مارنے والے ہی کا کرتا ہے اُس لکڑی کے ساتھ اُسکا غصہ نہین ہوتا اسی سبب سے کہ اُس نے بھی تیرے
مختار ہونے کی بو پائی ہی ایسے ہی اگر کسی کتے کے تو پتھر مارے تو وہ تیری ہی طرف مُنھ کر کے سر جھکا لیتا ہے
اور اگر وہ پتھر کو پکڑ لیتا ہے تو وہ غصہ بھی اسکا تجھی پر ہے اس لیے کہ تو دور ہے تجھپر قابو اُسکا نہین

چلنا مجبور ہی رہا لیکہ عقل حیوان نے تیرے اختیار کو جان لیا تو اے عقل انسان کی تو یہ بات مت کہہ ذرا شرما یہ ایسا ہی جیسے کوئی سحری کھانے والا نور وسفیدی صبح سے آنکھ بند کر لیتا ہو اور کہتا ہو کہ رات ہو اس لیے کہ اسکی رغبت کلی تو روٹی کھانے کی طرف ہو وہ تاریکی دیکھتا ہے اور ادھر ہی متوجہ ہو اور یہی کہتا ہے کہ صبح نہین ہو پس جب حرص برملا آفتاب کو چھپا رہی ہے تو اس سے کیا عجب ہی جو حجت و برہان سے بیٹھ پھیرے آپ یہ مثل سن اور منکر مت ہو اور جان لے کہ تیرا اختیار امتحان مین داخل ہی خارج نہین

حکایت تقدیر و امتحان بندہ مین

قولہ گفت دزدے شحنہ را کای پادشاہ ÷ انچہ کردم بود تقدیر آلہ ÷ گفت شحنہ انچہ من ہم میکنم ÷ حکم حق ست اید وچشم روشنم ÷ اند کانے گر کسے ترب بے برد ÷ کین ز حکم ایزدست ای باخرد ÷ بر سرش کوبے دو سہ مشت گرہ ÷ حکم حق ست اینکہ اینجا باز نہ ÷ در یکے ترب بے چو این عذر ای قبول ÷ می نباید نزد بقالے قبول ÷ چون بدین عذر اعتمادی میکنی ÷ گرد مار و اژدہا بر مے تنی ÷ ہمچنین عذر ای سلیم یا نبیل ÷ خون و مال و زن ہمہ کردی سبیل ÷ ہر کسے بس سنت تو بر کند ÷ عذر آرد خویش را مضطر کند ÷ حکم حق گر عذر می شاید ترا ÷ بس بیاموز و بدہ فتوی مرا ÷ کہ مرا صد آرزو و شہوت است ÷ دست من بستہ ز بیم و ہیبت است پس کرم کن عذر را تعلیم دہ ÷ برکشا از دست و پای من گرہ ÷ اختیارے کردۂ ہر پیشۂ ÷ کاختیارے دارم و اندیشۂ ÷ ورنہ چون بگزیدۂ ہر پیشہ را ÷ از میان پیشہا اے کدخدا ÷ چونکہ آید نوبت نفس و ہوا ÷ لبست مردہ اختیار آمد ترا ÷ چون برد یکحبہ از تو یار سود ÷ اختیار جنگ در جانت کشود ÷ چونکہ آید نوبت شکر نعم ÷ اختیارت نیست وز سنگے تو کم ÷ دوزخت را عذر این باشد یقین ÷ کاندرین سوزش مرا معذور بین ÷ کس بدین حجت چو معذورت نداشت ÷ وز کف جلاد این دورت نداشت ÷ چون بدین داور جہان منظوم شد ÷ حال آن عالم یقین معلوم شد ÷ **اللغات** نبیل بزرگ و دانا سبیل وقف دادو بمعنی دادری نیز شحنہ بکسر پادشاہ و محافظ و کوتوال **المعنے** ایک چور نے پادشاہ سے کہا اے پادشاہ یہ کام جو مجھسے ہوا ہی مین نے نہین کیا تقدیر الہی سے ہوا پادشاہ نے کہا یہ جو مین کرتا ہون اے دو چشم روشن میرے مین نہین کرتا ہون حکم حق کرتا ہون یہ بھی تو حکم حق ہے کسی دکان سے اگر کوئی ایک مولی اٹھائے اور کہے کہ مین نے حکم خدا سے اٹھالی ہے اے باخرد تو تو اسکے سر پر دو تین گھونسے ٹھونکے گا اور کہے گا یہ بھی تو حکم حق ہو مولی یہان رکھ دے پس جب ایک ادنے مولی مین یہ عذر تیرا ادنی کنجڑا اے فضول نہین مانتا پھر تو اپنے عذر پر بھروسا کیا کرتا ہی اور گرد مار و اژدہا کیون پھولا پھرتا ہی آیسے عذر نے تو تیرے اے سلیم و دانا خون و مال و عورت

سب سبیل کر دیے اب جو کوئی تیری مونچھین اُکھیڑے وہ بھی ایسے ہی عذر لائیگا اور آپ کو مضطر بنالے گا مضطر یہ ایک فرقہ بھی ہی جبر پہ سے حکم حق کا اگر تیرے عذر کے لائق ہی تو مجھکو بھی سکھا دے اور فتوی دے کہ پھر میری خوب بن پڑے اس لیے کہ مجھکو بھی سیکڑون آرزوئین اور خواہشین ہین مگر ہاتھ میرا خوف و ہیبت سے بندھا ہوا ہی بس مہربانی کر کے وہ عذر مجھکو سکھا دے اور میرے ہاتھ پانون کی گرہ کھولدے تا بے قید ہو جاؤن تو نے ہر پیشے کو اختیار کیا ہی جس سے تیرا اختیار و اندیشہ ظاہر ہے اگر یہ نہین ہی تو اسے کہ خدا ور پیشون سے اسکو کیسے چھانٹتا ہے اب جو باری حرص و ہوا کی آئی تو اسوقت مین تجھکو کیسے بیس آدمیون کا اختیار لیجاتا ہے اگر کوئی یار تیرے پاس سے ایک حبہ لیجائے بنظر فائدہ کیے تو اختیار کا تیرے کیسا دروازہ جنگ کا کھلجاتا ہے اور اس سے لڑتا ہی اور جب کہ باری شکر نعمتون کی آئی ہے تب تو بے اختیار ہو جاتا ہے ایسا کہ پتھر سے بھی کم بنتا ہی دوزخ کے لیے تو یہ عذر تیرا یقینی ہی کہ اس سوزش مین مجھکو معذور رکھ مین تیرے جلانے مین بے اختیار ہون اس حجت پر تیری کس نے تجھکو معذور رکھا اور جلادے کے ہاتھ سے بچالیا بہر حال جبکہ جہان اس نظم پر منظوم ہوا ہے تو اسی سے حال اس جہان کا بھی یقیناً معلوم ہوا کہ ایسا ہی حال وہان بھی ہوگا

حکایت جواب جبری اور ثبوت اختیار مین اور حجت امر و نہی اور نیز اس بیان مین کہ عذر جبری کا کہین مقبول نہین

قولہ آن یکے بر رفت بالاے درخت ؛ مے فشاند او میوہ را دزدانہ سخت ؛ صاحب باغ آمد و گفت ای دنے ؛ از خدا شرمیست کو چہ میکنی ؛ گفت از باغ خدا بندہ خدا ؛ گر خورد خرما کہ حق کردش عطا ؛ عامیانہ چہ ملامت میکنی ؛ بخل بر خوان خداوند غنی ؛ گفت ای ایبک بیاور آن رسن ؛ تا بگویم من جواب بوالحسن ؛ پس بہ بستش سخت آندم بر درخت ؛ میزدش بر پشت و پہلو چوب سخت ؛ گفت آخر از خدا شرمی بدار ؛ میکشی این بیگنہ را زار زار ؛ گفت کز چوب خدا این بندہ اش ؛ میزند بر پشت دیگر بندہ خوش ؛ چوب حق و پشت و پہلو آن او ؛ من غلام و آلت و فرمان او ؛ گفت توبہ کردم از جبر اے عیار ؛ اختیار ہست اختیار ہست اختیار ؛ اختیارش اختیارت ہست کرد ؛ اختیارش چون سوارے زیر کرد ؛ اختیارش اختیار ما کند ؛ امر شد بر اختیارے مستند ؛ **اللغات** ایبک غلام و نیز آقا بوالحسن کنیت علی شیر خدا کہ ایک جبری کو اُنھون نے بھی نہایت معقول جواب دیا تھا **المعنے** ایک شخص درخت پر چڑھ گیا اور چورون کی طرح میوہ درخت سے جھاڑنے لگا مالک باغ کا آیا اور کہا او ناچیز خدا تجھکو شرم لائے بتا یہ کیا کرتا ہی کہا خدا کا باغ ہی اور مین بندہ خدا کا بس خدا کے باغ سے بندہ اسکا اگر خرما کھائے تو کیا

غضب ہی خدا نے اُسکو عطا کیے تو عام لوگون کی طرح مجھکو ملامت کیا کرتا ہی اور خداوند غنی کا خوان لگا ہوا ہی
تو اُس مین بخل کرتا ہی صاحب باغ نے غلام سے کہا وہ رسی لے آ تا مین اسکو وہ جواب دون جیسا کہ بو الحسن
نے اُس جبری کو دیا تھا پس اُس رسی سے اُسکو درخت سے سخت باندھا اور اُسکی پشت و پہلو پر نہایت
ڈنڈے مارتا تھا کہا آخر خدا سے شرما کیون تو اس بیگنہ کو نہایت ہی مارے ڈالتا ہی کہا کہ لکڑی بھی خدا کی ہی
اور یہ بندہ بھی اسکا اسکی پیٹھ پر یہ دوسرا بندہ اسی خدا کا خوشی سے مار رہا ہی کوئی اور نہین ہی لکڑی بھی اسی
کی ہے دونون بندے بھی اُسی کے اور اُسکی پشت و پہلو بھی اُسی کی ملک اور مین غلام واکہ اُسی کے
حکم کا تب کہا کہ مین نے جبر سے توبہ کی اور اس عقیدے سے باز آیا بیشک اختیار ہی اختیار ہی اختیار
در حقیقت اُسکے اختیار نے کہ مالک مختار ہی تیرے اختیار کو زندہ کیا اور اسکا اختیار ایسا ہی جیسے گرد مین سوار
چھپا ہوا اُسی کا اختیار ہمارے اختیار کو کرتا ہی اور ہمارے اختیار پر اختیار اُسکا ای مستند یعنے سند پکڑنیوالے
حکم ہی **قولہ** حاکمی بر صورت بے اختیار ٭ ہست ہر مخلوق را در اقتدار ٭ تا کشد بے اختیارے صید را ٭
تا برد بگرفته گوش او زید را ٭ لیک بی ہیچ آلتی صنع صمد ٭ اختیارش را کمند او کند ٭ اختیارش زید را قیدی کند ٭
بے سگ و بے دام چون صیدی کند ٭ آن درودگر حاکم چوبے بود ٭ وان مصور حاکم خوبی بود ٭ ہست آہنگر بر آہن قیمتی ٭ ہست
بنا ہم بر آلت حاکمی ٭ نادر ابا شد که چندین اختیار ٭ ساجد آید زاختیارش بنده وار ٭ قدرت تو بر جمادات آن چنان ٭
نفی نکند اختیار را زدان ٭ قدرت تو بر جمادات از نبرو ٭ کے جمادی را ز آنها نفی کرد ٭ خواستش مے گوی
بر وجه کمال ٭ که نباشد نسبت جبر و ضلال ٭ چونکه گفتے کفر من خواه ویست ٭ خواه خود را نیز ہم می خوان که
ہست ٭ زانکه بے خواه تو خود کفر تو نیست ٭ کفر بیخواہش تناقض گفتنیست ٭ امر عاجز را قبیح ست و ذمیم ٭ خشم بدتر
خاصه از رب رحیم ٭ گاو گر یوغی نگیرد میزنند ٭ ہیچ گاوی کو بپرد شد ترنند ٭ گاو چون معذور نبود در فضول ٭ صاحب
گاو از چه معذور ست و دول ٭ چون نه رنجور سر را در بند ٭ اختیارت ہست بر سبلت مخند ٭ جہد کن کز جام حق
یابے نوی ٭ بیخود و بے اختیار آنگه شوی ٭ آنکه آن مے را شود کل اختیار ٭ تو شوی معذور مطلق مست
وار ٭ ہر چه گوئی گفته مے باشد آن ٭ ہر چه روبے رفته مے باشد آن ٭ کے کند آن مست جز عدل و
صواب ٭ که ز جام حق کشیده است او شراب ٭ جاودان فرعون را گفتند بیست ٭ مست را پروای دست و پای
نیست ٭ دست و پاے ما مے آن واجد ست ٭ دست ظاہر سایه است و کاسد ست ٭ چون لبسر پر شد
جام او مدام ٭ خانه دل را فرو گیرد تمام ٭ **اللغات** یوغ ہندی جوا دول بواو مجہول دلو آبکش و در فارسی
بیکار و بیحیا مدام بضم شراب واجد یا بنده فرو گرفتن گھیر لینا **اصطلاح** یعنے وہی امر اختیار اسکا ہر صورت
سے بے اختیار پر ہر مخلوق مین اپنے اقتدار مین حاکم ہے تا وہ بے کسی اختیار کے صید کو

کھینچ لائے اور کان پکڑ کے زید کے واسطے لیجائے یہ تو سب آلات ہین لیکن صنعت اس صمد پاک کی بے
کسی آلت کے مختار ہی کہ اُسکے اختیار ہی کو کمند اسکی کردے زید کا اختیار زید کو قیدی بنلائے او بے سگ
بے دام مثل صیدی کے کردے دیکھو بڑھئی لکڑی پر حاکم ہے جیسی چاہتا ہے ویسی گڑھتا ہے اور
مصور صورت پر حاکم ہے جیسی چاہتا ہے بناتا ہے علی ہذا لوہار لوہے پر غالب ہی اور معمار اپنے آلے پر
لیکن انکے واسطے یہ نہین ہی کہ اپنے اختیارون کے سبب سے وہ مصنوعات اُنکے بندے کی طرح
اُنکو سجدہ کرین تیری قدرت جمادات پر ایسی تو ہی کہ حسب دلخواہ اُسکو گڑھتا بناتا ہی لیکن ایسی نہین کہ
اُسکے اختیار کی اُس سے نفی کردے قدرت تیری جو جمادات پر ہی کیسے ہی اُس سے لڑے مگر اُسکی
جمادی کی نفی اُس سے نہین کرسکتی تبس اسکی خواست کو بصورت کمال کے بیان کیا کہ جس مین نسبت
جبر وگمراہی کی نہو اور یہ جو تو نے کہا کہ کفر میرا اسکی خواہش سے ہی تو اپنی خواہش کو بھی تو کہ جو اُس مین موجود ہی
اُسواسطے کہ اگر کفر تیرا تیری بے خواہش کے ہی تو وہ کفر تیرا کفر ہی نہین ہی اور یہ کہنا کہ میری خواہش نہین ہی
اور کفر ہی یہ تناقض والی بات ہی کہ اپنی خواہش نہین ٹھہراتا اور کفر ہی جب کوئی اپنے کام مین عاجز ہے
اُسپر امر کرنا قبیح وذمیم ہی اور غصہ تو اور بھی بدتر پھر خاص اُس پروردگار سے کہ جو رحیم ہے ایسے شخص پر
کیسے امر وغصہ کرے گا بیل اگر جوا نہین لیتا ہی تو مارتے ہین اور کوئی بیل بھی جو جوا لیجائے وہ بدبخت وثرند
ہوا ہی تبس خیال کرے کہ وہ بیل جب اپنے فضول مین معزول وبیکار نہ رہا اور پٹا پھر بیل والا کیسے
معزول وبیکار رہے گا جب تک کہ اطاعت نہ کریگا یہ کیسی بات ہی کہ بیمار تو نہین ہی اور سر مین پٹی باندھ کے
زبردستی بیمار بنتا ہی یعنے اختیار والا ہو کے بے اختیار ہوتا ہی اور اپنی موچھون پر آپ کیون تسخر کرتا ہے
شرماتا ہی نہین تو تو ایسی کوشش کر کہ جام حق سے تازگی پائے تو اُسوقت بے خود وبے اختیار ہو جائے
اور اُس جام کی شراب کو کل اختیار ہی اُسوقت مین تو معذور مطلق مست کی طرح ہو جائیگا پھر جو کچھ کرے گا
اُس شراب ہی کا کہا ہوا ٹھہرے گا اور جو کچھ جھاڑے گا اسی کا جھاڑا ہوا ہوگا اس لیے کہ وہ مست سوا سے
عدل وصواب کے اور کچھ نہین کریگا کسواسطے کہ اُس نے شراب جام حق کی چکھی ہی ہمیشہ فرعون سے کہا کہ
باز آ لیکن وہ خودی مین مست تھا اور مست کو پروا اپنے ہاتھ پانون کی کب ہوتی ہے ہمارے ہاتھ
پانون شراب اُس واجد کی ہے کہ ہمکو سنبھالے ہوے ہے اور یہ جو ظاہر کے ہاتھ ہین اسکے سایہ
ہین اور ناقص اور کھوٹے کیونکہ جب اُسکے جام کی شراب ہمارے سر کو چڑھ گئی تو اُس نے خانہ دل کو
بالکل گھیر لیا

بیان معنی ما شاء اللہ کان مین یعنے ہر خواہش اُسی کی ہی اور رضا

رضا اُسکی بس اوروں کے خشم و تردد سے تنگ دل نہو کان اگرچہ فعل ماضی ہی لیکن خدا کے فعل مین ماضی و مستقبل نہین ہی پس عند ربنا صباح و مسا

قولہ قول بندہ ایش شاء اللہ کان ÷ بہر آن نبود کہ تنبل کن در آن ÷ بہر تحریض ست و بر اخلاص و جد ÷ کاندران خدمت فزون شو مستعد ÷ گر بگویند انچہ می خواہی کہ راو ÷ کار کار تست بر حسب مراد ÷ آنگا ر تنبل شوے جائز بود ÷ کانچہ خواہی کانچہ جو لی آن شود ÷ چون بگوید ایش شاء اللہ کان ÷ حکم حکم اوست مطلق جاودان ÷ پس چرا صد مردہ اندر ورد او ÷ بر نگردی بندگانہ گرد او ÷ گر بگویند انچہ می خواہد وزیر ÷ خواست آن اوست اندر دار و گیر ÷ گرد او گردان شوی صد مردہ زود ÷ تا بریزد بر سرت احسان وجود ÷ یا گریزی از وزیر و قہر او ÷ این نباشد جستجو و نصر او ÷ باز گونہ زین سخن کاہل شوی منعکس ادراک و خاطر اے غوی ÷ امر امر آن فلان خواجہ است ہین ÷ چیست یعنی با جز او کمتر نشین ÷ گرد خواجہ گرد چون امر آن اوست ÷ کو کشد دشمن رہاند جان دوست ÷ ہرچہ او خواہد ہمان خواہی یقین ÷ یا وہ کم رو خدمت او برگزین ÷ نے چو حاکم اوست گرد او مگرد ÷ تا شوی نامہ سیاہ و روی زرد ÷ چونکہ حاکم اوست او را گیر و بس ÷ غیر او رانیست حکم و دسترس ÷ حق بود تاویل کان گرمت کند ÷ پر امید و چست و پر شرمت کند ÷ ور کند سردت حقیقت این بدان ÷ ہست تبدیل و نہ تاویلست آن ÷ این برای گرم کردن آمدہ ست ÷ تا بگیرد نا امیدان را دو دست ÷ معنی قرآن ز قرآن پرس و بس ÷ وز کسے کاتش زدست اندر ہوس ÷ پیش قرآن گشت قربانی و پست ÷ تا کہ عین روح او قربان شدہ است ÷ روغنی کو شد فدای گل بگل ÷ خواہ روغن بوی کن خواہی تو گل ÷ **المعنے** یہ جو بندہ کہتا ہی ایش شاء اللہ کان یعنی جو کچھ اللہ چاہتا ہی وہ ہوتا ہی اسواسطے نہین ہی کہ تو اپنے تنبل و کاہلی کو جاری کرے یعنے بیکار بن بیٹھے بلکہ واسطے آمادہ کرنے اور اخلاص و کوشش کے ہی کہ اُس خدمت مین جو کچھ تجھکو دی ہی زیادہ مستعد ہو اور اگر قضا و قدر تجھسے کہین کہ اے جوانمرد جو کچھ تو چاہتا ہی جملہ کام حسب مراد تیرے تیرے ہی کام ہین یعنے تیرے ہی واسطے اُسوقت مین اگر تو تنبل ہو جائے تو جائز ہی اس لیے کہ پھر جو کچھ تو چاہے گا اور جسکا طالب ہوگا وہی ہوگا اور جب کہتے ہین ایش شاء اللہ کان تو اس صورت مین حکم مطلق ہمیشہ اُسی کے حکم کا ہی اور جب حکم اُسی کے حکم کا ہی تو کیون صد مردہ بنکے یعنی جتنی کہ سو آدمی کوشش و محنت کر سکین ایسی کوشش کے ساتھ بندون کی طرح گرد اسکے نہین پھرتا اور گھیرتا مثلاً اگر تجھسے کہدین کہ بادشاہ کا وزیر حکومت بادشاہ مین ایسا دخیل ہی کہ جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی اپنی خواست و خواہش کا مالک و مختار ہی تو تو اسکے گرد فوراً صد مردہ بنکے پھریگا یا نہین اس اُمید مین کہ وہ مجھسے احسان و جود کرے یا کہ اُس وزیر اور اُسکے قہر سے بھاگا بھاگا پھرے گا یہ اُسکی جستجو و مدد کی صورت نہین ہی بلکہ اُلٹا اس بات کو جان سے کاہل ہو جائے گا اور اپنی ادراک و فکر کو اے غوی یعنے بہکے ہوے لوٹ دیگا خلاف اسکے کرے گا بس

جب یہ ثابت ہوا کہ اب امر فلان وزیر کے امر کا ہی تو پھر کیا ہی سوا اسکے کہ جو اسکا غیر ہی اسکے پاس نشست
اپنی مت کر اسی خواجہ کو گھیر جو حکم کا مالک ہی کہ یہ خواجہ دشمن کا کشندہ دوست کی جان کا رہانندہ ہی جو کچھ
وہ چاہے چاہیئے کہ وہی تو چاہے یقیناً خلاف اسکے مت ہو گمراہ مت بنے اسی کی خدمت اختیار کر پھر
منع کرتے ہین خبردار ایسا مت کر کہ جب حاکم وہ ہی تو غیر کے پاس مت بھٹکے تا نامہ سیاہ و روز زرد نہو جائے
کیونکہ جب حاکم وہ ہے تو بس اسی کو اختیار کر اس واسطے کہ اسکے غیر کو کچھ حکم و مقدور نہین ہے اسکی
تاویلین حق ہین اور حق وہی تاویل ہے جو تجھکو گرم کردے اور پر امید و چست و پر شرم بنائے اور جو تاویل
تجھکو سرد کرے اسکی حقیقت مت جان یہ تاویل نہین ہے تبدیل اسکی ہے یعنی ایش شار اللہ کان یہ
لوگون کے گرم و مستعد کرنے کی آیہ ہی کہ راہ اطاعت مین گرم ہوئین اور نا امید اسکو دونون ہاتھون سے
پکڑے تو معنے قرآن کے قرآن سے پوچھ بس اور کسی سے مت پوچھ اور اس سے پوچھ جس نے
اپنی ہوس پھونک دی ہی وہ ٹھیک بتائے گا اور ہوس والا حسب اقتضائے ہوس اور جس نے
قرآن کی آپ کو قربانی بنایا ہی اور اسکو بالا و اعظم جانتا ہی آپ کو پست و حقیر سمجھتا ہی یہان تک کہ قرآن
عین اس کی جان و روح ہو گیا بس یہی صورت قرآن کے معنے قرآن سے پوچھنے کی ہے
مثلاً جب روغن بالکل گل مین مخلوط ہو کر اسیر فدا ہو گیا تو اب چاہے اس سے بوگل کی سونگھ
چاہے روغن کی دونون پائے گا

بیان معنی جف القلم وکتب ان لایستوی الطاعۃ والمعصیۃ ولا یستوی الامانۃ والسرقۃ جف القلم ان لایستوی الشکر والکفران جف القلم ان لایضیع اجر المحسنین یعنے خشک ہوا قلم اور لکھا اس نے کہ طاعت و معصیت برابر نہین ہوتی اور نہ برابر ہوئی ہے امانت و چوری اور خشک ہوا قلم کہ برابر نہین ہوتا شکر و ناشکری اور خشک ہوا قلم یہ کہ اجر احسان والون کا ضائع نہین کرتے

قولہ ہمچنین تاویل قد جف القلم ✽ بہر تحریض است بر شغل اہم ✽ پس قلم بنوشت کہ ہر کار را ✽ لائق آن ہست
تاثیر و جزا ✽ کژ روے جف القلم کژ آیدت ✽ راستی آری سعادت زایدت ✽ چون بدزدے
دست شد جف القلم ✽ بادہ نوشی مست شد جف القلم ✽ تو روا داری روا باشد کہ حق ✽ ہمچو معزول آید از حکم
سبق ✽ ظلم آری مدبرے جف القلم ✽ عدل آری برخوری جف القلم ✽ گر زدست من برون رفتہ است کار ✽
پیش من چندین میا چندین مزار ✽ بلکہ آن معنی بود جف القلم ✽ نیست یکسان نزد او ظلم و ستم ✽ فرق ننہادم

میان خیر و شر فرق نہادم زبد وز بد بتر ؛ ذرۂ گردد توا فزونی ادب ؛ باشد از یارت بداند فضل رب ؛ قدر آن
ذرہ ترا افزون دہد ؛ ذرہ چون کوہے قدم بیرون نہد ؛ پادشاہی کہ بہ پیش تخت او ؛ فرق نبود از امین وظلم جو ؛
آنکہ مے لرزد ز بیم رد او ؛ وانکہ طعنہ میزند بر جد او ؛ فرق نکند ہر دو یک باشد برش ؛ شاہ نبود خاک تیرہ
بر سرش ؛ ذرہ گر جہد تو افزون شود ؛ در ترازوی خدا موزون شود ؛ اے لعنی فرماتے ہین جیسے کہ تاویل
ان شاء اللہ کی ہو ایسی ہی جف القلم کی ہو اور یہ بھی تحریض وآمادہ کرنا شغل اہم پر ہے بس قلم نے وہ لکھا کہ
ہر کام کے لائق اُسکی تاثیر ہو اور اُسی کے لائق اُسکا بدلا اگر تو ٹیڑھا چلیگا تو جف القلم ٹیڑھا ہی تیرے
سامنے آئیگا اور اگر راہ راست پر چلیگا سعادت تجھکو پیدا کرے گا مثلاً جب چوری کرے گا تو تیرے ہاتھ جف القلم
ہوے اور اگر شراب پیئیگا تو جف القلم ہی مست ہو آپ اس بات کو روا رکھتا ہو اور تیرے نزدیک
یہ روا ہی کہ حق تعالی اس اگلے حکم کے سبب سے مثل معزول وبیکار کے ہوگیا اگر ظلم کرے گا تو بدبر جف القلم کا
ہے عدل کرے گا فائدہ پائے گا یہ بھی جف القلم ہے بس ہرگاہ تو یہ جانتا ہی کہ بموجب جف القلم کے میرے
اختیار سے ہر کام باہر ہی مجھکو اختیار نہین ہی تو میرے پاس کیون آتا ہو اور کیون زاری وخوشامد کرتا ہی ہر معاملہ مین
بلکہ جف القلم کے یہ معنے ہین کہ اُسکے نزدیک عدل وستم یکسان نہین ہین مین نے خیر وشر کے درمیان
مین فرق رکھا ہو اور ایسا فرق کہ بد علیحدہ ہی اور جو بد سے بدتر ہی وہ علیحدہ ایک ذرہ ادب بھی اگر تیرے
یار سے تجھمین زیادہ ہی تو تو اُسکی نسبت بھی فضل اپنے رب کا جان لے گا اور سمجھ جائیگا اُس ذرے سے
بقدر تجھکو زیادہ دے گا تیرے یار سے وہ ذرہ ادب تیرا پہاڑ کے مثل کہین ٹل کے نہین جاسکتا آپ فرماتے
ہین جو بادشاہ ایسا ہی کہ اُسکی عدالت مین امین وظالم مین فرق نہو یعنے ایک ایسا ہی کہ دوسرے کے خوف
سے لرزتا ہی کہ یہ مجھکو مردود نہ کردے اور ایک ایسا ہی کہ اُسکے دادا پر طعنہ کرتا ہے اور دونون اسکے نزدیک
یکسان ہین وہ بادشاہ نہین ہی تیرہ خاک اسکے سر پر اور خداے تعالی وہ بادشاہ ہی کہ اگر ذرہ بھر بھی تیری کوشش
افزون ہوگی تو وہ بھی اُسکے عدل کی ترازو مین تولی جائے گی قولہ پیش آن شاہان ہمیشہ جان کنی ؛ بیخبر
ایشان ز غدر و روشنی ؛ گفت غمازی کہ بدگوید ترا ؛ ضائع آرد خدمتت را سالہا ؛ پیش شاہی کو سمیعست
وبصیر ؛ گفت غمازان نباشد جایگیر ؛ جملہ غمازان ازان آئس شدند ؛ سوے ما آیند افزایند بند ؛ بدہی گویند
شہ را پیش ما ؛ کہ بر و جف القلم کم کن وفا ؛ معنے جف القلم کے این بود ؛ کہ جفا با وفا یکسان شود ؛ بل جفا را
ہم جفا جف القلم ؛ وان وفا را ہم وفا جف القلم ؛ عفو باشد لیک کو فر امید ؛ کہ بود بندہ ز تقوے روسپید ؛
دزد را گر عفو باشد جان برد ؛ کے وزیر وخازن مخزن شود ؛ اے امین الدین ربانی بیا ؛ کز امانت
رست ہر تاج ولوا ؛ پور سلطان گر بود خائن شود ؛ آن سرش از تن بدو بائن شود ؛ در غلام ہندوے آرد

وفا ؛ دولت زند او را طال بقا ؛ چہ غلام ار بدرگی سگ باوفاست ؛ در دل سالار او را صد رضاست ؛
زین چو سگ را بوسہ بر پوزش زنند ؛ گر بود شیرے چہ پرورش کنند ؛ جز بگر دزدی کہ خدمتہا کند ؛ صدق او ہیچ
جفا را برکند ؛ چون فضیل رہزنے کو راست باخت ؛ زانکہ دہ مردہ بسوی او بتاخت ؛ وانچنان کہ ساحران فرعون
را ؛ رو سیہ کردند از صبر و وفا ؛ دست و پا دادند در جرم قود ؛ آن بصد سالہ عبادت کی شود ؛ تو کہ پنجہ سالہ
خدمت کردہ ؛ کے چنین صدقی بدست آوردہ ؛ اللغات باین جدا شوندہ قود بفتحتین و دال مہملہ قصاص المعنی
یعنی یہ تو ایسے شاہ ہین کہ تو انکے سامنے محنت و طاعت سے کیسی ہی جان ماریگا انکو کچھ خبر نہین کہ یہ خدمت
دغا سے ہی یا صدق سے جب کوئی غماز واہی کہدیگا کہ تجھکو فلان شخص برا کہتا تھا بس برسون کی خدمت تیری دم
مین ضائع کردے گا اور اُس بادشاہ کے سامنے جو سمیع و بصیر ہی ظاہر و پوشیدہ کا خود جاننے والا اور دیکھنے والا
اسکے سامنے غمازی کیسے ٹھہر سکتی ہی سارے غماز اُس سے ناامید ہوے کہ یہ کسی کی نہین سنتا آپ ہی
دیکھنے سننے والا ہی تو ہمارے پاس آتے ہین اور ہمکو بہت سی نصیحت کرتے ہین اور بادشاہ کی برائیان
ہمارے سامنے کرکے کہتے ہین کہ جا تیری تقدیر مین قلم نے یون ہی لکھدیا تو بھی وفا کر اب جف القلم
کے یہی معنے ہین کہ جفا و وفا یکسان ہو یہ کب ہوسکتا ہی بلکہ جفا کے لیے جفا ہی جف القلم ہے اور وفا کیلیے
وفا ہی جف القلم ہے اس جف القلم کے لیے عفو بھی ہے لیکن خوبی و زیبائی اُمید کی کہان کہ وہ تقوی ہی کسواسطے
کہ تقوے ہی سے آدمی روسپید ہوتا ہے اسے قابل رحمت جیسے دزد اگر اسپر کوئی عفو کرے گا حد یہ ہے
کہ جان سے چھوڑ دے گا مگر وزیر و خازن مخزن کا نہین کردیگا جیسے تقوے والے رتبہ پاتے ہین آپ
فرماتے ہین کہ اے امین الدین ربانی اگر تیری امان سے ہر تاج و علم پیدا ہوا ای بادشاہ ہوے امین الدین
کوئی معمود دہتی یا خارجی ملا ناہج کا ہی اگر بادشاہ کا بیٹا ہی اور وہ اسکے ساتھ خائن ہوگا تو بادشاہ اُس کا
سر کاٹ ڈالے گا اور اُس سے جدا ہوجائے گا اور جو غلام ہندی ہی اور وفا بجا لائے گا تو اقبال اس سے کہیگا
طال بقا خدا تیری عمر دراز کرے یعنے اقبال اسکا دعاگو ہوگا پھر کہتے ہین کہ غلام کیا چیز ہے اگر دروازے کا کتا
اور باوفا ہے تو سردار خانہ کے دل مین اُس سے سیکڑون رضامندیان اور خوشنودیان ہوتی ہین بس اُس
شخص سے خیال کرو کہ کتے کا منھ چومتا ہی اگر شیر ہو تو کیسا پیار اسکو کریگا دیکھو وہ چور جو چوری کرتا ہی اور خدمتون
مین جب اسکی صادق ہی اسکا صدق کیسی جڑ جفا کی نکال ڈالتا ہی جیسے فضیل کہ یہ ایک راہزن تھے جب
انکو ہدایت ہوئی تو دہ مردہ ہوکے اسکی طرف دوڑے اور جیسا کہ ساحرون نے فرعون کا منھ کالا کیا اور صبر و
وفا اختیار کرکے خدائے تعالی کی طرف رجوع ہوے اور کہا انا الی ربنا منقلبون ہم اپنے پروردگار کی طرف
لوٹنے والے ہین اور ہاتھ پاؤن اپنے قطع و قصاص کے حوالے کردیے یعنے کٹوا دیے

چنانچہ قرآن مجید سے ثابت ہے لاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف ثم لاصلبنکم اجمعین فرعون کا تو تمکو میں ہاتھ اور پاؤن تمھارے تمھاری ناموافقت سے پھر سولی دونگا ہیں تم سب کو اب ایسا صدق اگر سو برس کوئی عبادت کرے تو کب میسر ہو ہم تجھی سے پوچھتے ہیں تو نے بھی پچاس برس خدمت و بندگی کی ہے تو ہی بتا تجھکو ایسا صدق و اخلاص میسر ہوا تھی تو اس رتبے کو پہونچا

حکایت اُس درویش کی کہ ہرات میں عمید خراسانی کے غلاموں کو آراستہ پیراستہ دیکھکر کہا یہ کون ہیں جب معلوم ہوا کہ غلام ہیں منھ آسمان کی طرف کرکے کہا کہ بندہ پروری عمید سے سیکھو

قولہ آن یکے گستاخ رو اندر ہرے ٭ چون بدیدا و خود غلامی مہترے ٭ جامہ اطلس کمر زرین روان ٭ روی کرد او سوی قبلۂ آسمان ٭ کای خدا زین خواجۂ صاحب منن ٭ چون نیاموزی تو بندہ داشتن ٭ بندہ پروردن بیاموزای خدا ٭ زین رئیس و اختیار شہر ما ٭ بود محتاج و برہنہ بینوا ٭ در زمستان لرزلرزان از ہوا ٭ انبساطے کرد آن از خودبری ٭ جراٴتی بنمود آن از لمتری ٭ اعتمادش بر ہزاران موہبت ٭ کہ ندیم حق شد اہل معرفت ٭ گر ندیم شاہ گستاخی کند ٭ تو مکن چون تو نداری آن سند ٭ حق میان داد و میان بہ از کمر ٭ گر کسے تاجی دہد او داد سر ٭ تا یکے روزے کہ شاہ آن خواجہ را ٭ متہم کرد و ببستش دست و پا ٭ وان غلامان را شکنجہ می نمود ٭ کہ دفین خواجہ بنمائید زود ٭ سر او با من بگوئید ای خسان ٭ ورنہ برم از شما دست و لسان ٭ مدتے یک ماہ شان تعذیب کرد ٭ روز و شب شکنجہ و تعذیب و درد ٭ پارہ پارہ کردشان و یک غلام ٭ راز خواجہ وا نہ گفت از اہتمام ٭ گفتش اندر خواب ہاتف کاے کیا ٭ بندہ بودن ہم بیاموز و بیا ٭ **المعنی** ایک شخص شوخ و گستاخ رو تھا ہرات میں جب اُس نے ایک غلام سردار کو دیکھا کہ اطلس کے کپڑے پہنے اور سنہری پٹکا باندھے چلا جاتا ہے منھ طرف قبلہ آسمان کے کرکے کہا کہ اے خدا اس خواجہ صاحب منت و احسان سے تو بندے کا رکھنا کیون نہیں سیکھتا اے خدا بندہ پروری اس سے سیکھ جو ہمارے شہر کا رئیس اور اختیار والا ہے یہ بندہ اسکا کیسا پھرتا ہے فرماتے ہیں کہ یہ گویندہ ایک محتاج ننگا بیٹھا تھا کہ جاڑے میں ہوا کے مارے کپکپاتا تھا لہذا اُس از خود بیزار نے براہ انبساط و خوش طبعی ایسی گستاخی و جراٴت اپنی لمتری سے کی ہے یعنے قوت و فربہی سے وہ ایسا بے اعتقاد نہ تھا بلکہ اُسکو خدا تعالے کی بخشش و موہبت پر ہزار طرح اعتماد و بھروسے تھے کسواسطے کہ اہل معرفت سب ندیم حق کے ہیں اور خوش طبعی ندیمون کی عادت ہے بس اگر ندیم بادشاہ کا گستاخی کرے اُسکی دیکھا دیکھی تو نہ کر اس لیے کہ تیرے پاس وہ سند نہیں ہے جو اُسکے پاس ہے حق تعالی نے تجھکو کمر دی اگر دو سرا پٹکا تجھکو دے تو پٹکے سے کمر اچھی ہے اگر کوئی تجھکو تاج دے تو اُس نے تجھکو سر دیا کہ

بے کر اور سر کے تاج و ٹیکا کس کام کا القصہ ایک روز ایسا ہوا کہ شاہ نے اس خواجہ کو کسی تہمت سے متہم کیا اور بدگمان ہو کے اُسکے ہاتھ پانون باندھے اور اُسکے غلامون کو شکنجہ کرتا تھا کہ اپنے خواجہ کا دفینہ جلدی بتاؤ اے ناچیزو بھید اُسکا مجھے کہو ورنہ تمھارے ہاتھ اور زبان کاٹ ڈالونگا الغرض ایک مہینا اُنکو تعذیب کی اور دُکھ دیا اور رات دن شکنجے مین رکھا اور ٹکڑے ٹکڑے انکو کیا لیکن ایک غلام نے بھی راز خواجہ کا ظاہر نہ کیا ایسا قصد اُنھون نے اپنے دل مین کیا بعد اُسکے خواب مین ایک ہاتف نے اُس گستاخ روسے کہا کہ تو کتنا ہی بندہ پروری ہمارے شہر کے رئیس سے سیکھ ہم کہتے ہین تو پہلے بندہ ہو تا ان غلامون سے سیکھے پھر ہمارے پاس آ **قولہ** اے دریدہ پوستین یوسفان ؛ گر بدرد گرگ آن از خویش دان ؛ زانچہ می بافی ہمہ روزہ بپوش ؛ زانچہ می کاری ہمہ سالہ بنوش ؛ فعل تست این غصہائے دمبدم ؛ این بود معنی قد جف القلم ؛ کہ نگردد سنت ما از رشد ؛ نیک نیکی را بود بد راست بد ؛ کار کن دیوا سلیمان زندہ است ؛ تا تو دیوے تیغ او بُرندہ است ؛ چون فرشتہ گشت از تیغ ایمن است ؛ در سلیمان ایمن واز خوف رست ؛ از سلیمان ہیچ او را خوف نیست ؛ دشمن دیو است وا زوہی ایمنیست ؛ حکم او بر دیو باشد نے ملک ؛ رنج در خاکست نے فوق فلک ؛ ترک کن این جبر را کہ بس تہیست ؛ تا بدا سر سر جبر چیست ؛ ترک کن این جبر جمع منبلان ؛ تا خبر یابے ازان جبر چو جان ؛ ترک کن معشوقی و کن عاشقی ؛ ای گمان بردہ کہ خوب و فائقی ؛ ایکہ در معنی ز شب خامش تری ؛ گفت خود را چند خواہے مشتری ؛ سر بجنبانند پیشت بہر تو ؛ رفت در سودائے ایشان دہر تو ؛ تو مرا گوئی حسد اندر میچ ؛ چہ حسد آرد کسے بر فوت ہیچ ؛ ہست تعلیم خسان ای یار شوخ ؛ ہمچو نقش خوب کردن بر کلوخ ؛ اللغات پوستین معروف و عیب مرشوخ بفتحتین پا بر جا بودن و استواری المعنی یعنی تو اورون کو دیکھ کے رشک کرتا یہ نہین جانتا کہ یوسفون کا جو بے عیب ہین عیب کرتا رہتا ہے پھر اگر گرگ تجھکو پھاڑے تو اپنا ہی قصور جان جو دن بھر بنتا رہتا ہے اُسی کو پہن اور جو بوتا رہتا ہے اُسی کو سال بھر کھایا کر تیرے ہی فعل ہین جو اس غصے کو دمبدم بڑھاتے ہین بس یہی معنی قد جف القلم کے ہین کس واسطے کہ ہماری سنت یعنے جو راہ ہم نے رکھی ہے وہ اپنی راہ راست سے تغیر نہین ہوتی نیک کے واسطے نیکی ہے اور بد کے واسطے بدی ہے اے دیو تو اپنا کام کرے جا سلیمان بھی زندہ ہے اور جبتک تو دیو ہے تیغ اسکی بُرندہ ہان جب تو فرشتہ ہو جائے تو تیغ سے ایمن ہے اور سلیمان سے بھی کوئی ڈر نہین سب سے بچنت اس لیے کہ جب وہ فرشتہ ہو گیا تو دشمن دیو کا ہے پھر اُسکو سلیمان سے کیا خوف ہے سلیمان کا حکم تو دیو پہ ہے نہ فرشتے پر رنج تو سارے اس خاک پر ہین جب تک آدمی اس خاک مین آلودہ ہے اور جب فرشتہ نوری ہو گیا تو پھر آسمان پہ

رنج کب ہین تو اُس جبر کو ترک کر کہ یہ بالکل خالی چیز ہی بے مغز تو جانے کہ جبر کے بھید کا بھید کیا ہے یہ جبر مُبلون اور
کاہلون کا کام ہی جن سے محنت ریاضت نہین ہو سکتی وہ جبر اختیار کرتے ہین اُسکو چھوڑ تا تجھکو اس جبر کا حال
کھُلے جو مثل جان کے ہی اسے محنت و ریاضت شرعیہ ناز اور عیش و آرام معشوقون کا کام ہے اور محنت
مشقت عاشقون کا کام تو خواہ نخواہ معشوق مت بن عاشق بن ناحق تجھکو یہ گمان ہے کہ مین خوب ہون اور
سب سے فائق تو تو در حقیقت رات سے بھی زیادہ خاموش ہی جیسے رات مین ہر شئے خاموش ہوتی ہی
پھر اپنے کلام کا مشتری و خریدار کب تک چاہے گا یا تیری تحسین کرین اور تیرے سامنے با اظہار پسند تیری
خوشی کے واسطے سر ہلائین اور تو اُنکے سودائین اپنا وقت کھو رہا ہے تو مجھ سے کہتا ہے کہ کسی سے
حسد مت کر حسد تو دنیا کی چیزون پر ہوتا ہے سو میرے سامنے سب ہیچ ہین پھر ہیچ قوت پر کوئی عاقل بھی
حسد کرتا ہے اور جو لوگ خس و ناچیز ہین اُنکی تعلیم عبث وہ تعلیم ایسی ہی اے یار شوخ جیسے کسی کلوخ پر اچھے
اچھے نقش بنانا کہ محض بے فائدہ اور بے ثبات ہی قولہ خویش را تعلیم کن عشق و نظر ۞ کان بود کالنقش فی
جرم الحجر ۞ نقش تو با تست شاگرد وفا ۞ غیر فانی کجا جوئی کجا ۞ گر کنے مر خویش را حبر و سنی ۞ خویش را
بدخو و خالی مے کنی ۞ متصل شد چون دلت با آن عدن ۞ ہین بگو مہراس از خالی شدن ۞ امر قل زان آمد
است اے راستین ۞ کم نخواہد شد بگو دریاست این ۞ انصتوا یعنی کہ آبت را بلاغ ۞ ہین تلف کم
کن کہ لب خشک است باغ ۞ این سخن پایان ندارد اے پدر ۞ این سخن را ترک کن پایان نگر ۞ غیرتم آید کہ
پیشت بیستند ۞ بر تو می خندند عاشق نیستند ۞ عاشقانت در پس پردہ کرم ۞ بہر تو نعرہ زنان بین دمبدم ۞
عاشق آن عاشقان غیب باش ۞ عاشقان پنج روزہ کم تراش ۞ کہ بخوردندت بخدعہ جذبہ ۞ سالہا زیشان
ندیدے حبہ ۞ چند ہنگامہ ہی بر راہ عام ۞ گام ستہ بر نیامد ہیچ کام ۞ وقت صحت جملہ یارند و حریف ۞ وقت
درد و غم بجز حق کو الیف ۞ وقت درد و غم بجز حق ہیچکس ۞ خود نباشد مر ترا فریادرس ۞ پس ہمان درد و مرض
را یاد دار ۞ چون ایاز از پوستین کن اعتبار ۞ پوستین آن حالت درد تو است ۞ کہ گرفتہ است آن ایاز
او را بدست ۞ **اللغات** حبر بالکسر دانشمند سنی بزرگ در روشن آلیف الفت گیرندہ اے **معنی**
تو آپ کو تعلیم عشق و فکر کی کر اور فکر وہ جسکو کہا ہی تفکروا فی آلاء اللہ یعنی ذکر کرو اللہ کی نعمتون مین تجھکو اور کی تعلیم
سے کیا جیسا کہ اوپر تعلیم غسان کہا ہے کس واسطے کہ عشق و فکر دونون ایسے ہین جیسے پتھر کا نقش کہ مٹتا ہی
نہین یہ نقش تیرا تیرے ساتھ ہے اس لیے کہ یہ شاگرد وفا کا ہے اور غیر اسکا فانی ہے اُسکو کہان
ڈھونڈھتا پھرے گا وہ کب ملے گا اگر آپ کو تو حبر اور دانشمند بنانا چاہتا ہے اور بزرگ تو جان رکہ آپ کو
بدخو بناتا ہے اور عقل سے خالی کرتا ہی جب دل تیرا واصل بحر عدن سے ہو گیا تو البتہ کہے جا اور خالی ہونے سے

ست ڈراسی واسطے اسے راستی والے حکم قل کا آیا ہی کہ اُس وقت مین کم نہین ہوگا کس واسطے کہ دریا ہے بحر عمان مراد قرآن سے اور اُسمین حکم انصتوا کا بھی ہی یعنے خاموش ہوجاؤ یہ اسی واسطے ہی کہ اپنے پانی کو بیہودہ ضائع مت کر کہ تیرا باغ خود لب خشک ہی اسکو سیراب کر آب فرماتے ہین کہ اے پدر اس سخن کی تو کچھ حد نہین اسکو چھوڑ اور پایان کار کو دیکھ مجھکو غیرت آتی ہے کہ تیرے سامنے کھڑے ہون اور تجھے ہنسین اس لیے کہ عاشق ان باتون سے کے نہین ہین تیرے جو عاشق ہین بردہ کرم کی آڑ مین ہین اور تیرے لیے چلاتے ہین لاجرم تو بھی عاشق اُن غیبی عاشقون کا ہو اور یہ جو عاشق پنجروزہ ہین یعنے چند دنون کے ان سے امید وطمع مت رکھ اُس سبب سے کہ برسون اپنے نکر سے تجھسے ایک جذبہ اور کشش پاتے رہے اور تونے ایک حبہ ان سے نہین دیکھا بے طمع اور بے امید جذبہ پہونچا یا آپ کب تک یہ ہنگامہ راہ عام پر رکھیگا تونے جو اپنا مقصد ان سے ڈھونڈھا وہ کوئی اُن سے نہ نکلا یہ لوگ سب نبے کے یار ہین اور صحت وعافیت کے حریف وساتھی درد وغم کے وقت جو مرگ وگور وحشر ہے سواے حق کے کوئی الفت کرنے والا نہین ہی جس وقت کہ تجھکو درد وغم گھیرے گا اُس وقت کوئی تیرا فریادرس نہوگا بس تو اُسی درد و مرض کو یاد رکھ اور ایاز کی طرح اپنے پوستین سے عبرت پذیر ہو اور پوستین جسکو کہ ایاز نے ہاتھ سے پکڑا ہے وہ تیرا درد ہی جسکا کوئی شریک نہین

پھر جواب دینا کافر جبری کا مومن سنی کو اور منع کرنا اصرار سے کہ مادۂ اشکال کو سواے عشق کے کوئی کھو نہین سکتا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ فضل خدا کا ہی جسکو چاہتا ہی دیتا ہے

قولہ کافر جبری جواب آغاز کرد ٭ کہ ازان عاجز شد آن بیچارہ مرد ٭ لیک من گر آن جوابات وسوال ٭ جملہ وا گویم بمانم زین مقال ٭ زان مہم تر گفتنیہا ہست مان ٭ کہ بدان فہم تو بہ یابد نشان ٭ اندکی گفتیم زان بحث عقل ٭ زاندکے پیدا شود قانون کل ٭ درمیان جبری واہل قدر ٭ ہمچنین بحث ست تا حشر ای پسر ٭ گر فرو ماندی ز دفع خصم خویش ٭ مذہب ایشان برافتادی ز پیش ٭ چون برون شو شان نبودی در جواب ٭ پس رمیدندی ازان راہ تباب ٭ چونکہ مقضی بد رواج آن روش ٭ میدہدشان از دلائل پرورش ٭ تا نگردد ملزم از اشکال خصم ٭ تا بود محجوب از اقبال خصم ٭ تا کہ این ہفتاد و دو ملت دوام ٭ در جہان ماند الی یوم القیام ٭ چون جہان ظلمت ست وغیب این ٭ از برای سایہ می باید زمین ٭ عزت مخزن بود اندر بہا ٭ کہ بود بسیار باشد قفلہا ٭ تا قیامت ماند این ہفتاد و دو ٭ کم نیاید مبتدع را گفتگو ٭ عزت مقصد بود اے ممتحن ٭ پیچ پیچ راہ وقصد راہزن ٭ عزت کعبہ بود آن ناحیہ ٭ دزدی اعراب وطول بادیہ ٭ ہر روش ہر رہ کہ آن محمود نیست ٭ عقبۂ او مانعے

ور بہر نیست ؛ این روش خصم وحسود آن شده ؛ تا مقلد در دو ره حیران شده ؛ صدق ہر دو ره به بیند در روش ؛ ہر فریقے در ره خود خوش منش ؛ **اللغات** عقل بفتحتین درشت آواز و تیره وسطبر تباب ہلاکت و زیانکاری مقتضی بالفتح گزارده شده و تمام کرده بها بالفتح روشنی و زیبائی و قیمت مبتدع بالضم نو پیدا کننده **المعنی** آپ فرماتے ہین کہ کافر جبری نے ایسا جواب شروع کیا جس سے وہ مرد بیچارہ عاجز ہو گیا لیکن مین اگر وہ جملہ جوابات وسوال بیان کردن تو اس مقال سے رہا جاتا ہون اور حالانکہ اُن سے زیادہ بڑی بڑی باتین ہمکو کہنا ہین جو کہنے کے لائق ہین کہ اُن سے تیری فہم کو اچھے پتے اور نشان ملجائینگے البتہ کچھ تھوڑا اُس درشت و تیرہ سے کہتے ہین کہ تھوڑے سے قاعدہ کل کا معلوم ہو جاتا ہی اور وہ یہ کہ جبری اور قدری کے درمیان مین ایسی بحث ہمیشہ اے پسر کہ حشر تک ایسی ہی رہیگی اگر ایک دوسرا ایک دوسرے سے دفع کرنے مین عاجز ہو جاتے تو یہ مذہب ہی ان کا انکے آگے سے گر جاتا اگر جواب مین باہم کسی کو راہ نکلجانے کی نہ ملتی تو اس راہ ہلاک وزیانکاری سے بھاگ جاتے اور چھوڑ دیتے لیکن چونکہ رواج اس چلن کا مقتضی تھا اسے قضاے الٰہی سے لہذا ہر کوئی دلائل سے اُسکو پیدا کرتا ہی تا کہ خصم کی شکستون سے ملزم نہو اور اقبال خصم سے محجوب نہوے تو یہ ہفتاد و دو ملت ہمیشہ قیامت تک جہان مین رہین چونکہ یہ جہان ظلمت وغیب ہی یعنے جملہ چھپی چیزون کا اور وہ غیب وظلمت سزا یہ اصلی چیزون کی ہین اور سائے کے لیے زمین ضرور چاہیئے اسواسطے سب یہان چھپے ہوے ہین جب صبح قیامت کی ہوگی تو حق وباطل سب کھلجاینگے جیسے مخزن کا سپر بہت سے قفل لگے ہین تو اُسکی عزت اپنی قدر وقیمت مین بہت ہوتی ہی بخلاف بے قفل کے پس قیامت تک یہ ہفتاد و دو ملت رہین کہ انکے جو موجد ومبتدع تھے اُن سے کسی کی گفتگو کم نہوئی اور اے ممتحن خوب جانتا ہی کہ ہر مقصد کی عزت اُسی مین ہی جسکی راہ پیچ پیچ صعب گزار ہو اور قصہ راہزن کا خوف دیکھو کعبے کی عزت بھی اسی سے ہی کہ اُسکے نواح مین دزدی اعراب وطول بادیہ کا لگا ہوا ہے ایسے ہی جو روش اور جو راہ کہ محمود نہین ہی اُسکے لیے بھی کوئی امر سخت اور کوئی مانع دراہزن ضرور ہے اور یہ روش دشمن اور حاسد اس راہ محمود کی ہی اسی سبب سے مقلد اس دوراہے پر آکے حیران ہو جاتا ہے اور جو دونون راہون کے صدق کو اپنے چلن مین دیکھتا ہی تو ہر فریق کو اپنے اپنے چلن مین خوش منش پاتا ہی **قوله** ور جوابش نیست مے بندد ستیز ؛ ہم چنان دم تا بروز رستخیز ؛ که جهان ما بداند این جواب ؛ گرچه از ما شد نهاده صواب ؛ پوز بند وسوسه عشقست وبس ؛ ورنه کے وسواس را بستست کس ؛ عاشقے شو شاهد خوبی بجو ؛ صید مرغابی همی کن جو بجو ؛ کی بردزان آب کایت را برد ؛ کے کنی زان فهم کو فهمت خورد ؛ غیر این معقولها معقولها ؛ یابے اندر عشق با فر وبها ؛ عشر امثالت دهد تا هفتصد ؛ چون بتازی عقل در عشق

صد ٭ آن زمان چون عقلها در باختند ٭ بر رواق عشق یوسف تاختند ٭ عقل شان یکدم ستد ساقی عمر ٭
سیر گشتند از خرد باقی عمر ٭ اصل صد یوسف جمال ذو الجلال ٭ ای کم از زن شو فدای آن جمال ٭ عشق بُرد بحث
را اے جان و بس ٭ کو ز گفت و گو شود فریادرس ٭ حیرتے آید ز عشق آن نطق را ٭ زہرہ نبود کہ کند آن ماجرا ٭
کہ بترسد گر جوابی وادہد ٭ گوہرے از کام او بیرون جہد ٭ لب بہ بندد سخت او از خیر و شر ٭ تا مبادا از دہان افتد
گہر ٭ ہمچنانکہ گفت آن یار رسول ٭ چون نبی برخواندی بر ما فصول ٭ آن رسول مجتبی وقت نثار ٭ خواستی
از ما حضور و صد وقار ٭ آنچنانکہ بر سرت مرغی بود ٭ کز فواتش جان تو لرزان شود ٭ پس نیاری ہیچ
جنبیدن ز جا ٭ تا نگیرد مرغ خوب تو ہوا ٭ دم نیاری زد ببندی سرفہ را ٭ تا نباید ناگمان پر دہما ٭ ور کست
شیرین بگوید یا ترش ٭ بر لب انگشتی نہی یعنے خمش ٭ حیرت آن مرغ ہست خاموشت کند ٭ بر نہد سرپوش
دیر جوشت کند ٭ **اللغات** رواق بضم و بکسرہ سقف خانہ جسکی ہندی چھجا ہے و مطلق سقف اور دہ
عمارت جو دوسرے درجے مین ہو اور را برائے **لمعنی** آور جو مقلد کو جواب نہین بن پڑتا تو قیامت تک
لڑائی ناندھتا ہے اور کہتا ہے کہ جو ہمارے بزرگوار و پیشوا ہین وہ اس جواب کو جانتے ہین ہم سے اگرچہ یہ وجہ
صواب چھپی ہوئی ہے پس یہ اسی وسوسے مین رہا لیکن وسوسے کا منھ موسنے والا سوائے
عشق کے کوئی نہین ہے ورنہ وسواس کو کب کسی نے بند کیا ہے اچھا عاشق ہو اور کوئی اچھا معشوق ڈھونڈہ
اور اس مرغابی کو نہین صید کرتا پھر اس لیے کہ جو تیری اب آب کھونے والا ہے اُس سے
تو آب کیسے پاسکے گا اور تیری فہم کا کھانے والا ہے اُس سے فہم کب حاصل کرے گا یہ جو
معقول دنیا والون کی ہے انکے سوا عشق کی معقول اور ہین کہ انکو عشق مین بڑے کر و فر و قدر و روشنی
کے ساتھ پائے گا اگر تو اپنی اس عقل کو عشق صمد مین کھو دے گا تو دس گنی بلکہ سات سو گنی تک وہ
تجھکو دے گا اس لیے کہ جب لوگون نے عقلین اپنی اُسکے عشق مین کھو دین ہین تو رواق عشق یوسف پر
دوڑے ہین اُن کی عقل دم بھر مین ساقی عمر کا لے لیتا ہے اور باقی عمر وہ خرد سے سیر ہو جاتا ہے
آپ فرماتے ہین کہ وہ معشوق وہ ہے کہ اصل سیکڑون یوسف جمالون کا ہے کہ وہ ذات
ذوالجلال کی ہے پس کم اے از زن اُس جمال پر فدا ہو جا کیا زلیخا سے تو کم ہے کیسی یوسف پر فدا تھی
جتنی بحثین ہین سب کو عشق ہی قطع کرتا ہے کس واسطے کہ بحث کی جو گفتگو ہے اُسکا فریادرس وہی ہے
کیونکہ عشق سے ایسی حیرت آجاتی ہے کہ نطق کو پھر زہرہ نہین رہتا کہ وہ اُس ماجرے کو کرسکے اُس سبب سے
کہ پھر نطق کو ڈر ہو جاتا ہے کہ ایسا نہو مین جواب دون اور کوئی گوہر میرے منھ سے نکل پڑے لہذا خیر و شر
دونون سے سخت لب بند کر لیتا ہے تو ایسا نہو کہ کوئی گوہر دہن سے گر جائے جیسا کہ ایک صحابی رسول

مقبول سے منقول ہو کہ جب وہ رسول مجتبی ہم فضولون کے سامنے قرآن پڑھتے تھے اور گوہر نثار کرتے تھے کہ وہ پڑھنا اُن کا تھا تو ہم سے حضور و وقار کے خواستگار ہوتے تھے کہ سیکڑون حضور و وقار کے ساتھ سُنو اور ایسا ہو جا کہ گویا تیرے سر پہ کوئی مرغ آبیٹھا ہو جسکے اُڑجانے کے خوف سے تیری جان لرز رہی ہو اور تو اپنی جگھ سے ذرا ہل نہین سکتا کہ ایسا نہو یہ مرغ میرا اُڑجائے اور دم نہین مارتا کھانسی کو بند کیے ہوے ہو کہ مبادا ایکایک یہ مرغ اُڑجائے اور ہما میرے ہاتھ سے جاتا رہے اب جو کوئی میٹھی بات تجھ سے کہتا ہو جب اور کڑوی کہتا ہو جب تو لب پر اُنگلی رکھ کے اشارہ کرتا ہو کہ خاموش ہو جب مُنھ سے نہین بولتا جیسا کہ حضور صحابہ سے منقول ہو کانہم علی رؤسہم طیور گویا اُنکے سر پر طیور ہین ایسے آنحضرتؐ کے حضور مین بیٹھتے تھے بس ایسی حیرت عشق کی ہو کہ تجھکو خاموش کر دیتی ہے اور اُسی خاموشی مین پُرجوش جیسے ہانڈی کہ اُسکے اوپر سرپوش رکھ دیتے ہین اور وہ اندر ہی اندر جوش کرتی ہے

رجوع بحکایت ایاز و سوال سلطان

قولہ ای ایاز این مہرہا بر چارقے ٭ چیست آخر ہمچو بر بت عاشقے ٭ ہمچو مجنون بر رخ لیلی خویش ٭ کردۂ تو چارقے را دین و کیش ٭ با دو کہنہ مہر جان انگیختہ ٭ ہر دو را در حجرہ آویختہ ٭ چند گوئی با دو کہنہ تو سخن ٭ در جمادی مے دمے سرِ کہن ٭ چون عرب با ربع اطلال ای ایاز ٭ مے کشتے از عشق گفت خود دراز ٭ چارقت ربع کدامین آصف است ٭ پوستین گوی قمیص یوسف است ٭ ہمچو ترسا کہ شمارد با کشیش ٭ جرم یکسالہ زنا و غش خویش ٭ تا بیامرزد کشیشش آن گناہ ٭ عفو او را عفو داند از الٰہ ٭ نیست آگہ آن کشیش ٭ از جرم و داد ٭ لیک در جا دوست عشق و اعتقاد + دوستی در وہم صد یوسف تند ٭ سحر از ہاروت و ماروتش کند ٭ صورتے پیدا کند بر یاد او ٭ جذب صورت آرد ت در گفتگو ٭ راز گوید پیش صورت صد ہزار ٭ آن چنانکہ یار گوید پیش یار ٭ نے بدانجا صورتے نے ہیکلے ٭ زادہ از وی صد الست و صد بلی ٭ آن چنانکہ مادر دل بردۂ ٭ پیش گور بچہ نو مردۂ ٭ راز ہا گوید بجد و اجتہاد ٭ می نماید زندہ او را آن جماد ٭ حی و قائم داند او آن خاک را ٭ خوش نگر این عشق ساحر ناک را ٭ پیش او ہر ذرۂ زان خاک گور ٭ گوش دارد ہوش دارد وقت شور ٭ **اللغات** چارق پُرانی جوتیان ربع بالفتح سرا و خانہ و محلہ و منزل اطلال نشان سرای کہنہ و ویران آصف نام وزیر حضرت سلیمان کشیش بروزن حریص پیشوا و معلم ترسایان و ناہد نصرانیان و بت پرستان **المعنے** یعنے اے ایاز یہ مہرین جو تو چارق پر کیے ہوے ہو آخر بتا تو یہ کیا بات ہو کہ تو ایسا اسیر عاشق ہو جیسے کوئی کسی معشوق پر اور ایسا ہو رہا ہے جیسے مجنون اپنی لیلی کی صورت پر اور اُسکو

اپنا دین ومذہب کر رکھا ہی تونے ایک دو پرانی چیزون سے محبت پیدا کی ہی اور دونون کو حجرے مین لٹکایا ہی آن دونون پرانی چیزون سے کہان تک باتین کرے گا اور اس جماد بیجان مین کنہ بھید پھونکے گا جیسے عرب کسی منزل دسرا کے گرے پڑے مکانون کے نشان دیکھ کے گفتگو بڑھاتے ہین چنانچہ طولے قصائد عرب کے ہوتے ہین ایسے ہی تو بھی اس چارق وغیرہ کے سامنے لمبی چوڑی باتین کرتا ہے تو یہ چارق تیرا کون سے آصف کا نشان ہی اور پوستین گویا قمیص یوسف کا ہی یا جیسے ترسا اپنے پیشوا کے آگے جرم سال بھر کے خواہ زنا ہو خواہ سوا زنا کے اور خیانت وغیرہ گناہو نکو بیان کرکے اُس پیشوا سے انکو بخشتا ہی اور عفو کراتا ہی اور اُسکے عفو کو عفو خدا کا جانتا ہی حالانکہ وہ پیشوا اُسکا جرم وداد سے اُسکے محض ناواقف ہی کہ بخشے گئے یا نہین مگر اُس شخص کو جو اُس سے اعتقاد وعشق ہی وہ اسپر جادو کر رہا ہی کہ اُسکی بخشش دینے سے بخش گئے اس واسطے کہ دوستی ومحبت ایسی چیز ہی کہ یہ اپنے وہم مین ہر تصور کی صورت سیکڑون یوسف سے بڑھکے بتاتی ہی اور ہاروت وماروت کا سا جادو کرتی ہی اور اپنے مطلوب کی یاد مین ایک صورت پیدا کرتی ہی اور وہ کشش صورت کی اُس صورت پیدا کرنیوالے کو گفتگو مین لاتی ہے کہ اُس صورت سے باتین کرتا ہے جیسے ایاز چارق وپوستین سے کرتا تھا اب تو اُسکے سامنے ہزارون باتین اپنے دل کی کرتا ہے اور بھید کہتا ہے جیسے کوئی یار کسی یار کے سامنے کہتا ہی لیکن نہ وہان کوئی صورت ہی نہ کوئی جسم ہی اور سیکڑون الست وبلی پیدا ہو رہے ہین یعنے آپ ہی تو اپنے آپ سے سوال کر رہا ہی اور آپ ہی جواب دے رہا ہی سیکڑون جواب سوال ہو رہے ہین خود بخود دیکھو مثال ہی جیسے مادر فریفتہ اپنے بچہ نومردہ کی گور کے سامنے بڑی جد وکوشش سے اپنے دل کی باتین کرتی ہی وہ قبر جو جماد ہی اُسکو حی وزندہ معلوم ہوتی ہی اور اُسکو زندہ وقائم جانتی ہے اب ذرا اچھی طرح غور تو کر عشق کو کیسا سحر ناک ہی کیسی جادو خیالیان کرتا ہی جسوقت وہ شور وناله کرتی ہی تو اس گور کے ذرے ذرے کو خوب ہوش والا اور گوش والا جانتی ہی کہ سب سنتے سمجھتے ہین **قوله** مستمع داند بجد آن خاک را ؛ چشم وگوشی داند آن خاشاک را ؛ آن چنان بر خاک گور تازه او ؛ دمبدم خوش مے نهد با اشک رو ؛ که بوقت زندگی هرگز چنان ؛ روی ننهاده است بر پور جوان ؛ از عزا چون بگذرد یکچند روز ؛ کم شود آن آتش وآن عشق وسوز ؛ بعد ازان زان گور هم خواب آیدش ؛ از جمادی هم جمادے زایدش ؛ زانکه عشق افسون خود بر بود ورفت ؛ ماند خاکستر چو آتش رفت تفت ؛ عشق بر مرده نباشد پایدار ؛ عشق را بر حی جان افزاے دار ؛ انچه بیند آن جوان در آئینه ؛ پیر اندر خشت بیند عا لئه ؛ پیر عشق تست نے موے سپید ؛ دستگیر صد هزاران نا امید ؛ عشق صورتها بسازد در فراق ؛

تا مصور سر کشد وقت تلاق ٭ که منم اصل وصول هوش وست ٭ بر صور عکسی ز حسن ما بدست ٭ پرده ها را این زمان برداشتم ٭ حسن را بیواسطه بفراشتم ٭ زانکه بس با عکس من در بافتی ٭ قوت تجرید ذاتم یافتی ٭ چون از این سو جذبهٔ من شد روان ٭ او کشش را می نه بیند در میان ٭ مغفرت خواهد ز جرم و از خطا ٭ از پس آن پردهٔ از لطف خدا ٭ چون ز سنگی چشمهٔ جاری شود ٭ سنگ اندر چشمه متواری شود ٭ کس نخواند بعد از آن آن را حجر ٭ زانکه جاری شد از آن سنگش گهر ٭ کاسها دان این صور را اندر آن ٭ آنچه حق ریزد بدان گیرد علو ٭ **اللغات**

سست بالضم غم و اندوه ٭ **المعنے** پھر فرمایا کہ وہی بچہ کی ماں اسکی خاک کو بھیجا جاتی ہے کہ یہ ھنستی ہے اور اُس خاشاک کی آنکھیں بھی ہیں اور کان بھی ہیں آب ایسی اسکی خاک گور تا نفخہ صور دمبدم رود کے خوشی سے منھ رکھتی ہے کا اپنی زندگی بھر مین ایسا منھ ہرگز ہو رجوان پر بھی نہیں رکھا جب اسکے ماتم وغم مین چند روز گذر جاتے ہین پھر وہ آتش وعشق و سوز کم ہو جاتا ہے اور ایسا کہ بعد اسکے جو گور پر جاتی ہے تو اُس بیچینی و بیتابی کے خلاف اُسکو اُس جماد یعنے گور سے نیند آتی ہے اور بحس ہوتی ہے اور جمادی سے جمادی پیدا ہوتی ہے کہ وہی بحس وحرکتی خواب کی ہے اس سبب سے کہ عشق نے جو اپنا منتر پھونک دیا تھا اُس منتر کو وہ لے کے چلا گیا اور وہ آگ جو گرما گرم تھی نہ رہی ٹھنڈی راکھ رہگئی اب فرماتے ہین دیکھو عشق مردے کا پائدار نہین ہوتا خواہ یہ بچہ جو مذکور ہوا خواہ اور جو زندے کہلا رہے ہین لہذا تو اپنا عشق اُسپر رکھ جو زندہ اور جان بڑھانے والا ہے عشق ایسی شئے ہے کہ جو کچھ جوان آدمی آئینے مین دیکھتا ہے یعنے حسن و جمال پیر اسکو خشت مین دیکھتا ہے جو تیرہ اور مٹی ہے اور پیر کون ہے تیرا عشق نہ سفید بال کہ عشق دستگیر ہزاروں نا امید کا ہے اور امید کو پہونچانے والا دیکھو تو جب تجھکو اپنے مطلوب سے جدائی ہوتی ہے تو زمان فراق مین کیسی صورتین بناتا ہے تا مصور یعنی جسکی صورتین بناتا ہے وقت ملاقات کے ظہور کرے اور کہے کہ اصل و وصول تیرے ہوش وغم واندوہ کا مین ہون اور وہ صورتین جو پیدا ہوئی تھین ان پر میرے ہی حسن کا عکس پڑا تھا اب اس وقت وہ پردے مین نے اُٹھا دیے اور بے واسطہ حسن کو ظاہر کر دیا اس سبب سے کہ تو نے بہت دنون میرے عکس سے صورتین بنائین تھی کہ قوت تجرید میری ذات کی پائی مثل میرے مجرد ہو گیا اسواسطے میرا ہی جذبہ ادھر سے جاری ہوا ہے کہ تو اس کشش کو درمیان مین نہ دیکھے اب جو اُس صورت سے مغفرت اپنے جرم وخطا کی چاہے تو وہ مغفرت چاہنا اس پردے کی آڑ مین لطف خدا ہی سے ہے جیسے کسی پتھر سے کوئی چشمہ جاری ہو تو پتھر اُس مین چھپ جاتا ہے پھر کوئی اُس پتھر کو پتھر نہیں کہتا وہ چشمہ ہی کہلاتا ہے اس سبب سے کہ اُس سنگ سے جو ہر اسکا جو اصل اسکی تھی جاری ہوا ہے بس ایسا جاننا چاہیئے کہ جتنی یہ صورتین ہین گویا پیالے ہین حق تعالی جو کچھ ان مین ڈال دیتا ہے اُسی سے

یہ پیالے علو و بلندی پکڑتے ہین

حکایت تسلی کرنا خویشون مجنون کا مجنون کو عشق لیلی سے

قوله ابلہان گفتند مجنون را زجہل ؛ حسن لیلی نیست چندان ہست سہل ؛ بہتر از وی صد ہزاران دلربا ؛ ہست ہمچون ماہ در شہر اے کیا ؛ نازنین تر زو ہزاران حوروش ؛ ہست بگزین زان ہمہ یک یار خوش ؛ وارہان ما را و خود را نیز ہم ؛ از چنین سودای زشت متہم ؛ گفت صورت کوزہ است و حسن می ؛ مے خدایم مے دہد از ظرف وے ؛ مر شما را سرکہ داد از کوزہ اش ؛ تا نباشد عشق او تان گوش کش ؛ از یکے کوزہ دہد زہر و عسل ؛ ہر یکے را دست حق عز وجل ؛ کوزہ می بینی ولیکن آن شراب ؛ روی ننماید بچشم ناصواب ؛ قاصرات الطرف باشد ذوق جان ؛ جز بہ خصم خویش ننماید نشان ؛ قاصرات الطرف باشد آن مدام ؛ وین حجاب ظرفہا ہمچون خیام ؛ **اللغات** خیام جمع خیمہ **المعنی** احمقون نے بہ سبب اپنی جہالت کے مجنون سے کہا لیلی کچھ ایسی حسین نہین ہی اور یہ بات کچھ ایسی مشکل نہین بلکہ سہل ہی کہ اس سے بہتر اچھی اچھی لاکھون عورتین دلربا ہین اسی ہمارے ہی شہر مین اے دانا جو مثل ماہ کے ہین ہزارون حوروش اس سے نازنین تر ہین اُن مین سے کسی اچھی سی کو یار اپنا بنا ہمکو بھی اور آپکو بھی ایسے سودا زشت و تہمتناک سے بچا مجنون نے کہا کہ صورت تو ایسی ہی جیسے ایک پیالہ اور حسن ایسا جیسے پیالے مین شراب بس مجھکو خداے تعالی اُسکے ظرف سے شراب دیتا ہی اور تمکو اُس پیالے سے سرکہ دیتا ہی تا عشق اُسکا تمھارے کان پکڑ کے اُسکی طرف نہ لیجاے یہ دست قدرت اُسی حق عز وجل کا ہی کہ ایک ہی پیالے سے زہر دیتا ہی اور ایک ہی سے شہد تو کوزے کو تو دیکھتا ہی لیکن شراب کو نہین دیکھتا اسکی وجہ یہ کہ وہ شراب چشم ناصواب مین نہین نظر آتی اس واسطے کہ ذوق جان کا مثل حورون کے قاصرات الطرف ہی یعنے جنت مین وہ عورتین مستورہ ہین کہ سواے اپنے شوہر کے سب سے آنکھین چھپاتی ہین کنیا کے بھی نہین دیکھتین ایسا ہی حال ذوق جان کا ہے کہ وہ بھی سواے خصم یعنے شوہر کے اور کو منھ نہین دکھاتا پھر تفسیر اسی کی ہی کہ یہ شراب بھی قاصرات الطرف ہی اور یہ جو حجاب ظرفون کے ہین یہی اُسکے خیمے ہین جیسے فرمایا حور مقصورات فی الخیام حورین مقصورہ ہین خیمون مین یعنے کوتاہ نظر غیر سے **قوله** ہست دریا خیمۂ در وی حیات ؛ بط را لیکن کلاغان را ممات ؛ زہر باشد مار را ہم قوت و برگ ؛ غیر او را زہر او در دست و مرگ ؛ صورت ہر نعمتے و محنتے ؛ ہست آن را دوزخ این را جنتی ؛ پس ہمہ اجسام اشیا تبصرون ؛ اندرو قوت است و ہم لا تبصرون ؛ ہست ہر جسمے چو کاسہ و کوزۂ ؛ اندرو ہم موت و ہم دلسوزۂ ؛ کاسہ پیدا و اندران پنہان رغد ؛ طاعمش داند کزان چہ می خورد ؛ صورت یوسف چو جامے کرد خوب ؛ زان پدر صد بادہ خورد طروب ؛ باز اخوان را ازان زہر آب

بود ٭ کاندرایشان زہر کیسہ می فرود ٭ باز ازوی مر زلیخا را شکر ٭ می کشید از عشق افیونی دگر ٭ غیر آن جہ بود مر یعقوب را ٭
بود از یوسف غذا آن خوب را ٭ گونہ گونہ شربت و کوزہ یکے ٭ تا نماند در می غیبت شکی ٭ بادہ از غیبیت و کوزہ
زین جہان ٭ کوزہ پیدا بادہ از وی بس نہان ٭ بس نہان از دیدۂ نامحرمان ٭ لیک بر محرم ہویدا و عیان ٭

اللغات رغد بفتحتین عیش خوش و نعمت **اسکے معنے** پھر بتائید سابق فرمایا کہ دریا ایک خیمہ ہے جس مین بط
کی زندگی ہے اور کوّے کی موت ایسے ہی زہر سانپ کے لیے قوت و سامان ہے اور اسکے غیر کے حق مین
زہر اسکا درد و موت ہے غرض صورت ہر نعمت و محنت کی کسی کے حق مین دوزخ ہے کسی کے حق مین جنت
بس تمام اجسام اشیا کے جنکو تم دیکھتے ہو سب مین قوت ہے الکاکہ جنکو وہ نہین دیکھتے ہر جسم مثل کاسہ اور
کوزے کے ہے کہ اس مین قوت بھی ہے اور کوئی دل جلانے والا ہی چنانچہ پیالہ ظاہر ہے اور اس مین خواہش کی
چیز چھپی ہوئی جسکا مزہ مزہ لینے والا ہی جانتا ہے کہ وہ کیا کھا رہا ہے حضرت یوسف کی صورت کا کیسا ایک
جام خوب بنایا جس سے حضرت یعقوب باپ انکے سیکڑون قسم شراب طرب کی پیتے تھے اور وہی جام خوب
تھا جس سے بھائی انکے آب زہر کھاتے تھے پھر اسی جام خوب سے زلیخا کو شکر نصیب ہوئی جو عشق سے
اول مین افیون پیتی تھی آب غیر اسکے جو یعقوب کو حاصل تھا یعنی زمان وصل مین جو غذا یعقوب ان سے
پلاتے تھے وہ غذا زلیخا کے واسطے ہوئی یعنے انکو تلخی فراق کی اسکو شربت وصال کا بس قسم قسم کے
شربت ہین اور کوزہ ایک تا تو غور کرے اور شراب غیب مین کچھ تجھکو شک نرہے اور جانے کہ شراب تو
غیب سے ہے اور کوزہ اس جہان سے کوزہ تو ظاہر شراب اس سے نہایت پوشیدہ پھر فرماتے ہین اگرچہ
پوشیدہ ہے لیکن نامحرمون سے پوشیدہ ہے انکی آنکھ نہین دیکھ سکتی البتہ محرمون پر عیان اور ہویدا ہے ان سے کچھ
چھپی نہین **قولہ** یا الٰہی سکرت ابصارنا ٭ فاعف عنا اثقلت اوزارنا ٭ یا خفیا قد ملات الخافقین ٭ قد
علوت فوق نور المشرقین ٭ انت سر کاشف اسرارنا ٭ انت فجر مفجر انہارنا ٭ یا خفی الذات محسوس العطا ٭
انت کالماء و نحن کالرحی ٭ انت کالریح و نحن کالغبار ٭ تختفی الریح و غبراہ جہار ٭ تو بہارے ما چو باغ
سبز و خوش ٭ او نہان و آشکارا بخشش ٭ تو چو جانی ما مثال دست و پا ٭ قبض و بسط دست از جان
شد روا ٭ تو چو عقلی ما مثال این زبان ٭ این زبان از عقل می یابد بیان ٭ تو مثال شادی و ما خندہ ایم ٭ کہ نتیجہ
شادی فرخندہ ایم ٭ جنبش ما ہر دمی خود اشہد ست ٭ کو گواہ ذوالجلال سرمدست ٭ گردش سنگ آسیا در
اضطراب ٭ اشہد آمد بر وجود جوی آب ٭ ای برون از وہم و قال و قیل من ٭ خاک بر فرق من و تمثیل من ٭
بندہ نشکیبد ز تصویر خوشت ٭ ہر دمی گوید کہ جانم مفرشت ٭ ہمچو آن چوپان کہ میگفت ای خدا ٭ پیش چوپان محب
خود بیا ٭ تا سپش جویم من از پیراہنت ٭ چارقت دوزم بوسم دامنت ٭ کس نبودش در ہوا و عشق

جفت ٭ یک قاصر بود ش از تسبیح و گفت ٭ عشق او خرگاہ بر گردون زدہ ٭ چون سبک خرگاہ آن چوپان شدہ
چونکہ بحر عشق یزدان جوش زد ٭ بر دل او زد ترا بر گوش زد ٭ اللغات مفرش بالفتح بستر و فرش اسے المعنے
اے معبود میرے مچی ہوئی ہین آنکھین ہماری تو معاف کردے کہ ہمارے گناہون کے بوجھ بہت بھاری ہو گئے
آئے پوشیدہ اور حال یہ کہ سر تا سر جہان کو گھیرے ہوے ہے اور عالم کو اپنی ذات سے بھرے ہوے
اور تحقیق نور مشرقین سے تو بالا تر ہے تو خود تو پوشیدہ ہے اور ہماری پوشیدگیون کا ظاہر کرنے والا تو فجر ہے اور
روشنی اور جاری کرنے والا ہماری نہرون کا اے معبود تو وہ ہے کہ ذات تو تیری چھپی ہے اور عطا تیری ظاہر و محسوس
تو ایسا ہی جیسے پانی اور ہم ایسے جیسے چکی کہ پانی سے چکی چلتی ہے تو ایسا ہی جیسے ہوا ہم ایسے جیسے غبار کہ جسکی
اڑان ہوا سے ہے جو خود چھپی ہوتی ہے اور غبار ظاہر ہوتا ہے تو بہار ہے ہم مثل باغ سبز و خوش کے کہ بہار پوشیدہ ہے
اور بخشش اسکی ظاہر تو در اصل جان ہے اور ہم دست و پا کہ بند و کشود ہاتھ پاؤن کی جان ہی سے ہوتی ہے
تو مثل عقل کے ہے اور ہم مثل اس زبان کے کہ یہ زبان عقل ہی سے بیان پاتی ہے تو مثل شادی کے اور ہم مانند
خندہ کے ہین کہ وہ نتیجہ اسی شادی فرخندہ کا ہے جنبش جو ہر وقت ہر قسم کی ہمکو حاصل ہے خود یہی ہر دم ہمارے
لیے گواہی و اقرار تیری الوہیت کا ہے کہ تو ذوالجلال ہے اور ہمیشہ قائم جیسے گردش آسیا سنگ کی
بحالت اضطراب ظاہرا شہد و گواہ وجود آب نہر ہے کہ وہی گھماتا ہے اے تو وہ ہے کہ ہمارے وہم و قال و
قیل سے باہر ہے پھر خاک ہمارے سر پر اور ہماری تمثیلون پر جو بندہ ہے وہ تیری تصویر خوش سے صبر
نہین کرتا ہر دم یہی کہتا ہے کہ جان میری تیرے لیے فرش و بستر ہے جیسے وہ چرواہا جو کہتا تھا کہ اے خدا
اپنے چوپان عاشق کے پاس آ تو تیرے کپڑون کی جوئین بینون اور تیری پھٹی ہوئی جوتیان سیون اور
تیرے دامن کو چومون ایسا عاشق کہ کوئی عشق و محبت والا اسکے جوڑ کا نہ تھا لیکن ذکر و تسبیح سے اسکی قاصر تھا
آخر عشق نے اسکا خیمہ آسمان پر کھڑا کیا اور مثل سبک خرگاہ کے وہ چوپان ہوا اس لیے کہ جب
دریا عشق یزدان کا جوش مین آیا تھا تو اسکے تو دل تک پہونچا اور تیرے فقط کان تک یعنے تیری
تو سنی سنائی باتین ہین یہ تسبیح و ذکر اور اسکی دلی اور قلبی

حکایت جوحی کہ چادر اوڑھ کے عورتون مین بیٹھتا تھا اور ایسی حرکت کی کہ ایک عورت نے اسکو پہچانا کہ مرد ہے اور چلا اٹھی

قولہ واعظی بد بس گزیدہ در بیان ٭ زیر منبر جمع مردان و زنان ٭ رفت جوحی چادر و روبند ساخت ٭
در میان آن زنان شد تا شناخت ٭ سائلی پرسید واعظ را براز ٭ موے عانہ ہست نقصان نماز ٭
گفت واعظ چون شود عانہ دراز ٭ پس کراہت باشد از وے در نماز ٭ یا بنورہ یا بستر ستردش ٭

تا نمازت کامل آید خوب وخوش ÷ گفت سائل وان درازی راچه حد ÷ شرط باشد تا نمازاکمل بود ÷ گفت چون
قدر جوی گردد بطول ÷ پس ستردن فرض باشد اے سئول ÷ پیش جوحی یک زنے بنشسته بود ÷ هوش
را بر وعظ بر واعظ بسته بود ÷ گفت او را جوحی اے خواهر ببین ÷ عانهٔ من باشد اکنون این چنین ÷ بهر خوشنودی
حق پیش آر دست ÷ کان به مقدار کراهت آمده است ÷ دست زن در کرد در شلوار مرد ÷ خرزه اش
بر دست زن آسیب کرد ÷ نعره زد سخت اندر حال زن ÷ گفت واعظ بر دلش زد گفت من ÷
صدق انا این زن بیاموزید هین ÷ چونکه بر دل زد ورا گفت چنین ÷ گفت نے بر دل نزد بر دست زد ÷
واے اگر بر دل زدی ای بیخرد ÷ **اللغات** جوحی نام ایک مرد کا جوازبس اور نہایت مسخرہ وظریف تھا
رو بند برقع عانہ زیر ناف ہندی پیڑو نورہ وہ دوا جس سے بال گر جائیں ستره مخفف استره خرزه
بالفتح وحرف زاے معجمہ آلت وکیرا **سے ملعنے** فرماتے ہین ایک واعظ تھا نہایت پسندیدہ بیان
کہ اسکے منبر کے نیچے مرد وعورت جمع تھے جوحی جو ایک بڑا مسخرہ وظریف تھا یہ بھی گیا خوب چادر اوڑھکے
اور برقع پہن کے بے پہچان عورتون مین جاکے بیٹھا ایک اور سائل نے واعظ سے آہستہ پوچھا کہ
بال زیر ناف آیا نقصان نماز مین کرتے ہین واعظ نے کہا کہ یہ بال اگر دراز ہوتے ہین نماز مکروہ ہوتی ہے
چاہیئے کہ ان کو نورہ یا استرے سے صاف کرے یا مونڈ ڈالے تا نماز کامل ہو اور اچھی اور خوب
پھر سائل نے پوچھا اُس درازی کی کچھ حد ہے جس شرط سے نماز اکمل ہو لے واعظ نے کہا
کہ اگر جو بھر لمبے ہو جائیں تو اے سائل پھر مونڈنا فرض ہے جوحی کے پاس ایک عورت بیٹھی تھی اور اپنے
ہوش واعظ کی وعظ پر لگائے ہوے تھی اُس سے جوحی نے کہا اے خواہر دیکھ تو میرا پیڑو اب ایسا ہے
تو بنظر ثواب اپنا ہاتھ میرے سامنے لا کہ وہ بقدر کراہت کے ہوگئے ہین یا نہین اُس عورت نے ہاتھ
اُس مرد کے پائجامے مین کیا اُسکے کیر نے عورت کے ہاتھ کو صدمہ دیا اُسی وقت اُسکے صدمے سے
وہ چلا اٹھی واعظ نے کہا کہ میری بات اسکے دل کو لگ گئی اور کہا اے حاضرین دیکھو اور خبر ہو صدق
اسکے دل سے سیکھو کیسی یہ بات اسکے دل کو لگ گئی جوحی نے کہا نہین دل پر نہین لگی ہاتھ پر لگی ہے
مگر واے اسپر کہ جسکے دل پر لگ جائے تو اے احمق جانے اُسکا کیا حال ہو **قولہ** بدل آن ساحران
زواندکے ÷ شد عصا و دست ایشان را یکے ÷ گر زپیری در ربائی تو عصا ÷ پیش رنجکان کروه اندست
دیا ÷ نعره لاضیر بر گردون رسید ÷ هین ببر چون جان زجانکندن رهید ÷ ما بدانستیم کاین تن
نائیم ÷ از براے تن به یزدان میزئیم ÷ اے خنک آنرا که ذات خود شناخت ÷ اندر امن سرمدے
قصرے بساخت ÷ کودکے گرید پئے جوز و مویز ÷ پیش عاقل باشد آن بس سهل چیز ÷ پیش دل جوز و مویز

آمد حسد ٭ طفل کے در دانش مردان رسد ٭ ہر کہ محجوب ست او خود کودکیست ٭ مرد آن باشد کہ بیرون از شکیست ٭ گر بریش و خایہ مردستی کسی ٭ ہر بزی را ریش و مو باشد بسی ٭ پیشوای بد بود آن بز شتاب ٭ می برد اصحاب را سوی قصاب ٭ ریش را شانہ زدی کہ سابقم ٭ سابقی لیکن بسوی درد و غم ٭ هین روش بگزین و ترک ریش کن ٭ ترک این ما و من و تشویش کن ٭ ریش خود را خندہ زاری کردہٴ ٭ نازکم کن چونکہ ریش آوردہٴ ٭ تا شوی چون بوے گل بر عاشقان ٭ پیشوا و رہنمای گلستان ٭ چیست بوے گل دم عقل و خرد ٭ شد قلاوزہ باغ ابد ٭ **المعنی** دیکھو حضرت موسیٰ کی بات ذراہی ان ساحرون کے دل پر لگ گئی تھی کہ اُنکے نزدیک عصا اور ہاتھ دونون یکسان ہوگئے تھے جب تو فرعون سے کٹوا دیے تھے اگر کسی بوڑھے کے ہاتھ سے تو عصا لیجائے تو اُس سے زیادہ رنجیدہ ہوگا جیسے وہ گروہ ہاتھ پاؤن کٹنے سے رنجیدہ ہوئے تھے تاہم نعرے لا ضیر انا الی ربنا منقلبون کے آسمان پر پہونچاتے تھے یعنے کچھ غم نہین ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہین تو خبردار ہو کاٹ ڈال جب ہماری جان درد جانکندن سے چھوٹ گئی تو پھر ہمکو کیا غم ہم نے اب جان لیا کہ یہ تن جو ہمارا ہے یہ ہم نہین ہین سواے اس تن کے ہم اپنے خدا سے زندہ ہین نہ اس تن سے آب مقولات مولانا رح کے ہین اے مخاطب کیسا خوش اور کیسی ٹھنڈھک ہین وہ دل ہی جس نے اپنی ذات کو پہچانا اور مصداق من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کا ہوا یعنے جس نے آپ کو پہچانا اُس نے اپنے خدا کو پہچانا اور امن سرمدی مین اپنا قصر بنایا لڑکے تو جوز و مویز کے واسطے روتے ہین اور عاقل کے سامنے وہ ایک سہل چیز ہی سو یہ جوز و مویز تیرے دل کے مقابل تیرا جسم ہی پھر بچہ مردون کی عقل کو کب پہونچتا ہی خوب جان لے جو محجوب ہے اور اُس پر پردہ پڑا ہی وہی بچہ ہی اور مرد وہی ہی جو شک سے جدا ہی اور حق الیقین کو پہونچا ہوا اگر مردی ریش و خایہ پر موقوف ہی تو ہر بز کی بڑی داڑھی اور بہت سے بال ہوتے ہین وہ پیشوا جو بز شتاب ہی بہت برا پیشوا ہے وہ اپنے یارون کو لیے جاتا ہی تا قصاب کے حوالے کردے تو داڑھی کو پھٹکارتے ہوے کہتا ہے کہ مین سابق ہون اے ہانکنے والا ہم کہتے ہین کہ تو سابق ہی لیکن درد و غم کی طرف ہے خبردار ہو اپنی روش چھوڑ اور ریش کو ترک کر اور اس ما و من اور تشویش کو توڑ تو اپنی ریش کو ایک خندہ زار کر رکھا ہی سوچ تو جب تیری داڑھی آگئی تو ناز کیسا ناز تو ناز کے وقت مین زیبا ہے تو چاہتا ہے کہ اس وقت مین عاشقون کے نزدیک بوے گل کی طرح ٹھہرون اور پیشوا و رہنما گلستان کا بنون لیکن یہ بھی جان لے کہ بوے گل کیا چیز ہے دم عقل و خرد کا ہے جو رہنما و رہبر باغ ابد کا ہے

فرمانا شاہ کا دوسری بار ایاز کو کہ شرح چارق و پوستین کی کر

قوله سرّ چارق را بیان کن ای ایاز ؛ پیش چارق چیست چندین نیاز ؛ تا بنوشد سنقر و بگیارق ؛ سر سر پوستین و چارقت ؛ ای ایاز از تو غلامی نور یافت ؛ نورش از گردون ببالا تر شتافت ؛ حسرت آزادگان شد بندگی ؛ بندگی را خود تو دادی زندگی ؛ مومن آن باشد که اندر جزر و مد ؛ کافر از ایمان او حسرت خورد ؛ **اللغات** سنقر بضم سین و قاف نام غلام بگیارق بالکسر و کاف فارسی و رای مضموم نام امیر و بمعنی غلامان یک صاحب **المعنے** پھر پادشاہ نے کہا ای ایاز بھید چارق کا بیان کر کہ چارق کے سامنے تو ایسا عجز و نیاز کیوں کرتا ہی تو سنقر اور بگیارق تیرے سنین یعنے اور غلام تا وہ بھید جو پوستین و چارق مین تیرے ہی اسکا بھید کھلے اے ایاز تجھسے غلامی نے نور پایا غلامی تجھسے روشن ہوگئی اور اپنے حق کو پہونچ گئی اور نور تیرا گردون سے بھی بالا ہوگیا بندگی تیری اس رتبے کو پہونچی کہ حسرت آزادون کی ہوگئی آزاد کہتے ہین کاش ہمکو ایسی بندگی حاصل ہوئی ہوتی تو نے بندگی مین جو بیجان تھی جان ڈال کے زندہ کردیا لبس ایسے ہی مومن وہ شخص ہی کہ کافر اسکے ایمان پر حسرت کرے ایسا جزر و مد یعنے

اتار چڑھاؤ دنیا مین مستقل و ثابت قدم ہو

دعوت کرنا ایک مسلمان کا ایک گبر کو طرف اسلام کے زمانہ بایزید مین

قوله بود گبری در زمان بایزید ؛ گفت او را یک مسلمان سعید ؛ که چه باشد گر تو اسلام آوری ؛ تا بیابی صد نجات و سروری ؛ گفت این اسلام اگر هست ای مرید ؛ آنکه دارد شیخ عالم بایزید ؛ من ندارم طاقت آن تاب آن ؛ کان فزون آید ز کوششهای جان ؛ گرچه در ایمان و جان نا موقنم ؛ لیک در ایمان او بس مومنم ؛ دارم ایمان کو ز جمله برترست ؛ بس لطیف و با فروغ و با فرست ؛ مومن ایمان اویم در جهان ؛ گرچه مهر م هست محکم بر دهان ؛ باز ایمان گر خود ایمان شماست ؛ نی بدان میلستم و نی اشتهاست ؛ آنکه صد میلش سوی ایمان بود ؛ چون شما را دید او باطل شود ؛ زانکه نامی بیند و معنیش نی ؛ چون بیابان را مفازه گفتنی ؛ چون بایمان شما او بنگرد ؛ عشق او ز آورد ایمان بفسرد ؛ این حکایت یاد گیر ای تیز هوش ؛ صورتش بگذر و معنے را بنوش ؛ **اللغات** مفازه بفتح میم جاے رہائی یافتن و جاے فیروزی و بیابان سهل گذار **المعنے** فرماتے ہین کہ زمانہ بایزید مین ایک گبر آتش پرست تھا اس سے ایک مسلمان نیک بخت نے کہا کہ کیا برائی ہی جو تو مسلمان ہو جاے تا سیکڑون نجات و سروری پاے گبر نے کہا اگر یہ اسلام ہے اے مرید جو کہ جہان مین شیخ بایزید کا ہی اسکی تو تاب و طاقت مجھمین نہین ہی اس واسطے کہ یہ تو جان کی کوششون سے زیادہ ہی مجھمین یہ جان کہاں ہین اگرچہ ایمان و دین مین بے یقین ہون لیکن بایزید کے ایمان پر

ضرور میرا ایمان ہی اُسکے ایمان کا قائل ہون اور اُسپر میرا ایمان ہی کہ وہ سب سے برتر ہی اور نہایت پاکیزہ
و با فروغ و با فر ہین جہان بھر میں مومن اُسکے ایمان کا ہون اگرچہ اسلام کے معاملے مین مہر میرے دہن پر لگی ہوئی ہی
اور پھر کہتا ہون اگر یہی ایمان ہی جیسا کہ تم لوگون کا ہی تو ایسے ایمان کی طرف میری رغبت و خواہش
نہین ہے تم وہ لوگ ہو کہ اگر کسی کے دل مین سو رغبتین ایمان کی طرف ہون مگر تمکو دیکھتے ہی سب
باطل ہو جائین اُس سبب سے کہ تم نقط نام کو دیکھتے ہو معنے کو نہین دیکھتے تم نے بیابان صعب گزار
کا نام مفازہ رکھا ہی جب کوئی ایمان کی رغبتون والا تمھارے ایمان کو دیکھے گا اُسکا عشق ایمان
لانے سے ٹھٹھر جائے گا آپ فرماتے ہین اس حکایت کو بھی اے تیز ہوش یاد کرلے مگر صورت کو اُسکی
چھوڑ دے اور معنے کو اُسکے سُن

حکایت موذن بدآوازکی کہ کافرستان مین بانگ نماز کی نماز کے واسطے اور ایک کافر نے اُسکو اچھی اچھی چیزین تحفے مین دین

قولہ یک موذن داشت بس آواز بد ÷ شب ہمہ شب مید ریدی حلق خود ÷ خواب خوش بر مردمان کردے
حرام ÷ در صداع افتادہ از وی خاص و عام ÷ کودکان ترسان از و در جامہ خواب ÷ مرد و زن زآواز او اندر
عذاب ÷ مجتمع گشتند تو زیع رانٔ بہر دفع رحمت و تصدیع را ÷ پس طلب کردند او را در زمان ÷ آنچہ دادند و گفتند
اے فلان ÷ از اذانت جملہ آسودیم ما ÷ بس کرم کردی شب و روز ای کیا ÷ چون رسید از تو ہر یک دولتے
خواب رفت از ما کنون ہم مدتے ÷ بہر آسایش زبان کوتاہ کن ÷ در عوض ما ہمتے ہمراہ کن ÷ قافلہ مے شد
بکعبہ از دلہ ÷ آنچہ بستد شد روان با قافلہ ÷ شبگہی کردند اہل کاروان ÷ منزل اندر موضع کافرستان ÷
وان موذن عاشق آواز خود ÷ درمیان کافرستان بانگ زد ÷ چند گفتندش بگو بانگ نماز ÷ کہ شود جنگ
و عداوتہا دراز ÷ او ستیزہ کرد و پس بے احتراز ÷ گفت در کافرستان بانگ نماز ÷ جملگان خائف ز فتنہ
عامہ ÷ خود بیامد کافرے با جامۂ ÷ شمع و حلوا و یکی جامہ لطیف ÷ ہدیہ آورد و بیامد شد الیف ÷ **اللغات**
توزیع پریشان و پراگندہ آنچہ بالفتح درم و دینار دلہ بفتحتین عشق وغضب اہتزاز جنبش و خوشحالی **المعنے**
ایک موذن نہایت ہی بدآواز تھا رات مین تمام رات حلق اپنا پھاڑتا رہتا تھا نیند لوگون پر حرام کرتا تھا تمام
خاص و عام اُس سے دردسر مین پڑ گئے تھے لڑکے سوتے ہوے چونک پڑتے تھے اور ڈر جاتے
تھے اور تمام مرد و زن اُس سے عذاب مین سب جمع ہوے بنظر اپنی دفع پریشانی و دفع زحمت اور دردسر
کے پھر اسکو فوراً بلایا اور درم و دینار دیکر کہا کہ اے فلان ہم تیری اذان سے بہت خوش ہوے
تو نے اے کارگزار رات دن ہمپر بہت کرم کیے جو ہم سب کو تجھ سے نہایت دولت

حاصل ہوتی ہی کہ مدتون کو ہمارے خواب جاتے رہے اب تو بھی آرام کر اور اپنی زبان روک اور اسکے عوض
مین یہ لے اور ہمارے حق مین دعا کر اور رخصت ہوا اُسی زمانے مین ایک قافلہ کعبہ کو اپنے عشق و شوق سے
جاتا تھا وہ تحفے لیے اور قافلے کے ساتھ چل دیا اتفاقاً قافلہ ایک رات ایسی جگہ ٹھہرا کہ وہ جگہ کافرستان
تھی یہ تو اپنی آواز کا عاشق ہی تھا اُس نے اس کافرستان مین بانگ نماز پکاری چند لوگون نے
کہا بھی کہ بانگ نماز مت کہ ایسا نہو لڑائی ہو اور لمبی لمبی عداوتین پیدا ہون اُس نے لڑائی کی اور
کجی اور بے احتیاطی اور اس کافرستان مین بید ھڑک اذان کہدی سب ڈرے کہ کوئی فتنہ عام نہ
پیدا ہو جائے اُس مین ایک کافر مع کچھ کپڑے کے خود آیا شمع اُسکے آگے جلتی ہوئی اور حلوا نفیس اور
ایک جامۂ لطیف لایا اور اس سے بڑی اُلفت کی **قولہ** پُرس پرسان کو موذن کو کجا ہست ❊
کہ صدائے بانگ او راحت فزاست ❊ ہین چہ راحت بود زان آواز زشت ❊ کو فتاد از وے بنا گہ
در کنشت ❊ دخترے دارم لطیف و بس سنی ❊ آرزو مے بود او را مومنے ❊ ہیچ این سودا نمی رفت
از سرش ❊ پندہا میداد چندین کافرش ❊ در دل او مہر ایمان رستہ بود ❊ ہمچو مجمر بود این غم من چو عود ❊ در عذاب
و درد و اشکنجہ بدم ❊ کہ بجنبد سلسلۂ او دو مبدم ❊ ہیچ چارہ من ندانستم دران ❊ تا فرو خواند این موذن آن اذان ❊
گفت دختر چیست این مکروہ بانگ ❊ کہ بگوشم آید این دو چار دانگ ❊ من ہمہ عمر این چنین آواز زشت
ہیچ نشنیدم درین دیر و کنشت ❊ خواہرش گفتا کہ این بانگ اذان ❊ ہست اعلام و شعار مومنان ❊
باورش نامد بپرسید از دگر ❊ آن دگر ہم گفت آری اے قمر ❊ چون یقین گشتش رخ او زرد شد ❊ از مسلمانی
دل او سرد شد ❊ باز رستم من ز تشویش و عذاب ❊ دوش خوش خفتم دران بیخوف و خواب ❊ راحتم ے بود
از آواز او ❊ ہدیہ آوردم بشکر آن مرد کو ❊ چون بدیدش گفت این ہدیہ بگیر ❊ چون مرا گشتی مجیر و دستگیر ❊
انچہ کردی با من از احسان و بر ❊ بندۂ تو گشتہ ام من مستمر ❊ گر بمال و ملک و ثروت فرد مے ❊ من دہانت را
پر از زر کردمے ❊ **المعنی** فرماتے ہین کہ وہ کافر پوچھتا پوچھتا آیا کہ وہ موذن کون ہی اور کہان ہی جسکی بانگ
کی صدا میرے لیے راحت فزا ہی خبردار ہو وہ کیا راحت تھی اس آواز بد مین کہ ناگاہ تبخانے مین جا پڑی تھی
میری ایک لڑکی ہی نہایت لطیف و عزیز اُسکو آرزو مومن ہونے کی رہتی تھی یہ سودا اُسکے سر مین ایسا
جم گیا تھا کہ ذرا دیر کو اُس سے نہین جاتا تھا کتنے کافر اُسکو نصیحت بھی کرتے رہتے تھے وہ نہین مانتی تھی
اُسکے دل مین محبت ایمان کی جمی تھی اور میرے لیے یہ غم مجمر تھا اور مین اسکا عود تھا کہ اس غم مین جلتا تھا
مین اس سبب سے بڑے عذاب و درد و شکنجے مین تھا کہ ایسا نہو یہ سلسلہ دمبدم زیادہ جنبش کرے
کوئی تدبیر و علاج اسکی نہین جانتا تھا تو اُس موذن نے وہ اذان پڑھی لڑکی نے

پوچھا کہ یہ مکروہ بانگ کیسی ہی کہ دوچار دفع میرے کان مین آئی دو چار دانگ مین یہ رعایت بھی ہے کہ اذان مین بعض کلمات دو دفعہ اور بعض چار دفعہ کہتے ہین یعنی دو دو حصے ہوکے اور چار حصے ہوکے آئے مین نے عمر بھر ایسی آواز بد کبھی نہین سُنی نہ دیر مین نہ بتخانے مین اُسکی بہن نے کہا کہ یہ بانگ اور اذان ہی اعلام ونشانی مومنون کی مومن ایسی آواز کرتے ہین اسکو یقین نہین ہوا اور سے پوچھا اُس نے بھی کہا کہ ہان اے قمردہی ہی جب اُسکو یقین ہوا تو منھ اُسکا شرم سے زرد ہوگیا اور مسلمان ہونے سے دل اُسکا بجھ گیا مین اس فکر وعذاب سے چھوٹ گیا رات چین سے بیخوف ہوکے خوش بخوش سویا مجھکو یہ راحت اُسکی آواز سے حاصل ہوئی اب مین یہ تحفہ اُسکے شکرانے مین لایا ہون اُسکو بتا وہ شخص کہان ہی جب اُسکو دیکھا کہا یہ تحفہ لے کہ تو میرا ہے پناہ و دستگیر ہوا ہے تو نے وہ بات میرے ساتھ نیکی واحسان سے کی ہی کہ مین ہمیشہ کو تیرا بندہ ہوگیا کیا کرون ملک ومال وثروت مین فرد نہین ہون ورنہ تیرا منھ زر سے بھر دیتا وہ آواز تیرے منھ سے نکلی ہی

رجوع بحکایت گبر با مسلمان در ایمان بایزید

قولہ ہست ایمان شما زرق ومجاز ؛ راہزن ہمچون کہ آن بانگ نماز ؛ لیک از ایمان وصدق بایزید ؛ چند حسرت بر دل وجانم رسید ؛ ہمچو آن زن کہ جماع خر بدید ؛ گفت آوازان خر نخل فرید ؛ گر جماع اینست کایدار خران ؛ در کس ما میرنند اے شوہران ؛ داد جملہ داد ایمان بایزید ؛ آفرینہا بر چنان شاہ فرید ؛ قطرۂ ایمانش در بحار ار رود ؛ بحر اندر قطرہ اش غرقہ شود ؛ ہمچو آتش ذرہ در بیشہا ؛ کاندران بیشہ شود یکسر فنا ؛ چون خیالی در دل شہ باسپاہ ؛ کردہ در چالیش ایشانرا تباہ ؛ یک ستارہ در محمد رو نمود ؛ تا فنا شد کفر ہر گبر وجہود ؛ یک ستارہ در محمد شد سطرب ؛ تا فنا شد جملہ کفر شرق وغرب ؛ آنکہ ایمان یافت رفت اندر امان ؛ کفرہاے باقیان شد در گمان ؛ کفر صرف اولین باری نماند ؛ با مسلمانی وبا بھی نشاند ؛ این بجلیت آب وروغن کرد نیست ؛ این مثلہا کفر ذرہ نور نیست ؛ ذرہ نبود جز ذخیر منجسم ؛ ذرہ نبود شارق لاینقسم ؛ گفتن ذرہ مرادم دان خفے ؛ محرم دریانہ این دم نفی ؛ آفتاب نیر ایمان شیخ ؛ گر نماید رخ ز شرق جان شیخ ؛ جملہ پستی نور دارد تا ثرے ؛ جملہ بالا خلد گردد خضری ؛ او یکی جان دارد از نور منیر ؛ او یکی تن دارد از خاک حقیر ؛ اے عجب اینست او یا آن بگو ؛ کہ بماندم در شکال وجستجو ؛ گر دی اینست ای برادر چیست آن ؛ پر شدہ از نور او ہفت آسمان ؛ گر دے آنست این بدن ای دوست چیست ؛ ای عجب زین دو کدام ینست وکیست ؛ **اللغات** چالیش حملہ وجنگ سطرب بمعنے سطرلاب **المعنے** پھر وہی گبر اُس مسلمان سے کہتا ہی تمھارا ایمان کیا ہی مکر ومجاز اے غیر اصل دوسرے کی راہ مارنے والا جیسے آواز اس بانگ نماز کی لیکن بایزید کے ایمان وصدق سے بہت حسرتین

میری جان و دل کو بہونچین ایسی جیسے ایک زن نے جماع کرتے گدھے کو دیکھکر کہا کہ افسوس اس گدھے نر یکتا سے اگر جماع یہ ہی جو گدھے کرتے ہین تو یہ شوہر ہمارے تو ہماری کُس مین بگہ رہتے ہین ایمان کی داد بایزید نے پوری دی اور پورا اُسکا حق ادا کیا ہزارون آفرین ایسے شاہ یگانہ پر کہ یکتا ہی ایسا بڑا اُس کا ایمان ہی کہ اگر ایک قطرہ اُسکا سمندر مین جا پڑے تو اُس قطرے مین سارا سمندر ڈوب جائے معلوم بھی ہوئے جیسے ذرہ بھر آگ جنگلون مین کہ اُس ذرّہ بھر مین سارا جنگل بالکل فنا ہو جاتا ہی یا جیسے ایک خیال پادشاہ کے دل کا سپاہ کے ساتھ کہ ایک حملے مین تباہ و خراب کرتا ہی دیکھو ایک ستارہ ایمان کا محمد مین چمکا جس سے ہر گبر و یہود کا کفر فنا ہو گیا پھر کہتے ہین بتائید صدر کہ ایک ستارہ قوی و سطر محمد مین ٹوٹ پاب ہوا کیسا کفر شرق و غرب کا مٹ گیا کہ جس نے ایمان پایا امان مین جا پڑا اور جو باقی رہگئے اُنکے کفر شک و گمان مین رہے اول دفعہ مین تو کفر خالص نہین رہا یا تو مسلمانی کے ساتھ بٹھا یا یا یہی مین کہ مراد جزیہ وغیرہ سے ہی اور یہ کفر جزیہ کا ایک حیلہ اور تکلیف ہی تیل پانی ملانا کہ اس قسم کے کفرون مین ذرّہ بھر نور نہین ہی محض بے فروغ بس گویا کفر نہین ہی اس لیے کہ ذرہ اُس چیز سے نہین ہی جو تجسم ہین ای جسم دار اور ذرہ روشن کرنے والا اُسکا جو لاینقسم ہی یعنے بٹ نہین سکتی ہے ایک لاشے ہی پھر ذرہ کس شمار مین ہی اور یہ جو مین ذرہ کہتا ہون اس سے ایک خفی مراد میری ہی تو اس وقت محرم دریا کا نہین ہی کف ہی جو اوپر ہی اوپر ہوتا ہی تجھسے وہ پوشیدہ مراد اپنی کیسے کہون بس یہ کہتا ہون کہ اگر آفتاب روشن ایمان شیخ کا مشرق جان سے اپنا رُخ دکھائے تو ساری پستی تحت الثریٰ تک روشن ہو جائے اور ساری بلندی جہان سے جہان تک ہی خلد کی طرح سبز ہو جائے نیر صیغہ مبالغے کا ہی اے بسیار نور دہندہ اسی سبب سے آفتاب کو نیر اعظم کہتے ہین اور ماہ کو نیر اصغر شیخ کی ایک تو جان ہی جو نور منیر سے ہی اور ایک اُسکا تن ہے جو خاک حقیر سے ہے اب تعجب مجھکو یہ ہی کہ بتا وہ یہ ہی یا وہ ہے یعنے خاک حقیر یا نور منیر کہ مین اُس جستجو مشکل مین حیران ہون اگر وہ یہ ہے یعنے خاک حقیر تو اے برادر وہ نور جس سے ہفت آسمان بھرے ہوے ہین وہ کیا ہی اور اگر وہ نور منیر ہی تو اے دوست یہ بدن کیا ہی بڑا تعجب ہی کہ ان دونون سے وہ کون سا ہے اور کیا ہے

مثل لانا گبر کا بیان معنی صورت بایزید مین

قولہ بود مردے کدخدا او را زنے ٭ سخت دانا و پلید و رہزنی ٭ ہرچہ آوردی تلف کردیش زن ٭ مرد مضطر گشتہ اندر تن زدن ٭ بہر مہمان گوشت آورد آن معیل ٭ سوی خانہ با دو صد جہد طویل ٭ زن بخوردش با شراب و با کباب ٭ مرد آمد گفت دفع ناصواب ٭ مرد گفتش گوشت کو مہمان رسید ٭ پیش مہمان لوت

مے باید کشید ؛ گفت زن کاین گربہ خورد آن گوشت را ؛ گوشت خر دیگر گرت باید ہلا ؛ گفت اے ایبک ترازو را بیار ؛ تا کہ گربہ بر کشم گیرم عیار ؛ بر کشیدش بود گربہ نیم من ؛ پس بگفتش مرد کاے محتالہ فن ؛ گوشت افزون نیم من بد یک ستیر ؛ ہست گربہ نیم من ہم ای ستیر ؛ این اگر گربہ است پس آن گوشت کو ؛ ور بود این گوشت گربہ تو ؛ بایزیدا این بود آن روح چیست ؛ ور وی آن روحست این تصویر کیست ؛ حیرت اندر حیرت ست ای یار من ؛ این نگار تست نے ہم کار من ؛ ہر دو او باشد ولیک این ریع وزرع ؛ دانہ باشد اصل و کاہ او فرع ؛ حکمت این اضداد را بر ہم بہ بست ؛ ای قصاب این گردران با گردنست ؛ **اللغات** تن زدن بس کرنا خاموش ہونا معیل عیلدے فاقہ کش لوت بالفتح نعمت ہلا کلمہ زجر و تنبیہ ایبک بت مجازاً معشوق برکشیدن تولنا ستیر وزن معروف جسکو سیر کہتے ہین و بمعنی ستدار **مطلب** ایک مرد صاحب خانہ تھا اور اسکی ایک عورت جو نہایت دانا اور نہایت پلید راہزن تھی جو کچھ محنت مشقت کرکے لاتا تھا عورت اسکو تلف کرڈالتی تھی مرد پریشان تھا کہان تک صبر کرے اور خاموش رہے وہ بیچارہ فاقہ کش ایک دن کسی مہمان کے واسطے گوشت لایا سیکڑون طول طویل کوششین کرکے عورت نے اسکو شراب و کباب مین کھالیا جب مرد آیا تو اسکو ناصواب باتون سے ٹال دیا مرد نے پوچھا گوشت کہان ہے مہمان آگیا اسکے سامنے نعمت لذیذ لگانا چاہیئے کہ وہین بلی تھی عورت نے کہا کہ اس بلی نے کھالیا اور جھڑک کے کہا اگر تجھکو گوشت چاہیئے تو اور سول لے آ کہا اے ایبک ترازو لاؤ مین بلی کو تول کے امتحان کرون دیکھون تیری بات کھری ہے یا کھوٹی اس مرد نے اس بلی کو تولا تھا آدھ سیر کی تھی بعد تولنے کے عورت سے کہا کہ ای محتالہ فن بلی آدھ سیر کی تھی اب آدھ سیر گوشت اسمین بڑھا تو سیر بھر کی ہوئی اور ای مستورہ یہ وہی آدھ سیر کی آدھ سیر ہے اگر یہ آدھ سیر بلی ہے تو گوشت کیا ہوا اور اگر گوشت ہے تو بلی کو بتا وہ کہان ہے ایسے ہی اگر بایزید یہ ہے تو وہ روح کیا ہے اور جو وہ روح ہے تو یہ صورت اور تصویر اسکی کون ہے مجھکو اے میرے یار اس امر مین حیرت در حیرت ہے لیکن اسکا جاننا تیرا کام نہین اور میرا کام بھی نہین بس یہ جان لے کہ دونون وہی ہے لیکن یہ محصول وزراعت جو جسم خاکی کی ہے ایسا ہے جیسے دانہ کا اصل ہے اور فرع اسکی بھوسا اور گھانس جو جسم ہے اللہ تعالی کی حکمت بالغہ نے ان دونون ضدون کو کہ ایک خاک حقیر ہے دوسری نور منیر باہم متعلق کر دیا ہے دوسرا مصرعہ دو کتابون مین ایسا ہی لکھا ہے جیسے مین نے لکھا لیکن معنے کچھ سمجھ مین نہین آتے ضرور غلطی کاتب کی ہوا اور دونون کتابین جو بالفعل میرے پاس ہین منقول اور منقول عنہ معلوم ہوتی ہین پھر کیا اعتبار میری دانست مین یہ مصرعہ شاید یون ہوا ے قصار این گردرا با گردنست ؛ قصار بفتح بروزن قصاب گاذر اور قصاب بتخفیف وتشدید لیکن اسی کتاب مین بہ تخفیف بھی آیا ہے اسی قیاس پر قصار بھی

بہ تخفیف ہوسکتا ہی را کی جگہ ران غلط یا کردن بمعنے پاک کردن بحذف کاف جیسے نیمن اور ریمن مین ایک میم محذوف ہی معنی یہ کہ اے قصار اس گردن کا پاک کرنا ہی **قولہ** روح بے قالب نتاند کار کرد ٭ قالب بیجان بود بیکار و سرد ٭ قالب بیجان کم از خاکست دوست ٭ روح چون مغز ست و قالب ہمچو پوست ٭ قالبت پیدا و آنجان بس نہان ٭ راست شد زین ہر دو اسباب جہان ٭ خاک را بر سر زنے سر نشکند ٭ آب را بر سر زنے بر نشکند ٭ گر تو می خواہی کہ سر را بشکنی ٭ خاک را و آب را برہم زنے ٭ چون شکستی سر رود آبش باصل ٭ خاک سوے خاک آید روز فصل ٭ حکمتی کہ حق نمود از ازدواج ٭ گشت حاصل از نیاز و از لجاج ٭ باشد انگہ ازدواجات دگر ٭ لا سمع اذن ولا عین بصر ٭ گر شنیدی اذن کی ماندی اذن ٭ یا کجا کردی دگر ضبط سخن ٭ گر بدیدے برف و یخ خورشید را ٭ از یخی برداشتی امید را ٭ آب گشتی بیعروق و بیگرہ ٭ کہ ز لطف از بادے گشتی زرہ ٭ پس شدی درمان جان ہر درخت ٭ ہر درختی از قدومش نیک بخت ٭ وان یخی بفسردہ در خود ماندہ ٭ لا مساسی بر درختان خواندہ ٭ لیس یالف لیس یولف جسمہ ٭ نیست الا شح نفس قسمہ ٭ نیست ضائع زو شود تازہ جگر ٭ لیک نبود پیک سلطان خضر ٭ **اللغات** ازدواج جفت ہونا لجاج بفتح ستیزہ اذن گوش خضر بفتحتین تازگی و سبزی **المعنے** پھر بتائید صدر کہتے ہین کہ روح بے قالب کے کچھ کام نہین کرسکتی اور قالب بے روح بھی بیکار و سرد ہی قالب بیجان خاک سے کمتر ہی بس روح اے دوست مغز ہی اور قالب پوست یہ قالب تیرا جو ظاہر ہی اور جان پوشیدہ انھین دونون سے اسباب جہان کے ٹھیک ہوے ہین اگر جدا جدا ہوتے تو کیا ہوتا مثلاً اگر کسی کا سر یا جسم توڑنا چاہے اور خاک کو اُسکے سر پہ مارے تو سر نہین ٹوٹیگا ایسے ہی پانی کو جسم پر مارنے سے جسم شکستہ نہین ہوگا اور جو تو اسکا سر توڑنا چاہتا ہی تو خاک و آب دونون کو ملا کے خوب گوندھ لے اس آب و خاک سے سر ٹوٹ جائیگا اور جب تو نے سر توڑ دیا تو آب جو اُس سر مین تھا اپنی اصل کو چلا گیا اور خاک بروز فصل جو روز قیامت ہی پھر اپنی خاک کی طرف آئیگی جیسا کہ فرمایا ہذا یوم الفصل جمعناکم والاولین یہ دن فصل کا ہی جمع کرینگے ہم تمکو اور جو تم سے پہلے ہوے ہین فصل بدین وجہ کہ اسدن ایک دوسرا ایک دوسرے سے بھاگیگا وہ حکمت کہ حق تعالی نے جسم و جان کے جفت کرنے سے کی ہی وہ انکے باہمدگر نیاز و لجاج سے حاصل ہوئی کہ ایک دوسرے کے محتاج بھی ہین اور ایک دوسرے کی ستیزندہ بھی اسکے سوا اور بہت قسم کے ازدواج ہین کہ وہ ازدواج مصداق اس حدیث کے ہین لا سمع اذنٌ ولا عینٌ بصر کہ نہ کانون نے سنے اور نہ آنکھون نے دیکھے بلکہ کان اگر انکو سن پاتے تو وہ کان ہی کب رہتے یا جیسے اب باتین جمع کرتے ہین یہ جمع ہی کہان کرتے سب بھول جاتے جیسے برف و یخ نے خورشید کو نہین دیکھا اگر دیکھ لیتے تو اپنے یخ ہونے سے اُمید اُٹھا رکھتے بس پانی ہو جاتے

جسمین نہ کوئی رگ ہی نہ گانٹھ ہی اور ہواکے لطف سے ذرہ ہوتے جو صورت موج سے نمود ہوتی ہی اور
اس حال مین یعنے بحالت آب ہر درخت کی جان کے علاج ہوتے اور ہر درخت انکے اٹرنے سے
نیک بخت ہوتا ہی مثل بزرگون اور جنتیون کے سبزپوش اور آب جو منجمد ہی ٹھہرا ہوا در خود ماندہ کہ جنبش
نہین کرسکتا اور درختون پر لامساس پڑھا ہوا مثل اس حدیث کے ہی المومن من یالف ویولف به والمنافق
لایالف ولا یولف به یعنے مومن وہ ہی کہ اُلفت پکڑے خلق سے اور خلق اُس سے اور منافق وہ ہی
کہ نہ الفت کرے خلق اس سے نہ وہ خلق سے لامساس یہ لفظ قارون کہا کرتا تھا کہ مجھکو مت
چھوؤ میرے پاس مت آؤ اسوجہ سے کہ جو کوئی اسکے پاس جاتا تھا یا اُسکو چھوتا تھا دونون کو تپ چڑھ
آتی تھی بڑی ایذا و شدت مین پڑتے تھے بس یخ کی قسم شح نفس کے سوا کچھ نہین ہی شح نفس یعنے ایسی
ذات کہ کسی کام کی نہین شح کلمہ نفرت کا ہی پھر فرماتے ہین کہ یخ چندان ضائع بھی نہین ہی اپنی خنکی سے
جگر کو تازہ کرتا ہی لیکن قاصد سلطان خضر کا نہین ہے سلطان خضر بہار بلکہ مولد خزان برگریز

حکایت اُس امیر کی جس نے غلام سے کہا شراب لا وہ گھڑا شراب کا لایا راہ مین ایک زاہد تھا کہ امر معروف بیان کررہا تھا اُسکا گھڑا توڑ ڈالا امیر نے سُنا اور قصد زاہد کے گوشمال کا کیا زاہد بھاگ گیا اور یہ قضیہ حضرت عیسیٰ عم کے وقت مین ہوا تھا جب شراب حرام نہ تھی زاہد منع لذت وتنعم کا کرتا تھا

قولہ اے ایاز استادہ تو بس بلند ❊ نیست ہر برجی عبورت را پسند ❊ ہر وفا را کی پسند د ہمتت ❊ ہر صفارا
کے گزیند صفوتت ❊ بود امیرے خوش دلی میخوارۂ ❊ کہف ہر مخمور و ہر بیچارۂ ❊ مشفقی مسکین نوازی عادلی ❊
مکرمی زر بخشی و دریا دلے ❊ شاہ مردان و امیر مومنین ❊ راہ بان و رازدان و دوربین ❊ دور عیسیٰ بود و ایام
مسیح ❊ خلق دلدار و کم آزار و ملیح ❊ آمدش مہمان بناگاہ آن شبی ❊ ہم امیر جنس او خوش مذہبی ❊ بادہ می بایست
شان در نظم حال ❊ بادہ بد آن وقت ماذون و حلال ❊ بادہ شان کم بود گفت او با غلام ❊ رو سبو پر کن بیار از بہر دام ❊
از فلان راہب کہ دارد خمر خاص ❊ تا ز خاص و عام جان یابد خلاص ❊ جرعۂ زان جام راہب آن کند ❊
کہ ہزاران جرہ و خمدان کند ❊ اندران می مایۂ پنہانیست ❊ آن چنان کاندر عبا سلطانیست ❊ تو بدلق پارہ
پارہ کم نگر ❊ کہ سیہ کردند از بیرون و زر ❊ از برائے چشم بد مردود شد ❊ وز برون آن لعل دود آلود شد ❊
گنج و گوہر کے میان خانہ ہاست ❊ گنجہا پیوستہ در ویرانہ ہاست ❊ گنج آدم چون بویران بد دفین ❊ گشت
طینش چشم بند آن لعین ❊ **اللغات** کہف بالفتح غار ماذون اذن کردہ شدہ طین مٹی جرہ بالضم
سبو **المعنی** پہلے دونون شعر تمہید ہین صفت ایاز مین بس سلطان کہتا ہی کہ اے ایاز تو ایسی بڑی بلندی

پر بکھرا ہی کہ ہر بلندی و برج تیرے عبور کو پسند نہین ہی یعنے تو ایسا عالی رتبہ ہی کہ ایسے ویسے مراتب تیرے
رتبے کے لائق کب ہین تو وہ وفادار ہی کہ تیری ہمت ہر ایک کی وفا کو کب پسند کرتی ہی اور تیری صفا ہر صفت
کو کب اختیار کرتی ہی اس حکایت کو سن کہ ایک امیر تھا نہایت خوشدل اور بڑا مہمان نواز پناہ ہر مخمور و بیچارہ کا
مشفق مسکین نواز عادل اکرم زربخش و دریادل ان سب مین حروف یا یاے تعظیم کے ہین امرا لوگون کا شاہ
اور سردار سومنون کا اور نگہبان راہ کا اور رازدان ودور بین اسوقت مین وہ دور حضرت عیسیٰ اور زمانہ
مسیح کا تھا جو خلق کے دلدار اور کم آزار و نمکین تھے یعنے کلام بانمک رکھتے تھے اتفاقاً اس بادشاہ کے
یہان دفعتاً ایک مہمان آگیا کہ وہ بھی امیر تھا اسکا ہمجنس اور خوش مذہب شراب انکو اس وقت واسطے
نظم حال اسکے رفع غم و پریشانی کے درکار تھی کہ اسوقت مین ماذون و حلال تھی جب شراب کم دیکھی تو غلام
سے کہا کہ گھڑا لیجا اور شراب سے بھر لا اور فلان راہب سے لیجیو کہ اسکے پاس شراب خاص ہوتی ہی
تا ہماری جان خاص و عام سے چھوٹ جائے خاص و عام دونون کا غم غلط ہو جائے اسکی شراب کا جام
ایسا ہی کہ اگر ایک گھونٹ اسکے جام کا پی لے تو ایسا مست ہو جائے کہ ہزار دن گھڑے اور مٹکے انڈیل
ڈالے اور گھڑے توڑ دے جیساکہ شرابی بحالت مدہوشی توڑ ڈالتے ہین اس شراب مین ایک مادہ ایسا پوشیدہ
ہے جیسے کاملین کی گلیم مین سلطانی چھپی ہوتی ہی تو ایسے لوگون کے دلق پارہ پارہ کو مت دیکھ یہ مثل زر کے
ہین ظاہر سیاہ جیسے زر سے ہاتھ سیاہ ہو جاتے ہین اور حقیقت مین ہین زر یہ بڑے رتبے والے ہین جو
دنیا کے شاہون کو کہان نصیب بس اسلیے آپ کو مردود بنایا ہی تا چشم بد سے زحمت نہ پہونچے اور واقعی
ہین لعل لیکن بظاہر دود آلود خیال تو کر گنج و گوہر گھرون مین کون رکھتا ہی ہمیشہ گنج ویرانے مین رکھتے ہین
انکے پاس بھی گنج معرفت الٰہی کا ہی پھر بظاہر آپ کو ویرانہ کیون نہ بنائین جیسے خزانہ آدم کا ویرانے مین
چھپا ہوا تھا یعنے مٹی مین جو جسم خاکی انکا تھا کہ یہ جسم خاکی شیطان لعین کے حق مین چشم بند ہو گیا مٹی کو دیکھا
گنج کو نہ دیکھا **قولہ** او نظرے کرد در طین سست سست ✣ جان ہمی گفتش کہ طینم سد تست ✣ دو سبو بستد غلام و
خوش دوید ✣ در زمان تا دیر رہبانان رسید ✣ زر بداد و بادۂ چون زر خرید ✣ سنگ داد و در عوض گوہر خرید ✣ بادۂ
کان بر سر شاہان جہد ✣ تاج زر بر تارک ساقی نہد ✣ فتنہ ہا و شورہا انگیختہ ✣ بندگان و خسروان آمیختہ ✣ استخوانہا رفتہ
جملہ جان شدہ ✣ تخت و تختہ آنزمان یکسان شدہ ✣ وقت ہشیاری چو آب و روغنند ✣ وقت مستی ہمچو جان اندر
تنند ✣ چون ہریسہ لحم و گندم غرق ہم ✣ ہیچ سبقت نے در ایشان فرق ہم ✣ چون ہریسہ گشتہ آنجا فرق نے ✣
نیست فرقی کاندر انجا غرق نے ✣ اینچنین بادہ ہمی برد آن غلام ✣ سوے قصر آن امیر نیک نام ✣ پیش آمد زاہدے
غم دیدۂ ✣ خشک مغزے در بلا پیچیدۂ ✣ تن ز آتشہاے دل بگداختہ ✣ خانہ از غیر خدا پرداختہ ✣ گوشمال

محنت بے زینہار ❊ داغہا بر داغہا چندین ہزار ❊ دیدہ ہر ساعت خلش در اجتہاد ❊ روز و شب پیچیدہ در اجتہاد ❊ سال و مہ در خاک و خون آمیختہ ❊ صبر و حلمش نیم شب بگریختہ ❊ گفت زاہد در سبوہا چیست آن ❊ گفت بادہ گفت آن کیست آن ❊ گفت این زان فلان میر اجل ❊ گفت طالب را چنین باشد عمل ❊ طالب یزدان و آنگہ عیش و نوش ❊ بادۂ شیطان و آنگہ نیم ہوش ❊ ہوش تو بے مے چنین پژمردہ است ❊ ہوش آن باید بران ہوش تو بست ❊ تا چہ باشد ہوش تو ہنگام سکر ❊ اے چو مرغی گشتہ صید دام سکر ❊ اللغات سبق بالفتح بیشی سکر بالضم مستی و نشۂ شراب **مطلب** یعنی شیطان جو سست نظر حضرت آدم کی مٹی پر کرتا تھا اور اُن کی جان اُس سے کہ رہی تھی کہ یہ مٹی میری تیرے لیے دیوار دافع ہی میری اصلیت سے واقف نہین ہونے دیتی الغرض اس غلام نے دو سبو لیے اور تیز دوڑا ایسا کہ دم بھر مین دیر رہبانون پر پہونچگیا زر دیا اور شراب بجوراے سرخ کہ زر سرخ قیمتی ہوتا ہی خریدی گویا پتھر دیے اور عوض مین گوہر خریدا اُس سے لیے کہ شراب کو بھی لعل مذاب کہتے ہین اے لعل گداختہ اور وہ شراب جو بادشاہون کے سر پر چڑھ کے کودے اور ساقی کے سر پر تاج زر رکھدے کہ اکثر بادشاہ بحالت کیف و سرور شراب پلانے والیکو تاج وغیرہ دیدیتے ہین اور وہ شراب جس مین فتنے اور شور اُٹھے ہوے اور بندے اور خسرو ملے ہوے جیسے کہ مے نوشی کے وقت فتنے اور شور ہوتے ہی ہین اور بندے اور شاہ لتے ہین سب گڈ مڈ ہو جاتے ہین اور ایسے گڈمڈ ہو جاتے ہین کہ گویا انہین استخوان نہین رہے سب ایک جان ہوگئے اور اُسوقت مین تخت و تختہ یکسان یعنی اعلیٰ ادنیٰ سب برابر اور دل سے یعنی جب ہشیار ہوتے ہین تو مثل آب و روغن کے ہوتے ہین آپکو جدا اور نہ مستی مین مثل جان در تن کے ہین ایک و سرمین گھلے ملے جیسے ہریسہ کہ وہ ایک طعام ہی جسمین گوشت و گندم اور بعض عرق ملا کے پکاتے ہین اور وہ سب مل کے ایک ہو جاتا ہی اور کسی کی بیشی کسی پر نہین ہوتی نہ کچھ فرق ہوتا ہی سب مثل ہریسے کے ملجاتے ہین ذرا فرق نہین بلکہ جملہ فرق انہین غرق ہو جاتے ہین اور معدوم یہان تک صفت شراب کی تھی اب فرماتے ہین کہ ایسی شراب وہ غلام نیک نام قصر شاہی کی طرف لیے جاتا تھا ناگہان ایک زاہد غمدیدہ خشک مغز بلا چشیدہ کہ یہ سب صفات زاہدون سے ہی اُس غلام کے سامنے آگیا اور کیسا زاہد کہ آتشون اے خواہشون دل سے کہ یہ لوگ خواہشون کو مارتے رہتے ہین پگھلا ہوا یعنے زار و نحیف اور خانہ دل سواے خدا سے آراستہ کیا ہوا اور بے عشق اسی واسطے اُسکو پر خشک مغز کہا ہی ایسی محنتین جنکی پناہ نہین خود اُنکا گوشمال تھا کہ اُنکی گوشمال کھایا ہوا ہزاران داغ بر داغ اُٹھایا ہوا اپنی کوشش و اجتہاد مین ہمیشہ خلش دیکھتا تھا اور رات دن اجتہاد ہی مین لپٹا رہتا تھا ہمیشہ خاک و خون مین آلودہ صبر و حلم تو اُس سے آدھی رات سے بھاگا ہوا تھا جدھر ادھر چھپ کے بھاگنے سے ہی اور اشارہ

اسکی بے صبری و بے حلمی سے جس زاہد نے اُس غلام سے پوچھا کہ ان گھڑون مین کیا ہی غلام نے کہا شراب
پوچھا کس کے واسطے کہا فلان میر جلیل کی ملک سے ہی زاہد نے کہا وہ تو طالب خدا کا ہی اسکو ایسا عمل
نچاہیے وہ طالب خدا کا ہی پھر طالب خدا کو ایسی عیش و نوش کب مناسب ہی یہ شراب شیطانی اور
اُسکے ساتھ دعوے تیز ہوشی کا جب تیرے ہوش بے شراب کے ایسے سوکھے مرجھائے ہوئے
ہین کہ اُنپر بہت سے ہوش لگا کے مدد پہونچانا چاہیے تو پھر نشے کے وقت مین تیرے ہوش کیا ہوسکے تو تو
مرغ کی طرح دام سکر مین پھنسا ہوا ہے

حکایت ضیاء بلخ و تاج الاسلام اور لطیفہ کہنا ضیا کا

قولہ آن ضیاء بلخ خوش الہام بود ❊ و برادر آن تاج شیخ اسلام بود ❊ از برای علم خلقی پیش او ❊ گشتہ دائم در
ملازم درس چون تاج شیخ اسلام دار الملک بلخ ❊ بود کوتہ قد و کوچک ہمچو فرخ ❊ گرچہ فاضل بود و فحل و ذو فنون ❊
این ضیا اندر ظرافت بد فزون ❊ او بسی کوتہ ضیا از حد دراز ❊ بود شیخ اسلام را صد کبر و ناز ❊ زین برادر ننگ
و عارش آمدے ❊ وین ضیا ہم واعظی بد با ہدے ❊ روز مجلس اندر آمد آن ضیا ❊ بارگہ پر قاضیان و اصفیا ❊
کرد تاج اسلام از کبر تمام ❊ مر برادر را ضیا نصف القیام ❊ پس ضیا چون دید کبر اندر سرش ❊ انفعالے داد حاصل
در خورش ❊ گفت آری بس درازی بہر مزد ❊ اندکی از قد سروت ہم بدزد ❊ پس ترا خود عقل کو یا ہوش کو ❊
تا خوری می ای تو دانش را عدو ❊ روت بس زیباست نیلی ہم بکش ❊ ضحکہ باشد نیل بر روی حبش ❊ در تو نوری
کے در آمد ای غوی ❊ تا تو بی ہوشی و ظلمت جو شوی ❊ سایہ در روز است جستن قاعدہ ❊ در شب ابری تو سایہ جو
شدہ ❊ گر حلال آمد پے قوت عوام ❊ طالبان دوست را آمد حرام ❊ عاشقان را بادہ خون دل بود ❊ چشم شان
بر راہ و بر منزل بود ❊ در چنین راہ بیابان مخوف ❊ ای قلاوز خرد با صد کسوف ❊ خاک در چشم قلاوزان زنی ❊
کاروان را ہلکہ و ہالک کنی ❊ نان جو حقا حرامست و فسوس ❊ نفس را در پیش نہ نان سبوس ❊ دشمن راہ
خدا را خوار دار ❊ دزد را منبر منہ بر دار دار ❊ دزد را تو دست ببریدن پسند ❊ ور بریدن عاجزی دستش ببند ❊
ور نبستی دست او دست تو بست ❊ ور تو پایش نشکنی پایت شکست ❊ تو عدو را می دہی و نیشکر ❊ ہرچہ
کو زہر نوش و خاک خور ❊ زد ز غیرت بر سبو سنگ و شکست ❊ او سبو انداخت از زاہد بجست ❊ اللغات
داد بمعنی برادر و دوست فرخ چوزہ مرغ و بچہ ہر پرند المعنی ایک ضیا نامے بلخ مین تھا خوش الہام تھا
گویا کلام اُسکا الہام تھا اور بھائی اُسکا تاج شیخ الاسلام تھا اور قاضی چنانچہ واسطے تحصیل علم کے ایک مخلوق اُسکے
پاس آتی تھی اور ہمیشہ اُسکے دروازے کی ملازم اور درس جو یہ تاج شیخ الاسلام جو کہ دار الملک بلخ کا تھا کوتہ قد اور
ٹھنگنا ایسا تھا جیسے مرغ کا چوزہ اگرچہ فاضل اور فحل علم اور ذو فنون تھا مگر ضیا ظرافت مین بہت بڑھا ہوا تھا

تاج شیخ اسلام جیسا ٹھنگنا تھا ویسا ہی ضیا حد سے زیادہ لمبا اور شیخ اسلام کو اُس سے سیکڑون طرح کا غرور دناز تھا اُس بھائی سے اُسکو ننگ و عار ہوتی تھی اور یہ ضیا بھی ایک واعظ با ہدایت تھا ایک دن اُسکی مجلس مین ضیا بھی آیا کہ بارگاہ قاضیون اور برگزیدہ لوگون سے بھری ہوئی تھی اُس مجلس مین تاج اسلام نے بڑے غرور سے اپنے بھائی ضیا کا نصف قیام کیا یعنے پوری تعظیم نہ کی بس ضیا نے جو دیکھا کہ اسکے سر مین کبر ہے اُسی وقت اُٹھتے اُسکو اُسکے لائق ندامت دی کہا مزدوری مین تو نہایت لمبا ہی کچھ تھوڑا سا قد سر وسے بھی چُرا لے اور جب تو فرد لینے مین نہایت دراز ہی تو تیری عقل کہان ہی اور ہوش کہان اسی سبب سے ای عقل کے دشمن شراب پیتا ہی تو وہ بھی بہت خوبصورت اسپر ایک خط نیلی کھینچ تا نظر نہ لگے اس لیے کہ حبش کی صورت پہ خط نیل ضحکہ ہوتا ہی اسے خندہ و قہقہہ اور اگر تو نور ہی تو اے گمراہ یہ کب روا ہی کہ شراب پیئے اور ظلمت ڈھونڈھے فائدہ تو یہ ہی کہ دن مین سب سایہ ڈھونڈھتے ہین تو شب ابر کا سایہ ڈھونڈھتا ہی چنانچہ شرابیون کو شب ابر نہایت مرغوب ہی اور سب کیف و سرور اگرچہ شراب واسطے قوت عوام کے حلال ہی لیکن جو طالب دوست کے ہین اُنپر حرام ہی عاشقون کی شراب خون دل سے ہوتی ہی کہ انکی نظر راہ و منزل پر ہوتی ہی راہ کو بھی خوب پہچانتے ہوتے ہین اور منزل کو بھی تو ایسے بیابان خوفناک کی راہ مین ای راہ نما خرد کے کہ وہ خرد بھی تیری باعث کسوف ہی راہ بتانے والون کی آنکھون مین خاک ڈالتا ہی اور قافلے کو گمراہ و ہلاک کرتا ہی ہم بقسم کہتے ہین کہ جو کی روٹی بھی کہ نان گندم سے نہایت کمتر ہی نفس کے سامنے رکھنا حرام و افسوس ہی اسکے آگے تو بھوسی کی روٹی رکھنا چاہیئے اس لیے کہ یہ دشمن راہ خدا کا ہی جہان تک ہو سکے اسکو خوار ہی رکھے یہ دزد ہی اسکے لیے منبر مت رکھ اسکو سولی پر رکھ چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم ہی اسکے ہاتھ کاٹنا ہی پسند کر اور اگر ہاتھ کاٹنے سے عاجز ہی تو اُسکے ہاتھ باندھ اور اگر نہین باندھے گا تو جان لے کہ اُس نے تیرے ہاتھ باندھ لیے اور اگر اُسکے پاؤن نہ توڑے گا تو سمجھ لے کہ اُس نے تیرے پاؤن توڑ دیے تو دشمن کو شراب دیتا ہے اور نیشکر ایسا کیون کرتا ہی اُس سے کہدے زہر پی اور خاک کھا پھر زاہد کا ذکر ہی بس زاہد نے غیرت مین آکے ایک پتھر گھڑے پر مارکے گھڑا توڑ دیا غلام نے گھڑا پھینک دیا اور زاہد کے پاس سے بادشاہ کی طرف بھاگا

خبر پانا امیر کا اور خشم آلودہ زاہد کے پاس جانا

قولہ رفت پیش میر گفتش بادہ کو ٭ ماجرا را گفت یک یک پیش او ٭ میر چون آتش شد و برجست راست ٭ گفت بنما خانۂ زاہد کجاست ٭ تا بدین گرز گران کوبم سرش ٭ آن سر بیدانش و مادر غرش ٭ او چہ داند امر معروف از سگی ٭ طالب معروفیست و شہرگی ٭ تا بدین سالوس خود را جا کند ٭ تا بچیزے خویش را پیدا کند ٭

او ندارد خود ہنر الا ہمان ٭ کو تسلس می کند با مردمان ٭ او اگر دیوانہ است و فتنہ کاؤ ٭ چارۂ دیوانہ چہ بود گرز گاؤ ٭ تاکہ شیطان از سرش بیرون رود ٭ بے لت خربندگان خر چون رود ٭ میر بیرون جست دبوسی بدست ٭ نیم شب آمد بزاہد نیم مست ٭ خواست کشتن مرد زاہد را ز خشم ٭ مرد زاہد گشت پنہان زیر پشم ٭ مرد زاہد می شنید از میر آن ٭ زیر پشم آن رسن تابان نہان ٭ گفت در رد گفتن زشتی مرد ٭ آئینہ تاند کہ رو را سخت کرد ٭ روی باید آئینہ وار آہنین ٭ تات گوید روی زشت خود ببین ٭ **اللغات** غزن تجبہ تسلس سالوسی و مکاری کرنا کاو کاویدن سی کھودنا کریدنا دبوس تبشدید با گرز **المعنے** وہ غلام بھاگ کے میر کے پاس گیا میر نے پوچھا شراب کہاں ہی غلام نے سارا ماجرا ذرا ذرا اُسکے سامنے کہا سنتے ہی آگ ہوگیا اور غصے کے مارے سیدھا اٹھ کھڑا ہوا کہا بتا زاہد کا گھر کہاں ہی تا اس گرز گران سے اُسکا سر کچلوں اور اُس احمق مادر غر کا وہ سر بیدانش توڑوں وہ امر معروف کو کیا جانتا ہی کتے پن سے اپنی شہرت و معروفی کا طالب ہی تا اس مکاری سے رتبہ پیدا کرے اور کسی چیز سے آپ کو ظاہر کرے کہ فلان بڑا زاہد ہی بادشاہ کی شراب کا گھڑا توڑ ڈالا اُسمین سوائے تسلس و مکاری کے کوئی ہنر ہی نہین ہی بس یہی تسلس ہی جو لوگوں سے کرتا ہی اگر دیوانہ ہی اور فتنہ کریدنے والا اُسکا علاج یہی گرز گاؤ ہی اور گرز گاؤ وہ جو بصورت سر گاؤ کے بنایا ہوتا شیطان اُسکے سر سے نکل جائے معمول ہی کہ گدھا بدون گدھے والے کے نہین چلتا الحاصل بادشاہ گرز ہاتھ مین لیے مست نیم شب کو نکلا زاہد کے پاس گیا اور غصے کے مارے چاہا کہ زاہد کو مار ڈالے مرد زاہد اُنکے نیچے چھپ گیا اب اُس اُون مین جو رسی بٹنے والوں کی رکھی تھی چھپا ہوا سنتا تھا اور بادشاہ اُسکو برا کہہ رہا تھا آپ مقولہ مولانا رح کا ہی کہ بری بات کسی کی برائی سے کسی کے سامنے کہنا یہ کام آئینے کا ہی اس لیے کہ اُس نے اپنا منہ سخت کرلیا ہی یعنے بے مروت ہی بس آئینے کی طرح رو سخت آہنین چاہیئے تو تجھ سے کہے کہ اپنی صورت زشت کو دیکھ کہ کیسی ہے

حکایت بات کرنا دلقک کا سید شاہ ترمذ کو اور غصہ کرنا اُس کا

قولہ شاہ با دلقک ہمی شطرنج باخت ٭ مات کردش زود خشم شہ بتاخت ٭ گفت شہ شہ وان شہ کبر آورش ٭ یک یک آن شطرنج میزد بر سرش ٭ کہ بگیر اینک شہت اے قلتبان ٭ صبر کرد و گفت دلقک الامان ٭ دست دیگر باختن فرمود میر ٭ او چنان لرزان کہ عور از زمہریر ٭ باخت دست دیگر و شہ مات شد ٭ وقت شہ شہ گفتن و میقات شد ٭ بر جہید آن دلقک و در کنج رفت ٭ شش نمد بر خود فگند از بیم تفت ٭ زیر بالشہا و زیر شش نمد ٭ خفت پنہان تا ز خشم شہ رہد ٭ گفت شہ ہی ہی چکردی چیست این ٭ گفت شہ شہ شہ اے شاہ گزین ٭ کے توان حق گفت جز زیر لحاف ٭ با چو تو خشم آور آتش سجاف ٭

ای تو مات من ز زخم شاه مات ❊ میزنم شه شه ز زیر رختهات ❊ اللغات دلقک نام مسخرہ شہ جو وقت شطرنج بازی کے پادشاہ کی زد بچانے کو کہتے ہین اور کیش بھی کہتے ہین شطرنج سے مراد یہان مہرہ ہے قلتبان دیوث اور بھڑوا دست بمعنی کرت و مرتبہ عور برہنہ زہر ریکرہ سردی یعنی میقات وقت و ہنگام وعدہ سخاف سبک و کمظرف ہونا اسے المعنے بادشاہ دلقک نامے مسخرے کے ساتھ شطرنج کھیلتا تھا دلقک نے جلدی سے مات کر لیا مات کرنے سے بادشاہ کا غصہ چمکا دلقک تو شہ شہ کہتا تھا اور بادشاہ کبر سے مہرے اسکے سر پہ بار بار کے کہتا تھا کہ یہ لے ای قلتبان یہ تیری شہ ہے دلقک نے صبر کیا اور الامان کہتا رہا دوبارہ بادشاہ نے پھر کھیلنے کا حکم کیا وہ ایسا کانپ رہا تھا جیسے ننگا جاڑے سے فی الجملہ دوسری دفعہ کھیلے پھر بادشاہ کو مات ہوا اور پھر وہی شہ شہ کہنے کا وقت وہنگام آگیا دلقک مار کے ڈر سے بھاگا اور ایک گوشے مین چلا گیا اور چھ نمد خوف غصہ سے اپنے اوپر ڈال لیے بہت سی مسندون اور چھ نمدون کے نیچے چھپ کے پڑ رہا تا بادشاہ کے غصے سے بچا رہے بادشاہ نے بزجر کہا کہ یہ تو نے کیا کیا اور کیا سبب اسکا ہے کہا ای شاہ برگزیدہ شہ شہ پھر کہا شہ شہ تکرار چار بار بنظر مزید مبالغہ جسکے سبب سے مار مہرے کی کھائی تھی بھلا تجھ جیسے بادشاہ غصے والے کے سامنے کہ آگ اُس غصے کے آگے خفیف و سبک ہے بے لحاف اوڑھے کیسے کوئی بات حق کہ سکے آے بادشاہ تو تو میرا مات ہوا اور مین تیرے زخمون کا مات ہو کے تیرے سامان خواب کے نیچے شہ شہ کرتا ہون

پھر رجوع بہ حکایت امیر و زاہد و اجتماع خلق

قولہ چون محلہ پر شد از ہیہای میر ❊ و ز لگد بر در زدن و ز دار و گیر ❊ خلق بیرون جست زود از چپ و راست ❊ کای مقدم وقت عفو ست و رضاست ❊ مغز او خشک است و عقلش این زمان ❊ کمتر است از عقل و فہم کودکان ❊ زہد و پیری ضعف بر ضعف آمدش ❊ و ندران زہد ے کشادی نامدش ❊ رنج دیدہ گنج نا دیدہ زیار ❊ کارہا کردہ ندیدہ مزد کار ❊ یا نبودہ کار او را خود گہر ❊ یا نیامد وقت پاداش از قدر ❊ یا بود آن سعی چون سعی جہود ❊ یا جزا وابستہ میقات بود ❊ مر ورا درد و مصیبت این بسست ❊ کاندرین وادی پر خون بیکسست ❊ چشم پر درد و نشستہ او بکنج ❊ روترش کردہ فرو افگندہ لنج ❊ نے یکے کحال کو را غم خورد ❊ عقل ہم نے کو بکحلی رہ برد ❊ اجتہادی میکند با وہم و ظن ❊ کار در بوک ست تا نیکو شدن ❊ زان رہش دور ست تا دیدار دوست ❊ کو نجوید سر کہ مغز او عشق پوست ❊ ساعتے او با خدا اندر عتاب ❊ کہ نصیبم رنج آمد زین جناب ❊ ساعتے با بخت خود اندر جدال ❊ کہ ہمہ پران و ما ببریدہ بال ❊ ہر کہ محبوس ست اندر بو و رنگ ❊ گرچہ در زہد ست خود باشد بہ تنگ ❊ تا برون ناید ازین تنگی مناخ ❊ کے بود خویش خوش و صدرش فراخ ❊ زاہدان را در خلا پیش از کشاد ❊ تیغ و استرہ

نشاید ہیچ دا روی گر ضجیر خود را اندر شکم ❊ غصۂ آن بیمرادیہا و غم ❊ بیمرادیہاے این دنیا خوش ست ❊ بامرادے تندخو و سرکش ست ❊ اللغات مقدم پیش کردہ شدہ تیج بالضم لب تحال بروزن ستا آنکھین بنانے والا کحل سرمہ ارک براہ مروت شاید ویکر مناخ جگہ اونٹون کے بند ہنے کی ضجیر بفتح اول و کسر جیم تنگدل و غمگین المعنے جب محلہ بادشاہ کے شور و غل سے بھر گیا کہ دروازے پر ناہد کے لاٹین مارتے تھے اور یکر یکر کر رہے تھے مخلوق ادھر اودھر اپنے گھرون سے جلدی نکل کے آئی اور کہا اے امیر وقت تفوہ رضا کا ہی خشم و جفا کا وہ خشک مغز ہی عقل اسکی اسوقت مین بچون کی عقل و فہم سے بھی کمتر ہی اسکو ضعف بر ضعف نے گھیرا ہی ایک تو ضعف زہد کا دوسرا ضعف پیری اور زہد مین کوئی کشود ہا نہیں ہی کشود رزق سود و حاصل نہین رنج تو بہت اٹھایا لیکن گنج یار سے نہ ملا کام بہت کیے لیکن مزدوری کام کی نہ پائی یا تو اسکے کام کی کچھ اصل و بنیاد نہین بے اصل ہی یا مقدر الہی سے ابھی اسکے بدلے کا وقت نہین آیا یا یہ کوشش و زہد اسکا ایسا ہی جیسے سعی جہود کی بیکار یا بدلا اسکا مقید بمیعادگاہ ہی اے وقت وعدہ اسکے لیے تو یہی درد و مصیبت کافی ہی کہ اس ویرانے پرخون مین تنہا و بیکس ہی پرخون ای مہلک جسم پرور ایک گوشے مین بیٹھا ہے منھ بگاڑے ہونٹھ لٹکائے نہ کوئی ایسا کحال کہ غمخوار اسکا بنے عقل بھی نہین کہ اسکو کسی کحل کے پاس لیجائے آپنے ہی وہم و گمان کے موافق اجتہاد کرتا ہی کوئی اسکا پیر و مجتہد نہین ہی لہذا کام اسکا بوک مین پڑا ہوا ہی اے شاید و کرین جو مشعر بہ شک ہین دیکھیے نیک ہوتا ہی یا کیا اس سب سے تو راہ اسکی دیدار دوست سے دور معلوم ہوتی ہی کہ اسمین مغز نہین ہی جو عشق ہی عجز عشق سے پوست ہی کسی وقت تو خدا کے ساتھ غصہ کرتا ہی کہ ایسی جناب فیض آیاب سے میرے حصے مین رنج آیا کسی وقت اپنے نصیب سے لڑتا ہی کہ سب بلند پروازیان کر رہے ہین میرے بازو کتر دیے ہین آب مقولات مولانا رح کے ہین کہ جو کوئی رنگ و بو مین مقید و گرفتار ہی کیسے زہد مین ہو لیکن خود بخود تنگ ہی ہوگا اور جب تک اس تنگ مناخ یعنے نحس جگہ سے نہ الگ ہوگا نہ اسکی خوشی ہوگی نہ اسکا سینہ فراخ ہوگا ای صاحب ہمت و حوصلہ زاہدون کو تنہائی کے وقت مین قبل کشائیش رزق سے استرہ و تیغ کچھ نہین دینا چاہیے کہ مبادا تنگدلی و غمگینی سے اپنا پیٹ نہ پھاڑ ڈالے اپنی بیمرادی و غم سے یہ نہین جانتے کہ اس دنیا کی بیمرادیان ہی

اچھی ہین اور بامرادی تندخو اور سرکش ہی

بیان بیطاقتی سالکون بین قبل کشود سے اور قصد کرنا مصطفی کا آپ کو کوہ حرا سے گرانے کا وحشت حجاب سے اور ظاہر ہونا جبرئیل کا اور منع کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بشارت دینا انکو

قوله مصطفے را ہجر چون بفراختی ؞ خویش را از کوه او انداختی ؞ تا بگفتی جبرئیلش ہین مکن ؞ کہ ترا بس دولتست از امر کن ؞ مصطفے ساکن شدی ز انداختن ؞ باز ہجران آوریدی تاختن ؞ باز خود را سرنگون از کوه او ؞ میفگندی از غم و اندوه او ؞ باز گشتی پیش پیدا جبرئیل ؞ کہ مکن تو این کہ شاہی بے بدیل ؞ ہمچنین می بود تا کشف حجیب ؞ تا بیابد آن گہر را او ز جیب ؞ بہر ہر محنت چو خود را می کشند ؞ اصل محنتہاست این چونش کشند ؞ از خدا سے مردمانرا حیرتیست ؞ ہر یکے از ما فدای سیرتیست ؞ ای خنک آن کو فدا کرده است تن ؞ بہر آن کارزد فدای او شدن ؞ باری آن مقبل فدای این فنست ؞ کاندران صد زندگی در کشتنست ؞ عاشق معشوق عشقش بر دوام ؞ در دو عالم بہره مند و نیکنام ؞ ہر یکے چونکہ فدائی فنی است ؞ کاندران ره صرف عمر و کشتنیست ؞ کشتنی اندر غروبی یا شروق ؞ کہ نہ شائق ماند آنجا نی مشوق ؞ یا کرامی ارحموا اہل الہوی ؞ شأنہم ورد التوی بعد التوی ؞ عفو کن ای میر بر سختی او ؞ در نگر در درد و بدبختی او ؞ تا ز جرمت ہم خدا عفوی کند ؞ زلتت را مغفرت در آکند ؞ تو ز غفلت بس سبو بشکستہ ؞ بر امید عفو دل بر بستہ ؞ عفو کن تا عفو یابی در جزا ؞ می شگافد مو قدر اندر سزا ؞ مو شگافان قدر را ہوشدار ؞ قصہ ما را تو نیکو گوشدار ؞ **المعنی** حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب ہجر زور و شدت کرتا تھا تو وه آپ کو پہاڑ سے گراتے تھے جبرئیل اُسنے کہتے تھے خبردار ایسا مت کرو کہ تمھارے واسطے تو بڑی دولت ہی حکم کن سے آنحضرت ساکن ہوجاتے تھے اور تسکین پاتے تھے اور آپکو گرانے سے رک جاتے تھے پھر ہجر آپپر تاخت کرتا اور حملہ لاتا پھر یہ سرنگون پہاڑ سے گراتے مارے غم و اندوه کے پھر جبرئیل انکے سامنے پیدا ہوجاتے کہ ای شاه بیمثل و بے بدل ایسا مت کرو ایسے ہی ہوتا رہا تا وقتیکہ پردے حجاب کے کھلین اس لیے کہ وه گوہر جو اُنکی جیب مین رکھا گیا ہی اسکو پالین آپ فرماتے ہین لوگ دنیا کے ہر محنت مین اپنی جان مارتے ہین لیکن وه محنتین اور ہین اور محنت عشق کی سب محنتون کی جڑ ہے بھلا اُسکو کیسے اُٹھا سکین جو اُسکا فدائی ہی اُسکو دیکھ کے لوگون کو بڑی حیرت ہی اور حال یہ کہ ہم مین سے ہر ایک فدائے سیرت ہی اور کیسا خوش اور ٹھنڈھا وه شخص ہی جس نے اپنے تن کو فدا کیا ہی تا وه لائق اُسپر فدا ہونے کے ہوجائے لیکن وه خوش نصیب ہی جو اس فن پر فدا ہے وه جانتا ہی کہ اس مار بیجانے مین سیکڑون زندگیان ہین وه عاشق ہی اور اُسکے عشق کا معشوق ہمیشگی و دوام والا اور دونون جہان مین وه عاشق بہره مند اور نیکنام نہ مثل ان عاشقون فن دنیا کے کہ ہر ایک فدائی ایک فن کا ہی جسکی راه مین عمر کا بھی صرف اور مارا جانا بھی موجود اب چاہے غروب مین ہوجا ہے شروق مین بہرحال کشتن اُسکے پیچھے لگا ہوا ہی اس لیے کہ جہان وه ہے وہان بھی نہ کسی چیز کی کوئی شائق مرنے سے بچے نہ وه چیز بچے جسکے وه شائق تھے سب فنا ہوے سواے عشق و عاشق کے کسی کو بقا نہین

آپ بہ نظر وا دید حال مردم کے التجا کرتے ہین کہ ای بزرگ لوگو ہمارے وقت کے ان حرص وہوا والون پر
رحم کرو کہ انکے حال پر بلا کی برہلاکی وارد ہی پھر استیناف ہی یعنے ای اسیر معاف کر اُسکی سختی کو اور اُسکے
درد و بدبختی کو دیکھ تو تیرے جرمون سے خدائے تعالی تجھکو معاف کرے اور تیری زلت ولغزش کو مغفرت مین
بھردے اُس نے غفلت سے تیرا سبو توڑا تو نے بھی غفلت سے بہت سبو توڑے ہونگے اور خطائین
کی ہونگی جنکے عفو کی امید لگائے ہوے ہی پس عفو کر تو تو بھی اُسکے بدلے مین عفو پائے اسواسطے کہ
حکم الٰہی بڑا موشگاف بال کی کھال نکالنے والا ہی لابد موشگافان قدر کا ہوش رکھو اور اس قصے کو
ہمارے خوب کان لگا کے سُن

جواب امیر کا سفارشیون کو اور سفارش نہ ماننا

قولہ بازبشنو قصۂ میران دگر ۞ تا بیابے زین حکایت صد خبر ۞ میر گفت آن کیست تا سنگی زند ۞ بر سبوے ما
سبو را اشکند ۞ چون گذر سازد بکویم شیر نر ۞ ترس ترسان بگذرد با صد حذر ۞ بلکہ بگذارد ز ہیبت پنجہ را ۞ مور
گرد پیش قہرم اژدہا ۞ بندۂ ما را چرا آزرد دل ۞ کرد ما را پیش مہمانان خجل ۞ شربتے کان بہ ز خون او ست
ریخت ۞ این زمان ہمچو زنان از ما گریخت ۞ لیک جان از دست من او کی برد ۞ گر شود چون مرغ و بر بالا
پرد ۞ تیر قہر خویش بر پرش زنم ۞ پر و بال مردہ ریگش بشکنم ۞ ور شود ماہی اندر آب در ۞ از نہیب من شود
زیر و زبر ۞ ور رود در سنگ سخت از کوششم ۞ از دل سنگش کنون بیرون کشم ۞ جان نخواہد برد از شمشیر
من ۞ ور کند صد حیلہ و تدبیر و فن ۞ من بر انم برتن او ضربتے ۞ تا بود ہر دیگرا نرا عبرتی ۞ کار او سالوس و
زرق و حیلتست ۞ لیک مقصودش بیان شہوتست ۞ باہمہ سالوس و با ما نیز ہم ۞ داد او و صد چو او اینم دہم
بر سرش چندان زنم گرز گران ۞ کز تنش بیرون رود گنج روان ۞ چشم خونخوارش شدہ بر سر کشے ۞ از دہانش
مے درخشید آتشے ۞ **اللغات** مردہ ریگ میراث و شئے حقیر و ناچیز را **المعنے** پھر دوسرا قصہ میر کا
سُن جمع بنظر تعظیم کے ہی یعنے میران تو اس حکایت سے سوا گاہیان پائے میر نے اُن شفیعون سے
کہا وہ کون ہی کہ پتھر ہمارے سبو پر مارے اور سبو توڑ ڈالے اُسکی کیا مجال اگر شیر نر میری گلی مین آجائے
تو ڈرتا ہوا سیکڑون خوف و بچاؤ کے ساتھ نکلے بلکہ ہیبت کے مارے پنجہ جو اُسکا ہتھیار ہی چھوڑ بھاگے
اور اگر اژدہا ہو تو میری ہیبت سے مور ہو جائے اُس نے ہمارے غلام کو کیون آزردہ کیا اور ہمکو ہمارے
مہمانون مین خجل کیا وہ شراب جو اُسکے خون سے بہتر تھی بہا دی اور اب ہمارے سامنے سے عورتون کی
طرح بھاگ گیا لیکن کیا ہوتا ہی ہم سے تو جان بچا نہین پائے گا اگرچہ پرندین کے آسمان پر اُڑ جائے
مین اپنے قہر کا تیر اُسکے پرون پر مارونگا اور اُسکے پر و بال مردہ ریگ اے ناچیز و حقیر توڑ دونگا اور

اگر مچھلی بنکے دریا مین گھس جائیگا تو وہان بھی میری غارت و نہیب سے تلے اوپر ہوجائیگا اور اگر میری
کوشش و تلاش کے خوف سے سنگ سخت مین جا گھسے گا ابھی اسکو پتھر کے دل مین سے نکال لون گا
غرض میری شمشیر سے ہرگز جان نہین بچا سکے گا چاہے کتنے ہی حیلے اور داؤ اور تدبیرین کرے مین اسکے
تن پر ضرور ضرب اپنی روان کرونگا تا اورون کو عبرت ہو کام اُسکا چاپلوسی اور مکر و حیلے ہین لیکن
اُنکے ضمن مین بیان اپنی شہوت و خواہش کا ہے سب سے تو مکر کرتا ہی تھا اب ہم سے بھی مکر لایا
بس اُسکو اور اُس جیسے سو کو ابھی سزا دونگا اُسنے گرز اُسکے سر پہ ماردونگا کہ تن مین اُسکے جو خزانہ
روح روان کا ہے کہ مراد روح نفسانی سے ہے جس کا مخزن دماغ اور خزانہ اُسکا مغز سب
نکل جائیگا یعنے بھیجا نکال ڈالونگا اور آنکھین خونخوار اُسکی ایسی سرکش ہوگئی تھین جن سے
مُنھ سے آگ نکلتی تھی

ہاتھ پاؤن چومنا امیر کے سفارشیون زاہد کا دوسری بار اور خوشامد کرنا سفارشیون اور ہمسایون کا

قولہ آن شفیعان از دم و ہیہای او ؛ چند بوسیدند دست و پای او ؛ کای امیر از تو نشاید کین کشی ؛
گر شد باده تو بے باده خوشی ؛ باده سرمایه ز لطف تو برد ؛ لطف آب از لطف تو حسرت خورد ؛ پادشاهی کن ب
بخشش اے رحیم ؛ ای کریم ابن الکریم ابن الکریم ؛ هر شرابی بندهٔ این قد و خد ؛ جمله مستان را بود بر تو حسد ؛ هیچ محتاج
مے گلگون نهٔ ؛ ترک کن گلگونه تو گلگونهٔ ؛ ای رخ گلگونه ات شمس الضحی ؛ اے گدای رنگ تو گلگونها ؛
باده کاندر خم همی جوشد نهان ؛ ز اشتیاق روے تو جوشد چنان ؛ اے همه دریا چه خواهی کرد نم ؛ ای همه
هستی چه می جوئی عدم ؛ اے مه تابان چه خواهی گرد گرد ؛ اے که خورشید پیش رویت روی زرد ؛ تو خوشے و
خوب و کان هر خوشی ؛ تو چرا خود منت باده کشی ؛ تاج کرمناست بر فرق سرت ؛ طوق اعطیناک آویز برت ؛
جوهرست انسان چرخ او را عرض ؛ جمله فرع و سایه اند و تو غرض ؛ علم جوئی از کتبهای فسوس ؛ ذوق
جوئی تو ز حلوای سبوس ؛ اے غلامت عقل و تدبیرات و هوش ؛ چون چنینی خویش را ارزان فروش ؛
خدمتت بر جمله هستی مفترض ؛ جوهری چون عجز دارد با عرض ؛ بحر علمی در نمی پنهان شده ؛ در سه گز تن عالمی
پنهان شده ؛ اے چه باشد با جماع و با سماع ؛ تا تو جوئی زان نشاط و انتفاع ؛ آفتاب از ذره کے شد
وام خواه ؛ زهره از خمره کے شد جام خواه ؛ جان بے کیفی شده محبوس کیف ؛ آفتابے حبس عقده اینت
حیف ؛ **اللغات** خمره خم کوچک جوہر قائم بالذات عرض قائم بالغیر **مطلب** ان سفارشیون نے
غصہ اور شور اُسکا دیکھکے چند بار اُسکے ہاتھ پاؤن چومے اور کہا کہ اے امیر تجھکو کین کشی زیبا

نہین

اور تیرے لائق نہین ہی اگر شراب نہ رہی تو کیا غم تو بے شراب ہی خوشی مجسم ہی شراب سے جو خوشی ہوتی ہی
وہ کیا چیز ہی تو وہ لطف والا ہی کہ شراب سراپا لطف کا تجھسے حاصل کرتی ہی اور لطف آب کا تیرا لطف
دیکھ کے حسرت کھاتا ہی تو بادشاہی کر اور ایک کیمیا اسکو بخش دے تو خود کیمیا ہی اور کیمیا کا بیٹا کیمیا کا پوتا ہی شراب
تیرے قد و خد کی غلام باعتبار مستانہ رفتاری کے خد کی غلام نظر گلزار خساری کے سامنے مست تحیر
حسد کرتے ہین کہ ایسی البیلی چال ہماری نہین تو ذرا محتاج گلگون کا نہین ہی تو گلگونہ چھوڑ دے اس لیے
کہ تو خود گلگونہ ہی اے پادشاہ تیرا رخ گلرنگ تو آفتاب چاشت کا ہی یعنی ہر دم تیرے پیارے گلگونے
تیرے رنگ کے گدا ہین شراب جو خم مین پوشیدہ جوش کرتی ہی سو تیری ہی صورت کے اشتیاق مین
جوش کرتی ہی اور خم سے نکلی پڑتی ہی اے ممدوح تو بہمہ تن دریا ہی تو نم کو کیا کریگا اور تو بالکل ہستی ہی تو عدم
کیا ڈھونڈھتا ہی تو ماہ تابان ہی اور وہ تیرے سامنے گرد ہی گرد ہی اور سارا گرد وہ ہی کہ خورشید تیرے آگے [illegible]
تو خاص الخاص خوشی ہی اور خوب اور ہر خوشی کی کان پھر تو کیون احسان شراب کا اٹھاتا ہی تیرے سر پر
تو اللہ تعالی نے تاج کرمنا کا رکھا ہی یعنی ولقد کرمنا بنی آدم ہی آیت بزرگی دی ہم نے بنی آدم کو اور طوق
انا اعطیناک الکوثر کا پہنایا ہی یعنی عطا کیا ہم نے تجھکو کوثر کہ وہ کوثر تیری عقود گلو ہی اب تفسیر آیۃ کرمنا کی ہی
کہ انسان جوہر ہی یعنی قائم بالذات اصل مقصود اور ہیچ جس سے ہر شے نازل ہوتی ہی عرض اسکے
قائم بالغیر یعنی انسان کے واسطے بس سب تیرے فرع ہین اور سایا اور اصل غرض سب سے تو ہی اور
حال یہ کہ تو علم ان کتابون سے ڈھونڈھتا ہی جو بالکل فسوس ہین ای تعجب یا استغفر کہ وہ کتب حکما کی ہین جنمین
حال آسمانون کا لکھا ہی جنکی تعریف عرض و سایہ ہی گویا تو بیسی کے حلوے سے مزا پاتا ہے جیسے کہتے ہین
گور کے لڈو اس لیے کہ جوہر اور مہ وہ ہی اسکا تو خود ہے اے ممدوح ساری عقل اور تدبیرین اور ہوش
تیرے غلام ہین پھر باوصف ایسا ہونے کے تو آپ کو ایسا سستا کیون بیچ رہا ہے تیری بندگی و
اطاعت سارے موجودات پر فرض ہی پھر بھلا کوئی جوہر اپنے تابع عرض کے سامنے کب عجز کرتا ہے تو
تو بحر علم ہی ایک نم مین چھپا ہوا اور اس تین گز کے تن مین تیرے ایک عالم پوشیدہ ہی اے فلان یہ جارع و
سماع جنکو تو بڑے عیش و نشاط کی چیز جانتا ہی یہ کیا چیز ہی کیون ان سے طالب نشاط و نفع کا ہے بھلا
آفتاب بھی ذرہ سے کبھی قرض خواہ ہوا ہی وہ زہرہ جو اولی فلک ہی جسکی تاثیرات سے جملہ عیش و
سرور دنیا کے ہین اس نے بھی کسی خم خرد سے جام مانگا ہی بس تو جان کہ بے کیف حقیقی کے سبب
ہی مقید کیف کی ہی تو آفتاب ہو کے گرفتار عقدہ کا ہوا عجب حیف کی بات ہے عقدہ جسکو راس و ذنب
کہتے ہین اور یہ راس و ذنب تقاطع دو فلک یا دو خطون سے حاصل ہوتا ہی بس جہان سے تقاطع

شروع ہوتا ہی اُسکو اور جہان ختم ہوتا ہی دونون کو عقدتین کہتے ہین اور بیچ مین تقاطع سے جو شکل پیدا ہوتی ہی اُسکو تنین یعنے اژدھا اور یہ دونون عقدے راس و ذنب اے سر اور دم اُس اژدہے کے ہین بس جب ماہ اس عقدے پر آتا ہی خسوف ہوجاتا ہی اور آفتاب ان عقدون پر نہین آتا اسکا کسوف ماہ کے درمیان مین آجانے سے ہوتا ہے

پھر جواب امیر کا واسطے دفع سوال سفارشیون کے

قولہ گفت نے نے من حریف آن میم ٭ من بذوق این خوشی قانع نیم ٭ وارہیدہ از غم خوف و امید ٭ گرد ہمی گردم بہر سو ہمچو بید ٭ من چنان خواہم کہ ہمچو یاسمین ٭ گہ شوم گاہے چنان گاہے چنین ٭ ہمچو شاخ بید باران چپ و راست ٭ کہ ز بادش گونہ گونہ رقصہاست ٭ آنکہ خوکردہ ست باشادے مے ٭ این خوشی را کے پسند خواجہ کے ٭ انبیا زان زین خوشی بیرون شدند ٭ کہ سرشتہ در خوشی حق بدند ٭ زانکہ جانشان آن خوشیہا دیدہ بود ٭ این خوشیہا پیش شان بازی نمود ٭ ہر کرا نور حقیقے رو نمود ٭ کی شود قانع بتاریکے و دود ٭ وانکہ در جوع از طعام اللہ خوردہ ٭ کی زنان و شوربا حسرت برد ٭ وانکہ باشد خفتہ اندر گلستان ٭ میل گلخن کی کند چون ابلہان ٭ چون کند مستسقے از آب اجتناب ٭ چون کند مخمور دوری از شراب ٭ سیر نبود ہیچ عاشق از حبیب ٭ صبر نکند ہیچ رنجور از طبیب ٭ عاشق از معشوق کی باشد جہان ٭ چون باو بیند ہمہ کون و مکان ٭ ہیچکس بر غیر حق عاشق نشد ٭ واقف آن سر بجز خالق نشد ٭ بابت زندہ کسی گر گشت یار ٭ مردہ را کے در کشد اندر کنار ٭ مردہ را کس در کنار آرد مگر ٭ کو ندارد از جہان جان خبر ٭ **معنے** پادشاہ نے ان سفارشیون کے جواب مین کہا نہین نہین مین حریف دوست اسی شراب کا ہون اس خوشی پر جو تم کہ رہے ہو صبر نہین کرتا مین خوف و رجا دونون کے غم سے چھوٹا ہوا ہون بید کی طرح ہر طرف جھکتا لچکتا جیسے کہ مستی کا حال ہوتا ہے مین یہی چاہتا ہون کہ مثل درخت سمن کے کبھی ادھر ہون کبھی اُدھر یعنے جھومون جیسے نشے مین جھومتے ہین اور جیسے شاخ بید دست دراوی دائین بائین کرتی ہی یعنی لچکتی ہی اور ہوا کے سبب سے قسم قسم کے اسکو رقص ہوتے ہین اب بتا جوکہ خوکردہ اس شراب کی شادی کا ہی پھر اے خواجہ اس خوشی کو جو تو نے کہی کیسے پسند کرے دیکھ انبیا اس خوشی سے جو کنارہ کش ہوے یہی سبب تو ہی کہ خوکردہ اور سرشتہ خوشی حق ہین کسواسطے کہ ان خوشیون کو اُنھون نے دیکھا تھا یہ خوشیان اُن کو کھیل و بازی معلوم ہوئین ظاہر ہے جس کو نور حقیقی اپنی صورت دکھائے وہ تاریکی اور دود پر کب قانع ہوگا جیسے جسکو جوع کے وقت طعام اللہ کھانے کو ملے وہ روٹی شوربے پر کب حسرت کھائیگا اور جو گلشن مین سو رہا ہے وہ احمقون کے مثل گھورے کی رغبت کیون کرے گا بھلا مستسقی بھی کہین پانی سے کنارہ کش ہوتا ہے اور خمار والا بھی

شراب سے دوری چاہتا ہی لیکن عاشق بھی اپنے معشوق سے سیر ہوتا ہی اور کوئی بیمار بھی طبیب سے صبر کرتا ہے عاشق معشوق سے کب بھاگتا ہی اس لیے کہ اسکو کون ومکان کی دید وسوجھ اسی سے ہی کوئی شخص غیر حق کا عاشق ہوا اگر یہ نہین اس بھید کو جانتا اسکو وہ خالق ہی جانتا ہی جسنے اس معشوق کو پیدا کیا کہ یہ کسکا عاشق ہے اور جو شخص کہ معشوق زندہ کا جو حی القیوم ہی عاشق ہوا پھر وہ ان مردہ صورتون کا ہمکنار کب ہوتا ہی مردے کا ہمکنار وہی ہوتا ہی جو اس سے خبر نہین کہ وہ جہان جان کا ہی

اس آیت کے معنی ہین ان دار الآخرۃ لہی الحیوان لو کانوا یعلمون بیشک دار آخرت وہی حیات ہی اگر تم جانو تمام جہان زندہ سخن گو سخن شنو چنانچہ حدیث الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب دنیا مردار ہے اور طالب اسکے کتے

قولہ آنجہان چون ذرہ ذرہ زندہ اند ✤ نکتہ دانند و سخن گوینده اند ✤ در جہان مردہ شان آرام نیست ✤ کین علف جز لائق انعام نیست ✤ ہر کرا گلشن بود بزم و وطن ✤ کی خورد او بادہ اندر گولخن ✤ جای روح پاک علیین بود ✤ جای روح ہر نجس سجین بود ✤ جای بلبل گلبن و نسرین بود ✤ کرم باشد کش وطن سرگین بود ✤ بہر مخمور خدا جام طہور ✤ بہر سنک آب شور پر نفور ✤ ہر کرا عدل عمر ننمود دست ✤ پیش او حجاج خونے عادل ست ✤ دختران را لعبت مردہ دہند ✤ کہ ز لعب زیرکان نا آگہند ✤ چون ندارند از مروت زور دست ✤ کودکانرا تیغ چوبین بہتر ست ✤ کافران قانع بہ نقش انبیا ✤ کان نگاریدہ است اندر دیرہا ✤ وان جہان مارا چو روز روشنیست ✤ ہیچ زان پروای نقش و سایہ نیست ✤ آن یکی نقشش نشستہ در جہان ✤ وان دگر نقشش چو مہ بر آسمان ✤ این دہانش نکتہ گویان با جلیس ✤ وان دگر با حق بگفتار و انیس ✤ گوش ظاہر ضبط این افسانہ کن ✤ گوش باطن جاذب اسرار کن ✤ چشم ظاہر ضابطہ حلیہ بشر ✤ چشم سر حیران مازاغ البصر ✤ دست ظاہر مے کند دادو ستد ✤ دست باطن بردر صمد ✤ پاے ظاہر در صف مسجد صواب ✤ پاے معنے فوق گردون در طواف ✤ **اللغات** صواب دستر جو قربانی کے لیے کھڑے ہون **المعنے** بتائید صدر فرماتے ہین کہ وہ جہان جان جب وہان کی ذرہ ذرہ جملہ اشیا زندہ ہین اور سب نکتہ دان اور سخنگو تو اس جہان مردہ ہین انکو آرام نہین ہی کسواسطے کہ یہ علف لائق انعام ہی کے ہی یعنے چارپایون کے نا انکے اور ہی بھی یہ کہ جسکی بزم اور جسکا وطن گلشن ہو اسکے لائق بھاڑ یا گھورا کب ہی کہ وہ اس مین بیٹھ کے شراب کب پیئے جسکی روح پاک ہی اسکی جگہہ علیین ہی یعنے اعلے درجہ بہشت کا اور جو روح نجس کی ہی اسکا ٹھکانا سجین اے پست ترین مقام کہ یہ ایک پتھر ہی زیر زمین ہشتم دوزخ پر جیسے بلبل کی جگہہ گل و نسرین ہی اور جو کیڑا ہی اسکا وطن گوبر اور جو سرگین جو خدا کے عشق کی شراب کا

مخمور ہے اسکے لیے جام شراب طہور کا ہے اور منکر کے واسطے کھاری پانی نفرتون سے بھرا ہوا جس نے کہ
عدل عمرؓ سے ہاتھ نہین اٹھایا اور اسکو نہین دیکھا اُسکے سامنے حجاج خونی بھی عادل ہے یعنے جنہون نے اس
جہان جان کو جو نہین دیکھا ہے اسی کو اچھا جانتے ہین جیسے لڑکیون کو گڑیان وید یتے ہین اسواسطے کہ وہ
نریکیان کے کھیل سے ناواقف ہین لڑکون کو تیغ چوبین ہی دنیا بہتر ہے اس لیے کہ اُنکے ہاتھ مین قوت مروت
کی نہین ہے پھر کیا عجب کہ بیدھرک مارین کا فر لوگ انبیا کی تصویرہی پر قانع ہوگئے کہ ہمارے معبد مین کھچی
ہوئی ہے اور وہ جہان ہمارے واسطے روز روشن کی طرح ہے یعنے ظاہر کھلا ہوا ہمکو کچھ پروا اس جہان کی جو نقش
اور سایہ اُس جہان کا ہے نہین ہے ایک تو ایسا ہے کہ وہ اپنا نقش اس جہان مین جلائے ہوئے ہے اور
دوسرا وہ جس نے اپنا نقش ماہ کے مانند آسمان پر جمایا ہے اُسکا ذہن تو اپنے جلیسون کے ساتھ نکتہ گو ہے اور وہ
دوسرا حق تعالی کے ساتھ باتین کرتا ہے اور اُسکا انیس ہے پر دے ظاہر کے جو یہ کان ہین وہ تو اس افسانے کے
لکھنے والے ہین اور باطن کے کان کھینچنے والے اسرار کن فیکون کے چشم ظاہر ضابط صورت انسان کی
رکھنے والی ہے اور چشم باطن حیران بھید ما زاغ البصر وما طغی کی یعنے نرگس کی بینائی کے نہ حد سے بڑھی جو حق دیدکا م
رکھتی ہے اور یہ بیان کیفیت آنحضرتؐ کا ہے شب معراج رویت الٰہی مین پر دست ظاہری ادھر قسم کالین دین
کرتا ہے اور باطن کا ہاتھ دروازۂ فرصمد پر پھیلا ہے اگر مصروف بدعا یا کون ظاہر کے تو صدمہ مین
نماز یون کے ساتھ قائم ہین اور معنی کے پاؤن بالاے آسمان قبلۂ عالم کے طواف مین ہین اور لم جو وجود شیئ
اور بتفصیل ہیجینین ٭ این درون وقت وآن بیرون ببین ٭ اینکہ در وقتست باشد تا اجل ٭ وان دگر پاید بد قرن ازل
ہست یک نامش ولی القبلتین ٭ وان دگر نامش امام الدولتین ٭ خلوت وچلہ بر دلازم نماند ٭ ہیچ عرضے
برو عارض نماند ٭ چون الف از استقامت شد بپیش ٭ او ندارد ہیچ از اوصاف خویش ٭ گشت فرد از
کسوت خوہاے خویش ٭ شد برہنہ جان بجان افزای خویش ٭ چون برہنہ رفت پیش شاہ فرد ٭ شاہش از
اوصاف قدسی جامہ کرد ٭ خلعتے پوشید از اوصاف شاہ ٭ بر پرید از چاہ بر ایوان جاہ ٭ اینچنین باشد چو دردے
صاف گشت ٭ از بن طشت آمد و بالای طشت ٭ در بن طشت از چہ بود او دردناک ٭ شوم آمیزش اجزای خاک ٭
یار ناخوش پر ببالش بستہ بود ٭ ورنہ او در اصل بس برجستہ بود ٭ چون عتاب اہبطوا انگیختند ٭ ہمچو ہاروتش نگون آویختند ٭
القبلتان قبلتین بیت المقدس وکعبہ شریف دو کتین حقیقت ومعرفت اسے **ملتفت** فرماتے ہین جیسے
اور عضا کا بیان کیا ایسے ہی یہ ہر دو کا تو شمار کرے کہ باطن تو درون وقت ہے یعنے وقت مین گھسا ہوا اور
ظاہر بیرون وقت یہ جو وقت ظاہر عبادت کے ہین اور وہ ہر وقت نہ ایسے کہ جو وقت مین مقید ہین کہ یہ
اجل ہی تک ہین اور وہ ازل سے ابد تک ایک نام تو اُسکا ہے ولی القبلتین اے مالک وصاحب دو نون

قبلون کا اے از حد شریعت و طریقت والا اور ایک نام اُسکا ہے امام الدولتین یعنی پیشوا دو دولتون کا یعنی حقیقت و معرفت اسوقت مین خلوت و چلہ کچھ اُسپر لازم نہین ہے نہ کوئی غم ہے نہ اُسکو غم دلانے والا سب سے نکل گیا وہ مثل الف کے مجرد تھا طوا عواب سے بڑی راستی کے ساتھ اُسکے سامنے ہے اور اپنے اوصاف بشری کے کچھ اُسکے پاس نہین سارے لباس اپنی عادتون کے اُتار ڈال کے فرد اور برہنہ جان ہو کے اپنے جانفزا کے سامنے گیا جب یہ برہنہ ہو کے اُس شاہ فرد واحد کے سامنے گیا تو اُس نے اوصاف قدسی کو اُسکا لباس کیا اب اُس نے خلعت اوصاف شاہ کا جو قدس ہے پہنا اور چاہ پستی سے اُڑکے ایوان شاہ پر جا بیٹھا یہ ایسا ہے کہ گاد جو طشت مین بیٹھی ہوتی ہے جہان صاف ہوئی اوپر طشت کے آگئی اور اسکی وجہ کہ یہ دردناک طشت مین کیون تھا یہ ہے کہ نحوست اجزاے خاک مین لتھڑا تھا اُس یار ناخوش نے اُسکے پر و بازو باندھ رکھے تھے ورنہ در اصل تو نہایت برجستہ اور روح مجرد تھا جب قضا و قدر نے آدم کو بہشت سے نکالا اور خطاب قلنا اہبطوا منہا جمیعا کا اُٹھایا اور کہا اُتر جاؤ تم سب پستی چاہ زمین پر تو ہاروت کی طرح اسکو اس کنوئین مین سرنگون لٹکایا اور اُتارے ہوؤن مین آدم و حوا اور شیطان و مار و طاؤس تھے **قولہ** ہمچو ہاروت از ملائک بیگمان ✽ از عتابی شد معلق همچنان ✽ سرنگون زان شد کہ از سر دور ماند ✽ خویش را بر ساخت تنہا پیش راند ✽ آن سبد خود را چو پُر از آب دید ✽ کرد استغنا و از دریا برید ✽ در جگر چون قطرۂ آبش نماند ✽ بحر رحمت کرد و را باز خواند ✽ رحمت بے علتی بے خدمتی ✽ آید از دریا مبارک ساعتی ✽ اللہ اللہ گرد دریا بار گرد ✽ گرچہ باشد اہل دریا زرد زرد ✽ تا کہ آید لطف و بخشایشگرے ✽ سرخ گردد روے زرد از گوہرے ✽ زردی رو بہترین رنگہاست ✽ زانکہ اندر انتظار آن لقاست ✽ لیک سرخی بر رخی کو لامع است ✽ بہر آن آمد کہ جانش قانع است ✽ کہ طمع لاغر کند زرد و دلیل ✽ نے ز درد و علت آید او علیل ✽ چون ببیند روی زرد بی سقم ✽ خیرہ گردد عقل جالینوس ہم ✽ چون طمع بستی تو در انوار ہو ✽ مصطفے گوید کہ ذلت نفسہ ✽ نور بے سایہ لطیف و عالی است ✽ آن شبکہ سایہ غربالے ہست ✽ عاشقان عریان ہمی خواہند تن ✽ پیش عریانان چہ جامہ چہ بدن ✽ دردزہ واران ابد آن نان و خوان ✽ ہر مگس را چہ ابا چہ دیگدان ✽ این سخن از حد و اندازہ است بیش ✽ اے ایاز اکنون بگو احوال خویش ✽ **اللغات** لامع درخشندہ سقم بفتحتین بیماری خرمگس مگس کلان ابا آشوربا وغیرہ بفتحہ سالن **اے ملغی** فرماتے ہین کہ ہاروت بیشک فرشتون سے تھا بسبب ایک عتاب کے معلق لٹکایا گیا سرنگون اس سبب سے ہوا کہ بھید کو نہ پہونچا اور آپ کو ساخت تنون پر یعنی پیدایش انسان پر جو جسمانی ہے اور فرشتے نوری بے جسم فوق و راجح کیا جب یہ آب بیہودگی کا اپنی ڈلیا مین بھرا دیکھا تو بے پروائی کرکے دریا سے جدا ہوا یہ نہ جانا کہ ڈلیا مین پانی کرنا کار بیفائدہ ہے اور آدم کو بھی یہان بھیجا لیکن جب

آدم کے جگر کو تشنہ اور بے قطرہ آب کے پایا تو اس دریائے رحمت کی اور پھر اسکو بلا لیا کیسی رحمت کہ بے
علت و بے سبب ہے اور بے خدمت و بے بندگی کے جب وہ اس دریا سے آتی ہے وہ ساعت کیسی
مبارک ہوتی ہے اللہ اللہ کی تکرار بنظر مبالغہ تعظیم کے ہے کہ جب وہ دریا ایسا ہے تو اسی دریا کے گرد پھر اگرچہ اہل دریا
روے زرد ہون کہ زردی علامت عشق کی ہے تا اسکو لطف تیرے حال پر آئے اور رحمت تو روے زرد
ان کی گوہری سے سرخ ہو جائے یعنے زردروئی سے سرخروئی حاصل ہو تو اس زردی کو ایسا ویسا
مت جان یہ رنگ سب رنگون سے بہتر ہے اس لیے کہ یہ رنگ عشق کا ہے اور منتظر صورت معشوق کا
اور اسکے دیدار کا لیکن اگر کسی عاشق کے منھ پہ سرخی چمک رہی ہے یہ اس سبب سے ہے کہ جان اسکی قانع ہے
نہ طامع کس واسطے کہ طمع ہی لاغر و زرد و ذلیل کرتی ہے وہ طامع درد و علت سے علیل نہین ہے آب اسکا منھ
تو زرد ہے اور کوئی علت و بیماری نہین لہذا جالینوس بھی اسکو دیکھ کے حیران ہے کہ کیون زرد ہے انوار الٰہی
جو ظاہر ہین انکے ساتھ ہین جس نے اپنی طمع بھی لگائی اسی کی نسبت مصطفےٰ نے فرمایا ہے ذل من طمع ذلیل ہوا
جسنے طمع کی اسی پر تمثیل ہے کہ نور بے سایہ کے لطیف و عالی ہے اور وہ نور جو مشبک ہے اے سایہ آمیز وہ
غربالی ہے عاشق ہمیشہ اپنے تن کو عریان چاہتے ہین بس انکے نزدیک جامہ اور بدن یکسان ہے دیکھ تو
روزہ دارون کے لیے نان و خوان ہوتا ہے خرمگس کے لیے جیسا ہے شوربا ویسا ہی چوتھا کس واسطے کہ
نجس چیز کھاتی ہے جو مراد طامع سے ہے اور حریص سے آب فرماتے ہین یہ سخن تو حد اور اندازے سے
زیادہ ہے اے ایاز بس اپنا حال تو کہہ

پھر خطاب شاہ کا ایاز کو

قولہ ہین بگو احوال خود را اے ایاز ✽ گرچہ تصویر حکایت شد دراز ✽ ہست احوال تو از کان نوے ✽
تو بدین احوال کے راضی شوے ✽ ہین حکایت کن ازین احوال خوش ✽ خاک بر احوال درس پنج و شش ✽
حال باطن گر نمی آید بگفت ✽ حال ظاہر گو میت در طاق و جفت ✽ کہ ز لطف یار تلخیہای مات ✽ گشت بر جان
خوشتر از قند و نبات ✽ زان نبات ار گرد در دریا بود ✽ تلخی دریا ہمہ شیرین شود ✽ صد ہزار احوال آمد ہمچنین ✽
باز سوی غیب رفتند ای امین ✽ حال امروزے بدی مانند نے ✽ ہمچو جو اندر روش کش بند نے ✽ شادے
ہر روز از نوع دگر ✽ فکرت ہر روز را دیگر اثر ✽ المعنی پھر خطاب شاہ کا ہے ایاز سے کہ خبردار ہو حال اپنا بیان کر
اگرچہ تصویر حکایت کی رنگ آمیزیون سے بہت بڑھ گئی تیرا حال تو کان نوی سے ہے اے ہر دم تازہ تو ایسے
احوال پر کب راضی ہوگا خبردار اس تازہ اور احوال خوش سے بیان کر اور یہ درس جو اس پنج و شش دنیا
مین جاری ہے اسکے سر پہ خاک ڈال اگرچہ حال باطن کا تو ایسا نہین جو بیان مین آسکے رہا ظاہر کا حال سو

طاق وجفت یعنے کھیل ہی کھیل مین تجھسے کہتا ہون اس سبب سے کہ لطف یار کا ایسا ہی کہ بات کی تلخیان اور ناگواریان جان کو قند ونبات سے بھی زیادہ خوش آتی ہین اور ایسی نبات کہ اگر اسکی گرد دریا مین جا پڑے تلخی دریا کی ہمہ تن شیرین ہوجاوے آپ فرماتے ہین ایسے ایسے لاکھون احوال عالم مین آئے اور پھر اُسی غیب کے غیب مین چلے گئے چنانچہ جو حال کہ امروز ہی ہر وہ روز گزشتہ کے مثل نہین ہے ایسا ہی جیسے وہ نہر جسکا مینڈھا نہین کہ پانی اُس مین آیا اور چلا گیا ایسے ہی ہر شادی ہر روز کی ایک نوع کی ہی بلکہ دوسری قسم ہی علی ہذا غم و فکر ہر روز کا دوسرے اثر پر

تمثیل تن آدمی کی مہمان خانے سے اور تمثیل اندیشون مختلف کی مہمانون سے اور عارف صابر اُس مین ایسا جیسے مرد مہمان دوست

قولہ ہست مہمانخانہ این تن ای جوان ✽ ہر صباحی ضیف نو آید دوان ✽ ہی غلط گفتم کہ آید دمبدم ✽ ضیف تازہ فکرت شادی وغم ✽ میزبان تازہ روشو ای خلیل ✽ در ببند منتظر شو در سبیل ✽ ہرچہ آید از جہان غیب وش ✽ در دلت ضیف است او را دار خوش ✽ ہین مگو کہ ماند اندر گردنم ✽ کہ ہم اکنون باز پرد در عدم ✽ **المعنی** فرماتے ہین اے جوان یہ تن تیرا ایک مہمانخانہ ہی کہ ہر صبح ایک مہمان اُس مین وارد ہوتا ہی پھر کہتے ہین نہین مین نے جو ہر صبح کہا یہ غلط ہی بلکہ دمبدم آتا ہی اور وہ مہمان تازہ فکر کا ہی خواہ فکر شادی خواہ فکر غم بس تو بھی میزبان تازہ رو خلیل کی طرح بن اور دروازہ بندمت کر اور منتظر راہ پر بیٹھ جیسے خلیل منتظر مہمان کے ہوتے تھے اور اُسکی راہ تکتے تھے بس جو کچھ تیرے دل مین جہان غیب وش سے آئے وہ تیرا مہمان ہی اُسکو خوش رکھ یہ مت کہ کہ یہ میری گردن کا بار ہوگیا کس واسطے کہ وہ ابھی کوئی دم مین عدم کو اُڑا جاتا ہے

حکایت مہمان وکدخدا ورزن کی اور بیان فضیلت مہماند اری

قولہ آن یکے را یک مہمان آمد قنق ✽ ساخت او را ہمچو طوق اندر عنق ✽ خوان کشید او را کرامتہا نمود ✽ آن شب اندر کوے ایشان سور بود ✽ مرد زن را گفت پنہانی سخن ✽ کامشب ای خاتون دو جامہ خواب کن ✽ بستر ما را بگستر سوے در ✽ بہر مہمان گستران سوی دگر ✽ گفت زن خدمت کنم فرمان برم ✽ سمع وطاعت اے دو چشم روشنم ✽ ہر دو بستر گستر ید ورفت زن ✽ سوی خانہ سور کرد آنجا وطن ✽ ماند مہمان عزیز وشوہرش ✽ نقل بنہادند از خشک وترش ✽ در سمر گفتند ہر دو منتجب ✽ سر گذشت نیک وبد تا نیمشب ✽ بعد از ان مہمان زخواب وا ز سمر ✽ شد بران بستر کہ بد آن سوے در ✽ شوہر از خجلت بدو چیزے نگفت ✽ کہ مرا این سوست ای جان جاے خفت ✽ وز براے خواب تو ای بوالکرم ✽ بستر آن سوے دگر افگندہ ام ✽ آن قرارے کہ بزن او کردہ بود ✽ گشت مبدل وان طرف مہمان غنود ✽ آن شب آنجا سخت سر باد رگرفت ✽ گر شکوہ ام

شان آمد شگفت ٭ زن بیامد بر قرار آنکہ شو ٭ سوے در خفتہ است وآن سوی آن عمو ٭ رفت عریان در لحاف آن دم
عروس ٭ داد مہمان را برغبت چند بوس ٭ گفت مے ترسیدم ای مرد کلان ٭ زانچہ مے ترسیدم آمد خود ہمان ٭

اللغات قنق بضمتین مہمان عنق گردن سور شادی وجشن سمر قصہ عمو گمراہی وخواری وبرادر پدر

المعنی ایک شخص کے یہان بیوقت ایک مہمان آیا اُس نے اُسکو بڑی محبت سے اپنی گردن کا طوق بنایا
خوان لگایا اور بڑی عزت وخاطر کی اتفاقاً اُس رات اُس محلے مین ایک شخص کے یہان شادی تھی
اور جشن وسور تمام عورتین اپنے اپنے بستر پر سو رہین اور مرد محلے کے وہان جمع تھے اس صاحبخانہ نے
پوشیدہ اپنی عورت سے کہا کہ اس رات اے خاتون اپنے حسب معمول میرا بستر تو دروازے
کی طرف بچھا دے اور مہمان کا بستر اندر کو بچھا دے عورت نے قبول کیا کہ تیرے کہنے کے
موافق اطاعت وفرمانبرداری کرونگی سمعاً وطاعۃً اے دو چشم روشن میرے پس دونون بچھونے بچھا کے
عورت شادی والے گھر چلی گئی اور شادی والون کی شریک ہوئی وہان وطن کیا اب یہان وہ مہمان
عزیز اور اُسکا شوہر رہگیا اور خشک وتر نقل اُسکے سامنے رکھے نقل کھاتے تھے اور اچھے اچھے
منتخب قصے اور سرگذشت اپنے اپنے نیک وبد کی آدھی رات تک کہتے رہے بعد اُسکے مہمان بسبب
نیند کے جو قصون سے غلبہ کرتی ہی اُس بستر پر جو دروازے کی جانب تھا چلا گیا شوہر نے شرم کے مارے
اُس سے کچھ نہ کہا کہ اے جان اس طرف میرے سونے کی جگہ ہی اور تیرے سونے کی جگہ اے بوالکرم
اُدھر ہی تیرا بستر اُدھر بچھایا ہی پس وہ قرار جو اُس نے عورت سے کیا تھا وہ مبدل ہوگیا اُسکی جگہ وہ مہمان سویا
اتفاقاً اُس رات وہان سخت جاڑے نے آنکو گھیرا ایسا پر شکوہ ابر آیا جس سے انکو بھی تعجب آیا عورت اُسی
قرار پر کہ دروازے کی طرف شوہر سوتا ہی اور اسطرف وہ عمو ہی آئی اور عریان اُسکے لحاف مین اُس وقت
گھس گئی اور مہمان کو چند بار چوما کہا جس بات سے مین ڈرتی تھی ای مرد کلان آخر وہی بات ہوئی **قولہ** مرد
مہمان را گل وباران نشاند ٭ بر تو چون صابون سلطانے بماند ٭ اندرین باران وگل وی رود ٭ بر سر جان تو آن
تاوان شود ٭ زود مہمان جست وگفت ای زن ہل ٭ موزہ دارم من ندارم غم زگل ٭ من روان گشتم شمارا خیر باد ٭
در سفر یکدم مبادا روح شاد ٭ تاکہ زوتر جانب معدن رود ٭ کاین خوشی اندر سفر رہزن شود ٭ زن پشیمان شد
ازین گفتار سرد ٭ چون رمید ورفت آن مہمان فرد ٭ زن بسی گفتش کہ آخر اے امیر ٭ گر مزاحے کردم از
طیبت مگیر ٭ لابہ وزاری زن سودے نداشت ٭ رفت ایشان را دران حسرت گذاشت ٭ جامہ
ازرق کرد از غم مرد وزن ٭ صورتش دیدند شمع بے لگن ٭ می شد وصحرا ز نور شمع مرد ٭ چون بہشت از ظلمت
شب گشت فرد ٭ کرد مہمان خانہ خانہ خویش را ٭ از غم واز خجلت این ماجرا ٭ در درون ہر دو

ور راز نہان خود ہر زمان گفتی خیال میہمان ٭ که بدم یار خضر صد گنج جود ٭ می فشاندم لیک روزی تان نبود ٭

اللغات صابون سلطانی توزیع یعنے تقسیم کرنا حاکم کا کسی چیز کو کسی جماعت پر مزاح دل لگی طیبت خوشطبعی بگیر اسے گرفت مکن **معنے** عورت نے اپنے شوہر کے دھوکے مین کہا کہ اب کیچڑ پانی نے اس مہمان کو یہان جما دیا اور تجھپر مثل صابون سلطانی کے رہا یعنے باعث توزیع و پریشانی آب اس کیچڑ پانی مین کب جائے گا آخر تیرے سر وجان پر تاوان پڑیگا یہ سنکر مہمان کو دبرا او کہا اے عورت چھوڑ میرے پاس موزے ہین مجھکو کیچڑ کا کچھ غم نہین ہی تو مین چلا تمکو خدا خیر سے رکھے اور میری روح کو سفر مین دم بھر خوش نہ کرے تا جلدی اپنی معدن کی طرف چل دے اسواسطے کہ سفر کی خوشی معدن کے جانے کی رہزن ہوتی ہی سارے مخلوق جو یہان ہین سب مسافر ہین اور خوشی یہان رہنے کی راہ مار معدن کے راہ کی عورت ان ٹھنڈی باتون سے پشیمان ہوئی جبکہ وہ مہمان فرد چلا گیا بہت کہتی رہی کہ آخر اے امیر مین نے خوشطبعی اور تمسخر کیا تھا تو اسپر گرفت مت کر اور بہت خوشامد و زاری کی کچھ فائدہ نہوا اور وہ چلا ہی گیا اور انکو حسرت مین چھوڑ دیا ان دونون یعنے مرد و زن نے اُسکے غم مین سیاہ کپڑے پہنے اور اسکی صورت کو ایسا دیکھا جیسے بے لگن کی شمع وہ تو چلا جاتا تھا اور صحرا نور شمع مرد سے ایسا ہو رہا تھا جیسے بہشت کہ ظلمت و تاریکی سے شب کی جدا ہے اُس نے اُس خجلت و غم سے اپنے گھر کو مہمانخانہ بنایا خانہ مراد دل سے ہی اور ان دونون کے درون مین خیال مہمان کا ہر دم یہ راز نہان کہتا تھا کہ مین یار خضر کا تھا اور سیکڑون گنج جود و الا کہ تمپر بھوتا رہتا لیکن کیا کرون اُس سے تمھاری روزی نہ تھی

تمثیل فکر روزینہ کی کہ دل مین آتی ہی مہمان نو کے ساتھ جو اول دن کسی کے گھر اُترتا ہی اور اسکی فضیلت کرنا اور ناز اُٹھانا

قولہ ہر زمان فکرے چو مہمان عزیز ٭ آید اندر سینہ چون جان عزیز ٭ فکر را ای جان بجاے خویش دان ٭ زانکہ شخص از فکر دارد قدر ہان ٭ فکر غم گر راہ شادی میزند ٭ کارسازی ہاے شادی مے کند ٭ خانہ میروبد بہ تندے او زغیر ٭ تا در آید شادی نو ز اصل خیر ٭ مے فشاند برگ زرد از شاخ دل ٭ تا بروید برگ سبز متصل ٭ مے کند از بیخ سرور کہنہ را ٭ تا خرامد سرو نو از ماورا ٭ غم کند بیخ کژ پوسیدہ را ٭ تا نماید بیخ روپوشیدہ را ٭ غم ز دل ہر چہ بریزد یا برد ٭ در عوض حقا کہ بہتر آورد ٭ خاصہ آنرا کہ یقینش باشد این ٭ کہ بود غم بندہ اہل یقین ٭ گر ترشروئی نیارد ابر و برق ٭ زر بسوزد از تبسمہاے شرق ٭ سعد و نحس اندر دلت مہمان شود ٭ چون ستارہ خانہ خانہ میرود ٭ آن زمان کہ او درین برج تست ٭ باش ہمچون طالعش شیرین

وجیست ؛ تا کہ چون باہمہ شود او متصل ؛ شکر گوید از تو با سلطان دل ؛ ہفت سال ایوب با ضیف خدا ؛ در بلا خوش بود با صبر و رضا ؛ تا چو وا گردد بلائے سخت رو ؛ پیش حق گوید بصد گون شکر او ؛ کز محبت با من محبوب کش ؛ رو نکرد ایوب یک لحظہ ترش ؛ **اے** **معنے** ہر دم ایک فکر مثل مہمان عزیز کے جان عزیز کی طرح سینے مین آتی رہتی ہی اُس فکر کو اے جان اپنے موقع پر جانے دے اس سبب سے کہ خبردار ہو شخص انسان کا فکر ہی سے قدر پاتا ہی اب اگرچہ فکر غم کی راہ مار شادی کی ہی مگر کار سازیان شادی ہی کی کرتی ہی تیرے خانہ دل کو بڑی تیزی اور تندی کے ساتھ غیر سے صاف کرتی ہی تو شادی تیری اصل خیر سے اُس مین داخل ہو جو پتے زرد کہ شاخ دل مین لگے ہین اُنکو جھاڑتی ہی تا سبز پتے برابر اُس سے ظاہر ہون جسکو سروکمنہ سمجھتی ہی اسکو جڑ سے اُکھیڑتی ہی تا اُسکے سوا سرو نیا اُسکی جگہ خرامان ہووے تو غم کو ایسا دیسا مت جان یہ وہ جڑین جو سڑ گئی ہی اور پُرانی بوسیدہ ہین اُنکو اُکھیڑتا ہی تا اُس جڑ کو جو پوشیدہ رو ہی ظاہر کرے غم تیرے دل سے جو کچھ لیجائے یا دور کرے قسم ہے خدا کی کہ اُسکے عوض مین بہتر ہی لائیگا خاص اُسکو کہ جسکو یہ یقین ہی کہ غم بندہ اور غلام اہل یقین کا ہی دیکھ تو اگر ابر و برق ترشروئی نہ کرین تو انگور کا درخت شرق کے تبسمون سے جل جائے ابر کی ترشروئی اُسکا سکڑ سمٹا ہونا ایسے ہی برق کی ترشروئی اُسکی تحریر مین جو چین ہوتی ہی اور تبسم شرق کا کھلا رہنا ابر کا ہونا سعد نحس کے خیال بھی تیرے دل کے مہمان ہوتے ہین اور ستارے کی طرح خانہ بخانہ پھرتے ہین بس جب تک کہ وہ تیرے برج مین قیام پذیر ہین تو بھی مثل طالع کے شیرین اور چست رہ ناگواری اور سستی مت کر تو جسوقت وہ اپنے ماہ سے جو خدائے تعالیٰ ہی متصل ہوگا تو تیری طرف سے سلطان دل کے سامنے شکر گزار ہوگا کہ اسنے میری قدر کی غور تو کر ساٹھ برس حضرت ایوب مہمان خدا کے ساتھ اس بلا مین خوش رہے اور صبر و رضا اختیار کری اسی خیال سے کہ جب یہ بلا سخت لوٹ کے حق تعالیٰ کے سامنے جائے تو میری شکر گزار ہو نہ شاکی اور کہے کہ مجھ محبوب کش سے ایوب نے ایسی محبت کی کہ کبھی لحظہ بھر کو منھ ترش نہین کیا نہ ذرا لگا محبوب کش اس سبب سے کہ محبوب چیزون کے مارے جانے سے غم ہوتا ہی

قولہ از وفا و خجلت حلم خدا ؛ بود چون شیر و عسل او در بلا ؛ فکر در سینہ در آید نو بنو ؛ خندان خندان پیش او تو باز رو ؛ کہ اعذنی خالقی من شرہ ؛ لا تحرمنی انل من برہ ؛ رب اوزعنی ان اشکرما ارے ؛ لا تعقب حسرۃ لی ان مضے ؛ آن ضمیر رو ترش را پاسدار ؛ آن ترش را چون شکر شیرین شمار ؛ ابر گرچہ ہست ظاہر رو ترش ؛ گلشن آرندہ است و برد شورہ کش ؛ فکرت غم را مثال ابر دان ؛ با ترش تو رو ترش کم کن بدان ؛ بو کہ آن گوہر بدست او بود ؛ جہد کن تا از تو راضی او شود ؛ ور ندارد گوہر و نبود غنی ؛ عادت شیرین خود افزون کنے ؛ جائے دیگر سود دارد عادتت ؛ ناگہان روزے برآید حاجتت ؛ فکرتت کز شادیت

مانع شود ؛ آن بار حکمت صانع شود ؛ تو بجوان دو چار دانگش اے جوان ؛ بو کہ نجمی باشد و صاحب قران ؛ تو مگو
فرعی است او دا اصل گیر ؛ تا شوی پیوستہ بر مقصود چیر ؛ ور تو او را فرع گیری و مضر ؛ چشم تو در اصل باشد منتظر ؛
زہر آمد انتظار اندر چشش ؛ دائما در مرگ باشے زین روش ؛ اصل وان آنرا بگیرش در کنار ؛ بازرہ دائم ز مرگ
انتظار ؛ **اسے معنے** اپنی وفا اور اس خیال سے کہ حکم خدا سے خجلت ہوا اور بلا ایسے ملے ہوئے تھے
جیسے شیر و شہد ہر دم سینے مین فکر نئی نئی آتی ہی اور ہنس ہنس کے دوسری سے کہتی ہی کہ اب تو اُسکے پاس
لوٹ جا جس نے تجھے بھیجا تھا اور کہتی ہی پناہ دے مجھکو میرے خالق اُسکی شر سے اور محروم مت کر مجھکو
اُسکی نیکی سے اور اے رب میرے تقسیم کر مجھپر یہ کہ شکر کرون مین اُسکا جو دیکھون مین اور مت پیچھے لگا میرے
حسرت اُسکی کہ گذرا اس شعر مین تلمیح ہی آیت کریمہ سے جو حضرت سلیمان نے دعا کی تھی رب اوزعنی ان
اشکر نعمتک اللتی انعمت علی و علی والدی و ان اعمل صالحا ترضٰہ وادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین یعنی
اے رب میرے تقسیم کر مجھکو اس بات پر کہ مین شکر کرون تیری نعمت کا وہ نعمت کہ انعام کی تو نے مجھپر اور
میرے ماں باپ پر اور یہ کہ عمل صالح کرون مین جنسے تو راضی ہوئے اور داخل کر مجھکو اپنی رحمت سے اپنے
صالح بندون مین تو اپنے اس دل کی جو رد ترش ہی خوب نگہبانی رکھ کہ ترشروئی نہ کرنے پائے اور جو ترشی
پیش آتی ہی اُسکو شیرین جانے رہ دیکھ تو ابر بظاہر اگرچہ رو ترش ہی یعنے جبین شکن پڑا ہوا لیکن گلشن ریزی کی
آرندہ ہی اور شور و کھاری کا مار ڈالنے والا تو غم کی فکر کو ایسی ہی مثال ابر کی جان اور اس ترش کے ساتھ
ترشروئی مت کر اس سبب سے کہ شاید وہ گوہر اُسکی مٹھی مین ہو اسواسطے کوشش کر تا وہ تجھ سے راضی
ہوئے اور اگر اُسکے پاس گوہر نہین ہی نہ وہ غنی ہی تو کیا برائی تیری عادت شیرین تو افزون و زیادہ ہوگی کہ وہ
عادت شیرین تیری دوسری جگہ تجھکو فائدہ دے گی کہ ناگہان کبھی تیری حاجت نکل جائے فکر تیری اگر شادی
کی مانع ہوئی تو خالی نہین ہی وہ بحکم و حکمت صانع کے ہی تو اسکو اے جوان حقیر و کم دو چار دانگ مت کہہ
شاید کہ وہ کوئی ستارہ معظم صاحبقران ہو جس سے تجھکو سعادت بر سعادت حاصل ہو قران جمع ہونا دو
ستارون سعد کا ایک برج مین جیسے ماہ و مشتری یا زہرہ و مشتری یا زہرہ اور ماہ یا مشتری و زحل کہ یہ وقت
سعید و اسعد ہوتا ہی تو یہ مت کہہ کہ یہ ایک فرع ہی بلکہ اسی کو اصل جانے رہ تو ہمیشہ اپنے مقصود پر غالب
رہے اس لیے کہ اگر تو اسی کو فرع اور مضر جانے گا تو تجھکو اصل کا منتظر ہونا پڑے گا اور انتظار اپنے
مزے مین زہر ہے تو بس اس روش سے تو ہمیشہ گویا مرگ ہی مین پڑا رہے گا جیسا کہ کہا ہی الانتظار
اشد الموت لہذا تو اسی کو اصل پکڑے رہ کہ یہی ہے جو کچھ ہے اور اسی سے ہمکنار ہو اور مرگ
انتظار سے چھوٹ جا

بار دیگر خطاب شاہ با ایاز اور نوازش کرنا اسپر

قولہ اے ایاز پر نیاز صدق کیش ٭ صدق تو از بحر واز کوہ ست بیش ٭ نے بوقت شہوتت باشد عثار ٭ نے رود عقل چو کوہت کاہ وار ٭ نے بوقت خشم وکینہ صبرہات ٭ سست گردد در قرار و در ثبات ٭ مردے این نہ بان ریش وذکر ٭ ورنہ بودی میر میران کیر خر ٭ حق کرا خواندہ است در قرآن رجال ٭ کے بود این جسم را آنجا مجال ٭ روح حیوان را چہ قدر ست ای پدر ٭ آخر از بازار قصابان گذر ٭ صد ہزاران سر نہادہ بر شکم ٭ ارزشان از دنبہ واز گوشت کم ٭ تا توانی بندہ شہوت مشو ٭ در پے شہوت مکن جان را گرو ٭ ورنہ شہوت خان ومانت برکند ٭ زندہ ات در گور تاریک افگند ٭ روسپے باشد کہ از جولان کیر ٭ عقل او موشے شود شہوت چو شیر ٭ اندرین معنی حکایت گو میت ٭ تا دل از شہوت بکلی شو میت ٭ **اللغات** عثار بسر افتادن ارز ارزیدن سے بکنا قیمت رکھنا روسپی زن قحبہ **المعنے** پھر خطاب ہی ایاز سے کہ ای ایاز پر نیاز صدق کیش صدق تیرا بحر وکوہ دونون سے زیادہ ہی کہ دونون مین نہین سماتا تو وہ نہین ہے کہ شہوت کے وقت تو سر کے بل گر پڑے اور تیری عقل بجو کوہ کاہ کی طرح اڑ جائے نہ جو وقت کہ خشم وکینہ کا ہے اسوقت مین تجھکو جو صبر ہین اُن کے قرار وثبات مین تو سست ہو جائے یہی مردی کی باتین ہین یہ مردی نہین ہی جو ریش وذکر سے ہے اگر یہ ہوتی تو کیر خر سب میرون کا میر ہوتا بتا تو حق تعالی نے قرآن مین کسکو رجال کہا ہو جیسا کہ فرمایا الرجال قوامون علی النساء مرد زبردست ہین عورتون پر بس اس جسم کی وہان مجال کیا ہو جسم کا تعلق روح حیوانی سے ہی پھر غور تو کر روح حیوانی کی کیا قدر ہی ذرا قصابون کی گلی مین ہو کے نکل دیکھ تو لاکھون نے سر پیٹ پر جھکائے ہین اور پیٹ کے بدولت قتل ہوئے ہین آب ان روحون کی قدر وقیمت کہان کہ چکتی اور گوشت سے بھی کم ہی کہ انکے لیے انکو فنا کیا بس جب تک ہو سکے بندہ شہوت کا مت ہو اور شہوت کے پیچھے جان کو بلا مین مت پھانسنے ورنہ شہوت تیرا گھر بار خراب کردے گی اور زندہ گور تاریک مین جھکو ڈالیگی وہ مرد مرد ہی نہین ہی جسکی عقل مثل موش کے ہو اور شہوت مثل شیر کے وہ ایک روسپی زن قحبہ ہے آب اسی معاملے مین ایک حکایت تجھسے کہون تا دل تیرا شہوت سے بالکل دھو دون

حکایت ایک خواجہ اور دختر کی جس نے دختر کو حاملہ ہونے سے منع کیا تھا

قولہ خواجہ بود و مر او را دختری ٭ زہرہ خدی مہر خی سیمین بری ٭ گشت بالغ داد دختر را بشو ٭ شو نبود اندر کفایت کفو او ٭ خربزہ چون در رسد شد آبناک ٭ گر نبرّی بشکند گردد ہلاک ٭ چون ضرورت بود دختر را بداد ٭ او بنا کفو ازخوف فساد ٭ گفت دختر را کزین داماد نو ٭ خویش را پرہیز کن حامل مشو ٭

گر ضرورت بود عقد این گدا ۞ این غریب خوار را نبود وفا ۞ ناگهان بجهد کند ترک همه ۞ بر تو طفل او بماند مظلمه ۞ گفت
دختر ای پدر خدمت کنم ۞ هست پندت دلپذیر و مغتنم ۞ بر دو روزے و سه روزی آن پدر ۞ دختر خود را
بفرمودے حذر ۞ این چنین قومی بعالم هم بدند ۞ کز چنین نوعی نصیحتگر شدند ۞ حامله شد ناگهان دختر ازو ۞ چونک
بد بهر دو جوان خاتون و شو ۞ از پدر آنرا نهان میداشتش ۞ پنج ماهه گشت کودک یا که شش ۞ گشت
پیدا گفت بابا چیست این ۞ من ترا گفتم کزو دوری گزین ۞ آن وصیتهای من خود باد بود ۞ چون نکردت
وعظ و پندم ایچ سود ۞ گفت بابا چون کنم پرهیز من ۞ آتش و پنبه است بیشک مرد و زن ۞ پنبه را پرهیز
از آتش کجا است ۞ یا در آتش کے حفاظت و تقاست ۞ گفت نی گفتم که سوی او مرو ۞ تو پذیرائی منی
او مشو ۞ در میان حال انزال و خوشی ۞ خویش را باید کزو وا کشی ۞ گفت چون دانم که انزالش کیست ۞
این نهانست و بغایت دور دست ۞ گفت چون چشمش کلاپیسه شود ۞ فهم کن کان وقت انزالش بود ۞
گفت تا چشمش کلاپیسه شدن ۞ کور گشتست این دو چشم روشنم ۞ نیست هر عقلی حقیر پایدار ۞ وقت حرص و وقت
جنگ و کارزار ۞ **اللغات** کلاپیسه بکاف عربی تغیر ہونا آنکھون کا شہوت وغیرہ کے مزے سے

المعنی ایک خواجہ تھا اسکی لڑکی تھی زہرہ رخسار ماہ رخ سیمین بر وہ بالغ ہوئی اسکو حوالے شوہر کے کیا لیکن
شوہر کفویت مین کفو اسکا نہ تھا اب مقولہ مولانا کا ہے خربزہ جب پک جائے اور رس سے بھر جائے اسوقت
مین اگر اسکو نہ پھاڑو گا تو تو وہ خراب و برباد ہو جاتا ہے ایسے ہی یہ لڑکی بھی رسیدہ اور آبناک ہو رہی تھی ضرورةً
دختر کو خوف فساد سے ایک غیر کفو کو دیدیا اور کہا کہ اس شوہر سے آپ کو بچائے رکھنا حاملہ ہونا اسکے واسطے
کہ ضرورت تھی جو اس گدا سے یہ عقد ہوا یہ گدا غریب و خوار ہے وفادار نہوگا یہ وہ ہے کہ ناگہان کود بھاگے
اور سب کو چھوڑ دے بچہ اسکا تیرے لیے وبال و آفت رہجائے لڑکی نے کہا ای باپ تیری طاعت
کرونگی تیری نصیحت نہایت دلپذیر اور غنیمت ہے الغرض جب دو تین دن گذر جائے تو وہ باپ اسکا لڑکی کو اس سے
بچے رہنے کو کہدیتا تھا اب مولانا تعجب سے کہتے ہین دیکھو ایسی قوم بھی جہان مین ہوئی ہین اور اس قسم کے نصیحتگر
بھی ہو گئے ہین اتفاقاً دختر اس سے حاملہ ہو گئی اس سبب سے کہ میان بی بی دونون جوان تھے دختر
باپ سے اسکو چھپائے رہتی تھی اب وہ بچہ پانچ یا چھ مہینے کا ہو گیا تو ظاہر ہوا باپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے مین نے
تجھسے نہین کہا تھا کہ اس سے دور ہی رہنا وہ وصیتین میری کیا بیہودہ تھین جو تجھکو میری نصیحت و پند
نے کچھ فائدہ نہ کیا کہا ای بابا مین کیسے بچ سکون کہ مرد و زن آتش و پنبہ ہین اس مین کچھ شک نہین پنبہ کو بھلا
آگ سے بچاؤ کہان ہے یا آگ مین حفاظت و نگہبانی کب ہے کہا مین نے تجھسے نہین کہا تھا کہ اسکے
پاس مت جانا اور اسکی منی کو مت قبول کرنا جسوقت مین کہ حال انزال و مستی کا ہو تجھکو چاہیے کہ آپ کو

اُس سے روکے رہے اور کھینچے رہے کہا مین کیسے جانون کہ انزال اُسکو کب ہوگا یہ تو ایک پوشیدہ بات ہی
جس پر واقف نہین ہو سکتا کہا جب آنکھین اُسکی کلا پیسہ ہو جائین سمجھ لے کہ یہی وقت انزال کا ہی کہا
جب تک آنکھین اُسکی کلا پیسہ ہون میری یہ دونون آنکھین روشن اندھی ہو جاتی ہین پھر
کیسے دیکھون آپ فرماتے ہین کہ جو عقل حقیر و ناچیز ہے حرص اور جنگ اور کارزار کے
وقت قائم نہین رہتی

حکایت صوفی جو غزا کو گیا تھا

قولہ رفت یک صوفی بہ لشکر در غزا ٭ ناگہان آمد قطاریق و غا ٭ ماند صوفی با بنہ خیمہ ضعاف ٭ فارسان راندند
باصف مصاف ٭ مثقلان خاک بر جا ماندند ٭ سابقون السابقون در راندند ٭ جنگہا کردہ مظفر آمدند ٭ بازگشتہ
با غنائم سودمند ٭ ارمغان دادند کای صوفی تو نیز ٭ او برون انداخت نستد ہیچ چیز ٭ پس بگفتندش کہ خشمینی چرا ٭
گفت من محروم ماندم از غزا ٭ زان تلطف شیخ صوفی خوش نشد ٭ کو میان غزو خنجر کش نہ شد ٭ پس بگفتندش
کہ آوردیم اسیر ٭ آن یکے را بہر کشتن تو بگیر ٭ سر ببرش تا تو ہم غازی شوے ٭ اندکے خوش گشت
صوفی دل قوی ٭ آب راگر در وضو صد روشنیست ٭ چونکہ آن نبود تیمم کردنیست ٭ برد آن صوفے اسیر
بستہ را ٭ در پس خرگاہ تا آرد غزا ٭ ماند آنجا دیر صوفی با اسیر ٭ قوم گفتند اے عجب چون شد فقیر ٭ کافر
بستہ دو دست او کشتنی ست ٭ بسملش را موجب تاخیر چیست ٭ شخص آمد در تفحص از پیش ٭ دید صوفی خفتہ
زیر گیر خویش ٭ ہمچو نر بالای مادہ آن اسیر ٭ خفتہ ہمچون شیر بالای فقیر ٭ دستہا بستہ ہمی خائید او ٭ از سر استیزہ
صوفی را گلو ٭ گبر میخائید با دندان گلوش ٭ صوفے افتادہ بزیرش رفتہ ہوش ٭ **اللغات** قطاریق شور و
غوغا بنہ بالضم اسباب ضعاف جمع ضعیف **ملخص** ایک صوفی لشکر کے ساتھ غزا مین گیا یکایک آواز شور
و غوغا لڑائی کی آئی یہ صوفی اسباب خیمہ کے پاس ضعیفون مین رہگیا اور سوارون نے گھوڑے صف
لڑائی تک پہونچائے الحق جو لوگ ثقل خاک سے بھاری اور مثقل ہو رہے ہین اور گرفتار تن ہین وہ اپنی
جگہ پر رہے اور جو سابقون السابقون ہین وہ اپنے گھوڑے بڑھا لے گئے یعنے سبقت کرنے والے اُن
لوگون پر جو سبقت کرنے والے ہین آخر یہ لوگ لڑائیان لڑکے مظفر و منصور آئے اور غنیمتین سودمند
لیکر لوٹے صوفی کو بھی کچھ تحفہ دیا کہ یہ تو لے اُسنے پھینک دیا اور کچھ نہ لیا اُس سے لوگون نے پوچھا کہ
تو کیون غصہ ہی کہا مین غزا سے محروم رہا اُن لوگون کے تلطف سے صوفی خوش نہوا اُس لیے کہ لڑائی مین
خنجر کش نہوا تھا پس اُس سے کہا کہ ہم قیدی پکڑ کے لائے ہین اُن مین سے ایک قتل کرنے کو تو لیلے
اور سر اسکا کاٹ ڈال کہ تو بھی غازی ہو جائے اُس بات سے صوفی کچھ خوش اور قوی دل ہوا جیسے

وضو مین پانی کے واسطے سیکڑون نور و روشنیان ہین اور جب پانی نہو تو تیمم کرتے ہین غرض صوفی اس اسیر
بستہ کو خیمے کے پیچھے لیگیا تو غزا کرنے صوفی گئے وہان اُس اسیر کے ساتھ بہت دیر ہوگئی تو قوم نے کہا تعجب ہے
اس فقیر کا کیا حال ہوا کافر کے دونون ہاتھ بندھے ہوئے جسکا مار ڈالنا دشوار نہین قابل کشتن ہو رہا ہی پھر
اُسکے بسمل ہونے مین دیر ہی کیا ہی لہذا اس جستجو مین ایک شخص پیچھے اُسکے آیا دیکھا کہ صوفی گبر کے نیچے
چین سے پڑا ہی اور یہ طرز ہی اور ایسا اُسکے نیچے پڑا ہی جیسے نر کے نیچے مادہ اور وہ اسیر اس فقیر کے اوپر
مثل شیر کے چڑھا ہوا ہی ہاتھ اُسکے بندھے ہین اور بڑی قصد دست سے صوفی کے گلے کو چاب رہا ہی
اور یہ حال کر گبر تو اُسکا گلا چاب رہا ہی اور یہ بیہوش اُسکے نیچے پڑا ہی قولہ دست بستہ گبر چون گربہ جستہ
کردہ حلق او بے حربہ نیم کشتش کردہ از دندان اسیر ریش او پرخون ز حلق آن فقیر همچو گبر دست نفس
بستہ دست همچو آن صوفی زبون گشتی و پست ای شدہ عاجز ز تلی کیش ازو صد ہزاران کوہہا در پیش تو ای زین
سر پشتہ بمردی از شکوہ چون روی بر عقبہای همچو کوہ غازیان کشتند کافر را بہ تیغ ہم دران ساعت
حمیت بیدریغ بر رخ صوفی زدند آب و گلاب تا بہوش آمد ز بیہوشی و تاب چون بہوش آمد
بدید آن قوم را پس بپرسیدند چون شد ماجرا اللہ اللہ این چہ حالست ای عزیز این چنین بیہوش گشتی
از چہ چیز از اسیر نیم کشتہ بستہ دست این چنین مدہوش افتادی و پست گفت چون قصد سرش
کردم بخشم طرفہ در من بنگرید آن شوخ چشم چشم را واکرد پہن او سوی من چشم گردانید شد ہوشم ز تن گردش
چشمش مرا لشکر نمود شرح نیارم گفت چون پر ہول بود قصہ کوتہ کن کزان چشم این چنین رفتم از خود اوفتادم
بر زمین اللغات تل پشتہ و زمین بلند عقبہ کوہ و جاے دشوار و امر عظیم اسلمغی پھر تطبیق صدر
فرماتے ہین کہ اُس کافر دست بستہ نے بلی کی طرح بے حربے کے اسکے حلق کو زخمی کیا اور اُس اسیر نے
دانتون سے اُسکو نیم کشتہ کردیا کہ داڑھی اُسکی خون سے بھر گئی وہ فقیر اُس اسیر دست بستہ سے ایسا عاجز
و پست ہوا جیسے تو اپنے نفس کافر کے ہاتھ سے عاجز و پست ہی اے فلان تو تو اُسکے دین کے ادنی
پشتے سے عاجز ہوگیا اسی سے نہ نکل سکا تیرے سامنے تو لاکھون پہاڑ ہین ان سے کیسے نکلیگا جب
تو اسی سر پشتہ سے نہ گذرا تو مردانگی و شکوہ کے ساتھ ان عقبون پر جو مثل کوہ کے ہین کیسے چلیگا غرض اُن
غازیون نے اُسی وقت بنظر حمیت اسلام گبر کو تیغ سے بیدریغ مار ڈالا اور صوفی کے منھ پر آب و
گلاب چھڑکا تو اس بیہوشی و تاب سے ہوش مین آیا اور اُس قوم کو دیکھا اُنھون نے پوچھا کہ کیا ماجرا گذرا
اللہ اللہ اے عزیز تیرا کیا حال ہوا اور کس سبب سے ایسا بیہوش ہوگیا جو اُس اسیر ادھ مرے بستہ دست
سے ایسا مدہوش و پست ہوکے گر پڑا کہا جب مین نے اُسکا سر کاٹنے کا قصد کیا تو غصے کے ساتھ اُسنے

عجب طرح سے مجھکو دیکھا یعنے آنکھین کھول کے میری طرف نکالین اور ایسی پھیرین جنسے میرے ہوش اڑگئے تن کی خبر نہ رہی مین نہین کہہ سکتا کہ وہ آنکھین پھیرنا کیسا پرہول تھا آب زیادہ مجھسے مت پوچھو بس یہی کافی ہے کہ مین اسکی آنکھ سے بیخود ہو کے زمین پر گر پڑا

نصیحت مبارزون کی صوفی کو کہ اب لڑائی کے پاس مت جانا

قولہ قوم گفتندش بہ پیکار و نبرد ؛ با چنین زہرہ کہ تو داری مگرد ؛ گرد مطبخ گرد اند رخانقاہ ؛ تا دگر رسوا نگردے در سپاہ ؛ چون ز چشم آن اسیر بستہ دست ؛ غرقہ گشتی کشتی تو در شکست ؛ پس میان حملۂ شیران نر ؛ کہ بود با تیغ شان چو گوے سر ؛ کہ ز طاقا طاق گردن زدن ؛ طاق طاق جامہ کوبان ممتہن ؛ کہ ز فشا فش تیر جانستان ؛ ابر آزاری خجل در امتحان ؛ کے توانے کرد در خون آشنا ؛ چون نۂ با جنگ مردان آشنا ؛ بس تن بے سر کہ دارد اضطراب ؛ بس تن بے تن بخون بر چون حباب ؛ زیر دست و پاے اسپان در غزا ؛ صد فنا کان غرق گشت در فنا ؛ اینچنین ہوشی کہ از موشی بپرید ؛ اندران صف تیغ چون خواہد کشید ؛ چالشست این لوت خوردن نیست این ؛ تا تو برمالی بخوردن آستین ؛ نیست حمزہ خوردن اینجا تیغ بین ؛ حمزۂ باید درین صف آہنین ؛ نیست لوت چرب تیغ و خنجر است ؛ جان بباید باخت چہ جای سر ست ؛ کار ہر نازک ولی نبود قتال ؛ کہ گریزد از خیالی چون خیال ؛ کار ترکانست نی ترکان برو ؛ جای ترکان خانہ باشد خانہ شو ؛ چغزوہ کے تا نے کزان چشم اینچنین ؛ رفتی از دست و فتادی بر زمین ؛ **اللغات** طاقا طاق آواز شمشیر طاق جبہ و محراب و فرد ضد جفت اور طاق طاق وہ آواز جو کسی سخت چیز کے سخت چیز پر لگنے سے نکلے ممتہن بالضم خوار ابر آزاری ابر بہار حمزہ ترہ تیزک کہ ایک ترہ سے ہی و نام عم رسول مقبول ترکان لقب زنان جیسے بی بی و بیگم و جمع ترک کہ وہ ایک قوم ہی جرار سپاہی پیشہ **المعنی** ایک قوم نے صوفی سے کہا کہ جب تیرا ایسا دل ہی تو جنگ و نبرد کے پاس مت پھٹک کسی خانقاہ مین گرد مطبخ کے پھر دوبارہ سپاہ مین رسوا نہو جب تو اس اسیر بستہ دست سے بیہوش ہو کے ڈوب گیا اور کشتی تیری جو مراد جسم سے ہی ٹوٹ گئی تو شیر نرون کے حملے کیوقت جنکی تیغ کے سامنے سر گیند کی طرح ڈھلکتے ہین کبھی طاقا طاق آواز ضرب شمشیر سے جو گردن پر مارنے کے وقت نکلتی ہے وہ طاق طاق جو آواز گندی گردن کی ہے کپڑا کوٹنے کیوقت اس سے خوار و ذلیل اور کبھی فشا فش آواز تیر جانستان سے ابر بہار امتحان کے وقت شرمندہ کہ اس تیر باران کے مقابل مین کب برس سکتا ہون تو خون مین کب پیر سکتا ہے جب کہ مردون کی لڑائی سے آشنا نہین ہے جنگ کی تو یہ کیفیت ہے بہت تن بے سر تڑپتے ہوتے ہین اور بہت سر بے تن خون پر حباب کے مثل تیرتے ہین اور گھوڑون کے ہاتھ پانون کے نیچے لڑائی مین سیکڑون فنا ہین کہ جو فنا کا ڈوبا ہوتا ہے اس فنا مین پڑا ہوتا ہے بس ایسے

ہوش جواد نی موش سے اڑجائین اُس صف مین کیسے تیغ کھینچ سکتے ہین یہ لڑائی ہی نعمت کا کھانا نہین ہے
جس سے مزے اُٹھائے اور آستین چڑھاکے کھانے کو مستعد ہوئے یہان تو تیر تلوار کا کھانا ہی خبردار رہو
یہان حمزہ یعنے نرہ تیزک کا کھانا نہین ہی تیغ کھانا ہی اس کھانے کے لیے کوئی امیر حمزہ ساسخت اس
صف مین ہو تیغ و خنجر چلنے چھرّے کھانے نہین ہین اسپر تو سر کیا چیز ہی جانین کھیلی جاتی ہین لڑائی نازک
دلون کا کام نہین ہی کہ ذراسے خیال سے خیال کی طرح بھاگ جائے جیسے خیال دل مین آکے
نکل جاتا ہی تو جا لڑائی ترکون کا کام ہے یعنے سپاہیون کا نہ ترکان اے بیبیون اور بیگمون کا ترکان
کی جگہ خانہ ہی تو بھی خانہ نشین ہو تجھکو قتال و جدال سے کیا کام تو غزا کب کر سکتا ہی جب تیرا یہ
حال کہ ذرا انگھ دکھائے مین ایسے اپنے اختیار سے جاتا رہا اور زمین پر گر گیا کہ ہوش نہ رہا

حکایت عیاضیؒ کی کہ نوّے دفعہ لڑائی مین گئے باامید شہادت اور شہید ہوے آخر جہاد اصغر سے جہاد اکبر نفس مین مشغول ہوے

قولہ گفت عیاضی نُود بار آمدم ؛ تن برہنہ کرکہ زخمی آیدم ؛ بے زرہ رفتم میان تیغ و تیر ؛ تا یکے تیرے خورم من جاگیر ؛ تیر خوردن بر گلو یا مقتلے ؛ جز نیابد جز شہید مقبلے ؛ در تنم یک جا نگہ بے زخم نیست ؛ این تنم از تیر چون پرویز نیست ؛ لیک بر مقتل نیامد تیرہا ؛ کار بخت ست این نہ جلدی و دہا ؛ چون شہادت روزی جانم نبود ؛ رفتم اندر خلوت و در چلہ زود ؛ در جہاد اکبر افگندم بدن ؛ در ریاضت کردن و لاغر شدن ؛ بانگ طبل غازیان آمد بگوش ؛ کہ خرامید ند جیش غزوہ کوش ؛ نفسم از باطن مرا آواز داد ؛ کہ بگوش حس رسیدم بامداد ؛ خیز ہنگام غزا آمد برو ؛ خویش را در غزو کردن کن گرو ؛ گفتم ای نفس خبیث بیوفا ؛ از کجا میل غزا از کجا راست گوا ے نفس کاین حیلہ گریست ؛ ورنہ نفس شہوت از طاعت بریست ؛ ورنہ گوئی راست حملہ آرمت ؛ در ریاضت سخت تر افشارمت ؛ نفس بانگ آورد آنگہ از درون ؛ در فصاحت بیدہان اندر فسون ؛ کہ مرا ہر روز اینجا مے کشی ؛ جان من چون جان گبران مے کشی ؛ ہیچکس را نیست از حالم خبر ؛ کہ مرا تو مے کشی بیخواب و خور ؛ در غزا بجہم بیک زخم از بدن ؛ خلق بیند مردے و ایثار من ؛ **اللغات**
کر بکاف عربی بالفتح حملہ مقتل جاے قتل اور وہ جگہ جسم مین جہان کے زخم سے مرجائے مقبل بالضم نیک بخت دہا بالفتح زیرکی ایثار جوانمردی **المعنی** عیاضی نے کہ ایک صحابی تھے کہا کہ مین نے نوّے دفعہ حملہ ننگے بدن کیا اس امید پر کہ کوئی زخم شدید مجھکو پہونچے نندہ مین تیغ و تیر مین گیا تا کوئی تیر ٹھکانے سے میرے لگجائے لیکن کیا ہوتا ہی تیر گلے پر یا مقتل پر کہ جس سے مرجائے کھانا سوائے شہید خوش نصیب کے اور کا حصہ نہین ہی دیکھیے تو میرے بدن مین کوئی جگہ زخم سے خالی نہین ہی مارے

تیرون کے جسم میرا چلنی ہو رہا ہی لیکن یہ تیر قتلگاہ پر نہ لگے سو یہ کام مقسوم کا ہی جلدی وزیر کی کا نہین ہے
پس جب دیکھا کہ شہادت سے میری جان کی روزی و حصہ نہین ہے تو مین نے فوراً خلوت گزینی اور
چلہ نشینی اختیار کی اور جہاد صغر سے جہاد اکبر مین اپنے بدن کو ڈالا اور زہد و ریاضت سے اسکو لاغر کرنے لگا
ایک دن آواز نقارہ غازیون کی مین نے سنی کہ وہ لشکر غزوہ کوش غزا کو روانہ ہوے میرے نفس نے
میرے باطن سے مجھکو پکارا کہ یہ آواز اسکی صبح ہی میرے گوش حس مین پہونچی کہتا ہی کہ اٹھ غزا کو چل غزا کا
وقت آیا تو بھی جان اپنی غزا مین پھنسا مین نے کہا کہ اے نفس خبیث بیوفا تو کمان اور رغبت غزا کی کمان
سچ بتا یہ کیسی تیری حیلہ گری ہی ورنہ نفس شہوانی تو طاعت سے بری ہی اور اگر تو نے سچ نہ بتایا تو مین
تجھپر سخت حملہ کرونگا اور بڑی ریاضت کے ساتھ نچوڑون و دباؤنگا اسوقت نفس نے میرے درون
سے بیدہان فصاحت کے ساتھ فسون کی آواز دی کہ تو مجھکو ہر روز یہان مارتا رہتا ہی اور کافرون کے
مثل میری جان سختی سے کھینچتا رہتا ہی اور کسی کو میرے حال سے خبر نہین کہ کیسا بخواب و خور مارتا رہتا ہی
اگر غزا مین جاؤنگا تو ایک زخم مین بدن سے نکلجاؤنگا اسوقت مین ساری مخلوق میری مردی و جوانمردی کو
تو دیکھیگی **قولہ** گفت ای سگ چون منافق زیستی ؛ ہم منافق میری تو چیستی ؛ خوار و خود راے و مرائی بودہ ؛
در دو عالم ہمچنین بیہودہ ؛ نذر کردم کہ زخلوت ہیچ من ؛ سر برون نارم چو زندہ است این بدن ؛ زانکہ
در خلوت ہر انچہ تن کند ؛ نز براے روے مرد و زن کند ؛ جنبش و آرامش اندر خلوتش ؛ جز براے
حق نباشد نیتش ؛ این جہاد اکبرست آن اصغرست ؛ ہر دو کار رستمست و حیدرست ؛ کار آنکس نیست
این سودا و جوش ؛ کوز موش جنبش گم کرد ہوش ؛ آنچنان کس را بباید چون زنان ؛ دور بودن از مصاف و از
سنان ؛ صوفیے آن صوفیے این اینت حیف ؛ آن زسوزن مردہ این را طعمہ سیف ؛ نقش صوفی باشد
او را نیست جان ؛ صوفیان بدنام ہم زین صوفیان ؛ بر در و دیوار جسم گل سرشت ؛ حق زغیرت نقش صوفی
صد نوشت ؛ تا زسحر آن نقشہا جنبان شود ؛ تا عصاے موسوی پنہان شود ؛ نقشہا را میخورد صدق صفا ؛
چشم فرعونست پر کردہ حصا ؛ **اللغات** سمری اے میمیری مرائی ریاکار حصا بفتح سنگریزہ **المغنی** کہا اے
مرگیا کتے جب منافق ہو کے تو جیا اور منافق ہی مرتا ہی تو پھر تو چیز ہی کیا ہی تو تو خوار و خود راے اور ریاکار رہا ہی پس
دونون جہان مین بیہودہ ہی بیہودہ ہی اب مین نے نذر جسکا ادا واجب ہی مان لی کہ کبھی خلوت سے سر
نہ نکالونگا جب تک کہ یہ بدن زندہ ہی اس سبب سے کہ خلوت مین جو کچھ ریاضت تن کرتا ہی وہ مرد و زن
کے دکھانے کو نہین کرتا ہی اسکی جنبش و آرام خلوت مین جو کچھ ہی سواے حق کے اور نیت اسکی نہین ہوتی
پس یہ جو مین کر رہا ہون یہ جہاد اکبر ہے اور جو تو کہتا ہی جہاد صغر ہی جیسے آنحضرت نے وقت لوٹنے کے

غزوات سے فرمایا رجعنا من جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر لوٹے ہم چھوٹے جہاد سے طرف بڑے جہاد کے لیکن یہ دونون جہاد کام اُن لوگون کے ہین جو رستم اور حیدر ہین اسکا کام یہ سود او جوش نہین ہے جسکے ہوش اور اُسکی جنبش سے ہوش گم ہوجائین ایسے شخص کو تو چاہیئے کہ عورتون کے مثل لڑائی اور سنان سے دور ہی رہے آب مقولات مولانا رح کے ہین دیکھو ایک صوفی تو وہ تھا اور ایک صوفی یہ تھے کہ وہ سوئی کا مارا مرا اور انکی خود سیف ہی خوراک ہے وہ ایک نقش صوفی کا ہے اُسمین جان نہین ہے ایسے صوفیون سے اصل صوفی بھی بدنام ہوتے ہین یہ جو قصر تن کا گل سرشت ہے اسکے در و دیوار پر حق نے سیکڑون نقش بہ سبب غیرت صوفیون کے لکھ دیے اور غیرت یہ کہ جھوٹے سچون مین نہ ملنے پائین تو وہ عصا جو ساحرون نے ڈالے تھے کہ وہ فقط بصورت و نقش عصا موسی کے تھے سحر سے جنبان ہون اور وہ جو در حقیقت عصائے موسوی ہین چھپے رہین لیکن صدق و صفا وہ چیز ہے کہ نقشون کو کھا جاتی ہے جیسے موسیٰ کا عصا اُن جادو کے نقشون کو کھا گیا مگر کیا کیا جائے فرعون کی آنکھون مین کنکریان ٹھنسی تھین اُسکو نہین سوجھا

حکایت دوسرے مجاہد کی اور جانبازی اُسکی

قولہ صوفیے دیگر میان صف حرب ❁ اندر آمد چند بار از بہر ضرب ❁ بست زخم از دست کافر چونکہ خورد ❁ بار دیگر حملہ آورد و نبرد ❁ تا نمیرد تن بیک زخم گزاف ❁ تا بخورد او بست زخم اندر مصاف ❁ با مسلمانان بہ کافر وقت کر ❁ وانہ گشت او با مسلمانان بفر ❁ حیفش آمد کو بزخمے جان دہد ❁ جان ز دست صدق او آسان دہد ❁ **اللغات** کر حملہ فر بازگشتن **المعنی** ایک صوفی اور صف لڑائی مین چند بار واسطے زد و ضرب کے گھسا بیس زخم جب کافر کے ہاتھ سے کھائے پھر بھی دوبارہ حملہ کیا اور لڑا اُس غرض سے کہ ایک ہی زخم بیہودہ سے میرا تن نہ مرجائے یہان تک کہ بیس زخم اُس نے لڑائی مین کھائے وقت حملے کے تو مسلمانون کے ساتھ گیا اور وقت لوٹنے کے اُنکے ساتھ لوٹا نہین اسواسطے کہ اُسکو حیف آیا کہ ایک زخم سے کیا جان ویدون بلکہ جان کو صدق کے ہاتھ سے سہل و آسان ویدون لیلیے کہ صادق تھا ورنہ لوٹ جاتا

حکایت اُس صوفی کی کہ واسطے نفس کشی کے ایک درم روز دریا مین ڈالتا تھا

قولہ آن یکے بودش بکف در چل درم ❁ ہر شب انگندے یکے در آب یم ❁ تا کہ گردد سخت بر نفس و مجاہد ❁ در تانّے در دجا نکندن دراز ❁ نفس او فریاد کردی ہر شبے ❁ در فتادے نازو رتاب او بتے ❁

کہ چرا می نگلنی یکبارگے ؛ کشتیم در غصہ وبیچارگی ؛ بہر حق یکبارگی بگذار وین ؛ نفس را الیاس احدی الراحتین ؛
او نہ کشتی ملتفت مر نفس را ؛ ہمچنین کشتی مرا او را دعنا ؛ **المعنے** ایک شخص کے پاس چالیس درم تھے
ہر رات ایک ورم دریا مین ڈالتا تھا اس واسطے کہ یہ بات اس نفس مجاز پر سخت گذرے اور اس تامل مین
کہ ایک ایک ڈالون نہ کل ایک دفعہ سے اسکی جانکنی خوب بڑھی اس لیے کہ نفس کو یہ حرکت اسکی
ناگوار تھی گویا تر سا تر سا کے مارتا تھا نفس اسکا ہر رات فریاد کرتا تھا کہ تو نے مجھکو کیا خوار کیا ہی اور
تب وتاب مین ڈالا ہے کیون نہین یکبارگی ڈال دیتا تو نے تو مجھکو غصہ وبیچارگی سے
مار ڈالا خدا کے واسطے اکبارگی یہ قرض دریا کا ادا کر دے کہ یاس قطعی کی بھی نفس کے واسطے دو
راحتون سے ایک راحت جب بھی ہی یعنے اول راحت تو حصول مطلوب کی دوسری راحت یاس
قطعی کی کہ پھر خلجان نہین رہتا وہ کبھی نفس کی طرف ملتفت نہین ہوتا تھا ایسے ہی اسکو
رنج سے مارتا تھا

حکایت ایک مجاہد در قتال کی

قولہ ہمچنین آن صوفی اندر وقت جنگ ؛ بہر حق بگرفتہ بد بر نفس تنگ ؛ با مسلمانان بکر و پیش رفت ؛
وقت فر او وانگشت از خصم تفت ؛ زخم دیگر خورد آنرا ہم ببست ؛ بست کرت تیغ و رمح از وی شکست ؛
بعد ازان قوت نماند افتاد پیش ؛ مقعد صدق او ز صدق عشق خویش ؛ صدق جان دادن بود بین سابقوا ؛
از نبی برخوان رجال صدقوا ؛ این ہمہ مردن بمرگ صورتیست ؛ این بدن مر روح را چون آلتیست ؛
ای بسا خامے کہ ظاہر خونش ریخت ؛ لیک نفس زندہ آن جانب گریخت ؛ آلتش بشکست رہزن
زندہ ماند ؛ نفس زندہ است ارچہ مرکب خون فشاند ؛ اسپ کشت وراہ او رفتہ نہ شد ؛ جز کہ خام و
زشت وآشفتہ نہ شد ؛ گر بہر خونریزیے گشتی شہید ؛ کافر کشتہ بدی ہم بوسعید ؛ ای بسا نفس سعید مقتمد ؛
مردہ در دنیا چو زندہ میرود ؛ نفس رہزن مردو تن کہ تیغ اوست ؛ ہست باقی در کف آن غزوہ جوست ؛
تیغ آن تیغست مرد آن مرد نیست ؛ لیک آن صورت ترا حیران کنیست ؛ نفس چون مبدل شود این
تیغ تن ؛ باشد اندر دست صنع ذوالمنن ؛ آن یکی مردیست توتش جملہ درد ؛ وان یکے مردی تہی جان
ہیچ گرد ؛ **اللغات** بوسعید نام مرشد حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کہ شہید ہوسے تھے **المعنی** فرماتے
ہین جیسے اس صوفی نے اپنے نفس کو تنگ کیا تھا ایسے ہی اُس صوفی نے اپنے نفس کو خدا کے واسطے
وقت لڑائی کے تنگ کیا تھا جب مسلمانون نے حملہ کیا تو حملے کے وقت سب سے آگے گیا اور بازگشت
کے وقت وہ دشمن گرما گرم سے نہین پھرا اور نہین لوٹا اور ایک زخم کھایا اسکو بھی باندھا بیس مرتبہ تیغ ونیزہ

اُس سے ٹوٹنا بعد اسکے جب قوت نہ رہی تو آگے کو گر گیا تاثیر
سبب سے مقعد صدق کو پہونچا جیساکہ فرمایا ہی فی مقعد صدق عند
پادشاہ قدرت والے کے صدق کیا ہو جان دینا ہی دیکھے سابقوا فرمایا
رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر مومنون سے وہ لوگ
اُنھون نے وفا کیا اللہ سے سو بعض اُنسے جہاد مین مارے گئے اُسکی محبت مین اور بعض اُن
شہادت کے یہ سب مرنا جو دنیا مین ہی موافق مرگ صورت کے ہی اور یہ بدن روح کے
آلت ہی لسہرا ے فلان اکثر ایسا حال خام کار کا ہوا ہے کہ ظاہر تو خون اسکا کسی نے بہایا لیکن نفس
اُسکا زندہ بھاگ کے الگ جا کھڑا ہوا آلہ جرم آلہ تو ٹوٹ گیا اور راہ مار زندہ رہگیا اگرچہ اُسکے مرکب نے
ایسی جانبازی کی کہ خون اپنا بہویا اگر نفس زندہ رہا پھر خونفشانی اور مجاہدت مرکب کی کس کام کی مرکب
جسم کہ روح اسکی راکب ہی گھوڑا تو مارا اور راہ ویسے ہی چلنے کو پڑی ہے پھر ایسا شخص سواے خام و
زشت و آشفتہ کے اور کیا ہوا اگر ہر کوئی ہر خونریزی مین شہید ہوتا تو کافر کشتہ بھی بوسعید ہوتا اور جو نفس سعید
و معتمد ہین اور شہید و مردہ وہ زندہ کی طرح دنیا مین چلتے پھرتے ہین جب نفس رہزن مرگیا تو یہ تن جو
اسکی تیغ ہی اُس جنگجو کے ہاتھ مین باقی ہی جو غازی ہی اب تیغ تو وہی تیغ ہی لیکن مرد وہ مرد نہین ہی لیکن یہ
صورت تجھکو حیران کر رہی ہی کہ یہ کیسی بات ہی یہ بات ہی کہ نفس جب بدل جاتا ہی تو یہ تیغ تن کی دو مختلفین
کے ہاتھ مین ہوتی ہی بس ایک تو ایسا مرد ہے کہ قوت اُسکا جملہ درد ہے اور ایک مرد وہ ہے جو
جان سے خالی بالکل گرد ہی گرد ہے

حکایت خلیفہ مصر اور شاہ موصل اور بھیجنا لشکر کا بہ طلب کنیز جسکی تصویر دیکھی تھی

قولہ مر خلیفہ مصر را غماز گفت ✤ کہ شہ موصل بحورے گشت جفت ✤ یک کنیزک دارد او اندر کنار ✤
کہ بعالم نیست مانندش نگار ✤ در بیان ناید کہ حسنش بیحد است ✤ نقش او اینست کاندر کاغذ است ✤
نقش بر کاغذ چو دید آن کیقباد ✤ خیرہ گشت و جام از دستش فتاد ✤ پہلوانے را فرستاد آنزمان ✤ سوے
موصل با سپاہی بس گران ✤ کہ اگر ندہد بتو آن ماہ را ✤ برکن از بن آن در و درگاہ را ✤ ور دہد ترکش کن و مر ا بیار ✤
تا کشم من بر زمین مہ در کنار ✤ پہلوان شد سوے موصل با حشم ✤ با ہزاران رستم صاحب علم ✤
چون ملخہا بیعدد بر گرد دشت ✤ قاصد اہلاک اہل شہر گشت ✤ ہر نواحے منجنیقے از نبرد ✤ ہچو کوہ قاف
او بر کار کرد ✤ زخم تیر و سنگہای منجنیق ✤ تیغہا بر کرد چون برق بریق ✤ ہفتہ کرد این چنین خونریز گرم ✤ برج سنگین

چیار سول ٭ پس فرستاد از درون پیشش رسول ٭ که چه میخواهی
ز ما ٭ گر مرادت ملک و شہر موصلست ٭ بے چنین خونریز اینت
بہر اینک در آ ٭ تا نگیرد خون مظلومان ترا ٭ ور مرادت گوہر و سیم و
بہر خود آسان ترست ٭ ہر چہ می باید ترا از سیم و زر ٭ مے فرستم چیست این

معنے شاہ مصر سے ایک چغل نے کہا کہ شاہ موصل کے پاس ایک حور ہے وہ اس سے
زیب کنیزک اسکے آغوش مین ایسی ہے کہ مثل اسکے دوسرا معشوق جہان مین ہے نہین ایسا
حسن اسکا بیحد ہے کہ بیان مین نہین آتا اور تصویر اسکی یہ دیکھ اس کاغذ پر ہے جب اُس کیقباد نے وہ
تصویر دیکھی ایسا بیہوش و بیخود ہو گیا کہ جام اسکے ہاتھ سے گر گیا اُسی وقت ایک پہلوان کو بڑی بھاری
فوج کے ساتھ موصل کی طرف بھیجا کہ اگر اس ماہ کو وہ تیرے حوالے نہ کرے تو اسکے درودرگاہ کو جڑ
بنیاد سے اُکھیڑ ڈال اور جو دیدے تو جانے دے اُس ماہ کو اے آتو زمین مین ماہ کو اپنا ہمکنار کرون یہ
پہلوان بڑی فوج و حشم لیکر موصل کو روانہ ہوا جس فوج مین ہزارون رستم صاحب نشان سے تھے اور
جنگل مین وہ لشکر بیشمار ٹیڑی کی طرح چھایا ہوا اور قاصد ہلاک کرنے شہر کا ہوا ہر طرف منجنیقین لڑائی کی لگائین
اور کوہ قاف کی طرح برپا کین آب تیرون کے زخم اور منجنیق کے پتھر اور ننگی تلوارین بجلی سی چمکتی ہوئین
ایک ہفتہ ایسی ہی خونریزی گرم کی آخر برج سنگین سست اور مثل موم کے نرم ہو گیا شاہ موصل نے
جب ایسی لڑائی ہولناک دیکھی تو اندر قلعے سے اس پہلوان کے پاس ایک قاصد بھیجا کہ تجھکو مومنون کے
خون کرنے سے کیا مقصود ہے اور کیا چاہتا ہے جو ہر روز اس جنگ سخت مین مومن مارے جاتے ہین اگر
مراد تیری ملک و شہر موصل لینے کی ہے تو یہ لے ابھی تجھکو حاصل ہے مین ابھی شہر سے نکلا جاتا ہون تو
فراغت سے چلا آ تو تجھکو خون مظلومون کا نہ پکڑے اور اگر مراد تیری گوہر و سیم و زر ہے تو یہ
بات ملک و شہر سے جو مین چھوڑتا ہون آسان تر ہے جو کچھ سیم و زر سے جسقدر تو چاہتا ہے مین
تجھے دیتا ہون پھر یہ شور اور رونا کیون ہے

دیدینا شاہ موصل کا کنیزک کو تا خلیفہ کے پاس لیجائے زیادہ خونریزی نہو

قولہ چون رسول آمد بپیش پہلوان ٭ گفت پیغام ملک اندر زمان ٭ گفت من نی ملک میخواہم نہ مال ٭
لیک میخواہم یکے صاحب جمال ٭ داد کاغذ اندرو نقش و نشان ٭ گفت پیشش بر بگو و اعیان بنگاندرین
کاغذ نہ گر چہ صورتست ٭ زود بفرستش کہ ملک و مال رست ٭ این کنیزک خواہم او را طالبم ٭ این بدہ ورنہ
ہم اکنون راغبم ٭ چون رسولش باز گشت و گفت حال ٭ داد کاغذ را و بنمود آن مثال ٭ گشت معلومش

چہ گفت اے شاہ نر * صورتے کم گیر زود او را ببر * من نیم در عہد ایشان بت پرست * بت برآن بت پرست اوسلےاترست * با تبرک داد دختر را ببرد * سوے لشکرگاہ و در ساعت سپرد * روی دختر چون بدید آن پہلوان * گشت عاشق بر جمالش در زمان * عشق بحرے آسما ... کفے ... یوسفے *

دور گردون را ز موج عشق دان * چون نبودے عشق ... ی در نبات *

کے فدائے روح گشتے نامیات * روح کی گشتی فدائے ... ں حامہ شد مریمے * ہر یکے

بر جا فسردی ہمچو یخ * کے شدی پران وجویان چون ملخ * اسے قاصد پاس پہلوان کے آیا اور پیغام پادشاہ موصل کا بیان کیا اُسنے اسی وقت کہا کہ مین نہ ملک چاہتا ہون نہ مال لیکن ایک صاحب جمال چاہتا ہون اور کاغذ اسکو دیدیا جس مین اُسکی تصویر تھی اور کہا اس کاغذ کو اُسکے پاس لیجا اور کھل کے کہدے کہ اس کاغذ مین دیکھ کس کی صورت ہے جلدی اُسکو بھیجدے بس ملک و مال سب سے چھوٹ گیا اس کنیزک کو مین چاہتا ہون اسی کا طالب ہون خبردار ہو اُسی کو دیدے ورنہ مین ابھی لڑائی پر راغب ہون جب قاصد لوٹ کے گیا اور حال کہا کاغذ دیکر وہ تصویر دکھائی بس بادشاہ کو معلوم ہوا تو بادشاہ نرنے کہ صورت کا گرفتار نہ تھا قاصد سے کہا کہ صورت کو ناچیز سمجھ صورت کچھ چیز نہین ہے جلدی اسکو لیجا مین اپنے زمانے مین بت پرست نہین ہون وہ بت پرست ہے بس بت کا بت پرست ہی کے پاس ہونا نہایت بہتر ہے القصہ کچھ تبرک اُس لڑکی کو دیا قاصد لیگیا اور اسی وقت لشکرگاہ مین اسکے سپرد کردی تبرک سے مراد قدرے قلیل اس پہلوان نے جو صورت اُس دختر کی دیکھی اُسی وقت اُسکے جمال پر عاشق ہوگیا اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ عشق ایک دریا ہے اور یہ آسمان اُس دریا کی جھاگ ہین کہ اُسی دریا سے پیدا ہوے اور زلیخا کی طرح عشق مین ایک یوسف کے جو خدائے تعالی ہی مبتلا و مقید اور یہ دور جو گردون کا ہے یہ بھی موج عشق ہی سے ہے وہی اسکو گھماتا ہے اگر عشق نہوتا تو جہان ٹھہرا ہوا ہوتا کب جمادی نبات مین محو ہوتا اور کب قوتین نامیہ روح پر فدا ہوتین روح آدم پر کب فدا ہوتی جسکی نسیم سے مریم حاملہ ہوئین واضح ہو کہ آدمی مین جمادی اور نباتی اور حیوانی تینون صفتین ہین جماد جسم ہے اور نبات اس جسم کا بڑھنا اور جان ظاہر اور جب جان آدم کے جسم مین داخل ہوئی تھی تو انکو چھینک آئی تھی اُسی چھینک کے مادے سے مریم حاملہ ہوئین جو حضرت عیسی پیدا ہوے نسیم اُسی مادے سے اشارہ ہے غرض ہر چیز یخ کے مثل ٹھہر کے اپنی جگہ رہجاتی جیسے یخ سے پہاڑ بھرے ہین اور ملخ کی طرح کہ یہ بھی پہاڑون مین رہتی ہے کب جویان و پران ہوتی **قولہ** ذرہ ذرہ عاشقان آن جمال * مے شتابد در علو ہمچون نہال * سبح للہ ہست اشتاب شان * تنقیہ تن میکنند از بہر جان * پہلوان

ہجر را چوره پنداشته؛ شوره اش خوش آمده چپ کاشته؛ چون خیالی دید آن خفته بخواب؛ جمع شد با او وازو سے
رفته آب؛ چون بجست از خواب شد بیدار زود؛ دید کان لعبت بہ بیداری نبود؛ گفت بر ہیچ آب خود
بردم دریغ؛ عشق تن بد و مردے نداشت؛ تخم مردی در زمین ریگ
کاشت؛ مرکب لاابالے کالحمام؛ الیش ابالی بالخلیفہ فی الہویٰ؛ فاستوی
عندے وجودے والتوے؛ این وگرم آخر مکار؛ مشورت کن با یکے دانستہ کار؛ مشورت
کو عقل کو سیلاب آز؛ در خرابی کرد ناخنہ دراز؛ بین ایدے سد و سوے خلف سد؛ پیش وپس سے کے
بیند آن مفتون خد؛ آمده در قصد جان سیل سیاه؛ تا که روبہ افگند شیرے بچاه؛ از جہی بنمود معدومی خیال؛
در چہ انداز دا زدا سود حبال؛ ہیچکس را با زنان محرم مدار؛ کہ مثال آن دو پنبہ است و شرار؛ آتشی باید ستر
ز آب حق؛ ہمچو یوسف معتصم اندر رہِ حق؛ کز زلیخا ئے لطیف سرو قد؛ ہمچو شیران خویشتن را وا کند؛ نفس
خود را کے توان کردن زبون؛ جز بامداد عقول ذو فنون؛ جانب اتمام قصہ باز ران؛ کاین سخن پایان ندارد
پہلوان؛ اے ملغی ذرہ ذرہ اس جمال کے عاشقون کا مثال نہال کے علوین دوڑتا ہی یعنے علوی کی طرف
رجوع ہوتا ہی اور یہ شتاب اُنکا کیا ہی سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض وہو العزیز الحکیم تسبیح کرتی ہی اللہ کی جو
چیز کہ آسمانون مین ہی اور جو چیز زمین مین اور وہ بڑا غالب حکمت والا ہی یعنے بموجب الیہ یصعد الکلم الطیب کے
تسبیح اُنکی کیا صعود کرتی ہے گویا وہ ذرہ ہی صعود کرتے ہین اور تن انکا جان کے واسطے صفائی کرتا ہی القصہ اس
پہلوان نے اس کنیز کو کہ حقیقت چاہ تھی سرمایہ وبال و نکال راہ جانا اور اس راہ مین چلا اور کشت شورہ اُسکا اُسکو خوش آیا
لہذا دانہ اپنا اس شورے مین بویا کشت شورہ وہی ذات اُسکی نمکین ملیح اب اسکا ایسا حال ہوا کہ جیسے
کسی سوتے آدمی نے سوتے مین کوئی خیال خواب مین دیکھا اور اُس سے جمع ہوکے منزل ہو گیا جب
خواب سے چونکا اور جلدی سے بیدار ہوا دیکھا تو وہ لعبت جو خواب مین دیکھی تھی بیداری مین نہین ہی پچتایا کہ مین نے
ہیچ وبیہودہ پر اپنا آب خراب کیا اور افسوس فریب مین اُس فریب دہ کے آگیا اسی سبب سے
ہم کہتے ہین کہ وہ پہلوان تن کا تھا مردی اسمین نہ تھی نہ در حقیقت مرد تھا کہ تخم مردی کا ریت کی زمین مین بویا
ایسا گھوڑا اسکے عشق کا سرکش تھا جس نے سیکڑون لگامین توڑین اور نعرہ لاابالی کا مثل کبوتر کے مارتا تھا
یعنی جیسے کبوتر مادہ کے سامنے پھرتا ہی اور بار بار بولتا ہی کہ خلیفہ کیا چیز ہی جس سے عشق مین مین ڈرجاؤن
میرے نزدیک مرنا جینا وجود عدم یکسان ہی پھر فرماتے ہین ایسا جلتا ہوا اور گرم مت ہو یعنے جلدی نہ کر
کسی کاردان سے مشورہ بھی لے لیکن مشورت کہان اور عقل کہان جس وقت کہ سیلاب حرص کا
آیا اور اس نے خرابی مین ناخن بڑھالے اس وقت تو سامنے بھی ایک دیوار ہوتی ہی اور پیچھے بھی دیوار

آگے پیچھے کچھ نہین سوجھتا پھر وہ عاشق رخسار یار کا بیش و پس کو کیسے سوچے خیال تو کر کسی کی جان کا قصد
کرکے سیل سیاہ اسے سیل سخت آئے اسوقت مین ادنیٰ روباہ شیر کو کنوئین مین ڈالے یعنی کسی کنوئین سے
ایک خیال معدوم دکھائے اور اسی خیال سے کنوئین مین گرائے کہ وہ خیال ایک کالی پھانسی ہے
جیسے خرگوش نے شیر کو کنوئین مین خیال دکھا کے گرایا تھا جسکا قصہ دفتر اول مین گذرا خیال وہ صورت
جو پانی و آئینہ مین نظر آتی ہے کیسی ہی کیون نہو عورتون کا محرم اسکو مت بنا عورت وغیرہ کی ایسی
مثال ہے جیسے پنبہ اور آتش ہان اگر یہ آگ آب حق سے بجھی ہوئی ہے تو وہ یوسف کی طرح گناہ
سے معصوم و پاک رہے گا کہ زلیخا جیسی لطیف و سرو قد سے شیرون کی طرح آپ کو بچائے ورنہ اپنے
نفس کو کون عاجز و زبون کرسکتا ہے سوائے اسکے کہ عقل ذوفنون اسکی مدد کرے یہ سب اشعار مناسب
حال اس پہلوان کے فرمائے اب فرماتے ہین کہ قصے کے تمام کرنے کی طرف پھر چل کسواسطے کہ اس
سخن کی تو اے پہلوان کچھ انتہا نہین

لوٹنا پہلوان کا موصل سے اور صحبت کرنا کنیزک سے

قولہ بازگشت از موصل و می شد براہ ÷ تا فرود آمد بہ بیشہ مرجگاہ ÷ آتش عشقش فروزان آن چنان ÷ کہ
ندانست او زمین از آسمان ÷ قصد آن مہ کرد اندر خیمہ او ÷ عقل کو و از خلیفہ خوف کو ÷ چون زند شہوت
درین وادی دہل ÷ چیست عقلت ای فجل ابن الفجل ÷ صد خلیفہ گشتہ کمتر از مگس ÷ پیش چشم آتشینش آن
نفس ÷ چون برون انداخت شلوار و نشست ÷ در میان پاے زن آن زن پرست ÷ چون ذکر سوے
مقر مے رفت راست ÷ رستخیز و غلغل از لشکر بخاست ÷ بر جہید آن کون برہنہ سوے صف ÷ ذوالفقارے
ہمچو آتش او بکف ÷ دید شیر آمد سیہ از نیستان ÷ بر زدہ بر قلب لشکر ناگہان ÷ تازیان چون دیو در جوشش آمدہ ÷
صد طویلہ و خیمہ را برہم زدہ ÷ شیر ز میکرد گنبد از لغز ÷ در ہوا چون موج دریا بست گز ÷ پہلوان مردانہ بود
و حیدر ÷ پیش شیر آمد چو شیر مست نر ÷ زد بشمشیر و سرش را بر شگافت ÷ زود سوے خیمہ مہ رو بتافت ÷
چونکہ خود را او بدان حور نمود ÷ مردے او ہمچنان بر پاے بود ÷ با چنین شیری بجالش گشت جفت ÷ مردے او ماند
بر پا و نخفت ÷ **اللغات** مرج بالفتح چراگاہ فجل بفتحتین سست و نامرد و حیز مقر بالفتح قرارگاہ گنبد
جست لغز بضم اول و غین مفتوح سوراخ پیچیدہ موش دشتی حور اجنگلی جمع حور ہے **المعنی** القصہ وہ
پہلوان کنیزک لیکے موصل سے لوٹا اور منزلین طے کرتا ایک جنگل مین کہ چراگاہ و سبزہ زار تھا اترا آگ عشق کنیز
کی ایسی بھڑک رہی تھی کہ زمین و آسمان جو مراد نشیب و فراز زمانہ سے ہے کچھ نہین سوجھتا تھا
آخر بقصد اس ماہ کے اسکے خیمے مین گیا اب عقل کہان اور خلیفہ کا خوف کہان اور کیسے ہو

جبکہ شہوت نے اس مقدمہ مین نقارہ بجایا تو بچارہ نامرد نامرد کے بیٹے عقل کہان شہوت کے لشکر سے کب مقابل ہو سکتا ہی اسوقت مین سیکڑون خلیفہ اسکی چشم آتشین مین ایسے بھی نہین جیسے ایک بکھی جب اسکا پاجامہ نکال کے وہ زن مرید اسکے پاؤن کے درمیان مین مجامعت کے لیے بیٹھا اور جبھی ذکر قرارگاہ کی طرف سیدھا جانے لگا کہ ناگہان ایک قیامت وشور لشکر سے اٹھا یہ ویسے ہی کون برہنہ لشکر کی طرف جھپٹا ایک ذوالفقار کہ وہ مثل آتش کے سوزان تھی اسکے ہاتھ مین تھی دیکھا کہ ایک شیر سیاہ جنگل سے نکل کے ناگہان آیا ہی اور قلب لشکر پر حملہ کر رہا ہی تمام گھوڑے دیو کی طرح جوش مین ہو رہے ہین اور تمام طویلے اور خیمے لوٹ پوٹ ہین شیر نر اپنے بھٹ سے باہر نکلا ہوا جستین کر رہا ہی اور موج دریا کی طرح ہوا مین بیس گز تک اچھل رہا ہے یہ پہلوان مرد مردانہ دبنجوف تھا شیر کے سامنے شیر مست نر کی طرح آیا اور ایک ضرب تلوار سے سر اسکا چیر کے فوراً اس ماہرو کے خیمے مین گیا جب پھر اس حور کے سامنے ہوا تو مردی اسکی ویسی ہی کھڑی تھی حالانکہ حملہ اور لڑائی مین ایسے شیر خونخوار کا جفت ہوا تھا لیکن مردی قائم تھی سست وزائل نہین ہوئی تھی **قولہ** آن بت شیرین لقاے ماہرو ؛ در تعجب ماند از مردی او ؛ جفت شد با او بشہوت آن زمان ؛ متحد گشتند حالے نفس وجان ؛ ز اتصال این دو جان بایکدگر ؛ می بزاید از غیب شان جانے دگر ؛ رو نماید از طریق زادنے ؛ گر نباشد در علوقش رہزنی ؛ ہرکجا دو کس بمہری یا بکین ؛ جمع آید ثالثے زاید یقین ؛ لیک اندر غیب زاید آن صور ؛ چون روے آن سو ببینی از نظر ؛ آن نتائج کز قرانات تو زاد ؛ ہین مگرد از ہر قرینے زود شاد ؛ منتظر مے باش آن میقات را ؛ صدق دان الحاق ذریات را ؛ کز عمل زائیدہ اند و از علل ؛ ہر یکے را صورت نطق و کلل ؛ بانگ شان در میرسد زان خوشخصال ؛ نکاے زمان غافل ہلا زوتر تعال ؛ منتظر در غیب جان مرد و زن ؛ مول مولت چیست زوتر گام زن ؛ راہ گم کردہ ازان صبح و دروغ ؛ چون مگس افتادہ اندر دیگ دوغ ؛ چند روزے ہم برین بد بعد ازان ؛ شد پشیمان ازچنان جرم گران ؛ **اللغات** علوق بضمتین جم جانا خون کا زخم مین کلل گنگ زبان بستہ ہلا خبردار باش تعال اے بیا مول درنگ **المعنی** جب اس بت شیرین لقا ماہرو نے اسکی مردی بدستور ایستادہ دیکھی تعجب مین ہوئی پھر اسی وقت شہوت کے ساتھ اسکی جفت ہوئی فوراً نفس وجان ایک ہوگئے آب مقولات ان کے ہین فرماتے ہین کہ جب دو جانین ملجاتی ہین اور ان مین وصل ہو جاتا ہی تو غیب سے انکے لیے دوسری جان پہونچتی ہی اور وہ جان جننے سے پیدا ہوتی ہی اگر اسکے نطفہ اور علقہ مین کوئی رہزن یعنے خرابی نہو قاعدہ ہے جہان کہین دو آدمی محبت یا کینے سے جمع ہونگے تیسرا ضرور ہی یقینا پیدا ہوگا لیکن وہ صورتین غیب مین

پیدا ہوتی ہین جب تو غیب مین جائیگا تو انکو اپنی نظر سے دیکھیگا وہ نتیجے جو تیرے قرانات سے پیدا ہوئے
ہین یعنے جن جن چیزون کا تو قرین ہوا ہی اور اُسکے نتیجے ہین تو اُس قرین سے شاد ہو سکے جلدی ست مگر
بلکہ اُس وعدہ کے وقت کا منتظر رہ اور اس ذریات کے الحاق کو سچ جان ضرور تجھسے لاحق ہونگے
جو تیرے عمل سے پیدا ہوئے ہین اور جو تیرے سببون سے انمین ہر ایک کی صورت خواہ ناطق ہے خواہ
گنگ جیسا کہ فرمایا والذین آمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التناھم من عملھم من شئی یعنے وہ لوگ
کہ ایمان لائے اور متابعت کی انکی انکی ذریت نے ایمان مین پہونچا دینگے ہم انکی ذریت کو اُنکے پاس سوا
اسکے کہ درجہ صواب و عمل سے کچھ گھٹا دین اور اُن ذریات کی آواز چلی آتی ہی اُس نغز خصال سے
کہ اے فلان تو ہم سے غافل ہو کر جدا ہوا ہے بہت جلدی آ غیب مین مرد و زن کی جان تیری منتظر ہے
تو نے دیر کیون کر رکھی ہی جلدی قدم اٹھا اور ہمارے پاس آ گیا تو اس راہ کو بسبب اپنی ہیچ دروغ کے
کر اسکو سچ نہین جانتا یعنے ان ذریات کے الحاق پر تجھکو صدق نہین ہی لہذا راہ بھولا ہوا ہی اور اس میٹھے
کی ہانڈی مین مکس کی طرح پڑا سر دھنتا اور ہاتھ ملتا ہی قصہ مختصر چند روز وہ پہلوان اسی طرح اُس چھوکری
کے ساتھ رہا آخر اس جرم گران سے پشیمان ہوا

وصیت پہلوان کی کنیزک کو واسطے اخفار راز کے

قولہ داد سوگندش کہ اے بدر منیر ٭ کن حذر تا شہ نگردد زین خبیر ٭ در شفاعت گفت کاے خورشید رو ٭
با خلیفہ زانچہ شد چیزے مگو ٭ مختصر گویم ببرد آن پہلوان ٭ مر کنیزک را سوی شاہ جہان ٭ چونکہ دید او کنیزک
مست گشت ٭ بس ز بام افتاد او را نیز طشت ٭ دید صد چندان کہ وصف اشنیدہ بود ٭ کے بود خود دیدہ
مانند ستود ٭ وصف تصویر ست بہر چشم ہوش ٭ صورت آن چشم دان وآن گوش ٭ یک مثالے گویم اکنون
گوش دار ٭ فہم کن امثال و معنی ہوشدار ٭ اللغات طشت از بام افتادن مشہور و بدنام ہونا است المعنے الحاصل
بعد پشیمان ہونے کے چھوکری کو قسم دیکر کہا کہ اے بدر منیر احتیاط کر کہ بادشاہ اس سے خبردار ہونے پائے
اور خدا و رسول کے واسطے دیکر کہا کہ ای خورشید رو یہ جو کچھ ہوا خلیفہ سے ست کہنا آب فرماتے ہین طول
طویل کیون کرون مختصر کہون کہ وہ پہلوان کنیزک کو بادشاہ کے پاس لے گیا بادشاہ بھی اسکو دیکھکر
مست ہو گیا اور وہ بھی اُسکے عشق مین مشہور و بدنام ہوا اُس لیے کہ جیسا اُسکو سُنا تھا اُس سے
اسکو سو گونہ پایا اور درحقیقت ہی بھی یہ کہ دیدہ کی طرح شنودہ نہین ہوتا تو اگر کسی کی تصویر دیکھے تو
جو وصف اس تصویر مین ہی وہ تو چشم ہوش کے لیے ہے کہ چشم ہوش دیکھتی ہے اور خوبی اس کی
ہوش مین سماتی ہی اور صورت اسکی ملک چشم گوش کی ہے کہ یہ اُس صورت کو دیکھتی ہین آب

اسکی ایک مثال تجھ سے کہون اسکو کان لگاکے سُن ایسی ہی مثالون کو سمجھ اور معنی کی طرف ہوش رکھ معنے اُس سے نکال

پوچھنا ایک شخص کا کسی سے فرق حق و باطل کا

قولہ کرد مردے از سخندانی سوال ∴ حق و باطل چیست ای نیکو مقال ∴ گوش را بگرفت گفت این باطل است ∴ چشم حق است و یقینش حاصل است ∴ آن بہ نسبت باطل آمد پیش این ∴ نسبت است اغلب سخنہا اے امین ∴ ز آفتاب ار کرد خفاش احتجاب ∴ نیست محجوب از خیال آفتاب ∴ خوف او را خود خیالش مے دہد ∴ وان خیالش سوے ظلمت مے برد ∴ آن خیال نور مے ترساندش ∴ بر شب ظلمات مے چفساندش ∴ از خیال دشمن تصویر اوست ∴ کہ تو بر چفسیدہ بر یار و دوست ∴ موسیا کشف لمع بر کہ فراشت ∴ آن محیل تاب تحقیقت نداشت ∴ کہ مشو غرہ بدان کہ قابلے ∴ مر خیالش را و زین رہ واصلے ∴ از خیال حرب نہراسید کس ∴ لا شجاعہ قبل حرب اے جان و بس ∴ بر خیال حرب مخنث اندر فکر ∴ مے کند چون رستمان صد کر و فر ∴ نقش رستم کو بحمامے بود ∴ قرن حملہ فکر ہر خامے بود ∴ این خیال سمع چون مبصر شود ∴ حیز کہ بود رستمی مضطر شود ∴ جہد کن کز گوش در چشمت رود ∴ این چہ باطل بود آن حق شود ∴ زان سپس گوشت بود ہم طبع چشم ∴ گوہرے گردد دو گوش ہمچو پشم ∴ بلکہ جملہ تن چو آئینہ شود ∴ جملہ چشم و گوہر سینہ شود ∴ گوش انگیزد خیال وان خیال ∴ ہست دلالہ وصال آن جمال ∴ جہد کن تا آن خیال افزون شود ∴ تا دلالہ رہبر مجنون شود ∴ آن خلیفہ گول ہم یکچند نیز ∴ ریش گاوے کرد خوش با آن کنیز ∴ ملک را تو ملک شرق و غرب گیر ∴ چون نمی ماند تو آنرا برق گیر ∴ مملکتی کان نماند جاودان ∴ اے دلت خفتہ تو آنرا خواب دان ∴ تا چہ خواہی کرد آن باد بروت ∴ تا بگیرد ہمچو جلادان گلوت **اللغات** فکر بفتحتین بھی درست ہی لمع جمع لمعہ باد بروت کبر و غرور **المعنے** ایک مرد نے ایک سخندان سے پوچھا کہ اے نیک مقال حق کیا ہی اور باطل کیا ہی اُسنے کان پکڑا اور کہا کہ یہ باطل ہی اور چشم حق ہی کہ اُسکو یقین حاصل ہی اور کان آنکھ کے سامنے بسبب نسبت کے باطل ہوے اور وہ نسبت اغلب باتون کی ہی کہ جن مین شک کا اے امین زیادہ خیال ہوتا ہی دیکھو آفتاب سے اگر خفاش نے حجاب اختیار کیا ہی تو وہ خیال آفتاب سے محجوب نہین بلکہ اُسکا خوف اُسکے دل مین ایک خیال کر دیتا ہے اس سبب سے وہی خیال اُسکو ظلمت مین لیجاتا ہی اور وہ خیال نور کا ہی جو اُسکو ڈراتا ہی اور شب ظلمات مے اسکو چپکاتا ہی بس ایک خیال سے وہ دشمن اُسکی تصویر کا ہی جو نہین دیکھتا جیسے تو یار و دوست پر چپکا ہوا ہی اپنے خیال سے اب خطاب ہی طرف حضرت موسےٰ کے کہ اے موسےٰ تم نے جلوہ تجلے کا کوہ طور

پہ بلند کیا اس خیال سے کہ وہ متحمل اُس تجلی کا ہوجائیگا لیکن وہ تخیل طاقت تحمل تمھاری تحقیق کی نہین رکھتا تھا بس اسی سبب سے کہا ہی کہ اس خیال پر فریفتہ مت ہو کہ تو قابل اُسکے خیال کا ہی اور اس راہ سے واصل ہوجائیگا جب تک کہ دیکھہ نہ لے خیال تو کر لڑائی کے خیال سے کون ڈرتا ہی مگر شجاع تو قبل لڑنے سے نہین ہوجاتا جیسا کہ کہا ہی لاشجاعۃ قبل الحرب شجاعت قبل لڑائی سے نہین ہے جیز نامرد جب لڑائی کا خیال اپنی فکر مین باندھتا ہے تو کیسے اپنے گرد فر اُس فکر مین کرتا ہے وہ تصویر رستم کی جو حمام مین ہوتی ہے وہ اس خام کی فکر سے بالکل نزدیک ہوتی ہے آپ کو ویسا ہی خیال کرتا ہے اور جب یہ خیال کان کے مبصر ہوتے ہین اور دیکھنے مین آتے ہین تو جیز کیا اسکا تو کام ہی اضطرار و خوف ہے بڑے بڑے رستم مضطر و پریشان ہوجاتے ہین آپ تو ایسی کوشش کر کہ جو چیز تیرے کان مین پہونچی ہی کان سے چشم مین پہونچے اور جو کچھہ بیہودہ باتین یہ خیال تجھکو دکھاتا ہی سب حق ہوجائین جب یہ کیفیت تیری ہوئی تو بعد اسکے کان تیرے ہم طبع چشم کے ہون اور جو یہ کان مثل سنگ یشم کے ہین گوہر ہوجائین بلکہ جملہ تن تو آئینہ ہوجائے اور ہمہ تن چشم اور گوہر اور سینہ بنجائے جو مخزن اسرار و انوار الٰہی ہے پھر کان جو خیال پیدا کرے اس خیال کو دلالہ وصال اُس جمال کا جان بس خوب جد و جہد کرتا اُس خیال مین ہر دم ترقی ہوتی رہے نہ کمی تا وہ دلالہ راہبر راہ مجنون کا ہوجائے جیسے مجنون لیلی کے خیال مین کو سون چلا گیا تھا اور آخر لیلی تک پہونچا تھا آپ فرماتے ہین کہ اس خلیفہ احمق نے بھی اُس کنیز کے ساتھہ خوب حماقت کی حقیقت یہ ہی کہ اگر پادشاہ ہی اور اسکا ملک ہی کہ وہ اسکو ملک شرق و غرب کا جانتا ہی جب وہ ہمیشہ اپنے پاس نہین رہتا تو یہ جان سے ایک برق ہے ع دمے پیدا و دیگر دم نہانست ؏ جو مملکت کہ وہ ہمیشہ نہ رہے اسکو اے خفتہ دل خواب سمجھے کہ خواب دیکھتا ہون تو اس باد بروت یعنی تکبر و غرور کو کیا کریگا کس کام کا ہی سوا اسکے کہ ایک دن جلاد کے مثل تیرا گلا پکڑے

دربیان ضعف عقل منکران بعث

قوله اندرین عالم بدان کہ مامنیست ؏ از منافق کم شنو کہ گفت نیست ؏ بحث نیست گوید ہر دمے ؏ گر بدیے چیز دیگر من دیدمے ؏ گر نہ بیند کودکے احوال عقل ؏ عاقلے ہرگز کند از عقل نقل ؏ ور نہ بیند عاقلے احوال عشق ؏ کم نگردد ماہ نیکو فال عشق ؏ حسن یوسف دیدۂ اخوان ندید ؏ از دل یعقوب کے شد ناپدید ؏ مر عصا را چشم موسے چوب دید ؏ چشم غیبی افعی و آشوب دید ؏ چشم سر با چشم سر در جنگ بود ؏ غالب آمد چشم سر حجت نمود ؏ چشم موسی دست خود را دست دید ؏ پیش چشم غیب نورے شد پدید ؏ این سخن پایان

عدار دیدہ کمال ۞ پیش ہر محروم باشد این خیال ۞ چون حقیقت پیش او فرج و گلوست ۞ کم بیان کن پیش او
اسرار دوست ۞ پیش ما فرج و گلو باشد خیال ۞ لاجرم ہر دم نماید جان جمال ۞ ہر کرا فرج و گلو آئین و خوست ۞
آن لکم دین ولی دین بہر اوست ۞ با چنان انکار کوتہ کن سخن ۞ احمدا کم گوے با گبر کہن ۞ المعنی فرماتے ہین

منافق کہتا ہی کہ اسی جہان مین ما و من ہی یعنے بعد مرنے کے پھر کچھ نہین ہی امن ہی کما جاء فی القرآن ما ہی
الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما یہلکنا الا الدہر وما لہم بذلک من علم ان ہم الا یخرصون یعنے نہین ہی یہ مگر
زندگی ہماری دنیا کی کہ مرتے ہین ہم اور زندہ ہوتے ہین اور کوئی نہین ہمکو ہلاک کرتا ہے مگر زمانہ اور انکو
اسکا علم نہین ہی بس اللہ تعالی فرماتا ہے کہ نہین ہین وہ مگر جھوٹے لاجرم تو اسکی اس بات کو مت
سن جو کہتا ہی کہ عالم عقبی نہین ہی بڑی حجت اسکی یہ ہی کہ اگر اسکے سوا اور کچھ بھی ہوتا تو مین بھی دیکھتا
پھر کیون نہین معلوم ہوتا ہم کہتے ہین اگر لڑکے عقل کے احوال کو نہ دیکھین تو عاقل عقل سے کبھی
بھی نقل کرتے ہین یعنے خلاف عقل نہین کرتے اور اگر عاقل احوال عشق کا نہ دیکھے تو عشق نیک فالکا
ماہ کم نہین ہو جاتا اگر دیدہ اخوان نے حسن یوسف کو نہ دیکھا تو کیا ہوا یعقوب کے دل سے تو ظاہر
ہوا موسی کی چشم ظاہر نے تو عصا کو چوب دیکھا اور چشم غیبی نے افعی اور آشوب دیکھا وہی عصا تو تھا
چشم سرا سے پوشیدہ چشم سر یعنے ظاہر کے ساتھ لڑتی تھی آخر چشم پوشیدہ غالب آئی اور حجت
دکھا دی چشم موسی نے اپنے ہاتھ کو ہاتھ دیکھا اور چشم غیب کے سامنے اس سے
نور ظاہر ہوا اے بیضا یہ سخن تو اپنے کمال ہین بے پایان ہین لیکن جو اس سے محروم ہی اس کے
سامنے یہ خیال بے وجود ہی جیسے اور خیال لایعنی آتے رہتے ہین اور جب کہ وہ حقیقت کی باتین نہین
سنتا اور فرج و گلو کو حقیقت سمجھ رہا ہے یعنے شہوت رانی و تن پروری اس کے سامنے اسرار
دوست کے مت بیان کر ہمارے سامنے فرج و گلو خیال ہین لاجرم ہمکو جان ہر دم اپنا
جمال دکھاتی رہتی ہے پس جسکا کہ قاعدہ اور عادت فرج و گلو ہی اسی کے لیے لکم دینکم ولی دین
آیا ہے یعنے تمہارے لیے تمہاری روش ہی میرے لیے میری روش یعنے اے احمد جب منافقونکو
ایسا انکار ہے تو تو اپنے سخن کو کوتاہ کر اور یہ پرانے کافرین ازلی ان سے بات مت کر یہ
شعر گویا تفسیر شعر صدر کی ہی

آنا خلیفہ کا پاس اس زن کے واسطے شہوت رانی و جماع کے

قولہ چون خلیفہ کرد راے اجتماع ۞ سوی آن زن رفت از بہر جماع ۞ ذکر او کرد و ذکر بر پاے کرد ۞ قصد
جفت و خیز مہر افزاے کرد ۞ چون میان پاے آن خاتون نشست ۞ پس قضا آمد رہ عیشش ببست ۞

خشت خشت موش در گوشش رسید ٭ شهوتش کلی رمید ٭ وہم آن کز مار باشد آن صریر ٭

کہ ہمی جنبد بہ تندی اندر حصیر ٭ اللغات خشت خشت بفتح جملہ خشت نام آواز کاغذ و جامہ وغیرہ صریر

آواز قلم و مطلق آواز حصیر بوریا ۔ معنے جب خلیفہ نے اُس سے بناے اجتماع کی کی اور جماع کیواسطے

اُس عورت کے پاس گیا ذکر خلیفہ کا ایک ذکر بیتاد کیا اور قصد جماع مرد نے کا کیا جب درمیان

پائون اُس خاتون کے بیٹھا پس ایسی گردش فلکی ہوئی کہ اُس کے عیش کی راہ بند کردی کہ ناگہان

خشت خشت آواز چوہے کی اُس کے کان میں پہونچی پہونچتے ہی مردی اُس کی سو گئی اور شہوت کلی

بھاگ گئی اُسکو یہ وہم ہوا کہ یہان کہین سانپ ہے جس کی آواز سے یہ موش بہ تندی تمام

بوریے سے نکل بھاگا ہے

ہنسنا کنیزک کا ضعف شہوت خلیفہ پر مقابل قوت شہوت پہلوان کے اور سمجھ جانا خلیفہ کا اور پوچھنا سبب خندہ کا

قولہ زن چو دید آن سستی اندر شگفت ٭ آمد اندر قہقہہ خندہ ش گرفت ٭ یادش آمد مردی آن پہلوان ٭ کو

بکشت آن شیر و اندامش چنان ٭ غالب آمد خندہ زن شد دراز ٭ جہد می کرد و می شد لب فراز ٭ سخت می

خندید ہمچون بنگیان ٭ غالب آمد خندہ بر سود و زیان ٭ ہرچہ اندیشید خندہ می فزود ٭ ہمچو بند سیل ناگاہان گشود ٭

گریہ و خندہ غم و شادی دل ٭ ہر یکے را معدنے دان مستقل ٭ ہر یکے را مخزنی و مفتاح آن ٭ اے برادر

در کف فتاح دان ٭ ہیچ ساکن مے نشد آن خندہ زن ٭ پس خلیفہ تیرہ گشت و تند خو ٭ زود شمشیر سے

چو آتش درکشید ٭ گفت سر خندہ را گو اے پلید ٭ در دلم زین خندہ ظنی اوفتاد ٭ راستی گو عشوہ نتوانیم داد ٭ ور

خلاف راستی بفریبیم ٭ یا بہانہ چرب آری و دم ٭ من بدانم در دل من روشنیست ٭ بایدت گفتن آنچہ

گفتنی ست ٭ در دل شاہان تو ماہے دان سطبر ٭ گرچہ گہ گہ شد ز غفلت زیر ابر ٭ یک چراغے ہست

در دل وقت گشت ٭ وقت خشم و حرص اندر زیر طشت ٭ آن فراست این زمان یار من ست ٭

گر نگوئی انچہ حق گفتنست ٭ من بدین شمشیر ببرم گردنت ٭ سود نے دہد بہانہ کردنت ٭ ور زبان بکشم ترا بے

ہیچ شک ٭ تیغ را کرد او حوالہ گفت نک ٭ ور بگوئی راست آزادت کنم ٭ حق یزدان نگسلم شادت

کنم ٭ ہفت مصحف در زبان بر ہم نہاد ٭ خورد سوگند و چنین تقریر داد ٭ اللغات مستقل تنہا کسی کام پر

کھڑا ہونے والا ۔ معنے فرماتے ہین عورت نے جو یہ سستی خلیفہ کی دیکھی متعجب ہو کے ٹھٹھا

مارا اور ہنسی نے اُسکو گھیر لیا اور اُس پہلوان کی مردی اُسکو یاد آئی کہ ایسے شیر کو جس نے سارے

لشکر کو لوٹ پوٹ کردیا تھا مارا اور مردی اُسکی ویسے ہی استادہ تھی اُس خیال سے اُسکو

بڑی لمبی ہنسی آئی ہرچند روکتی تھی اور کوشش کرتی تھی منہ پھیلا ہی جاتا تھا لب بند نہین ہوتے تھے بنگیون
کی طرح جیسے اُنکا ہنسی کا تار بندھ جاتا ہی نہایت ہی ہنسے جاتی تھی سود و زیان دونون پر ہنسی اسکی
غالب ہوگئی تھی نہ پروا نفع کی تھی نہ غم نقصان کا یہان تک کہ ہنسی کے ٹالنے کو اور فکرون مین آپ کو
ڈالتی تھی مگر جو کچھ سوچتی تھی اُس سے ہنسی ہی بڑھتی تھی گویا نا گہانی ایک ابلا ہنسی کا اسپر ٹوٹ پڑا تھا
آپ فرماتے ہین کہ رونا اور ہنسنا اور غم و شادی دل کی ان سب کا ایک خزانہ مستقل جانے رہ کہ یہ ہر ایک
ایک مخزن ہین اور کنجی ہر ایک کی اے برادر فتاح کے ہاتھ مین پھر اُسکے کھولے ہوے کو کون
بند کر سکے یہ بھی ہرچند چاہتی تھی مگر وہ خندہ اُسکا ذرا بھی اُس سے نہین دبتا تھا آخر خلیفہ غصہ اور تند خو ہوا
اور جلدی تلوار کہ بیچو آتش فنا کرنے والی تھی کھینچ کے کہا کہ ہان اے پلید اس ہنسی کا بھید مجھکو بتا کیون
ایسی ہنستی ہی میرے دل مین اس ہنسنے سے ایک گمان پیدا ہوا ہے سچ بتا دھوکا مجھکو نہین دے سکیگی
اور اگر خلاف راستی کے مجھکو فریب دے گی اور چکنے چپڑے بہانے اور افسون کرے گی تو وہ بھی مین جان لونگا
اس لیے کہ میرے دل مین ایک روشنی ہی لہذا تجھکو چاہیے کہ حق بات کہہ وہ جو کہنا چاہیئے یہ جان لے
کہ پادشاہون کے دل مین بڑا ایک ماہ سطر ہوتا ہی چاہے کبھی کبھی اُنکی غفلت سے وہ زیر ابر ہو جاوے جو
مراد عقل و فراست سے ہی پھر کہتا ہی کہ انکے دل مین وقت سیر اور گشت کے ایک چراغ ہوتا ہی
جسکی روشنی سے ہر کسی کا حال دریافت کرتے ہین اور یہی چراغ وقت حرص و خشم کے زیر طشت
ہو جاتا ہی کہ اُسوقت کچھ نہین سوجھتا بس وہی فراست اس وقت میری مددگار ہو رہی ہے اگر تو نے
وہ بات نہ کہی جو حق کہنے کا ہی تو مین اسی تلوار سے تیری گردن کاٹ ڈالونگا تیرے بہانے حیلے
کچھ تجھکو فائدہ نہ کرینگے کچھ شک مت سمجھ اسی وقت مار ڈالونگا اور تلوار اسکی طرف اُٹھا کے کہا یہ دیکھ
موجود ہی اور سچ اگر کہدے گی تو آزاد کردونگا اور قسم حق کی مارونگا نہین بلکہ دل شاد کرونگا اور اسی وقت
سات قرآن بنظر مزید تاکید قسم تلے اوپر رکھ کے یہ تقریر ادا کی اور قسم کھائی کہ مارونگا نہین **قولہ زن**
چو عاجز گشت گفت احوال را ٭ مردی آن رستم صد زال را ٭ شرح آن گردک کہ اندر راہ بود ٭
یک بیک با آن خلیفہ وا نمود ٭ شیر کشتن سوی خیمہ آمدن ٭ وان ذکر قائم چو شاخ کرگدن ٭ او بدان
قوت کہ از شیر شکار ٭ ہیچ تغییرش نہ شد بد برقرار ٭ تو بدین سستی کہ چون کردی بگوش ٭
خشت خشت مو شکی رفتی ز ہوش ٭ من بدیدم از تو این دار و سی آن ٭ زان سبب خندیدم
ای شاہ جہان ٭ راز ہا را میکند حق آشکار ٭ چون بخواہد رست تخم بد مکار ٭ این بہار تو ز بعد برگ ریز ٭ ہست
برہان بر وجود رستخیز ٭ آتش و باد ابر و آب و آفتاب ٭ راز ہا را مے برآرند از تراب ٭

در بہاران سرہا پیدا شود ٭ ہرچہ خوردست این زمین رسوا شود ٭ بردمد آن از دہان و از لبش ٭ تا پدید آید ضمیر و مذہبش ٭ سر بیخ ہر درختے و خورش ٭ جملگی پیدا شود آن بر سرش ٭ ہر غمے کز وے تو دل آزردۂ ٭ از خمار مے بود کان خوردۂ ٭ لیک کے دانے کہ آن بیخ خمار ٭ از کدامے مے برآمد آشکار ٭ این خمار اشگوفہ آن دانہ ہست ٭ آن شناسد کاگہ و فرزانہ ہست ٭ شاخ اشگوفہ نماند دانہ را ٭ نطفہ کے ماند تن مردانہ را ٭ ہست مانند ہیولا با اثر ٭ دانہ کے مانند باشد با شجر ٭ الـلـغـات گردک بالضم گرد بمعنے پہلوان و کاف برائے تعظیم گردن ہندی گینڈا ہر گریز خزان ہیولا مادہ ہر شے و اصل ہر چیز المعنے الحاصل عورت جب عاجز ہوئی تو اُس نے سارا احوال کہا اور مردی اُس رستم کی کہ وہ رستم تو ایک ہی زال سے پیدا ہوا تھا اور یہ گویا سو زال سے پیدا تھا بیان کی اور نیز شرح اسکی کہ اُس پہلوان بزرگ سے راہ مین جو کچھ ہوا تھا جدا جدا خلیفہ کے آگے ظاہر کی یعنے شیر کا مارنا اور لوٹ کے پیچھے مین آنا اور ذکر کا گینڈے کے سینگ کی طرح کھڑا ہونا اور کہا کہ مین نے جو خیال کیا اُسکی قوت کو کہ ایسے شیر کے شکار سے کچھ اسکو تغیر نہوا جیسا تھا ویسا ہی برقرار رہا اور تیری سستی کو کہ تو نے جو چوہیا کی چون چون سنی اپنے ہوش سے جاتا رہا جب مجھ سے یہ دیکھا اور اُس سے وہ دیکھا تھا تو اس سبب اے شاہ جہان مین ہنسی پس یہ وجہ ہنسنے کی ہوئی آب مقولات مولانا رح کے ہین کہ حق تعالے پر جملہ بھید کھلے ہوئے ہین اور سب کو وہ ظاہر کر دیتا ہے اور جب تو جانتا ہی کہ بویا ہوا جمتا ہے تو تخم بدمت بو یہ جو بہار بعد خزان کے ہوتی ہے یہی بڑی دلیل قیامت کے وجود پر ہے کہ ضرور ہوگی جیسے آگ اور ہوا اور ابر و آب و آفتاب یہ سب اُن اسرار کو جو زمین مین چھپے ہین ظاہر کر دیتے ہین جب بہار آتی ہے تو تمام بھید ظاہر ہو جاتے ہین جو کچھ اس زمین کا کھایا ہوا ہوتا ہے سب رسوا ہوتا ہے اسی زمین کے لب و دہن سے جن سے کھاتی ہے اُنھین سے جم اُٹھتا ہے لب و دہن زمین کے کنارے گڑھے تا اُسکا یعنی زمین کا بھید و مذہب ظاہر ہو کہ امین ہے یا خائن ایسے ہی ہر درخت کی جڑ کا بھید کہ اس نے کیا خورش کھائی ہے سب اُسکے سر پر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ میوہ ہے علے ہذا جو غم کہ اُس سے تو آزردہ دل ہوئے وہ خمار اسی شراب کا ہے جو تو نے کھائی ہے یعنے ہر عمل کا وہ بدلا ہے لیکن تو اس بات کو کب جانے کہ وہ خمار کون سی شراب سے ہے اور کس سے ظاہر ہوا اور نہین جانتا کہ یہ خمار کون سے دانے کا شگوفہ ہے ہان اسکو وہ جانتا ہے جو کہ خبردار اور دانا ہے اور کیسے جانے کس واسطے کہ شاخ شگوفے کی مشابہ دانے کی نہین ہوتی نہ نطفہ مشابہ تن مردانہ کے جو دونون اصل شاخ و تن کی ہین مگر دونون ہیولا کی طرح جو مادۂ شے کو کہتے ہین با اثر ہین

دردو دانہ بات شجر کے کب ہوتا ہے ۞ قولہ نطفہ از نان است کے ماند بنان ۞ مردم از نطفہ است کے باشد
چنان ۞ جنی از نار است کے ماند بنار ۞ از بخار است ابر کے ماند بخار ۞ از دم جبریل شد عیسیٰ پدید ۞ کے
بصورت ہمچو او شد ناپدید ۞ آدم از خاک است کے ماند بخاک ۞ ہیچ انگورے نمی ماند بتاک ۞ کے بود طاعت
چو خلد پائدار ۞ کے بود دزدی بشکل پای دار ۞ ہیچ اصلے نیست مانند اثر ۞ پس ندانی اصل رنج و
درد سر ۞ لیک بے اصلے نباشد این جزا ۞ بیگناہی کی برنجاند خدا ۞ آنچہ اصل است و کشندۂ ہر شیست ۞
گر نمی ماند بوے ہم از ویست ۞ پس بدان رنجت نتیجۂ زلتیست ۞ آفت این ضربتت از شہوتیست ۞ گر
ندانی این گنہ را ز اعتبار ۞ زود زاری کن طلب کن اغتفار ۞ سجدہ کن صد بار میگو اے خدا ۞ نیست
این غم غیر درخورد و سزا ۞ اے تو سبحان پاک بے ظلم و ستم ۞ کے دہی بیجرم جان را درد و غم ۞ من معین
مے ندانم جرم را ۞ لیک ہم جرمے بباید گرم را ۞ چون بپوشیدی سبب را ز اعتبار ۞ دائما آن جرم را
پوشیدہ دار ۞ کاین جزا اظہار جرم من بود ۞ در سیاست دزدیم ظاہر شود ۞ باز گردم سوے توبہ شاہ
باز ۞ تا شود علوم اسرار نیاز ۞ **اللغات** اغتفار مغفرت گرم بالضم لغت عربی غم و اندوہ ۞ **معنے**
پھر جناب صدر فرماتے ہین کہ نطفہ روٹی سے پیدا ہوتا ہی اور روٹی کے مانند نہین ہے اور آدمی نطفے سے
ہے لیکن ایسا نہین جیسا کہ نطفہ ہی جن نار سے ہی لیکن نار کی طرح کہان ابر بخار سے ہے مگر بصورت
بخار نہین حضرت جبریل کے دم سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوے لیکن عیسیٰ ظاہر انکی طرح ناپدید کب ہین
آدم خاک سے ہی مگر مشابہ خاک کے کب ہین نہ کوئی انگور مشابہ تاک کے طاعت کسی کی کہان خلد کے
مثل پائدار ہے نہ کوئی چور شکل پاؤن دار کے غرض کوئی اصل وہیولا ایسا نہین ہے جو بصورت
اسکے اثر کے ہو اسی سبب سے تو اصل رنج و دردسر کی نہین جانتا لیکن ہے یہ کہ بدلا بے اصل
کے نہین ہوتا خداے تعالےٰ بیگناہ کسی کو رنج دیتا ہے جو کچھ جسکی اصل ہی وہی کشندہ
ہر شئے کی ہے اگرچہ وہ مثل اسکے نہین ہی مگر ہی اسی سے پس اگر رنج تجھکو ہو تو خوب جان لے کہ یہ نتیجہ
میری ہی زلت و لغزش کا ہی اور آفت اس ضربت کی میری ہی شہوت سے اور اعتبار کی راہ سے
اس گناہ کو تو نہین جانتا تو جلدی زاری کر اور مغفرت ڈھونڈھ سجدے مین سر رکھو اور سیکڑون بار
کہ اے خدا یہ غم جو مجھپر آیا ہے میرے لائق سزاوار ہے کیسے کہون کہ سزاوار نہین آپ اے خدا تو
پاک سبحان بے ظلم و ستم ہے تو بے جرم کے جان کو درد و غم کب دیتا ہے لیکن مین معین و
مقرر کے اس جرم سے واقف نہین ہون مگر یہ خوب جانتا ہون کہ ہر غم و اندوہ کے لیے ایک
جرم ہے بے جرم کے غم و اندوہ نہین ہوتا اب تو نے جو سبب کو از راہ عبرت چھپا لیا ہے

تو ہمیشہ اپنے کرم سے اسکو ایسا ہی چھپا رکھ کس واسطے کہ اگر بدلا اس جرم کا دے گا تو وہ جرم ظاہر ہو گا کہ ضرور کوئی جرم کیا ہی جب تو اُسکے بدلے مین گرفتار ہے اور اس تنبیہ سے چوری میری ظاہر ہو جائے گی آب فرماتے ہین کہ مین اس پادشاہ کے جس کا ذکر تھا توبہ کے بیان کی طرف لوٹا جس سے تجھکو بھید نیاز کے معلوم ہون کہ نیاز اسکا نام ہی

عزم کرنا پادشاہ کا بعد وقوف اُس خیانت کے کہ اسکو عفو کرون اور چھپاؤن اور چھوکری اسی کو دیدون اور جانا کہ یہ فتنہ بدلا اُسی کے ظلم کا تھا جو شاہ موصل پر کیا تھا کہ من اساء فعلیہا یعنے جس نے بُرا کام کیا وہ اسکے ذمے ہے

قولہ شاہ باخود آمد استغفار کرد ؛ یاد جرم وزلت واصرار کرد ؛ گفت باخود آنچہ کردم باکسان ؛ شد جزاے آن بجان من رسان ؛ قصد جفت دیگران کردم بجاہ ؛ بر من آن آمد وافتادم بچاہ ؛ من در خانہ کسی دیگر زدم ؛ او در خانہ مرا زد لاجرم ؛ ہر کہ با اہل کسان شد فسق جو ؛ اہل خود را دان کہ قواد ست او ؛ زانکہ مثل او جزاے او شود ؛ چون جزاے سیئہ مثلش بود ؛ چون سبب کردی کشیدی سوے خویش ؛ مثل آن را چون تو دیوثی زبیش ؛ غصب کردم از شہ موصل کنیز ؛ غصب کردند از من آن را نیز ؛ او امین من بدے لالاے من ؛ خائنش کرد آن خیانتہاے من ؛ نیست وقت کین گزارے وانتقام ؛ من بدست خویش کردم کار خام ؛ گر کشم کینہ از ان میر و حرم ؛ آن تعدی ہم بیاید بر سرم ؛ ہمچنان کین ظلم آمد در جزا ؛ آزمودم باز نزمایم ورا ؛ درد صاحب موصلم گردن شکست ؛ من دگر این را نیارم نیز جست ؛ داد حق مان از مکافات آگہی ؛ گفت ان عدتم بہ عدنا بہ ؛ ہر فزونے کردن انجا سود نیست ؛ غیر صبر و رحمت محمود نیست ؛ ربنا انا ظلمنا سہو رفت ؛ رحمتے کن اے رحیمہات زفت ؛ عفو کردم تو ہم از من عفو کن ؛ از گناہان نو و جرم کہن ؛ گفت اکنون اے کنیزک وا مگو ؛ این سخن را کہ شنیدم من ز تو ؛ پاس دار و بر کسے عرضہ مکن ؛ آنچہ گفتی اے کنیزک زین سخن ؛ با امیرت جفت خواہم کرد من ؛ اللہ اللہ زین حکایت دم مزن ؛ تا نگردد او ز رویم شرمسار ؛ کو یکے بد کرد نیکی صد ہزار ؛ بارہا من امتحانش کردہ ام ؛ خوبتر از تو بدو بسپردہ ام ؛ در امانت یافتم او را تمام ؛ این قضاے بود کامد و السلام ؛ الغ قولہ تشدید واو دلال وبے عزت وتلبتان لالا غلام اے ملعفے فرماتے ہین پادشاہ کنیز سے سب حال سن کے ہوش مین ہو گیا اور استغفار کیا اور اپنے جرم ولغزش واصرار کو یاد کیا اور سوچ کے کہا جیسا مین نے لوگون کے ساتھ کیا اُسی کا بدلا میری جان کو ملا مین نے اپنے رتبے کے زور پر قصد

اور دن کے جفت کا گیا وہ میرے ہی اوپر پڑا جس سے مین خود چاہ مین گرا مین نے دوسرے آدمی کے گھر کا دروازہ بجایا اُس نے میرے گھر کا دروازہ بجایا سچ ہے جو کوئی لوگون کے اہل پر فسق جو ہوا خوب جان رکہ اپنی اہل کا دلال وقلتبان ضرور ہے اسواسطے کہ اسکے فعل کا بدلا ویساہی ہوتا ہی جیسا وہ فعل ہے جیساکہ فرمایا ومن جاء بسیئة فلہ مثلہا جو آیا کسی برائی کے ساتھ پس واسطے اسکے مثل اسی برائی کے ہی جب تونے ایسے فعل کا سبب پیدا کیا تو گویا اس بدفعلی کو اپنی طرف اپنے واسطے کھینچا اس سبب کہ تو پہلے سے دیوث ٹھہرا ہوا ہی مین نے موصل کے بادشاہ سے کنیز اُسکی چھینی لوگون نے مجھسے اسکو چھینا اور کیسا جلدی چھینا اور ایسے شخص نے جو میرا امین اور میرا غلام تھا مگر اُسکا کیا قصور نہ مین خیانت دوسرے کی کرتا نہ وہ میرا خائن ہوتا میری ہی خیانت نے اسکو خائن کیا اب وقت کینہ پورا کرنے اور بدلے کا نہین ہے مین نے اپنے ہاتھ سے آپ کچا کام کیا اگر یہ کینہ اُس امیر اور حرم سے نکالون تو وہ حد سے تجاوز کرنا پھر میرے ہی سر پر پڑے گا جیساکہ اُس ظلم کا بدلا میرے سر پر آیا اب جو ایک دفعہ آزمالیا تو دوبارہ کیون آزماؤن یہ اسی صاحب موصل کے درد نے میری گردن توڑی اب مین اس درد کو دوبارہ کیسے ڈھونڈھ سکتا ہون اللہ تعالے نے ہمکو اُسکے بدلے سے خبردار کردیا جیساکہ فرمایا ہی عسی ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا یعنے قریب ہی کہ خدا تمپر رحم کرے اور اگر تم پھر جاؤگے ہم بھی پھر جاوینگے پس ہر قسم کی زیادتی کرنا کچھ فائدہ نہین ہی نہ سواے صبر و مرحمت کے کوئی امر محمود اب کہتا ہی ربنا اناظلمنا انفسنا یعنے اے پروردگار ہمارے ہم نے اپنے نفسون پر ظلم کیا اور ہم سے سہو ہوگیا تو رحیمی کر تیری رحیمیان بڑی زفت دسط ہین مین نے ان سے یہ جرم عفو کیا تو اپنے عفو سے میرے نئے پرانے جملہ گناہ عفو کردے یہ سب باتین سوچ کے کنیز سے کہا کہ اب تو بھی اس بات کو جو مین نے تجھ سے سنی خبردار کسی سے مت کہ خوب نگہبانی اسکی کر اور کسی سے عرض مت کر جو کچھ تو نے اے کنیزک مجھ سے کہا ہی مین تجھکو اُسی امیر کا جفت کردونگا اللہ اللہ اس حکایت سے پھر دم مت مار تیرے مت لکال اس سبب سے کہ وہ مجھسے شرمائیگا اگرچہ یہ ایک برائی اُس سے ہوئی مگر لاکھون نیکیان بھی تو ہوئی ہین مین نے بارہا اسکا امتحان کیا کہ تجھ سے بہتر اور خوب تر اُسکے سپرد کردی ہین اور سامانت مین اسکو پورا ہی پایا ہی یہ بھی ایک مشیت ایزدی تھی جو یہ برائی اُس سے ہوگئی

بلانا خلیفہ کا پہلوان و کنیزک کو اور عقد کردینا دونون کا

قولہ پس بخود خواند آن امیر خویش را ٭ کشت در خود خشم قہر اندیش را ٭ کرد با او یک بہانہ دلپذیر ٭

کہ شد ستم زین کنیزک بس نفیر ✽ زان سبب کز غیرت و رشک کنیز ✽ مادر فرزند دارد صد عزیز ✽ مادر فرزند را صد حقہا ست ✽ او نہ درخورد چنین جور و جفاست ✽ رشک و غیرت مے برد خون مے خورد ✽ زین کنیزک سخت تلخی مے برد ✽ چون کسی را داد خواہم این کنیز ✽ پس ترا اولےتر ست این اے عزیز ✽ چون تو جانباز نمودے بہر او ✽ خوش نباشد دادن او را جز بتو ✽ عقد کردش با امیر او را او داد ✽ خشم را و حرص را یکسو نہاد ✽ گر بدے سستی ز نرمی خران ✽ بود او را مردے پیغمبران ✽ ترک خشم و شہوت و حرص آورے ✽ ہست مردے و رگ پیغمبرے ✽ یعنے پادشاہ نے وہ باتین جو اوپر مذکور ہوئین سوچ کے اُس امیر کو اپنے پاس بُلایا اور اپنے غصے قہر اندیش کو اپنے ہی آپ مین مارا اور ایسا ایک بہانہ جسکو اُسکا دل قبول کرلے اُس سے کیا کہ مجھکو اس کنیز سے نہایت نفرت ہوگئی اُس سبب سے کہ اسکی غیرت و رشک سے مادر میرے فرزند کی یعنے اصل بی بی سیکڑون قسم کے نالے اور فریاد کرتی ہی اُسکے میرے اوپر سیکڑون حق ہین بس وہ لائق ایسے جور و جفا کے نہین ہے وہ نہایت رشک و غیرت کرتی ہی اور خون اپنا کھاتی ہی اور اس کنیزک کے سبب سے نہایت تلخی اُٹھاتی ہی مین آخر یہ کنیز کسی کو دے ہی دونگا بس اے عزیز تجھسے اولی اور بہتر کون ہی تو نے اسکے واسطے بڑی جانبازی کی ہی لہذا تیرے سوا اور کو دیدینا مجھے اچھا نہین معلوم ہوتا لاجرم اُس امیر کے ساتھ اُسکا عقد کرکے اُسے دیدی اور اپنے خشم و حرص کو الگ رکھدیا اب مولانا رح کا مقولہ ہے کہ اگرچہ وہ مردی مین سُست تھا اور گدھون کی سی نرمی اُس مین نہ تھی مگر اُس مین مردی پیغمبرون کی تھی اس لیے کہ ترک خشم و شہوت اور حرص آوری یہی مردی اور رگ پیغمبری کی ہی نہ گدھون کی سی نرمی

در بیان نحن قسمنا کہ کسی کو قوت و شہوت گدھون کی سی دیتا ہی اور کسی کو صفات و صفوت فرشتون کی شعر تحمہا یکہ شہوتے نبود ✽ بر او جز قیامتے نبود ✽ شعر سر ز ہوا تافتن از سرورے است ✽ ترک ہوا قوت پیغمبرے ست

قولہ مردے خر گو مباش اندر رگش ✽ حق ہمی داند الغ بگلر بگش ✽ مردہ باشم بمن حق بنگرد ✽ ہم از آنکہ زندہ باشم دور و رد ✽ مغز مردے این شناس و پوست آن ✽ آن بود در دوزخ و این در جنان ✽ حفت الجنۃ مکارہ را رسید ✽ حفت النار از ہوا آمد پدید ✽ اے ایاز نرہ شیر دیو کش ✽ مردے خر کم فزون مردے ہش ✽ انچہ چندین صد سا و را کش نکرد ✽ لعب کودک بود پیش اینت مرد ✽

اے پدیدہ لذت امرم ؛ جان سپردہ بہر امرم در وفا ؛ ایکہ از تعظیم امرش آگہی ؛ این حکایت گوش کن گر واہی ؛ داستان امر و ذوق چاشنیش ؛ بشنو اکنون در بیان معنویش اللغات آلغ بکلر بگ نام پادشاہ ترکستان صدر بالانشین والہ بکسر لام عاشق چاشنی مزہ و لذت اسکے معنے فرماتے ہین جب رگ پیغمبری کی اُس مین ہی تو مردی خر کی گو اُسکی رگ مین ہو حق تعالے تو اُسکو الغ بکلر بگ ای پادشاہ جلیل القدر جانتا ہی مین مردہ ہوؤن اور حق تعالے مجھکو بنظر رحمت دیکھے اُس سے بہت اچھا کہ زندہ ہوؤن اور اُس سے دور و مردود رہون مغز مردی کا یہی ہی جو مذکور ہوا اور وہ مردی ظاہری پوست اُسکا ٹھکانا دوزخ ہی اور اُسکی جگہ جنت تو نے نہین سُنا کہ جنت کو مکروہات گھیرے ہوے ہین اور دوزخ کو خواہشین نفس کی یعنے نا گواریان نفس کی جب تک نہ اُٹھائیگا جنت نہ پائیگا بخلاف اسکے دوزخ کا ملنا نفس کی گوارا چیزون مین ہے آپ پھر مخاطب طرف ایاز کے ہوے کہ اے ایاز و شیر نر دیو کش مردی خر کی کم و ناچیز ہی اور مردی ہوش کی بڑھ کے یعنے ہوش والے ہی مرد ہین وہ چیز جسکو بہت سے بالانشینون نے دریافت نہ کیا تیرے سامنے لڑکون کا کھیل تھا تو ایسا مرد ہے اے ایاز تو نے میرے امر کی لذت دیکھی اور تو نے میرے امر کے واسطے جان سونپ دی کہ اسکو وفا کرون پس اے غلان تو کہ اُسکے امر کی تعظیم و عظمت سے آگاہ ہی اور اگر عاشق امر کا ہی تو اس حکایت کو سُن اور داستان امر کی اور ذوق اُسکی چاشنی کا لے اب بیان معنوی سے اُٹھایہ اشعار ای ایاز سے یہان تک تمہید اسی حکایت کی ہین

دینا پادشاہ کا ایک گوہر وزیر کے ہاتھ اور پھر اور کتنے امیرون کو کہ اسکو توڑ ڈالو اور انکار اُسکے توڑنے سے

قولہ گفت روزی شاہ محمود غنی ؛ آن شہ غزنین دُسلطان سنی ؛ یک صباحی جانب دیوان شتافت ؛ جملہ ارکان را در آن دیوان بیافت ؛ گوہرے بیرون کشید او مستنیر ؛ پس نہاد آن زود بر کف وزیر ؛ گفت چونست و چہ ارزد این گہر ؛ گفت بیش ارزد ز صد خروار زر ؛ گفت بشکن گفت چونش بشکنم ؛ نیکخواہ مخزن و مالت منم ؛ چون روا دارم کہ مثل این گہر ؛ کہ نباید در بہا گردد ہدر ؛ گفت شاباش و بدادش خلعتی ؛ گوہر از وے بستد آن شاہ فتے ؛ کرد ایثار وزیر آن شہ زجود ؛ ہر لباس و حلہ کو پوشیدہ بود ؛ ساعتے شان کرد مشغول سخن ؛ از قضیہ تازہ و لو و کہن ؛ بعد از ان دادش بدست حاجبے ؛ کہ چہ ارزد این بدست طالبے ؛ گفت ارزد این بنیمہ مملکت ؛ کہ نگہدارش خدا از مہلکت ؛ گفت بشکن گفت اے خورشید تیغ ؛ بس دریغ است این شکستن بس دریغ ؛ اللغات سنی بزرگ

مستنیر روشنی یافتہ ہر نقصان حاجب دربان اسے المغنے کہا ایک دن شاہ محمود غزنی کہ وہ بادشاہ غزنین کا
اور سلطان بزرگ تھا ایک صبح دیوان خانے کی طرف گیا جملہ ارکین کو وہان حاضر پایا ایک گوہر
نکالا اور جلدی وزیر کے ہاتھ پر رکھدیا اور کہا یہ گوہر کیسا ہے اور کس قیمت کا کہا سو گون زر سے
زیادہ قیمت کا ہے کہا اسکو توڑ ڈال کہا کیسے توڑدون کہ بنخواہ تیرے مال و خزانہ کا ہون پھر کیسے روا رکھونگا
کہ اس قسم کا گوہر جو سلے گا نہین قیمت سے گھٹ جائے کہا شاباش اور خلعت دیا اور گوہر اُس سے اُسکا
شاہ جوانمرد نے لیلیا اور اپنی بخشش وجود سے اُس وزیر کو جو لباس وحلہ کہ پہنے تھا عطا کیا بعد اسکے تھوڑی دیر
باتون مین مشغول کیا اور نئے پرانے قصے بیان کرکے اس گوہر کو دربان کے ہاتھ مین دیدیا اور پوچھا کہ
اگر کسی طالب کے ہاتھ مین جائے تو کیا قیمت ہوگی کہا آدھی سلطنت اسکی قیمت ہے اللہ تعالے
اسکو ہلاکت سے محفوظ رکھے اُس سے بھی بادشاہ نے کہا توڑ ڈال اُسنے کہا خورشید تیغ کہ جس سے
ہر ایک کی آنکھ جھپکتی ہے اسکا توڑ ڈالنا تو نہایت افسوس ہے افسوس ہے قولہ قیمتش بگذار مین تاب شعاع
کہ شدہ است این نور روز اورا تبع ॥ دست کی جنبد مرا در کسر او ॥ کے خزانہ شاہ را باشم عدو ॥
شاہ خلعت داد اورا رش فزود ॥ پس زبان در مدح عقل او کشود ॥ بعد یکساعت بدست میر داد ॥ در
را کاین امتحان کن باز داد ॥ او ہمی گفت وہمہ میران ہمین ॥ ہر یکے را خلعتی داد و ثمین ॥ جامگیہا شان ہمے
افزود شاہ ॥ وان خسیسان را برد از رہ بچاہ ॥ ہمچنین گفتند پنجہ شصت میر ॥ جملگان یک یک بتقلید
وزیر ॥ گرچہ تقلید ست استون جہان ॥ ہست رسوا ہر مقلد ز امتحان ॥ شاہ چون کرد امتحان جملگان ॥ مال و
خلعت برد ہر یک بیکران ॥ ہمچنان در دور گردان شد گہر ॥ تا بدست آن ایاز دیدہ ور ॥ آخرین بنہاد در
کف ایاز ॥ گفت او را کاے حریف دیدہ باز ॥ یک بیک دیدند این گوہر تو ہم ॥ در شعاعش درنگر ای
محترم ॥ اللغات جامگی وزینہ ورا تبہ استون ستون اسے المغنے پھر اسی دربان کا قول ہے کہ قیمت کو
اسکی جانے دے اسکی روشنی وچمک ہی کو دیکھ جسکے نور کا تابع نور روز کا ہو رہا ہے پھر ایسے گوہر کے
توڑنے کو ہاتھ کسی کا کیسے ہلیگا مین توڑکے کیا خزانہ بادشاہ کا دشمن بنون بادشاہ نے اسکو بھی خلعت
دیا اور راتبہ بڑھایا اور اسکی عقل کی بہت سی تعریف کی بعد ایک ساعت کے اور ایک امیر کو وہ گوہر
دیا اور کہا کہ اسکا امتحان زیادتی سے کر یعنے قیمت سے وہ بھی یہی کہتا تھا اور سا اور امیر بھی ایسے
ہی ہر ایک کو قیمتی خلعت دیے اور سب کے راتبے روز ینے بڑھاتا تھا اور اُن ناچیزون کو راہ سے
کنوین مین لیے جاتا تھا کہ انجام اسکا ندامت ہے ایسے ہی پچاس ساٹھ امیرون نے وزیر کی پیروی سے
یہی کہا آپ مولانا فرماتے ہین اگرچہ تقلید ستون جہان کی ہے اور خلاف مین ہر طرح خرابی ہے مگر جب

امتحان ہوتا ہے تو مقلد پر رسوائی پڑتی ہے ایسے ہی بادشاہ نے جب سب کا امتحان کیا تو سب نے مال و خلعت بیکران پایا اب وہ گوہر پھرتے پھرتے ایاز دیدہ ور کے ہاتھ مین جو بینش والا تھا آیا آخر کو اسکے ہاتھ پر بھی رکھدیا اور کہا کہ اے حریف بصرون کے سب سے تو اس گہر کو دیکھا تو بھی تو ای محرم اسکی شعاع کو دیکھ اور غور کر

پہونچنا اس گوہر کا بعد دور ہاتھ مین ایاز کے اور بیان کیاست ایاز کا اسے مال و دولت پر دھوکا نہ کھایا اور تقلید اورون کی نہ کی اور توڑنا اسکا اس گوہر کو اور تشنیع اورون کی اسکی نسبت

قولہ ای ایاز اکنون بگوئی کاین گہر ❊ چند مے ارزد بدین تاب و ہنر ❊ گفت افزون انچہ تانم گفت من ❊ گفت اکنون زود خوردش درشکن ❊ سنگہا در آستین بودش شتاب ❊ خورد کرد و پیش او این بد صواب ❊ تا اتفاق طالع با دولتش ❊ دست داد آن لحظہ نادر حکمتش ❊ یا بخواب این دیدہ بود آن باصفا ❊ کردہ بود اندر بغل دو سنگ را ❊ ہمچو یوسف کاندرون قعر چاہ ❊ کشف شد پایان کارش از الہ ❊ ہر کرا فتح و ظفر پیغام داد ❊ پیش او یک شد مراد و نامراد ❊ ہر کہ ماند آن وے شد فضل یار ❊ از چہ ترسد از شکست کارزار ❊ چون یقین گشتش کہ خواہد کرد مات ❊ فوت اسپ و پیل باشد ترہات ❊ گر برد اسپش ہر انکہ اسپ جوست ❊ اسپ او گوئی کہ پیش آہنگ اوست ❊ مرد را با اسپ کے خویشی بود ❊ عشق اسپش از پے بیشی بود ❊ بہر صورتہا مکش چندین زحیر ❊ بے صداع صورت معنی بگیر ❊ ہست زاہد را غم پایان کار ❊ تا چہ باشد حال او روز شمار ❊ یعنے بادشاہ نے کہا اے ایاز اب تو بتا کہ یہ گوہر با وصف اس تاب ہنر کے کس قیمت کا ہے کہا جو کچھ مین کہ سکون اس سے بڑھکے ہے کہا ابھی اسکو چور چور کرکے توڑ ڈال اسکی آستین مین پتھر تھے فوراً اس نے اسکو ریزے ریزے کر ڈالا اور اسکے نزدیک یہی بہتر تھا اسکا طالع با دولت جو اس سے موافق تھا اسی وقت طالع کی حکمت نادر نے اس سے ہاتھ ملایا اس باصفا نے یہ بات خواب مین دیکھی تھی اسی سبب سے دو پتھر بغل مین دبا لیے تھے جیسے حضرت یوسف کو قعر چاہ مین انجام کار حکم الٰہ سے معلوم ہو گیا تھا کما جاء فے القرآن فلما ذہبوا بہ واجمعوا ان یجعلوہ فی غیابۃ الجب فاوحینا الیہ لتنبئنہم بامرہم ہذا وہم لا یشعرون پس ہرگاہ کہ لیگئے اسکو اور متفق ہوے اس بات پر کہ ڈالین اسکو قعر چاہ مین سو وحی کی ہمنے اسکی طرف کہ ضرور ضرور خبردار کردینگے ہم انکو انکے اس کام سے اور حال یہ کہ وہ نہین جانتے تھے بس جب کسی کو فتح و ظفر نے پیغام کیا کہ مین تیرے واسطے ہون اسکے

سامنے مرادو نامراد یکسان ہوتی ہی ایسا ہے غم ہو جاتا ہی اور جسکو فضل یار کا مانند اسکے ملک کے ہو گیا
وہ لڑائی کی شکست سے کب ڈریگا کسواسطے کہ باوجود فضل یار کے شکست ہی کب ہوگی مثلاً
جب کسی کو یقین ہو گیا کہ مین مات کرونگا تو اُسکے سامنے اسپ وپیل کا مرنا بیہودگی اور بے افسوسی
ہوگی اگر اسپ اُسکا وہ لیجائے جو کہ اسپ جو ہی یعنے اس فکر مین کہ اسکا اسپ مجھکو ملجائے تو وہ اسپ اسکا
پیش آہنگ دنقیب ہو جائیگا واسطے فتح وظفر کے اسکو اسپ سے اپنے کب محبت ہوگی وہ تو اپنا
مات سمجھے ہوے ہی اُسکو تو عشق اسپ کا فقط واسطے اپنے غلبہ وبیشی کے تھا کہ بچائے ہوے تھا
پس فرماتے ہین صورتون کے واسطے اتنی بیچشین اور درومت اُٹھا بدون درو سر صورت کے معنی کو
حاصل کر زاہد کو غم اس بات کا ہوتا ہی کہ دیکھیے قیامت کے دن میرا انجام کار کیا ہوتا ہے **قوله** عارفان
ناغاز گشتہ ہوشمند؛ از غم واحوال آخر فارغند؛ بود عارف را غم وخوف ورجا؛ سابقہ در پیش خورد آن
ہر دو را؛ دید کو سابق زراعت بود ماش؛ او ہمی داند چہ خواند بود چاش؛ عارفست او باز رست از
خوف وبیم؛ ہاے ہو را کرد تیغ حق دونیم؛ بود او را بیم وامید از خدا؛ خوف فانی شد عیان شد آن رجا؛
خوف طے شد جملگی امید شد؛ نور گشت وتابع خورشید شد؛ امتحان شاہ بود آگہ ایاز؛ مد فریب شہ
لشکر اَیاز؛ خلعت داد را از راہش نبرد؛ کرد گوہر را امر او خرد ومرد؛ چون شکست او گوہر خاص
آن زمان؛ زان امیران خاست بس بانگ وفغان؛ کانچہ بیباکیست واللّٰہ کافرست؛ ہر کاین
پرنور گوہر را شکست؛ زان جماعت جملہ از جہل وعمی؛ در شکستہ ددامر شاہ را؛ قیمت گوہر نتیجہ
مہر وود؛ بر چنان خاطر چرا پوشیدہ شد؛ **اللغات** سابقہ وہ امر جو پہلے سے وسیلہ انجام کا ہوا ہو
ومعرفت وشناخت زمانہ چاش غلہ از کاہ جدا کردہ شدہ آدر اسد ظیفہ خرد مرد ناچیز ود بتشدید محبت ودوستی
المعنے یعنے زاہد تو خوف ورجا مین ہین اور عارف ابتدا ہی سے ہوشمند ہو رہے ہین کہ غم واحوال
آخر سے فارغ ہین عارف کو بھی غم وخوف ورجا کا تھا مگر اسکا جو سابقہ معرفت کا درگاہ الٰہی مین تھا
اُس نے ان دونون کو پہلے ہی کھالیا اُس نے جو دیکھا کہ سابق زراعت ہماری ماش تھی یعنے بگری
اور متفرق کہ کہین جما کہین نہین جما کہ ایسی زراعت کو اس ملک مین اگر وہ بونی سکتے ہین تو وہ جانتا ہی
کہ وقت گہائی کے کیا نکلے گا پس وہ عارف اس بات کا ہے اس واسطے وہ خوف وبیم سے
چھوٹ گیا اور اسکی ہاے ہو کو تیغ حق نے دو ٹکڑے کر ڈالا اسکو بیم وامید خدا سے تھی جب خوف
فانی ہو گیا تو رجا ظاہر وعیان ہو گئی اب امید ہی امید رہ گئی اور وہ نور ہو کے تابع اپنے خورشید کا
ہوا اب پھر ذکر ایاز کا ہے کہ ایاز امتحان شاہ سے آگاہ تھا کہ یہ امتحان کرتا ہے

لہذا فریب دھوکے شاہ سے بہکا نہیں اسکو خلعت و وظیفہ نہ بھٹکا سکا اسنے اُس گوہر کو خود مرد کر ڈالا
جس وقت اسنے اُس گوہر خاص کو توڑ ڈالا اسی وقت ان امیرون سے شور و فغان برپا ہوا کہ یہ کیسی
بیباکی ہے واللہ جس نے اس پرنور گوہر کو توڑا وہ کافر ہے مگر ایسے جاہل اور اندھے کہ گوہر نہ توڑا حکم
پادشاہ کا توڑا تعجب ہے کہ قیمت گوہر نتیجہ محبت و دوستی کی اُنکی خاطرون سے کیسے چھپی ہی قیمت
اُس گوہر کی تو خوب کرتے تھے

جواب تشنیع امیرون کا کہ کیون ایسا گوہر تو نے توڑ ڈالا

قولہ گفت ایاز اے مہتران نامور ❊ امر شہ بہتر بقیمت یا گہر ❊ امر سلطان بہ بود پیش شما ❊ یا کہ این نیکو
گہر بہر خدا ❊ اے نظرتان بر گہر بر شاہ نے ❊ قبلہ تان غول ست و جادہ راہ نے ❊ من ز شہ بر ننگرم زیرا نظر ❊
من چو مشرک روے نارم در حجر ❊ بے گہر جانیکہ رنگین سنگ را ❊ برگزیند پس نہد امر شاہ را ❊ پشت
سوے لعبت گلرنگ کن ❊ عقل در رنگ آورندہ دنگ کن ❊ اندر آ در جو سبو بر سنگ زن ❊ آتش
اندر بو و اندر رنگ زن ❊ گر نۂ در راہ دین از رہزنان ❊ رنگ و بو مپرست مانند زنان ❊
گوہر امر شہ بود اے ناکسان ❊ جملہ بشکستید گوہر را عیان ❊ چون ایاز این راز بر صحرا فگند ❊ جملہ ارکان خوار
گشتند و نژند ❊ سر فرا انداختند آن سروران ❊ عذر گویان گشتہ زین نسیان بجان ❊ از دل
ہر یک دو صد آہ آن زمان ❊ ہمچو دودے مے شدے بر آسمان ❊ کرد اشارت شہ بجلاد
کہن ❊ کز صدرم این خسان را پاک کن ❊ اسکے **معنے** ایاز نے کہا اے سردارون نامور بتاؤ تو امر پادشاہ
کا قیمت مین بہتر ہے یا گوہر اور خدا کے واسطے یہ تو کہو تمھارے سامنے امر سلطان
کا نظر مین اچھا تھا یا یہ خوبصورت گوہر اے لوگو تمھاری نظر گہر پہ تھی پادشاہ پر نہ تھی تمھارا قبلہ غول تھا
تم نے اسکی طرف توجہ کی نہ جادے نہ راہ پر مین پادشاہ سے ہوتے کسی طرف نظر ہی نہین پھیرتا مین
مشرک کی طرح پتھر کی طرف منھ نہین کرتا کیسی بے گہر وہ جان ہے کہ رنگین سنگ کو
جو سنگ راہ ہے اختیار کرے اور حکم پادشاہ کو پیچھے کر دے تجھکو چاہیئے کہ لعبت گلرنگ سے
پشت کر اور جو رنگ و بو پیدا کرنے والا ہی اس مین عقل کو حیران کر تو خاص نہر مین گھس پڑ گھڑے کو
پتھر سے مار دے اور رنگ و بو دونون مین آگ لگا دے تو تو راہ دین مین رہزنون سے اگر
نہین ہے تو بتا مثل عورتون کے رنگ و بو کی پرستش کیون کرتا ہے عورتین ہی رنگ
و بو پرست فریفتہ ہوتی ہین اے ناکسو گوہر وہی تھا جو امر شاہ کا تھا جسکو ظاہر و برملا تم
سب نے توڑا الغرض جب ایاز نے یہ راز برملا کیا تمامی ارکان ذلیل و خوار ہوئے

سب سرداروں نے سر جھکا لیے اور جان و دل سے عذر اپنے نسیان کا کرنے لگے اور سیکڑوں آہیں انکے دل سے اٹھیں جنکا دھواں آسمان پر جاتا ہی پس بادشاہ نے جلاد کہن سے اشارہ کیا کہ میری مسند سے اس کوڑے کو صاف کردے

قصد کرنا شاہ کا واسطے قتل امیروں کے

قولہ این خسان چہ لائق صدر منند ❊ کز پئے سنگ امر ما بشکنند ❊ امر ما پیش چنین اہل فساد ❊ بہر رنگین سنگ شد خوار و کساد ❊ پس ایاز مہر افزا بر جہید ❊ پیش تخت آن الغ سلطان دوید ❊ سجدہ کرد و پس گلوے خود گرفت ❊ کاے قبادے کز تو چرخ آرد شگفت ❊ اے ہمائے کہ ہمایون فرخے ❊ از تو دارندہ سخاوت ہر سخے ❊ اے کریمی کہ کرمہاے جہان ❊ محو گردد پیش ایثارت نہان ❊ اے لطیفے کہ گل سرخت چو دید ❊ از خجالت پیرہن بر خود درید ❊ از غفوری تو غفران چشم سیر ❊ روبہان بر شیر از عدل تو چیر ❊ غیر عفو تو کرا دارد سند ❊ ہر کہ با امر تو بیباکے کند ❊ غفلت و گستاخی این مجرمان ❊ از وفور عفو تست اے عفوران ❊ دائما غفلت ز گستاخی دمد ❊ کہ برد تعظیم از دیدہ رمد ❊ غفلت و نسیان بد آموختہ ❊ ز آتش تعظیم گردد سوختہ ❊ ہیبتش بیدارے و فطنت دہد ❊ سہو و نسیان از دلت بیرون جہد ❊ وقت غارت خواب ناید خلق را ❊ تا نہ بر باید کسے زو دلق را ❊ خواب چون در میرد از بیم دلق ❊ خواب و نسیان کے شود با بیم خلق ❊ لا تواخذ ان نسینا شد گواہ ❊ کہ بود نسیان بوجہی ہم گناہ ❊ زانکہ استکمال تعظیم او نکرد ❊ ورنہ نسیان در نیاوردے نبرد ❊ گرچہ نسیان لابد و ناچار بود ❊ در سبب ورزیدن او مختار بود ❊ گو تہاون کرد او تعظیمہا ❊ تا کہ نان نسیان شد سہو و خطا ❊ **اللغات** الغ بضمتین کلان و بزرگ تہاون سستی **المعنے** بادشاہ کہتا ہے کہ یہ خس کب لائق اسکے ہیں کہ میری مسند کے پاس رہیں جو پتھر کے واسطے میرے امر کو توڑتے ہیں ایسے مفسدوں کے سامنے امر ہمارا ایک رنگین پتھر کے واسطے خوار اور کھوٹا ہوا یہ سن کے ایاز مہر افزا جھپٹا اور سامنے تخت اس پادشاہ بزرگ و کلان کے آکر سجدہ کیا اور پھر گلا اپنا پکڑا کہ یہ کہتا ہی کہ اے پادشاہ تو وہ قباد ہی کہ آسمان بھی باوصف ایسی قوت و زور کے کہ کسی کو اسپر قابو نہیں ہی تجھسے شکست مانے اور اے بادشاہ تو وہ ہمایون فرخ زیبا رو ہی کہ ہر سخی کی سخاوت تجھی سے ہی اے تو ایسا کریم ہی کہ سارے جہان کے کرم تیری بخشش کے سامنے مٹ کے پوشیدہ ہو گئے اور اے تو ایسا لطیف ہی کہ گل سرخ نے جو تجھکو دیکھا تو شرما کے اپنا پیرہن سرخ پھاڑ ڈالا تو ایسا غفور ہی کہ تیری غفوری دیکھ کے خود غفران سیر چشم ہو گئی اب کسی کی غفوری کو نہیں تکتی اور

تیرا دو عمل یہ ہی کہ رو با ہین شیرون پر غالب ہین جو شخص تیرے امر سے بیباکی کرے تو سوا تیرے عفو کے اسکو بھروسا ہی کیا ہی بس ان مجرمون کی غفلت و گستاخی بھی اے عفو جاری کرنے والے تیرے ہی عفو رحیم سے ہی ہیشہ گستاخی سے غفلت پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ تعظیم ایسی چیز ہی کہ دیدے کے روکنے کے آنکھین کھول دیتی ہی غفلت اور نسیان بر سیکھا ہوا سارا تعظیم سے سب سوختہ ہو جاتا ہی اور ہیبت تعظیم سے بیداری و دانائی حاصل ہوتی ہی سہو و نسیان کل تیرے دل سے نکل بھاگتا ہی دیکھو جب لوٹ پڑتی ہی تو مخلوق کو نیند نہین آتی تا کوئی اُس سے دلق نہ چھین لیجائے بس جب خواب خوف سے بھاگ جاتا ہے پھر خواب اور نسیان بیم کے ساتھ کب مخلوق ہونگے یعنے خوف و نسیان کا کیسے ساتھ ہو سکے گا جیسے خواب و خوف کا نہین ہوتا لیکن ایک وجہ سے نسیان بھی گناہ ہے جس پر یہ آیت کریمہ گواہ ہی ربنا لا تواخذنا ان نسینا اے رب ہمارے مت ماخوذ کر تو ہمکو اگر نسیان کیا ہم نے اس سبب سے کہ تکمیل تعظیم کی نہ کی جب تو نسیان اُس سے لڑائی لایا ورنہ تعظیم کے سامنے ٹھہر ہی کب سکتا اگرچہ نسیان ایک امر لابد و ناچار ہی کہ انسان کو اُس سے بچاؤ نہین مگر نسیان کے جو سبب ہین اُنکے اختیار مین تو مختار ہی اور وہ سبب یہ کہ اُسکی تعظیمون مین اس نے سستی کی اسی سبب سے نسیان و سہو و خطا وقوع مین آئے **قولہ** ہمچو مستی کو خرابیہا کند ؛ گوید او معذور بودم من ز خود ؛ گویدش لیکن سبب ای زشت کار ؛ از تو بد در رفتن آن اختیار ؛ بیخودی نامد بخود تش خواندهٔ ؛ اختیارت خود نہ شد تش راندهٔ ؛ گر رسیدی مستی بے جہد تو ؛ حفظ کردی ساقی جان عہد تو ؛ پشت دارت او بدی و عذر خواه ؛ من غلام زلت مست اله ؛ عفوہای جملہ عالم ذرهٔ ؛ عکس عفوت اے ز تو ہر بہرهٔ ؛ عفوہا گفتہ ثنا سے عفو تو ؛ ہست کفوش ایہا الناس اتقوا ؛ جان شان بخش و ز خود شان ہم مران ؛ کام شیرین کنند از تو کامران ؛ رحم کن بر آنکہ او روے تو دید ؛ فرقت تلخ تو چون خواہد چشید ؛ از فراق تلخ مے گوئی سخن ؛ ہر چہ خواہے کن و لیکن این مکن ؛ در جہان نبود بتر زین ہیچ بار ؛ این سخن از عاشق خود گو شدار ؛ صد ہزاران مرگ تلخ از دست تو ؛ ہست مانند فراق شست تو ؛ تلخی ہجر انذکر وا از اناث ؛ دور دار ای مجرمان را مستغاث ؛ بر امید وصل تو مردن خوش است ؛ تلخی ہجر تو فوق آتش است ؛ گبر می گوید میان آن سقر ؛ چہ غمم بودے گرم بودے نظر ؛ کان نظر شیرین کنندہ رنجہاست ؛ ساحران را خونبہای دست و پاست ؛ اے ملتفتے جیسے کوئی مست کہ وہ خرابیان کرے اور کہے کہ مین معذور و بیخود تھا لیکن سبب اس سے کہتا ہی کہ اے بدکار اس کام ہو جانے مین تیری طرف سے اختیار تھا تو نے بہ اختیار خود کیا ہی بیخودی تیرے پاس آپ سے نہین آگئی تو نے آپ اُسکو بلایا اختیار تیرا آپ نہین چلا گیا خود تو نے اُسکو ہانکا یا اگر مستی

تیری بلا جہد تیرے ہوتی ای منجانب اللہ تو ساقی جان کا جو جان کو پلا کے مست کر دیتا ہو وہ تیرے تہدی کی
بھی حفاظت ضرور کرتا وہی ساقی تیرا مددگار ہوتا اور تیرا عذر خواہ اس حال میں جو کو عذر خواہ ہو ایسا مست
کب قابل قبول ہی لہذا میں تو غلام لغزش مست خدا کا ہون پھر استیناف ہے سارے جہان کے
عفو ایک ذرہ تیرے عفو کے ہین اور سلے ممدوح تیرے ہی عفو کے عکس سے سب پیر ہین تجھ
اپنی طرف مخاطب ہین تو نے عفو کا تو بہت بیان کیا کچھ ثنا عفو کی نہ کی وہ ثنا کہان ہی بس یہی ثنا ہے
کہ اسکا کفو یا ایہا الناس اتقوا ہی اسے تقوی و پرہیزگاری اسکی کفو ہی پھر ایاز کہتا ہی کہ جان بھی ان کی تشنہ
اور اپنے پاس سے انکو لگائے بھی مست تجھی سے یہ شیرین کام ہین اور تجھی سے کامران تو اسپر
رحم کر جس نے صورت تیری دیکھی وہ تیری فرقت تلخ کیسے چکھے گا تو فراق تلخ کی باتین کرتا ہی لیکن
جو چاہے سو کر یہی مست کہ جہان مین ہجر یار سے بدتر کوئی چیز نہین ہے اس بات کو تو اپنے
عاشق سے سن لاکھون مرگ جو بڑی تلخ چیز ہی اگر تیرے ہاتھ سے برابر ہون تو وہ تیرے ایک ساعت کے
فراق کے مقابل نہین ہین یعنے ادنے فراق تیرا لاکھون مرگ کی تلخی رکھتا ہی تلخی ہجر کی بڑی سخت چیز ہی لہذا
علی العموم دعا کرتا ہون کہ اے مستغاث اس تلخی ہجر کو جملہ مردون سے دور رکھ کہ تو ہی مجرمون کا فریادرس ہی
تیرے وصل کی امید پر مرجانا بہت اچھا ہی تلخی تیرے ہجر کی آتش سے بھی بڑھ کے سوزان ہی گبر بھی تو اس
سقر مین یہ کہتا ہی کہ اگر اسکی نظر مجھپر ہوتی تو مجھکو اس آگ سے کیا غم ہوتا کس واسطے کہ اس نظر سے جملہ
رنج شیرین ہو جاتے ہین اور کیسے ساحرون کے ہاتھ پاؤن خونبہا ہو گئے تھے جیسا کہ فرعون نے
ان ساحرون کے ہاتھ پاؤن کاٹے تھے اور وہ کہتے تھے لا ضیر انا الی ربنا منقلبون یعنی کچھ ڈر نہین ہم
اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہین چنانچہ خود فرمایا

در معنی لا ضیر اور خطاب فرعون کے ساحرون کا فرعون کے ساتھ وقت سیاست کے کہ لا ضیر انا الی ربنا منقلبون

قولہ نعرۂ لا ضیر بشنید آسمان ؛ چرخ گوئی شد پے آن صولجان ؛ ضربت فرعون مارا نیست ضیر ؛
لطف حق غالب بود بر قہر غیر ؛ گر بدانے سر ما را اے مضل ؛ میرہانی ہان ز رنج ای کوردل ؛
ہین بیا این سو ببین کان ارغنون ؛ میزند یا لیت قومی یعلمون ؛ داد ما را فضل حق فرعونیئے ؛ نے
چنین فرعونیئے بے عونیئے ؛ سر برآر و ملک بین زندہ جلیل ؛ اے شدہ غرہ بملک مصر و نیل ؛
گر تو ترک این نجس خرقہ کنی ؛ نیل را در نیل جان غرقہ کنی ؛ ہین ہلا ما را ز مصر اے فرعون دست ؛
درمیان مصر جان صد مصر ہست ؛ تو انا ربکم ہمیگوئی مدام ؛ غافل از ماہیت این ہر دو نام ؛

رب پر مرعوب کی لرزان بود ۞ کے انا دان بند جسم و جان بود ۞ تنگ انا ما ہیم رستہ از انا ۞ از انا ے پر بلا ے
پر عنا ۞ آن انا ے بر تو ای سگ شوم بود ۞ در حق ما دولت مختوم بود ۞ گر نبودے این انا ے کینہ کش ۞ کی
زدی بر ما چنین اقبال خوش ۞ شکر آن کز دام فانی میرہیم ۞ بر سر این دار پند ت میدہیم ۞ اللغات
لاضیر اے باکی نیست مضل سے گمراہ مختوم ختمی و قطعی صولجان چوگان کا معرب المعنی یعنے جس وقت
کہ نعرہ لاضیر کا اسنے آسمان نے سنا تو چرخ اُس نعرے کے چوگان کا گیند بن گیا یعنے اُسکے وجد سے
ڈھلکا ڈھلکا پھرتا تھا کہتے تھے ضربت فرعون کی ہمارے لیے خوف و باک نہین ہے جس سے
ہم ڈر جائین لطف حق کا قہر غیر پر ہمیشہ غالب ہے اے فرعون گمراہ اگر تو ہمارے بھید کو جان جائے
تو تجھکو معلوم ہو کہ ہمکو رنج نہین دے رہا ہے بلکہ رنج سے چھڑا رہا ہے خبردار ہو ادھر کو آ اور سُن سے
وہ بھید کیسا ارغنون یا لیت قومی یعلمون کا بجا کے کہ رہا ہے کاش اے قوم میری تم اسکو جانتے تو فرعون
کیا ہے فرعونی جو مراد پادشاہت سے ہے خدا کے فضل نے ہمکو دی کہ وہ فرعونی تیری سی فرعونی
بی عونی کی نہین ہے کہ اسکی مدد سے معرا ہے ذرا سر اٹھا اور ہمارے ملک کو دیکھ کیسا زندہ اور بزرگ ہے
تو اے تنہے ہی سے ملک مصر اور نیل پر مغرور ہو گیا ہان اگر تو بھی اس نجس خرقہ تن کو چھوڑ دے تو تیری جان کا
نیل ایسا عظیم الوسع ہے کہ یہ نیل اسمین ڈوب جائے معلوم بھی ہے کہان تھا خبردار ہو اے فرعون
اس مصر کو ترک کر تیری جان کے مصر مین ایسے ایسے سیکڑون مصر ہین تو ہمیشہ انا ربکم کہتا رہتا ہے
اور ان دونون نامون کی ماہیت سے غافل ہے یہ بھی جانتا ہے کہ اگر تو رب ہے اے پروردگار تو مربوب
جو آفریدہ ہے کیون لرزان ترسان ہے جو مراد سلطنت سے ہے کہ ایسا نہ ہو موسے چھین لین دیکھ تو
جو رب ہے وہ کب ڈرتا ہے اور کب ایسا ہو سکتا ہے کہ انا بھی ہو اور قید جسم و جان کی بھی ہو یہ تو
انائیت کے خلاف ہے دیکھ سے انا ہم ہین جو اس انا سے کہ پُر بلا و پُر عنا ہے چھوٹے ہوے ہین وہ
انا اے سگ تجھپر منحوس ہوئی اور ہمارے حق مین دولت حتمی و قطعی ہوئی اگر یہ انا کینہ کش ہم مین نہوتی
کہ ہمارے کینے کو ہم سے نکال دیا تو ایسے اقبال خوش مین ہم کیسے پڑتے شکر کہ اب ہم اس
دام فانی سے چھوٹتے ہین اور تجھکو اس دار کے سر پر سے نصیحت کرتے ہین قولہ دار قتل
ما براق رحلتست ۞ دار ملک تو غرور و غفلت ست ۞ این حیاتے خفیہ در نقش ممات ۞ و ان مماتی
خفیہ در قشر حیات ۞ مے نماید نور نار و نار نور ۞ ورنہ دنیا کے بدی دار الغرور ۞ ہین مکن تعجیل اول نیست
شو ۞ چون غروب آر سر بر آر از شرق ضو ۞ زان انا ے در ازل و لتنگ شد ۞ زین انا ول
بیخود و جان دنگ شد ۞ از انا چون رست غد الکنون انا ۞ آفرین ہا بر انا ے بے عنا ۞

زان انا ے بے عنا خوش گشت جان ؛ شد جہان او زان انا ے انجہان ؛ از گریزان و انا اندر پیش ؛ میدود چون دید ویرانی ویش ؛ طالب اوئی نگردد طالبت ؛ چون بمردی طالبت شد مطلبت ؛ زندۂ کے مردہ شو شوید ترا ؛ طالبے کے مطلبت جوید ترا ؛ اندرین بحث ار خرد رہ بین بدی ؛ فخر رازی رازدار دین بدی ؛ لیک چون من لم یذق لم یدر بود ؛ عقل و تخییلات او حیرت فزود ؛ کے شود کشف از تفکر این انا ؛ این انا مکشوف شد بعد الفنا ؛ مے فتد این عقلہا در افتقاد ؛ در مغاکی حلول و اتحاد ؛ اے ایاز گشتہ فانی ز اقتراب ؛ ہمچو اختر در شعاع آفتاب ؛ بلکہ چون نطفہ مبدل تو تنی ؛ از حلول و اتحاد مفتتنی ؛ عفو کن ای عفو در صندوق تو ؛ سابق لطفے و ما سبوق تو ؛ **اللغات** قشر بالکسر پوست افتقاد نا موجود کرنا اور گم شدہ کو ڈھونڈھنا اور مہربانی کرنا حلول بضمتین فرود آمدن اور اہل حکمت کی اصطلاح مین اختصاص کسی چیز کا کسی چیز سے بدین حیثیت کہ ایک کے ساتھ عین اشارہ دوسرے کی ظرف ہو جیسے سواد چشم اور یہ دو قسم ہے سریانی ہو طریانی سریانی یہ کہ اجزاء حال یعنی حلول کرنے والے کے اجزاے محل مین داخل ہو جائین اور طریانی یہ کہ اجزا حال کے اجزاء محل مین داخل ہون بلکہ مجموع مجموع مین داخل ہو محل وہ چیز جس مین کوئی چیز حلول کرے اتحاد ایک ہو جانا دو چیز کا اقتراب نزدیک انا مفتتن بالضم فتنہ انگیختہ شدہ و در فتنہ انداختہ ا **لمعنے** یہ دار جو ہمارے قتل کے واسطے ہی یہ براق ہماری رحلت کا ہی جو ہماری سواری کو آیا ہے اور تیرا جو دار ملک ہے وہ غرور و غفلت ہے یہ ایک حیات ہے نقش ممات مین چھپی ہوئی یعنے بظاہر موت اور درحقیقت زندگی اور وہ ممات ہی خفیہ پوست حیات مین اسے بظاہر زندگی و در باطن موت تجھکو نور نار اور نار نور معلوم ہوتا ہے اور اگر ایسا نہوتا تو دنیا دار الغرور کیون کہلاتی اسے دھوکے کا گھر خبردار ہو جلدی مت کر پہلے نیست تو ہو ے اس لیے کہ جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تب شرق سے روشنی چمکتا ہی اس انا سے روز ازل مین ولنگ ہے جیسے کہ شیطان نے کہا انا خیر منہ اور یہ وہ انا ہی جس سے دل بیخود ہوا اور جان حیران ہوئی جیسے انا الحق منصور کی یہ وہ انا ہی کہ جب اپنی انا سے چھوٹا ہی تو یہ انا حاصل ہوئی ہی بس ایسی انا بے عنا پر آفرین ہی اس انا بے عنا سے جان خوش ہوئی اور وہ اس جہان کی انا سے بھاگ نکلا اب وہ تو بھاگتا ہی او سانا اس جہان کی اسکے پیچھے دوڑتی ہی اسنے ویرانی اسکی دیکھ لی ہی اس سبب سے بھاگتا ہی انا اس جہان کی یہ ہی کہ ہم اسکے مالک ہین الغرض جب تک تو طالب اس جہان کا ہی یہ طالب تیرا نہین ہی اور جب تو مر گیا اور نیست ہوا تو جو تیرا مطلب ہی وہ خود تیرا طالب ہو جائے گا تو تو ابھی زندہ ہی مردہ شو تجھکو کیسے نہلائے ایسے ہی جب ابھی تو طالب ہی تو مطلب تیرا تجھکو کیسے ڈھونڈھے آپ فرماتے ہین اس بحث مین خرد کو راہ نہین ہی اگر اسکی خرد راہ بین ہوتی

تو فخرالدین رازی بھی رازدار دین کے ہوتے جو امام علم کلام کے ہین اور علم کلام وہ ہے جس مین مقدمات نقلی یعنی منقول کو دلائل عقلی سے ثابت کرتے ہین لیکن یہ فخرالدین رازی جو علم بدق وعلم بدر رکھتے یعنے نہ اسکا مزہ چکھا نہ جانا لہذا عقل وتخیلات نے اُسکی حیرت بڑھادی اور حیرانی مین ڈال دیا یہ انا ایسی نہین ہے جیسے مثلاً منصور سے ہوئی کہ اسکا کشف نکرسے ہو سکے فکر اسکو کب کھول سکتی ہے یہ انا تو بعد فنا کے کھلتی ہے اور یہ جو عقلین اہل علم وخرد کی ہین یہ تو افتقاد مین پڑجاتی ہین جیسے کوئی گمی ہوئی چیز کو ڈھونڈھتا ٹٹولتا پھرتا ہے کہ یہ ہنو وہ ہنو اور حلول واتحاد مین پڑتی ہین کوئی حلول ٹھراتا ہے کوئی اتحاد یعنے کوئی کہتا ہے کہ فلان چیز مین خدا ے تعالے نے حلول کیا تھا جیسے ایک فرقہ شیعہ کا حضرت علی شیر خدا کو کوئی اتحاد کہ نہین نہ جسم وجان وہی ذات پاک تھی پھر رجوع طرف ایاز کے ہوے یعنے اے ایاز تو بسبب قربت کے ایسا فانی ہورہا ہے جیسے ستارے شعاع آفتاب مین فنا ہوجاتے ہین بلکہ ایسا جیسے نطفہ تن سے بدل جاتا ہے اور یہ تبدیل تیری نہ حلول سے ہے نہ اتحاد فتنہ انداز سے تو عفو کر کہ عفو تیرے ہی صندوق مین ہے یعنے تیرے ہی اختیار وملک مین بس تو ہی لطف سابق مین ہے اور پیشوا اور ہم سب مسبوق وتابع

مجرم جاننا ایاز کا آپ کو اس سفارش مین اور عذر اس جرم کا چاہنا اور اس عذر خواہی مین آپکو مجرم جاننا اور یہ فروتنی شناخت عظمت شاہ سے کہ اعلمکم باللہ اخشاکم من اللہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

قولہ من کہ باشم کہ بگویم عفوکن ❊ اے تو سلطان خلاصہ امر کن ❊ من کہ باشم کہ بوم من یا منت ❊ اے گرفتہ جملہ منہا دامنت ❊ منکہ آرم رحم خلم آلودرا ❊ رہ نمایم علم حلم اندودرا ❊ صد ہزاران صفع را ارزانیم ❊ گر زبون صفعہا گردانیم ❊ من کیم تا پیشت اعلامے کنم ❊ یاکہ دایادت دہم شرط کرم ❊ آنکہ معلوم تو نبود چہ بود آن ❊ وانکہ یادت نیست چیست اندر جہان ❊ اے تو پاک از جہل وعلمت پاک ازان ❊ کہ فراموشی کند ویرا نہان ❊ ہیچ کس را تو کسی انگاشتی ❊ ہمچو خورشیدش بنور افراشتی ❊ چون کسم کردے اگر لابہ کنم ❊ مستمع شد لابہ ام را از کرم ❊ زانکہ از نقشم چو بیرون بردہٗ ❊ آن شفاعت ہم تو خود را کردہ ❊ چون ز رخت من تہی گشت این وطن ❊ تر وخشک خانہ نبود آن من ❊ ہم دعا از من روان کردی چو آب ❊ ہم ثباتش بخش وگردان مستجاب ❊ ہم تو بودے اول آرندہ دعا ❊ ہمتو باش آخر اجابت را رجا ❊ تا زنم من لاف کان شاہ جہان ❊ بہر بندہ عفو کرد از مجرمان ❊ اللغات خلم بالکسر آب غلیظ کہ ناک سے نکلتا ہے صفع بالفتح سیلے اے ملعنے ان اشعار مین کاف جو

بعد من سکتا ہون سبب تحیر کے ہین یعنے مین کیا چیز ہون جو کہون کہ تو عفو کر اور تجہیز امر کرون تو تو جو لوگ خلاصہ امر کن کے ہین انکا سلطان ہی یعنے خلاصگان موجودات کا بادشاہ پھر کہتا ہی کہ مین کیا چیز ہون کہ تیری من کے ساتھ اپنی من لگاؤن اور اس صفت مین تیرا شریک دساجہ ہون اس واسطے کہ جتنے من ہین سب تیرا ہی دامن پکڑے ہوے ہین اور مین کیا چیز ہون کہ کسی غلط آلودہ روتے ہوے پر یعنے کہ اکثر روتا آدمی ضرور غلط آلودہ ہوتا ہی رحم کرون اور تیرے علم کا جو حلم سے ممدود ہے رہنما بنون مین تو خود لاکھون سیلیون کے قابل ہون اگر تو مجھکو سیلی سے دبانا چاہے مین کیا کہون کہ تیرے سامنے تجھکو کسی کے حال سے آگاہ کرون تو خود ہی عالم ہے یا شرط کرم کی یاد دلاؤن تو ویسے ہی کریم ہے جو کچھ کہ تجھکو معلوم نہین ہی وہ کچھ ہی نہین ہی اور جو تجھکو یاد نہین ہے وہ جہان مین ہی ہی کیا یعنی تجھ سے کچھ پوشیدہ نہین ہے اے ممدوح تو جہل ونادانی سے پاک ہی اور علم تیرا اس سے پاک کہ فراموشی کچھ بھی اس سے چھپانے پائے مین ایک ناچیز کس تھا جسکو تو نے کس لائق والا جانا اور مثل خورشید کے نور سے بلند وبالا کیا جب مجھکو تو نے ناکس سے کس بنایا اگر مین اسکی خوشامد کرون تو اپنے کرم سے اسکو سن بھی لے اس سبب سے کہ جب میرے نقش سے مجھکو تو نے کھو دیا ہی اور میری خودی کو ایسا مٹایا کہ خود تو ہی ہوگیا ہی تو بس وہ شفاعت جو مین نے کی ہی خود تو ہی نے کی ہی اسکا پاس بھی تجھی پر لازم ہی ظاہر ہی کہ جب کوئی مرجاتا ہی تو اسکے واماندہ کے ورثہ مالک ہوتے ہین پھر اس مردے کا کچھ نہین رہتا ایسے ہی جب مین نے اس تن کے وطن کو اپنے اسباب سے خالی کردیا اور تو ہوگیا تو اب تر وخشک اس گھر کا جو کچھ ہی تیرا ہی ہی میری ملک کچھ نہین ہی تو ہی نے مجھسے دعا وزاری جاری کی تو ہی اسکو ثبات دے اور تو ہی اسکو مقبول کرتا لا یعنے بے معنی نہو جائے تو ہی اول مین اس دعا کا لانے والا ہی لہذا آخر مین بھی اسکو ایسا کردے کہ اجابت کی امید ہو جائے جس کی سب امیدین امیدوار ہین تا مین بھی شیخی مارون کہ ایک ناچیز بندے کے واسطے بڑے مجرمون کے جرم معاف کردیے **قولہ** در دبودم سربسر من خودپسند ✽ کرد شاہم دارو ہر دردمند ✽ دوزخی بودم پُر از شور وشرے ✽ کرد دست فضل اویم کوثرے ✽ ہرکرا سوزید دوزخ در قود ✽ من بروید انم دگر باراز جسد ✽ کار کوثر چیست کہ ہر سوختہ ✽ گردد از وے نابت وافروختہ ✽ قطرہ قطرہ او منادے کرم ✽ کانچہ دوزخ سوخت من باز آورم ✽ ہمچو مرہم بر سر زخم عفن ✽ نیبت کما جدیدا خالصا ✽ ہست دوزخ ہمچو سرمائے خزان ✽ ہست کوثر چون بہار گلستان ✽ ہست دوزخ ہمچو مرگ وخاک گور ✽ ہست کوثر بمثال نفخ صور ✽ ای ز دوزخ سوختہ اجسام تان ✽ سوی کوثر می کشد اکرام تان ✽ چون خلقت الخلق

کی یرجع خلق ؛ لطف تو فرمود اے قیوم حے ؛ لا الا ان ارجع علیہم جود تست ؛ کہ شود زو جملہ ناقصہا درست ؛
عفو کن زین ناقصان تن پرست ؛ عفو از دریای عفو اولی ترست ؛ اللغات تو تحقیق قصاص ثابت
رو یا نندہ و رویندہ اسلئے پھر قول ایاز کا ہی کہ مین خود پسند سر بسر درد ہی درد تھا پادشاہ نے مجھکو
وارو بہر دردمند کا بنا دیا مین ایک دوزخ پر از شور و شر تھا مگر اسکے دست فضل نے مجھکو کوثر کر دیا اب
میری یہ کیفیت ہی کہ جسکو دوزخ نے گناہ کے بدلے مین جلا یا ہی مین اسکے جسم کو پھر سے جما دونگا
چنانچہ منقول ہی کہ کوثر مین ڈالنے سے دوزخیون کے جلے ہوے جسم پھر درست ہوجائینگے
جیساکہ خود فرمایا کوثر کام کیا ہی یہی کہ ہر سوختہ اس سے رویندہ اور برافروختہ باآب وتاب ہوجائے
کوثر کا قطرہ قطرہ منادی کرم کی کر رہا ہی کہ جو کچھ دوزخ نے جلا دیا ہی مین اسکو پھر لوٹا لاؤن گا جیسے مرہم
کہ جب سڑے ہوے زخم پر رکھا جاتا ہی تو گوشت تازہ خالص صاف جما دیتا ہی دوزخ ایسا ہی جیسے
جاڑا خزان کا جسکی برف خونی سے ہاتھ پاؤن گر جاتے ہین اور جہان پڑجاتا ہی اس عضو کو گلا دیتا ہی
کوثر ایسا جیسے بہار گلستان جس سے تمام روئیدگی جم اٹھتی ہے دوزخ ایسا ہی جیسے مرگ اور
خاک گور کہ وہ جان کو لے لیتا ہی اور یہ جسم کو کھا لیتی ہی کوثر ایسا جیسے نفخ صور کہ ہر ناپیدا پیدا ہوجائیگا
پس اے لوگو یہ جسم تمھارے جو دوزخ کے جلے ہوے ہین سو تمکو اکرام اسکا کوثر کی طرف کھینچتا ہے
جیسے کہ فرمایا ہی خلقت الخلق کی یربح علی لا الان اربح علیہم یعنے پیدا کیا مین نے مخلوق کو تا مجھ سے
نفع اٹھائین نہ اسواسطے کہ مین ان سے نفع اٹھاؤن لاجرم اے ممدوح یہ تیرا جود ہی تا جملہ ناقص اس سے
درست ہوجائین شعر عربیہ تمثیلاً ہی تا غیر مربوط نہوئے پس ان ناقصون تن پرست سے جو کچھ ہوا ہی
معاف کر دے اس لیے کہ عفو دریائے عفو ہی سے بہتر ہے ایسے ویسے کا عفو کس شمار اور کس
قطار مین ہے قولہ عفو خلقان ہمچو جوے و چو سیل ؛ ہم بدان دریاہی تازید خیل ؛ عفوہا ہر شب
ازین دل پارہا ؛ چون کبوتر سوے تو آید شہا ؛ بازشان وقت سحر پران کنے ؛ تا بہ شب محبوس
این ابدان کنے ؛ پر زنان بار دگر در وقت شام ؛ مے پہند از عشق آن ایوان و بام ؛ تا کہ از تن تار
وصلت نگسلند ؛ پیش تو آیند کز تو مقبلند ؛ پر زنان ایمن ز رجع سرنگون ؛ در ہوا کانا الیہ راجعون ؛
بانگ مے آید تعالوا از کرم ؛ بعد ازین حسرت نماند دسد و غم ؛ پس غریبیہا کشید ید از جہان ؛ قدر من دانستہ
باشید اے مہان ؛ زیر سایہ این درختم مست ناز ؛ ہین بنید از ید پاہائے دراز ؛ پایہائے پر عنا
از رہ دین ؛ برکنار دوست حوران خالدین ؛ حوریان گشتہ مغز مہربان ؛ کز سفر باز آمدند این صوفیان ؛
صوفیان صافیان چون نور خور ؛ مدتے افتادہ بر خاک و قذر ؛ بے اثر پاک از

قند. باز آمدند پیچ و نوشتند سوی قصر بلند * این گروه مجرمان هم اے مجید * جملہ سرہا شان بدیوارے رسید * ہر خطا و جرم خود واقف شدند * گرچہ مات کعبتین حق بدند * اللغات تعالوا بیا ئید رجعت لوٹنا غمز غمزہ کنندہ قدر لئیمتین نجاست کعبتین نردبا ــ شنہ شش پہلو کہ ہر ایک پر ایک سے چھہ تک نقش ہوتے ہین اسلیئے پھر ایا کہنا ہی مخلوق کا عفو ایسا ہی جیسے ایک چھوٹی سی نہر اور دریا کا عفو مثل سیل سکے بس اُس دریا ہی کی طرف ای مخلوق دوڑتے رہو یہ جو دل پارہ لوگ ہین انکے دلون سے ہر رات عفو کبوترون کی طرح اُڑ اُڑ کے اے شاہ تیری طرف آتے ہین پھر تو صبح کو انھین اُڑا دیتا ہے اور اُنکے بدنون مین رات تک مقید کرتا ہے دوسری بار پھر شام کے وقت اس ایوان و بام کے عشق مین اُڑتے ہین اور پر مارتے ہوئے ادہر ہی کو جاتے ہین جیسے شام کی اُڑان پرندون کی شوق آشیانہ مین پر زنان ہوتی ہی اور یہ خاصیت اُنکی جب تک یونہین ہی کہ تن سے تار وصلت جان کا قضا و قدر نہ توڑ دین یہی عادت اُنکی ہی کہ تیرے پاس آتے ہین اس لیے کہ تجھی سے خوش اقبالی و نیکبختی پائی ہی اور یہ تیز پر مارتے رجعت سرنگون سے بچنت ہوا ے شوق مین انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے چلے جاتے ہین یعنے ہم واسطے اللہ کے ہین اور ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہین رجعت سرنگون جسکی نسبت فرمایا ہی فکبت وجوہہم فی النار یعنے اوندھے منھ آگ مین گرائے جائینگے جو دوزخ ہی اُسوقت اُسکے کرم سے ندا اُنکو آتی ہی کہ آؤ اب اس رجعت کے بعد درد و غم نہین ہی تمنے اے سردارو بہت سفر جہان سے اُٹھائے ہین اور اُسکی سختیان اور میری قدر و منزلت خوب پہچانی ہی اب میرے اس درخت کے سائے مین مست ناز ہوکے پاؤن پھیلاؤ اور چین سے سوؤ اس لیے کہ دین کے واسطے تمھارے پاؤن نے بہت رنج اُٹھائے ہین اب یہ پاؤن گود پر اور ہاتھہ پر حورون خالدین کے رکھدو تا وہ دبائین سہلائین اب حورین بھی اُن سے غمزے کرتی ہین اور مہربان ہین اور کہتی ہین کہ یہ صوفی سفر سے لوٹے ہین یہ وہ صوفی صافی ہین کہ نور آفتاب کی طرح ایک مدت گھورۂ نجاست پر پڑے رہے ہین جو مراد دنیا سے ہی اب اُس سے بے اثر اور پاک نجاست سے ہوکے لوٹے ہین جیسے نور آفتاب کا اپنے قصر بلند کی طرف لوٹتا ہی ایسا ہی حال اے مجیدان مجرمون کا ہی کہ ان سب کے سر تیری دیوار کو پہونچے ہین اور تیری دیوار سے سر ٹکراتے ہین اور اپنی خطا و جرم سے واقف ہو گئے اگرچہ بحقیقت مات کھائے ہوئے کعبتین حق کے ہین کعبتین حق سے قضا و قدر جن سے جملہ کام جاری ہوتے ہین انکی خطا اور انکا جرم بھی انھین سے تھا قولہ رو بتو کردند اکنون

آه کنان ؛ ایکه لطفت مجرمان را زاره کنان ؛ راه ده آلودگان را العجل ؛ در فرات عفو و عین مغتسل ؛ تا که
غسل آرند آن جرم دراز ؛ در صف پاکان روند اندر نماز ؛ اندرین صفها ز اندازه برون ؛ غرقگان نور
نحن الصافون ؛ چون سخن در وصف آن حالت رسید ؛ هم قلم بشکست و هم کاغذ درید ؛ بحر را
پیمود بیچ اسکره ؛ شیر را برداشت هرگز ذره ؛ گر حجابستت برون زد احتجاب ؛ تا ببینی پادشاهی عجاب ؛
گرچه بشکستند جامت قوم مست ؛ آنکه مست از تو بود عذریش هست ؛ مستی ایشان باقبال و بمال ؛
نه ز باده تست ای نیکو خصال ؛ ای شهنشه مست تخصیص تواند ؛ عفو کن از مست خود ای عفو مند ؛ لذت
تخصیص تو وقت خطاب ؛ آن کند که ناید از صد خم شراب ؛ چونکه مستم کرده حدم مزن ؛ شرع مستان را نیارد
حد زدن ؛ چون شوم هشیار آنگاهم بزن ؛ که نخواهم گشت خود هشیار من ؛ هر که از جام تو خورد ای ذوالمنن ؛
تا ابد رست از هش و از حد زدن ؛ اللغات آه مخفف آه اسکره کاسه گلی عجاب شگفت المعنی پھر ایاز
کہتا ہی کہ یہ سب تیری طرف متوجہ ہین اور آہین کر رہے ہین بس اے ممدوح تو وہ ہی کہ تیرا لطف مجرمون کو
بلاتا ہی ان آلودہ گناہون کو جلدی فرات عفو اور چشمہ محل غسل مین راہ دے تا اس لمبے جرم سے غسل
کرکے پاکون کی صف نماز مین داخل ہون کس واسطے کہ ان صفون مین بے اندازہ لوگ نور مین ڈوبے
ہوے ہین اور کہتے ہین کہ ہم صف مین کھڑے ہونے والے ہین آپ فرماتے ہین کہ جب قلم
وصف اس حالت مین پہونچا تو قلم بھی ٹوٹ گیا اور کاغذ بھی پھٹ گیا کہ ہم سے اس حالت کا وصف
نہین ادا ہو سکیگا بھلا کسی پیالے نے بھی سمندر کو ناپا ہی اور بڑے نے بھی شیر کو اٹھایا ہی تیرے سامنے
اگر حجاب ہی تو تو اس احتجاب سے نکل تو پادشاہی عجیب و غریب دیکھے اگرچہ قوم مست نے مستی سے
جام تیرا توڑ ڈالا تو انکو عذر بھی ہی کہ مست بھی تو تجھی سے ہین انکی وہ مستی نہین ہی جو مال و اقبال سے ہوتی ہی
کہ وہ شنیع ہی انکی مستی تو اے نیکخصال تجھسے ہی اے شہنشاہ یہ مست تیری تخصیص کے ہین تو نے
انکو جو خصوصیت بخشی ہی اسنے انکو مست کر دیا ہی بس اپنے مست کیے ہوے کے جرم بھی معاف کر کہ تو
صاحب عفو بھی تو ہی جس وقت تو تخصیص کے ساتھ کسی سے خطاب کرتا ہی تو اسکی وہ لذت ہوتی ہی جو شراب
کے سیکڑون خم سے حاصل نہو اس قدر یہ اس خطاب کی لذت سے مست ہو جاتے ہین پھر جب تو ہی نے
مجھکو مست کر دیا ہی تو پھر حد و سزا کسی شرع مین مست پر حد کب روا ہی ہان جب ہشیار ہو جاؤن تو حد
ماریو سو مین ہشیار ہی نہونگا اس لیے کہ اے ذوالمنن جس نے تیرے جام سے شراب پی ہی وہ
ابد تک ہشیار ہونے اور حد مارنے سے چھوٹ گیا قوله خالدین فی فنا السکر هم ؛ من یفاسنے فی
هوا کم لیقم ؛ فضل تو گوید دل ما را که رو ای شده در دوغ عشق ما گرو ؛ چون مگس در دوغ ما افتاده ؛

تو نہ مست اے مگس تو بادۂ ؛ کرگسان مست از تو گردند اے مگس ؛ چونکہ بر بحر عسل رانی فرس ؛ کوہہا
چون ذرہ ہا سرمست تو ؛ نقطہ و پرکار و خط در دست تو ؛ فتنہ کہ لرزند ازان لرزان تست ؛ ہر گران قیمت
گہر ارزان تست ؛ گر خدا دادی مرا پانصد دہان ؛ گفتمی شرح تو اے جان جہان ؛ یک زبان دارم من آنہم منکسر
از خجالت از تو اے دانائے سر ؛ منکسر تر خود نباشم از عدم ؛ کز دہانش آمدستند این امم ؛ صد ہزاران آثار
غیبی منتظر ؛ از عدم بیرون جہد از لطف دبر ؛ از تقاضائے تو گردد سرم ؛ اے بردہ من بپائے
آن کرم ؛ رغبت ما از تقاضائے توست ؛ جذبۂ حق ست ہر جا رہرو ست ؛ خاک بے بادی ببالا کی
جہد ؛ کشتی بے بحر پا در رہ نہد ؛ پیش آب زندگانی کس نمرد ؛ پیش آبت آب حیوان ست درد ؛ المعنی
یعنے ہمیشہ ہین فنا مین مستیان انکی اس لیے کہ جو فنا ہوتا ہی تمہارے شوق مین وہ ہرگز نہین سیدھا
ہوگا تیرا فضل ہمارے دل سے کہتا ہی کہ جا اے فلان تو ہمارے دروغ عشق مین پھنسا ہوا ہے اور مگس
کی طرح ہمارے دروغ مین پڑا ہوا تو مست نہین ہی تو تو شراب ہی اور کا مست کرنے والا اے
مگس تو وہ ہی جس سے بڑے بڑے کرگس مست ہوجاتے ہین جس وقت تو شہد کے دریا پر اپنا
گھوڑا اچھالے کہ مراد تکلم سے ہی بڑے بڑے پہاڑ اونٹ ذرون کی طرح تیرے مست ہین نقطے اور
پرکار و خط سب تیرے اختیار مین لفظ قطب پرکار فرقدان خط خطوط آسمانی استوا و معدل النہار وغیرہ
کہ اس سے عبارت سارے عالم سے ہی کہ فتنہ مخلوق جس سے کانپتی ہی وہ تجھسے کانپتا ہے جو گوہر کہ
بڑھ سے بڑھ قیمت والا ہی وہ تیرے آگے ارزان ہی اگر خدائے تعالی مجھکو پانسو زبانین دیتا تو بیان جان جہان
تیری خوبیون کی شرح کرتا اب کیا کرون صرف ایک زبان ہی سو بھی ٹوٹی پھوٹی اور تجھ سے اے دانائے راز
شرمائی ہوئی آپ زیادہ شرمندہ مین عدم سے نہوؤن کس واسطے کہ اسکے منھ سے ایسے گروہ بھی تو آئے
ہین جنکے لاکھون آثار غیبی منتظر ہین کہ کب وہ لطف و نیکی کے ساتھ عدم سے نکلین اور ظہور کرین پھر
عدم کا کیا قصور جو اس سے شرماؤن کہ کیون مجھکو ایسا منکسر کیا تیرے مقتضائے کرم سے سر میرا حرکت
کرتا ہے اے ممدوح تو وہ کریم ہے کہ تیرے پائے کرم کے نیچے مین مرا ہوا ہون اور ہماری گفت تیرے
ہی تقاضا سے ہے اس لیے کہ جہان کوئی روندہ راہ خدا کا ہی وہان جذب حق بھی ہی کہ وہی اسکو
کھینچے لیے جاتا ہی ایسے ہی تیرا تقاضا ہماری رغبت کا باعث ہی بھلا خاک بھی بے ہوا کے کہین اوپر
چڑھتی ہی اور کشتی بھی کبھی بے دریا کے قدم راہ مین رکھتی ہی کوئی آب زندگانی کے ہوتے بھی مرا ہے
اور تو تو وہ ہی کہ تیرے آب کے سامنے آب حیوان دردوگا د ہی **قولہ** آب حیوان قبلہ جان دوستان ؛
ز آب باشد سبز و خندان بوستان ؛ مرگ آشامان ز عشقت زندہ اند ؛ دل ز جان و آب جان بر کندہ اند ؛

آب عشق تو چو ما را دست داد ❊ آب حیوان شد به پیش ما کساد ❊ ز آب حیوان هست هر جان را نوی ❊
لیک آب آب حیوانی توی ❊ هر دمے مرگے و حشرے دادیم ❊ تا بدیدم دستبرد آن کرم ❊ همچو خفتن گشت
این مردن مرا ❊ ز اعتماد بعث کردن اے خدا ❊ هفت دریا هر دم ار گردد سراب ❊ گوش گیری آوریش ای
آب آب ❊ عقل ترسان از اجل وان عشق شوخ ❊ سنگ کے ترسد ز باران چون کلوخ ❊ از صحاف
مثنوی این پنجم است ❊ در بروج چرخ جان چون انجم است ❊ ره نیابد از ستاره هر حواس ❊ جز که کشتیبان و
استاره شناس ❊ جز نظاره نیست قسم دیگران ❊ از سعودش غافلند و ز اقتران ❊ آشنائی گیر شبها
تا بروز ❊ با چنین استارهاے دیو سوز ❊ هر یکے در دفع دیو بدگمان ❊ هست نفط انداز قلعه آسمان ❊
اختر ار با دیو همچون عقرب است ❊ مشترے را او ولی الاقرب است ❊ قوس گر از تیر دوزد دیو را
دلو پر آب است زرع و میوه را ❊ حوت اگرچه کشتی غے بشکند ❊ دوست را چون ثور کشتی مے کشد ❊
شمس اگر شب را بدرد چون اسد ❊ لعل را ز خلعت اطلس رسد ❊ صورت خرچنگ اگرچه کجرو ست ❊
هیئت میزان از و بیرون شو ست ❊ پیشهٔ مریخ اگر خونریزے ست ❊ او زبون شارق تیریزیست ❊
گرچه در تاثیر نحس آمد زحل ❊ وقت فکرے آمد او در عمل ❊ اللغات صحاف با سر جمع صحیفہ بمعنی کتاب
حشر داقتران نزدیک ہونا نفط ہندی رال اور ایک قسم روغن اختراع حکماء جسکے ڈالنے سے
زمین جل اٹھتی ہی عقرب گژدم اور نام برج کہ بصورت عقرب کے ہی ایسے ہی قوس کمان اور دلو
ہندی ڈول حوت مچھلی ثور گاو اسد شیر خرچنگ ہندی کنکٹا میزان ترازو یہ سب بھی نام برجون کے
ہین جو انھون شکلون کے ہین قسم بالکسر حصہ میو مخفف میوہ شارق روشن و تابان و بمعنی آفتاب
المعنے پھر بتائید صدر فرمایا کہ آب حیوان تو انکا قبلہ ہی جو لوگ کہ جان دوست ہین اے جان
کے دوست رکھنے والے اور پانی سے بوستان سبز و خندان ہوتا ہی لیکن جو تیرے مرگ عشق کے
جام پینے والے ہین وہ زندہ ہین انھون نے جان سے بھی دل اپنا الگ کر لیا ہے اور آب جان سے
بھی کہ وہی آب حیات ہی جب سے تیرے آب عشق نے ہم سے ہاتھ ملایا ہی آب حیوان ہمارے
سامنے کھوٹا ہو گیا کسواسطے کہ اسکی زندگی تو چند روزہ ہی اور اُسکی زندگی دوام و ابدی آب حیوان سے
تو ہر جان کو تازگی و نوی ہوتی ہی لیکن آب حیوان کے لیے آب تو ہی ہی اُسکی زندگی تجھ سے ہے
ہر دم ایک مرگ اور ایک حشر تو نے مجھکو دیا ہی کہ ہر دم مرتا ہون اور ہر دم زندہ ہوتا ہون کو دستبرد
تیرے کرم کی دیکھون کہ کیسا زندہ کر دیتا ہے بس تیرے کرم سے اے خدا یہ مرنا مجھکو ایسا ہو گیا جیسے
سوتا اس بھروسے پر کہ تو مجھکو پھر مبعوث کرے گا اور مین کیا ہون تجھکو وہ قدرت ہے کہ اگر سا تون

سمندر سوکھے سراب و دھوکا ہو جاویں تو اے آب کے آب یعنے زندگی آب کے تو اس آب کو کان پکڑکے لا سکتا ہی عقل تو اجل سے ڈرتی ہی اور عشق ایسا بیباک کہ یہ ہرگز نہیں ڈرتا جیسے منہ سے پتھر نہیں ڈرتا مٹی کا ڈھیلا ڈرتا ہی کہ گل نہو جاؤن آپ فرماتے ہین کہ مثنوی کے صحیفون سے یہ پانچوان صحیفہ ہے اور ایسا ہے جیسے چرخ جان کے برجون مین انجم و سیارے جنکی گردش کی راہ سوا کشتیبان و ستارہ شناس یعنے نجومیون کے کوئی نہین پاسکتا اسواسطے کہ کشتیبان و نجومی ہر وقت اُنکو دیکھتے رہتے ہین اور پہچانتے ہین اور سوائے ان لوگون کے اور جو ہین اُنکو بجز دیکھنے کے اور حصہ نہین ہی وہ اُنکی سعادت و اقتران سے غافل ہین ایسا ہی حال میرے ان انجم کا ہی کہ جو جانتے ہین جانتے ہین تجھکو چاہیئے کہ ان ستارون سے ہمیشہ راتون کو دن ہونے تک آشنائی اختیار کر اور انکی گردش دیکھ کہ یہ سب ستارے دیوسوز یعنے شیطان کے حق مین شہاب ثاقب ہین کہ دور ہی سے اُسکو بھگاتے ہین ہر ایک ان سے واسطے دفع دیو بدگمان کے نفط انداز ہے مثل نفط انداز قلعۂ آسمان کے کہ وہ فرشتے شہاب ثاقب مارنے والے ہین جیسے دنیا کے قلعہ دار اپنے غنیم پر نفط اندازی کرتے ہین اور قلعہ کے پاس حقے باروت کے مار مار کے نہین آنے دیتے اگرچہ اُسکے اختر دیکے ساتھ عقرب ہین یعنے سخت نحس و ایذا رسان لیکن جو مشتری اور سعد اکبر ہے اُسکے بڑے دوست بڑے قریب و اقرب اُسکا قوس اگر دو پر تیر لگاتا ہے تیر مین ایہام ہے کہ عطارد کو بھی کہتے ہین تو دلو اُسکا پانی سے بھرا ہوا ہے تا زراعت کو سبز اور میوے کو پرآب کرے یعنے رس سے بھر دے حوت اُسکا اگرچہ کشتی گمراہی کی توڑتا ہی جیسے سمندر مین کشتیان مچھلی کی ٹکر سے ٹوٹ جاتی ہین لیکن دوست کے واسطے مثل ثور کے ڈھیر کے ڈھیر ڈھوتا ہی جیسے ثور بوجھ ڈھوتا ہے کشتی بالفتح بسیاری و انبوہی از ہر چیز یا اُس مین تعظیم کی ہی اور کاف فارسی کا شمس اُسکا اگرچہ شیر کے مثل پھاڑ ڈالتا ہے لیکن جو لعل ہین اُنکو اُس سے خلعت اطلس کا پہونچتا ہی اور رنگ دیتا ہی صورت سرطان کی اگرچہ کجرو ہے کہ اُلٹا سیدھا دونون طرح چلتا ہے یعنے آگے کو بھی پیچھے کو بھی لیکن ہیئت میزان کی اُس سے جدا ہونے والی ہے یعنے جو میزان کی ہیئت ہین سنکے پیچھے وہ اس کجروی سے الگ ہو جاتے ہین اور جو مریخ کی طرح نحس و خونریز ہین جیسے مریخ کا پیشہ خونریزی ہی کہ جلاد فلک کہلاتا ہی وہ شارق تبریزی سے دبا ہوا ہی شارق تبریزی حضرت شمس تبریز کہ اکثر اُن کا ذکر اور اُن کی مدح اس کتاب مین ہی اور ایک کتاب سے ثابت ہوا کہ وہ ان کے پیر بھی ہین اور جو کہ اپنی تاثیر مین زحل نحس اکبر ہے بس عمل مین اُس پر جو وقت فلک کی پیش آتی ہے وہی

اسکی تاثیر نحس ہے **قولہ** ہر وجودے کز عدم بنمود سر ٭ بر یکے زہرست و بر دیگر شکر ٭ تا ہم از مہر از دو کف
برہم زند ٭ زہرہ نبود زہرہ را تا دم زند ٭ بل عطارد خانہ خود گم کند ٭ در جنون او جوز جوزا بشکند ٭ مشتری را
دست لرزد دل طپد ٭ بر سر آب او فتد مہ چون سبد ٭ نسر طائر را بریزد پر ز شرم ٭ وز طمع تنین شود
چون موم نرم ٭ دختران نعش آبستن شوند ٭ مجتمع گشتند و دستک زن شوند ٭ در گذر زین رمز ہا بیگاہ
شد ٭ کہکشان از سنبلہ پرکاہ شد ٭ آفتاب از کوہ سر زد التقوا ٭ لیک تلخ آمد ترا این گفتگو ٭ تو عدوی
وز عدو شہد و لبن ٭ بے تکلف زہر گردد در دہن ٭ دوست شو و زخوے ناخوش شو برے ٭
تا ز خمرہ زہر ہم حلوا خورے ٭ زان بشد فاروق را زہرے گزند ٭ کہ بداز تریاق فاروقیش قند ٭ ہین
بجو تریاق فاروق اے غلام ٭ تا شوے فاروق دوران والسلام ٭ **اللغات** جوزا نام برج جسکو
دو پیکر کہتے ہین اور نیز نام ایک شکل کا اشکال فلکی سے کمربستہ شمشیر حمائل کیے ہوے نسر طائر بھی ایک
شکل ہے بصورت گدھ اڑتے ہوے کے تنین بکسر و تشدید نون اژدہا و تنین فلک وہ صورت
جو تقاطع فلک شمس و مثل حامل و مائل کے پیدا ہوا اس کے سر کو راس دم کو ذنب کہتے ہین ٭
دختران نعش بنات النعش کو وہ سات ستارے ہین ہمیشہ گرد قطب کے پھرتے ہین
دستک زدن تالیان بجانا کہکشان وہ سفیدی لمبی کہ رات مین آسمان پر بصورت راہ کے معلوم
ہوتی ہے سنبلہ نام برج کہ بصورت خوشے کے ہے خمرہ خم کوچک فاروق لقب حضرت عمرؓ
تریاق فاروق نام تریاق کہ واضع اسکا فاروق نام ایک حکیم ہے **المعنے** فرماتے ہین ایسے ہی
جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہر وجود ہے جس نے کہ عدم سے سر نکالا ہے کسی پر وہ وجود زہر ہے اور کسی پر
شکر ہے میراماہ اگر مہر و محبت سے تالیان بجالے زہرہ کا ایسا زہرہ کہان کہ دم مار سکے ماہ مراد میری داستان
مین سخن سے ہی اور مہر و ماہ دونون بصورت کف کے ہین اور مشہور ہے کہ تالی دونون ہاتھ سے
بجتی ہے زہرہ کا لقب لولی فلک جس کا کام تالیان بجانے کا اور نیز مطربہ فلک کہتے ہین سارے
عیش و طرب دنیا کے اسکی تاثیر سے ہین ایسی شے کی مجال نہین جو میرے سخن کے طرب کے
آگے دم مار سکے وہ وجد و طرب اس مین ہی اور جو ماہ اپنے سخن کو کہا ہے اور اسکے ساتھ مہر کو بھی
لگایا ہی سواے نور و فروغ کے رنگینی و پختگی جمالی و جلالی کیفیت بھی ملحوظ ہے اسواسطے کہ ماہ صباغ
فلک ہی اور جمالی اور مہر طباخ فلک اور جلالی پھر فرماتے ہین زہرہ کیا ہے بلکہ عطارد کہ منشی فلک ہی
ایسا حیران و سرگردان ہو جائے کہ گھر کی راہ بھول جائے اور ایسا دیوانہ بن جائے کہ جوز
جوزا کا توڑ ڈالے اور جوز جوزا مین توڑ دینے سے کچھ بھی نہین رہتا عطارد اپنے جسم مین

نہایت کم نور وضعیف ہی اور نیز خمسۂ متحیرہ سے کہ یہ ستارے اکثر اپنی گردش مین حیران ہوجاتے ہین اور
خانہ بھول جاتے ہین اور رجعت کرتے ہین یعنی جدھر سے آتے ہین اُدھر ہی کو لوٹ جاتے ہین اسی وجہ
سے خانہ گم کند فرمایا جو مشتری کہ قاضی فلک ہی اور بعد ماہ کے سب ستارون سے نورانی تر اُسکا یہ حال ہو کہ
حکم احکام عہدۂ قضا کے سب بھول جائے ہاتھ کانپنے لگین دل ترٹپنے لگے اور ماہ کا یہ حال ہو کہ گویا سر آپ پ
ایک ڈلیا نبرئی ہے اے محض بے نور وضیا نسر طائر جو بڑے علو وبلندی پر اُڑتا ہے اسکی شرم سے
پر اُسکے گر پڑین اور تنین فلک لالچ کے مارے نرم ہوجائے ساری سختی ونحوست چھوڑدے کہ شاید
مین بھی کچھ بہرہ یاب ہون دختران بنات النعش جو شوہر سے خبردار نہین ہین سب اسکے فیض سے
مثل مریم کے عیسی نفسون سے حاملہ ہوجائین اور جمع ہو کے تالیان بجائین آپ فرماتے ہین کہ ان
رموز وکنایون سے درگذر کر اور چھوڑدے اُس لیے کہ تیری کہکشان سنبلہ کی کاہ سے بھر گئی یعنے
راہ پر کاہ ہوگئی بسبب تعلی کے دیکھتا نہین آفتاب نے کوہ سے سر نکالا اور کہتا ہی ان باتون سے
بچو لیکن تجھکو یہ گفتگو تلخ معلوم ہوئی آفتاب مراد شمس تبریز سے اور اُنھون نے مولانا کو اس علم
ظاہری سے منع کیا تھا اول مین بُرا معلوم ہوا تھا مگر یہ نہین جانتا کہ تو دشمن ہے اور دشمن کا شہد و
شیر بے تکلف ہر دہن مین زہر ہوجاتا ہے تو سب کا دوست بن اور خوئے ناخوش سے بیزار ہو
تو زہر کے خم سے بھی شیرین چیز کھائے دیکھ تو حضرت فاروق رضؓ کو زہر نے کچھ گزند نہ پہونچایا جیسے
کہ نقل مشہور ہے کہ شاہ روم نے ان کو بطور سوغات ایک شیشی زہر ہلاہل قاتل کی بھیجی
تھی جس سے خورندہ فورًا مرجاتا اُنھون نے سب پی لی کچھ اثر نہوا اس واسطے کہ تریاق فاروقی
سے قندان کے پاس تھا یعنے شکر گفتار وشیرین مقال تھے اور اپنے عدل سے حق و
باطل مین فرق کیے ہوے اسی سبب سے فاروق ان کا نام تھا خبردار اے غلام تو بھی تریاق فاروق
ڈھونڈھ یعنے اُنھین کی سی خو بو تو تو بھی فاروق زمانے کا ہوجائے بس آگے سلام

خاتمۃ الشرح

اے شہنشاہ زمین وآسمان ٭ صاحب کون ومکان ولامکان ٭ فیض سے تیرے ہر ایک شے مستفیض ٭
اے نعیم الفیض فیاض ومفیض ٭ اے عظیم المن بے من واذا ٭ دوسرا مین تجھسا ہے کب دوسرا ٭ یہ
سراپا میرا از سر تا بپا ٭ ایک پتلہ ہی ترے احسان کا ٭ چشم وگوش وجان ودل نطق وزبان ٭ ہین یہ
سب نعمت تری اے جان جان ٭ یہ تو ہین سب داخلی انکے سوا ٭ خارجی لا انتہی بے انتہا ٭ پنج حس
ظاہر کی اور باطن کی پنج ٭ فائدون سے کیسی ہین یہ گنج گنج ٭ واسطے اور رابطے اور فائدے ٭

اور قوانین وضوابط قاعدے ٭ تو نے جو قانون تن مین ہین رکھے ٭ آئے افلاطون بھلا پا تو سکے ٭ پہنچ جس
مین درک کو ہے امتیاز ٭ یون تو ہے ہر اک پہ باب ناز باز ٭ درک کو دی میرے تو نے روشنی ٭ جس سے
لکھی ہین نے یہ شرح سنی ٭ مثنوی کا پانچوان دفتر ہے یہ ٭ پنج اختر چرخ کا افسر ہے یہ ٭ پانچون فقرا سکے ہین
لب لباب ٭ گویا اک پنج سورہ مستطاب ٭ لفظ ہین گو غیر معنی تو ہین ایک ٭ دیکھ تو دل کی نظر سے نیک
نیک ٭ اے خوشا وہ جسکا ہے یہ خوش سخن ٭ چاہے کوئی تو ہو چاہے ہو کہن ٭ مثنوی مولوی
معنوی ٭ ہست قرآن در زبان پہلوی ٭ ہین مصنف اسکے مولانا ے روم ٭ مالک معنے جن کے
زیر مہر موم ٭ متکی مسند فقر و فنا ٭ مشتہی لذت صدق وصفا ٭ حال ان کا حال ہے لیکن مقام ٭ اُس کا
کیا کہنا کہ ہے بالا کلام ٭ ذات انکی ہے صفات حق مین محو ٭ اور زبان جام طہور سکر و صحو ٭ ہین فصاحت
اور بلاغت بیگمان ٭ پیچھے پیچھے اُنکے خامے کے دوان ٭ محسنات شعر کی ہرپا امام ٭ بے تکلف
بے تصنع بے کلام ٭ خالدین خلد سے ہو انکی روح ٭ روح و رحم ایزدی سے پر فتوح ٭ اے خدا بہر
محمد مصطفےٰ ٭ حامد و محمود احمد مجتبےٰ ٭ واقف اسرار کل کن ہر مکن ٭ صاحب علم لدنی بے سخن ٭ رحمت عالم
امام انبیا ٭ مالک لولاک و ماکان ابا ٭ اور طفیل آل و اصحاب کرام ٭ جو دعائم دین کے ہین اور قوام ٭ جنکے
اخلاص وخلوص واختصاص ٭ مشتہر ہین درمیان عام وخاص ٭ ذات پاک انکی نہین محتاج وصف ٭
کیونکہ ہے فی نفسہ معراج وصف ٭ ہو مری تحریر حضرت مین قبول ٭ گو کہ فرمایا مجھے تو نے جہول ٭ ای مجید حافظ آبادی
وطن ٭ ہے جو پیلی بھیت پیش مرد و زن ٭ سامنے تیرے کھڑی ہے اک گھڑی ٭ سخت در سخت اور کڑی
اندر کڑی ٭ ہوگی وہ ساعت نہ کچھ ساعت سے کم ٭ کیسا تو بیغم ہے غافل خفتہ دم ٭ یاد آئے گر تجھے وہ
وقت سخت ٭ بھول جائے تجھ لے رخت و بخت و تخت ٭ جب قضا آکر پکارے الاجل ٭ آنکھین کھل
جائینگی اے طول الامل ٭ اور اسکے ساتھ شیطان نژند ٭ تاک مین تیری ہے با صد ریشخند ٭ الله الله
اے خدا ے پاک تو ٭ ہے مغیث اور ہین مغاث و داد جو ٭ داد دے بیداد سے اسکی بچا ٭ داد ہے تیری
نہ جا اندر نہ جا ٭ شہد اشہد سے تو ہو شیرین زبان ٭ اور مصدق اس شہادت کی ہو جان ٭ راہزن کے
فکر نے تشویش ہو ٭ ریشخند اسکا اور اسکی ریش ہو ٭ ہین شکر خندی کردن تیرے حضور ٭ زہر خند
اُس کی ہو قسمت اے غفور ٭

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

رہروان بادیۂ معرفت الٰہی اور سیاحان قلزم ناپیداکنار حقائق نامتناہی خوب واقف وآگاہ ہین کہ از ابتداے
خلقت آدم علیہ السلام تا ایندم مثنوی شریف حضرت مولوی روم قدس سرہ کا مثل و نظیر نہین ہوا اور نہ آیندہ تاقیام قیامت
ہوگا معارف وحقائق اور موشگافی اسرار ما لا انحل مین یہ کتاب برکت انتساب اپنی آپ ہی نظیر ہی جسکی شان مین
یہ بیت گواہ ہے ؎ مثنوی مولوی معنوی ٭ ہست قرآن در زبان پہلوی ٭ یہ وہ متن متین عرفان اور حصن
حصین ایقان ہی جسکی صدہا شرحین بمطالب مفصل بطور علماے دین مبین اور دشت نوردان منازل یقین سے
یادگار ہین مگر کماہی حقیقت مطالب مثنوی شریف پر کما حقہ کوئی مطلع ہو سکا اور ہر ایک [illegible] اعتقاد اپنے بقدر
استعداد اپنی عقل وفہم کے توضیح مطالب مین بانحاء شتی زور آزمائی کی پھر آخر مین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال فرمایا بطون ابیات
مثنوی شریف ایسے سہل ممتنع ہین کہ جب فہم رسا غور کرتی ہے ایک نیا مطلب ہاتھ آتا ہی اور بقدر فیاض سے ہر ایک
شارح علام اپنا اپنا حصہ جداگانہ پاتا ہی یہی باعث ہی کہ کسی فرد بشر کو دریافت مطالب مثنوی شریف مین [illegible]
اسقدر شروح متعددہ کے سیری نہین ہوتی اور ہر ایک نئی تحقیق اور جدید تصنیف کا خواہان [illegible] فہم
مطالب مثنوی شریف مین علی العموم یہ امر اور بھی سنگ راہ ہی کہ فی زمانہ جو شرحین موجود ہین اور اکثر ان مین سے معرض
طبع مین آکر اشاعت پذیر بھی ہوئی ہین یہ سب بزبان فارسی ہین پس ظاہر ہے کہ ایسی شرحون کا فیض عام نہین
ہو سکتا اس لیے کہ اصحاب کم استعداد کو انھین کا سمجھنا زیادہ تر ہے دریافت غوامض ابیات مثنوی شریف مین بوجہ
عبارت فارسی شرح عاجز رہجاتے ہین دوسرے طرہ یہ کہ اکثر حضرات نے اپنی اپنی شرحون مین مقامات مشکلہ سے لیکے
ابیات یعنی بند مثنوی شریف کے حل مطالب مین نہین معلوم کس مصلحت سے طریقہ بیان بعبارت پیچیدہ اختیار
فرمایا ہی جس سے ادراک معانی دائرہ الاہم فالاہم مین داخل ہوگیا ہی بعض شارحین باکمال نے اکثر ابیات مثنوی شریف
کے جنکو کہ ہم لوگ مشکل جانتے ہین اور انکے دریافت مطالب مین دست پاچہ رہتے ہین بفحواے المرء یقیس علی نفسہ
ان ابیات کو شاید سہل تصور فرماکے انکے حل مطالب کو بالکل قلم انداز کردیا ہی پس کوئی شرح ایسی نہین ہی جس مین
کسی شی کسی مقام پر محل اعتراض نہو یا دریافت حقائق مثنوی شریف مین علی العموم کافی طور پر تشفی بخش ہوے اور حق بھی
یہی ہی کہ جس زبان مین متن ہو اسکی شرح اس سے کمتر زبان مین جیسی عام فہم ہوتی ہی بموافق متن کی زبان مین
ہرگز ممکن نہین اب ارباب شوق وذوق کو مژدہ ہو کہ آپ حضرات کی جملہ مشکلین رفع ہوگئین اور اعتراضات اٹھ گئے
اور شاہد مقصود سے سر بازار ملاقات ہوگئی یعنی ملک العلما سند الفضلا وحید عصرہ فی المعقول والمنقول فرید دہرہ فی الفروع
والاصول کعبۃ العلما الربانیین قبلۃ الکملا الرحمانیین بحر ناپیداکنار مستغرقان بحار اسرار سبحانی پیشواے مسلکان بادیۂ ربانی

مرشد سالکان منازل عرفان جناب مولوی عبد المجید خان صاحب ساکن پیلی بھیت نے کمال جان فشانی اور عرق ریزی سے مثنوی شریف کی بزبان اردو عام فہم نہایت سلیس کمال تحقیق سے شرح فرمائی اور نام اسکا بوستان معرفت رکھا فی الحقیقت اس مصنف علام و فہامہ نے وہ کار نمایاں کیا ہے کہ قابل قدر صاحبان علم دوست ہے اول تو یہ شرح بالاستیعاب ہے یعنی کوئی بیت مثنوی شریف کی حل مطالب سے باقی نہین رہی دوسرے طرز اس شرح کا نہایت عمدہ ہے یعنی پہلے ابیات مثنوی شریف کے لکھے ہین بعدہ جسقدر ابیات لکھے ہین اُنکے لغات کا بیان کیا پھر اُنکے مطالب کو نہایت صاف طور سے ظاہر کردیا پھر ان اشعار کا لفظی ترجمہ بتدریج لکھا پھر اختلاف نسخ اور اختلاف شارحین کو بیان کرکے راجح و مرجوح کو بیان فرمایا پھر اپنا اجتہاد ظاہر کردیا غرضکہ اس شرح مین اسطرح کا بیان صاف صاف ہے جس مین کسی طرح کا خدشہ باقی نہین رہتا اور بغور مطالعہ تسکین حاصل ہوجاتی ہے صدہا اشعار جنکی آج تک تحقیق پورے طور پر نہوئی تھی اور اُنکے معانی مین شبہہ باقی تھا اس شرح نادر کے دیکھنے سے اُنکے معانی اصلی آئینہ ہوگئے۔ یہ بھی واضح ہو کہ موافق مثنوی شریف کے اس شرح کے بھی چھہ دفتر ہین جو کئی مرتبہ مطبع ہذا مین چھپ کر نذر ناظرین ہوئے اور ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگئے اب باصرار بادہ کشان خمخانہ معرفت و حقیقت کل دفترون کے طبع کی پھر نوبت آئی لہذا یہ دفتر پنجم کتاب مستطاب برکت انتساب بوستان معرفت شرح مثنوی مولوی روم قدس سرہ کا باہتمام تام مطبع نامی و گرامی مشہور نزدیک و دور منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین حسب الحکم آقائے نامدار رائے بہادر بابو پراگ نرائن صاحب مالک مطبع ہذا بماہ اگست سنہ ۱۹۱۳ عیسوی مطابق ماہ رمضان سنہ ۱۳۳۱ ہجری حلیہ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر حمائل گلوے خاص و عام ہوا۔

اعلان

نام کتاب	قیمت
رسالہ شرافت - مولفہ منشی نادر حسین عزیز نگرامی	۵ ر ب
کنز الاسرار - ترجمہ اردو نظم مثنوی شاہ بو علی قلندر قدس سرہ ہموزن مثنوی از مولوی سید غلام حیدر خان -	ا ر
چشمۂ فیض - نظم ترجمہ اردو پند نامہ عطار کلام عارف کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ - از مولوی عبد الغفور خان بہادر -	ا ر ۶ ۹
مثنوی الکلام معروف بہ جواہر بےنظیر مصنفہ حضرت محمد بےنظیر شاہ صاحب قادری -	عہ ر ب
کشف الاسرار - اردو ترجمہ سیاہ پوشنید مترجمہ راجہ راجیسور راؤ صاحب اصغر	ا ر ۶ ۹
حدیقۃ الاخلاق - اردو ترجمہ عیار پسندیدہ مترجمہ راجہ راجیسور راؤ صاحب اصغر -	ا ر ب
مذاق العارفین - ترجمہ احیاء علوم الدین عربی ہر چہار جلد کامل در دو جلد کاغذ سفید ولایتی -	[illegible] ب
ایضاً حسب مراتب مذکورہ کاغذ معمولی ہر چہار جلد مجلد	عہ ب
گلشن سروری - نظم میں تہذیب و اخلاق کا بیان مولفہ مفتی غلام سرور لاہوری -	۲ ر ۶ ۹
اکسیر ہدایت - ترجمہ اردو کیمیائے سعادت	
جامع شریعت و حقیقت مترجمہ مولوی فخر الدین احمد -	[illegible] ر ب
نصیحت نامہ - اسم با مسمی مترجمہ دیبا پرشاد	۵ ر ب
ترجمۂ رشحات - مترجمہ مولانا ابو الحسن فرید آبادی -	عہ ر ب
تہذیب احسانی مولفہ حکیم احسان علی -	
مجموعۂ توحید - از شاہ عبد الصمد عرف رحمت خان شامل چہار رسالہ (۱) الف بے جیم (۲) بھجن (۳) مثنوی اللہ نام جپورے (۴) پریم نامہ شاہ ولی -	ا ر ۳ ۹
تحفۃ العاشقین - رموز تصوف از شاہ عبد الصمد	ا ر ۳ ۹
اسرار الحروف ہندی - از فتح علی شاہ قادری بطور تصوف -	۳ ر
رہبر راہ حق - مجموعہ فراہم کردہ حاجی زر دار خان صاحب سیزدہ رسالہ (۱) رہبر راہ حق (۲) رسالہ مرغوب القلوب از حضرت شمس تبریز (۳) مثنوی شاہ بو علی قلندر (۴) مثنوی بے سر نامہ عطار (۵) مثنوی چشم بکشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی (۷) مثنوی اللہ نام جپورے (۸) بھجن از حضرت شاہ عبد الصمد (۹) الف بے جیم (۱۰) تحفۃ العاشقین (۱۱) مثنوی حضرت شیخ بہلول (۱۲) رموز الحقیقت (۱۳) ترجیع بند عارف	۹ ر
اردو ترجمہ ریاض رضوان شرح گلستان فارسی یہ شرح مشہور و معروف از تصنیفات مولانا ریاض علی مروج درس و تدریس طلبہ ہے کہ جسکا ترجمہ مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی نے بعبارت فصیح اردو فرمایا -	۹ ر
پند نامۂ وحید مصنفہ منشی واحد علی وحید -	۶ پائی
مجموعۂ التصوف تصنیف حقائق آگاہ شیخ برہان صاحب	۲ ر
مخزن الانوار - ترجمۂ گنج الاسرار از مولوی محمد یوسف علی	۸ ر
بودھ پرکاش مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ -	۵ ر
تنبیہات منظوم - عربی با ترجمہ اردو نثر و نظم از شیخ احمد بن علی -	۶ ر

نام کتاب	قیمت
گلدستۂ جناں اُردو شرح بسیط گلستان سعدی از سید رزاق بخش۔	عہر
مثنوی سحر حق۔ متعلق تصوف از سید شاہ عطا حسین	۵ر
پند نامہ حبیبی۔ نصائح دلپذیر از محمد حبیب علی خان	۹ پائی
مشارق الانوار معروف بگلدستۂ معجزات [illegible] مولوی غلام رسول۔	۵ر
گلزار دانش۔ ترجمہ بہار دانش اردو [illegible] از راجہ [illegible]	ا روپیہ
کتب تصوف فارسی	
دیوان خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی [illegible] محررہ [illegible] منشی شمس الدین صاحب [illegible] کاغذ سفید	عہ روپیہ
دیوان حافظ۔ جدید الطبع کاغذ [illegible] سفید وخشائی۔	۳ار
ایضاً متوسط قلم محررہ منشی جوالا پرشاد خوشنویس کاغذ سفید	۵ روپیہ
ایضاً۔ کاغذ سفید وخشائی۔	۱۲ر
انیس الارواح۔ از حضرت شیخ معین الدین چشتی۔	ار ۳
کلمۃ الحق۔ از شاہ عبد الرحمن مع شرح نور مطلق از ملا بدر اللہ در بیان وحدت وجود مع دلائل و رفع شکوک	۵ر
مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رح	۲ر ۹
مکتوبات حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رح	۱۰ر
مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی۔	عہر
مطلع الانوار۔ نظم از طوطی ہند امیر خسرو دہلوی تحشی مولانا ابو الحسن فرید آبادی۔	۷ر
حدیقۂ حکیم سنائی معروف بالٰہی نامہ مع شرح جدید	

نام کتاب	قیمت
موسوم بہ براۃ الحدائق و حل غوامض جس کے شارح مولانا عبد اللطیف ہیں۔ کاغذ سفید گندہ۔	۶ روپیہ
ایضاً۔ کاغذ خشائی۔	عہر
گلشن اسرار۔ متعلق تصوف از مولوی یاور علی۔	ار ۳
کیمیائے سعادت۔ از امام غزالی معروف مترجم اردو	عہر
ہدایت المومنین۔ رسالہ در بیان بیعت [illegible] از ملا معین الدین صاحب۔	ار
مطالب رشیدی۔ از حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ	۱۰ر
رسالہ معرفۃ السلوک۔ از حضرت شاہ محمود خوش باق	۴ر
نفحات الانس۔ مع حواشی مفید از ملا عبد الرحمن جامی۔	عہر
انوار الرحمن۔ در ملفوظات از مولانا شاہ عبد الرحمن جدید الطبع۔	عہ روپیہ
لمعۃ الانوار معروف بہ ہدایۃ العوام مؤلفہ حضرت شاہ محمد مہدی۔	۲ر ۹
نغمۂ عشاق۔ قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے از مولوی نور اللہ مرحوم۔	۸ر
مصباح الہدایۃ۔ ترجمہ عوارف از حضرت شاہ محمود کاشانی	۱۱ر ۹
فوائد سعدیہ۔ از قاضی ارتضیٰ علی خان تصوف	۱۲ر
پندنامۂ عطار۔ از حضرت شیخ فرید الدین۔	ار
تذکرۃ الغنی۔ احوال شاہ مظفر علی قدس سرہ از مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی۔	۵ روپیہ